خواتین کے دینی مسائل
اور اُن کا حل

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

ترتیب

مولانا محمد زبیر طاہر

نواسہ حضرت لدھیانوی شہید

مکتبہ لدھیانوی

خواتین کے دینی مسائل
اور اُن کا حل

از افادات

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

مولانا محمد زبیر طاہر

نواسہ حضرت لدھیانوی شہید

حامد دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

021-34130020-0321-2115595-0321-2115502

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: خواتین کے دینی مسائل اور اُن کا حل

از افادات: شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مولانا محمد زبیر طاہر

طبع اول: نومبر ۲۰۱۳ء

ناشر: مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

021-34130020-0321-2115595-0321-2115502

www.shaheedeislam.com

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام ایک عالمگیر دین اور حقیقت پسندانہ مذہب ہے، جس کے تمام قوانین وضوابط نظامِ فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام نے عورت اور مرد کی فطرت اور ان کی ساخت و پرداخت کا لحاظ رکھتے ہوئے دونوں کو نہایت درجہ متوازن اور جامع حقوق عطا فرمائے ہیں اور دونوں کے فرائض وواجبات کا بھی پوری انصاف پسندی کے ساتھ تعین کیا ہے۔

عورت چونکہ تمدن انسانی کا مرکز ومحور اور باغِ انسانیت کی زینت ہے، اس لئے اسلام نے اس کو باوقار طریقے سے وہ تمام معاشرتی حقوق عطا کئے جس کی وہ مستحق تھی، چونکہ اسلام معاشرے کی فلاح و بہبود کا داعی اور تکمیل انسانیت کا علمبردار ہے، اس لئے وہ صنف نازک پر چند اخلاقی وتمدنی پابندیاں بھی عائد کرتا ہے تاکہ انسانی معاشرے میں شر و فساد کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے اور اسلام نے جو خاندانی اور عائلی نظام بنایا ہے، اس میں کسی قسم کا رخنہ پیدا نہ ہو اور اسلامی معاشرے کی تعمیر صالح بنیادوں پر قائم ہو سکے۔

علمائے امت نے ہر دور میں عورتوں کی اسلامی تعلیم وتربیت اور ان میں حقوق و فرائض کا شعور پیدا کرنے کے لئے قرآن وسنت کی روشنی میں کتب تصنیف کی ہیں۔ عصر حاضر میں بھی اس موضوع پر ہر زبان میں خاطر خواہ لٹریچر موجود ہے، جس سے احکامِ خداوندی اور منشائے نبوی کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ نے ۱۹۷۸ء میں

روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ میں فقہی کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' لکھنا شروع کیا تو عوام الناس میں اس کالم کی زبردست پذیرائی ہوئی۔ تشنگانِ علوم نبوت نے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے اس چشمہ فیض سے فیضیاب ہونا شروع کیا، علمی حلقوں میں بھی اس سلسلہ کو خوب سراہا گیا۔ مسلسل ۲۲ سال تک حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے مختلف موضوعات پر بلا مبالغہ لاکھوں خطوط کے فقہی، تحقیقی، عام فہم اور تسلی بخش جوابات مرحمت فرمائے اور افرادِ امت مسلمہ کی دینی و مذہبی راہنمائی فرمائی۔

مستفتیان میں ان خواتین کی غالب اکثریت تھی جو اپنے نجی مسائل و معاملات اپنی فطری شرم و حیا کی بنا پر کسی دارالافتاء میں جا کر پوچھنے میں حجاب محسوس کرتی تھیں۔ اب انہیں اخبار یا براہِ راست ڈاک کے ذریعے اپنے مسائل کا اطمینان بخش جواب موصول ہونے لگا۔ حضرتؒ کا اندازِ تحریر نہایت آسان، عام فہم اور مصلحانہ و مشفقانہ تھا، اس لئے حضرت شہیدؒ مسئلہ کی شرعی حیثیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مخلصانہ مشوروں اور نصائح سے بھی نوازتے تھے۔ سوال و جواب کے اس سلسلہ کو ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے دس جلدوں میں شائع کیا جا چکا ہے، جن میں سے خواتین سے متعلق تمام سوالات و جوابات کو خواتین کی سہولت کے پیش نظر علیحدہ کر کے ''خواتین کے دینی مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے طبع کیا جا رہا ہے۔ اس طرح خواتین کو اپنے پیش آمدہ مسائل کا جواب تلاش کرنے میں بہت آسانی ہوگی۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو اپنی رحمت سے قبول فرما کر حضرت شہیدؒ کے لئے رفع درجات اور ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

والسلام

ناظم مکتبہ لدھیانوی

۲۳ر نومبر ۲۰۱۳ء

فہرست

ایمانیات

ایمان کی تعریف ۳۱
مسلمان کی تعریف ۳۴
انگریز امریکن وغیرہ کفار رحمتوں کے زیادہ حقدار یا مسلمان؟ ۳۴
کیا کسی ایک فقہ کو ماننا ضروری ہے؟ ۳۵
اسلام دینِ فطرت ۳۵
شرک کی حقیقت کیا ہے؟ ۳۶
کافر اور مشرک کے درمیان فرق ۳۶
بدعت کی تعریف ۳۷
اسلامی حکومت میں کافر، اللہ کے رسول کو گالی دے تو وہ واجب القتل ہے ۳۸
دین کی کسی بھی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے ایسا کرنے والا اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے ۳۹
سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے ۳۹
نماز کی اہانت کرنے اور مذاق اڑانے والا کافر ہے ۴۰
ایک نام نہاد ادیبہ کی طرف سے اسلامی شعائر کی توہین ۴۰
شوہر کو لبیں تراشنے پر برا کہنے سے سنت کے استخفاف کا جرم ہوا جو کفر ہے ۴۱
کیا شوہر کو بندہ کہنا شرک ہے؟ ۴۷
غیر مسلم والدین اور عزیزوں سے تعلقات ۴۸
شیعوں کے ساتھ دوستی کرنا کیسا ہے؟ ۴۸
شیعوں اور قادیانیوں کے گھر کا کھانا ۴۹
تقدیر کیا ہے؟ ۴۹
مسئلہ تقدیر کی مزید وضاحت ۵۰
ہر چیز خدا کے حکم سے ہوتی ہے ۵۷
شوہر اور بیوی کی خوش بختی یا بدبختی آگے پیچھے مرنے میں نہیں ہے ۵۸
قادیانی فتنہ ۵۸
جھوٹے نبی کا انجام ۵۸
مسلمان اور قادیانی کے کلمہ اور ایمان میں بنیادی فرق ۵۸
قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی ہی (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہیں ۶۴
مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ۶۶
قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے کا شرعی حکم ۶۸
مرزائیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے والا مسلمان ۶۸
قادیانی کی دعوت اور اسلامی غیرت ۶۹
اگر کوئی جانتے ہوئے قادیانی عورت سے نکاح کرلے تو اس کا شرعی حکم ۶۹
نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۷۰

خاتم النبیین کا صحیح مفہوم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے ۷۶

علاماتِ قیامت

قیامت کی نشانیاں ۷۷
قیامت کی خاص نشانیاں ۷۸
دو جہنمی گروہ ۷۸
بے حیائی کا انجامِ بد ۷۹
قیامت کی واضح علامات ۸۰
دورِ حاضر کے نمایاں خد و خال اور قربِ قیامت کی بہتر علامتیں ۸۴
عورت اور تجارت ۸۸
علامات کبریٰ ۸۹
حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ ۸۹
حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور کب ہوگا؟ اور وہ کتنے دن رہیں گے؟ ۹۱
حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ ۹۱

موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟

موت کی حقیقت ۹۳
اگر مرتے وقت مسلمان کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے تو کیا ہوگا؟ ۹۳
کیا قبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ دکھائی جاتی ہے؟ ۹۴
مردہ دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے ۹۴
قبر میں جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوسکتا ہے ۹۴
موت کے بعد مردہ کے تاثرات ۹۵
کیا روح کو دنیا میں گھومنے کی آزادی ہوتی ہے؟ ۹۶

تعویذ گنڈے اور جادو

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت ۹۷
تعویذ گنڈا صحیح مقصد کے لئے جائز ہے ۹۸
جادو کرنا گناہِ کبیرہ ہے اس کا توڑ آیاتِ قرآنی ہیں ۹۹
نقصان پہنچانے والے تعویذ جادو ٹونے حرام ہیں ۱۰۰
جو جادو یا سفلی عمل کو حلال سمجھ کر کرے وہ کافر ہے ۱۰۰

جنات

جنات کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے ۱۰۱
اہل ایمان کو جنات کا وجود تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ۱۰۱
جنات کا انسان پر آنا حدیث سے ثابت ہے ۱۰۲

توہم پرستی اور رسومات

اسلام میں بدشگونی کا کوئی تصور نہیں ۱۰۲
اسلام نحوست کا قائل نہیں، نحوست انسان کی بدعملی میں ہے ۱۰۳
لڑکیوں کی پیدائش کو منحوس سمجھنا ۱۰۳
عورتوں کو مختلف رنگوں کے کپڑے پہننا جائز ہے؟ ۱۰۳
مہینوں کی نحوست ۱۰۴
محرم، صفر، رمضان و شعبان میں شادی کرنا ۱۰۴
ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا کیسا ہے؟ ۱۰۴
رات کو جھاڑو دینا ۱۰۴

عصر کے بعد جھاڑو دینا، چپل کے اوپر چپل رکھنا کیسا ہے؟ ۱۰۵
توہم پرستی کی چند مثالیں ۱۰۵
الٹی چپل کو سیدھی کرنا ۱۰۵
استخارہ کرنا حق ہے لیکن فال کھلوانا ناجائز ہے ۱۰۵
دست شناسی اور اسلام ۱۰۶
ستاروں کا علم ۱۰۶
نجوم پر اعتقاد کفر ہے ۱۰۶
منگل اور جمعہ کے دن کپڑے دھونا ۱۰۶
توہم پرستی کی باتیں ۱۰۷
عورت کا روٹی پکاتے ہوئے کھالینا جائز ہے ۱۰۸
جمعہ کے دن کپڑے دھونا ۱۰۸
پتھروں کی اصلیت ۱۰۸
نظر لگنے کی حقیقت ۱۰۹
''اپریل فول'' کا شرعی حکم ۱۰۹
توہمات کی حقیقت ۱۱۱
بچوں کو کالے رنگ کا ڈورا باندھنا یا کاجل کا ٹکا لگانا ۱۱۲
سالگرہ کی رسم انگریزوں کی ایجاد ہے ۱۱۲
مایوں اور مہندی کی رسمیں غلط ہیں ۱۱۳

علم کے فضائل ومسائل

صنفِ نازک اور مغربی تعلیم کی تباہ کاریاں ۱۱۴
کیا مسلمان عورت جدید تعلیم حاصل کرسکتی ہے؟ ۱۲۳
کالجوں میں محبت کا کھیل اور اسلامی تعلیمات ۱۲۴
مخلوط تعلیم کتنی عمر تک جائز ہے؟ ۱۲۴
مرد، عورت کے اکٹھا حج کرنے سے مخلوط تعلیم کا جواز نہیں ملتا ۱۲۵

قرآن کریم کے فضائل ومسائل

تلاوتِ قرآن کا افضل ترین وقت ۱۲۶
بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، چھونا نہیں ۱۲۸
نابالغ بچے قرآنِ کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں ۱۲۸
سوتے وقت لیٹ کر آیت الکرسی پڑھنے میں بے ادبی نہیں ۱۲۸
ایک دن میں قرآن ختم کرنا ۱۲۸
نامحرم حافظ سے قرآنِ کریم کس طرح پڑھے؟ ۱۲۹
قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا درست نہیں ۱۳۰
قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟ ۱۳۰

اوراد ووظائف

رشتے کے لئے وظیفہ ۱۳۰
شہد کی مکھی کے کاٹے کا دَم ۱۳۰
پریشانیوں سے حفاظت کا وظیفہ ۱۳۱
بے خوابی کا وظیفہ ۱۳۱
چلتے پھرتے یا مجلس میں ذکر کرتے رہنا ۱۳۲
جبکہ ذہن متوجہ نہ ہو، کیسا ہے؟ ۱۳۲
درجات کی بلندی کے لئے وظائف پڑھنا ۱۳۲
مأثورہ دُعائیں پڑھنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟ ۱۳۳

ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟ ۱۳۴
جب ہر چیز کا وقت مقرر ہے، تو پھر دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ ۱۳۵
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا وظیفہ ۱۳۶
تحفۂ دُعا (دُعائے انسؓ) ۱۳۷

سلام ومصافحہ

اسلام میں سلام کرنے کی اہمیت ۱۳۸
نامحرم عورت کے سلام کا جواب دینا شرعاً کیسا ہے؟ ۱۳۹
ٹی وی اور ریڈیو کی نیوز پر عورت کے سلام کا جواب دینا ۱۳۹
تلاوتِ کلامِ پاک کرنے والے کو سلام کہنا ۱۳۹

ناموں سے متعلق

بچوں کے نام رکھنے کا طریقہ ۱۴۰
ناموں کو صحیح ادا نہ کرنا ۱۴۰
بچوں کے غیر اسلامی نام رکھنا ۱۴۰
''آسیہ'' نام رکھنا ۱۴۱
''محمد احمد'' نام رکھنا کیسا ہے؟ ۱۴۱
اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام رکھنا ۱۴۱
بچوں کے نام کیا تاریخِ پیدائش کے حساب سے رکھے جائیں؟ ۱۴۱
لفجی کا نام ''تحریم'' رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ ۱۴۱
لڑکیوں کے نام ''شازیہ، ردینہ، شاہینہ'' کیسے ہیں؟ ۱۴۲
''نائلہ'' نام رکھنا ۱۴۲

پاکی ناپاکی کے مسائل

اعضائے وضو کا تین بار دھونا کامل سنت ہے ۱۴۳
ایک وضو سے کئی عبادات ۱۴۳
کھڑے ہو کر بیسن میں وضو کرنا ۱۴۴
مسواک کرنا خواتین کے لئے بھی سنت ہے ۱۴۴
جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۱۴۴
زخم سے خون نکلنے پر وضو کی تفصیل ۱۴۵
دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا ۱۴۵

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

کپڑے بدلنے اور اپنا سراپا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۴۶
گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۴۶
بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۴۶
وضو کے وقت عورت کے سر کا ننگا رہنا ۱۴۶
سرخی، پاؤڈر، کریم لگا کر وضو کرنا ۱۴۶

غسل کے مسائل

غسل کا طریقہ ۱۴۷
خلافِ سنت غسل سے پاکی ۱۴۸
حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کرے؟ ۱۴۸
عورت کو تمام بالوں کا دھونا ضروری ہے ۱۴۸
مہندی کے رنگ کے باوجود غسل ہو جاتا ہے ۱۴۹
قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے؟ ۱۴۹

ناپاکی میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے ۱۵۰
کن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور کن سے نہیں؟
ہم بستری کے بعد غسلِ جنابت مرد، عورت دونوں پر واجب ہے ۱۵۰
خواب میں خود کو ناپاک دیکھنا ۱۵۰
عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں ۱۵۰
تیمّم
تیمّم کرنا کب جائز ہے؟ ۱۵۱
تیمّم کرنے کا طریقہ ۱۵۱
تیمّم مرض میں صحیح ہے، کم ہمتی سے نہیں ۱۵۲
کن موزوں پر مسح جائز ہے؟ ۱۵۲
حیض ونفاس
پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل ۱۵۳
دس دن کے اندر آنے والا خون حیض ہی میں شمار ہوگا ۱۵۳
عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے ۱۵۳
حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں ۱۵۴
خاص ایام میں مقاربت کا گناہ کرنے پر توبہ، اِستغفار اور صدقہ ۱۵۴
خاص ایام کے دوران شوہر کا مس کرنا ۱۵۴
اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں مراعات ۱۵۵
نفاس کے اَحکام
نفاس والی عورت کے ہاتھ سے کھانا پینا ۱۵۵
کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہو جاتا ہے؟ ۱۵۶
مخصوص ایام میں مہندی لگانا جائز ہے ۱۵۶
حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں کا حکم ۱۵۶
عورت کو غیر ضروری بال لوہے کی چیز سے دُور کرنا پسندیدہ نہیں ۱۵۷
دورانِ حیض استعمال کئے ہوئے فرنیچر وغیرہ کا حکم ۱۵۷
خاص ایام میں عورت کا زبان سے قرآنِ کریم پڑھنا جائز نہیں ۱۵۷
کیا عورت ایامِ مخصوصہ میں زبانی الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے؟ ۱۵۸
حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا ۱۵۸
خاص ایام میں امتحان میں قرآنی سورتوں کا جواب کس طرح لکھے؟ ۱۵۸
خواتین اور معلّمات خاص ایام میں تلاوت کس طرح کریں؟ ۱۵۸
دورانِ حفظ ناپاکی کے ایام میں قرآنِ کریم کس طرح یاد کیا جائے؟ ۱۵۹
مخصوص ایام میں قرآنی آیات والی کورس کی کتاب پڑھنا اور چھونا ۱۶۰
مخصوص ایام میں اسلامی کتب میں درج شدہ آیات کس طرح پڑھیں؟ ۱۶۰
حیض کی حالت میں قرآن و حدیث کی دُعائیں پڑھنا ۱۶۰
عورتوں کا ایامِ مخصوص میں ذکر کرنا ۱۶۱
مخصوص ایام میں عملیات کرنا ۱۶۱
عورت سر سے اُکھڑے بالوں کو کیا کرے؟ ۱۶۱

ناخن پالش کی بلا

ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے، اس سے نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، نہ نماز ۱۶۱
ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دیں ۱۶۲
نیل پالش اور لپ اسٹک کے ساتھ نماز ۱۶۲
ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں ۱۶۳
ناخن پالش اور لبوں کی سرخی کا غسل اور وضو پر اثر ۱۶۳
خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات ۱۶۴
کیا مصنوعی دانت اور ناخن پالش کے ساتھ غسل صحیح ہے؟ ۱۶۵
عورتوں کے لئے کس قسم کا میک اَپ جائز ہے؟ ۱۶۵

پاکی اور ناپاکی میں تلاوت، دُعا و اذکار

ناپاکی اور بے وضو کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا ۱۶۶
ناپاکی کی حالت میں قرآنی آیات کا تعویذ استعمال کرنا ۱۶۶
غسل لازم ہونے پر کن چیزوں کو پڑھ سکتے ہیں ۱۶۶
بغیر وضو کے دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں ۱۶۷
بیت الخلاء میں کلمہ زبان سے پڑھنا جائز نہیں ۱۶۷

نجاست اور پاکی کے مسائل

نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کی تعریف ۱۶۷
شیر خوار بچے کا پیشاب ناپاک ہے ۱۶۹
بچے کا پیشاب پڑنے پر کہاں تک چیز پاک ہوسکتی ہے؟ ۱۶۹
برتن پاک کرنے کا طریقہ ۱۶۹
رُوئی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ ۱۶۹
ناپاک کپڑے دُھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوتے ۱۷۰
بلی کے جسم سے کپڑے چھو جائیں تو؟ ۱۷۰

نماز کی فضیلت و مسائل

نماز کی فرضیت و اہمیت ۱۷۱
دِین میں نماز کا مقام ۱۷۱
جس کی نماز نہیں اس کا دِین نہیں ۱۷۱
نماز سے حقِ رُبوبیت کی ادائیگی ۱۷۲
علامتِ بلوغت نہ ظاہر ہونے پر پندرہ سال کے لڑکے، لڑکی پر نماز فرض ہے ۱۷۲
تارکِ نماز کا حکم ۱۷۳
کیا پہلے اخلاق کی دُرستی ہو پھر نماز پڑھنی چاہئے؟ ۱۷۴
تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا درست نہیں ۱۷۵
وقت سے پہلے نماز پڑھنا دُرست نہیں ۱۷۵
نمازِ عشاء سونے کے بعد ادا کرنا ۱۷۶
ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اذان کا شرعی حکم ۱۷۶
دورانِ اذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا ۱۷۷
عورت اذان کا جواب کب دے؟ ۱۷۷

شرائطِ نماز

کپڑے کی نجاست دھوئیں لیکن غیر ضروری وہم نہ کریں ۱۷۷

گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا ۱۷۸

نیت کے لئے نماز کا تعین کر لینا کافی ہے، رکعتیں گننا ضروری نہیں ۱۷۸

عورتوں کی نماز کے چند مسائل

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟ ۱۷۸

عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟ ۱۷۹

ایسے باریک کپڑوں میں جن سے بدن جھلکے، نماز نہیں ہوتی ۱۷۹

عورت کا ننگے سر یا ننگے بازو کے ساتھ نماز پڑھنا ۱۷۹

بچہ اگر ماں کا سر درمیانِ نماز ننگا کر دے تو کیا نماز ہو جائے گی؟ ۱۷۹

ساڑی باندھ کر نماز پڑھنا ۱۸۰

کیا ساڑی پہننے والی عورت بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟ ۱۸۰

نماز میں سینے پر دوپٹہ ہونا اور بانہوں کا چھپانا لازمی ہے ۱۸۱

سجدے میں دوپٹہ نیچے آ جائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے ۱۸۱

خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں ۱۸۱

عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ۱۸۱

بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے ۱۸۲

گھر میں عورت کا نماز تراویح باجماعت پڑھنا ۱۸۲

عورت، عورتوں کی امامت کر سکتی ہے، مگر مکروہ ہے ۱۸۲

عورتوں کا کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا بدترین بدعت ہے ۱۸۲

خواتین کی نماز کی مکمل تشریح

قیام، رُکوع، سجدہ: قعدہ ۱۸۳

عورتوں کی نماز کے دیگر مسائل

کن چیزوں سے نماز فاسد یا مکروہ ہو جاتی ہے؟

عملِ کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ۱۸۶

مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن باآواز ہنسنے سے ٹوٹ جاتی ہے ۱۸۷

نماز میں اُردو زبان میں دُعا کرنا کیسا ہے؟ ۱۸۷

معذور کے اَحکام

لیکوریا کے مرض والی عورت نماز کس طرح ادا کرے؟ ۱۸۷

نمازِ وتر

تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے ۱۸۸

بغیر عذر کے وتر بیٹھ کر ادا کرنا صحیح نہیں ۱۸۸

اگر وتر اور تہجد کی نماز رہ جائے تو؟ ۱۸۹

سنت نمازوں کی ادائیگی

سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ ۱۸۹

سنن و نوافل کیوں اور کس کے لئے

پڑھے جاتے ہیں؟ ۱۸۹

قضا نمازیں

نماز قضا کرنے کا ثبوت ۱۹۰
کیا قضا نماز پڑھنا گناہ ہے؟ ۱۹۰
قضا نماز کی نیت اور طریقہ ۱۹۱
جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے ۱۹۱
قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہے اور نماز میں سستی کی مناسب سزا ۱۹۲

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کن چیزوں سے لازم آتا ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟ ۱۹۳
قیام میں التحیات یا تسبیح پڑھنا اور رُکوع و سجود میں قرأت کرنا ۱۹۳

مسافر کی نماز

کتنے فاصلے کی مسافت پر قصر نماز ہوتی ہے؟ ۱۹۴
مرد اور عورت اپنی اپنی سسرال میں مقیم ہوں گے یا مسافر؟ ۱۹۴
ہوائی جہاز میں نماز کا کیا حکم ہے؟ ۱۹۴

جمعہ کی نماز

کیا عورت گھر پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہے؟ ۱۹۵
عورتیں جمعہ کے دن کس اذان کے بعد نماز پڑھیں ۱۹۵
عورت جمعہ کے دن کتنی رکعتیں پڑھے ۱۹۵
عورتوں کا جمعہ اور عیدین میں شرکت ۱۹۶

نمازِ تراویح

تراویح کی نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے ۱۹۸
تراویح کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے ۱۹۹
عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ ۱۹۹
کیا حافظِ قرآن عورت، عورتوں کی تراویح میں امامت کرسکتی ہے؟ ۱۹۹

نفل نمازیں

نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ میں فرق ۲۰۰
شراق، چاشت، اوّابین اور تہجد کی رکعات ۲۰۰
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟ ۲۰۰
سحری کے وقت تہجد پڑھنا ۲۰۱
تہجد کی نماز میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟ ۲۰۱
نمازِ حاجت کا طریقہ ۲۰۱
صلوٰۃ التسبیح سے گناہوں کی معافی ۲۰۲
کیا صلوٰۃ التسبیح کا کوئی خاص وقت ہے؟ ۲۰۲
دُلہن کے آنچل پر نمازِ شکرانہ ادا کرنا ۲۰۲
کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟ ۲۰۳
بجائے قرعہ اندازی کے نمازِ استخارہ پڑھ کر فیصلہ کیجئے ۲۰۳

سجدۂ تلاوت

سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ ۲۰۴
زوال کے وقت تلاوت جائز ہے لیکن سجدۂ تلاوت جائز نہیں ۲۰۴

آیتِ سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا ۲۰۴
میّت کے اَحکام
نامحرم کو کفن دفن کے لئے ولی مقرر کرنا صحیح نہیں ۲۰۴
اگر دورانِ سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے؟ ۲۰۵
مرد اور عورت کے لئے مسنون کفن ۲۰۵
مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں ۲۰۶
میّت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی ۲۰۶
عورت کی میّت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے ۲۰۷
مردہ عورت کا منہ غیر محرم مردوں کو دِکھانا جائز نہیں ۲۰۷
بیوہ کو تیجے پر نیا دوپٹہ اُڑھانا ۲۰۸
نمازِ جنازہ میں عورتوں کی شرکت ۲۰۸
قبرستان میں عورتوں کا جانا صحیح نہیں ۲۰۹
کیا عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے؟ ۲۰۹
عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا، بزرگ کے نام کی منّت ماننا ۲۱۱
روزہ اور فضائل رمضان
آدابِ رمضان ۲۱۲
ماہِ رمضان کی فضیلت ۲۱۲
روزے کی فضیلت ۲۱۶
رُوئیتِ ہلال ۲۱۶
سحری کھانا ۲۱۷
غروب کے بعد اِفطار میں جلدی کرنا ۲۱۷
روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟ ۲۱۸
افطار کی دُعا ۲۱۸
رمضان کا آخری عشرہ ۲۱۹
لیلۃ القدر ۲۲۰
لیلۃ القدر کی دُعا ۲۲۰
بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا ۲۲۱
رمضان کے چار عمل ۲۲۱
تراویح ۲۲۱
اِعتکاف ۲۲۲
روزہ اِفطار کرانا ۲۲۲
رمضان میں قرآنِ کریم کا دور اور جود و سخاوت ۲۲۲
روزہ دار کے لئے پرہیز ۲۲۳
دو عورتوں کا قصہ ۲۲۴
روزے کے درجات ۲۲۴
روزے میں کوتاہیاں ۲۲۶
روزے کی نیت کب کرے؟ ۲۳۰
سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی کرنی چاہئے ۲۳۰
سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر ۲۳۱
کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟ کن سے نہیں؟
بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے ۲۳۲

بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے ۲۳۲
دُودھ پلانے والی عورت کا روزہ کا قضا کرنا ۲۳۳

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں ۲۳۴
دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا ۲۳۵
روزے کے دوران اگر ''ایام'' شروع ہو جائیں تو روزہ ختم ہو جاتا ہے ۲۳۵
غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے، تراویح کی نہیں ۲۳۵
چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں، چاہے وقفے وقفے سے ۲۳۵
تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے ۲۳۶
اگر ''ایام'' میں کوئی روزے کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں؟ ۲۳۶
عورت کے کفارے کے روزوں کے دوران ''ایام'' کا آنا ۲۳۷
کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے؟
بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا
اگر قصداً کھا پی لے تو صرف قضا ہوگی ۲۳۸
کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟
ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۲۳۸
روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا ۲۳۸
بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۲۳۹
روزے میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں، وہم نہ کریں ۲۳۹

قضا روزوں کا بیان

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیے کی وصیت کرے ۲۴۰
''ایام'' کے روزوں کی قضا ہے، نمازوں کی نہیں ۲۴۰
''ایام'' کے روزوں کی صرف قضا ہے، کفارہ نہیں ۲۴۰
''نفاس'' سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے ۲۴۰
دُوسرے کی طرف سے نماز روزے کی قضا نہیں ہو سکتی ۲۴۱

قضا روزوں کا فدیہ

نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے ۲۴۱
کوئی اگر قضا کی طاقت بھی نہ رکھے تو کیا کرے؟ ۲۴۲
اگر کسی کو اُلٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے؟ ۲۴۲

روزہ توڑنے کا کفارہ
روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل ۲۴۳
دینی مدارس کے غریب طلباء کو کھانے کے لئے روزے کا فدیہ دیں ۲۴۳
قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں ۲۴۴
منّت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ ۲۴۴
کیا مجبوری کی وجہ سے منّت کے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟ ۲۴۵
اِعتکاف کے مسائل
عورتوں کا اِعتکاف بھی جائز ہے ۲۴۵
زکوٰۃ کے فضائل ومسائل
بالغ پر زکوٰۃ ۲۴۶
اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کردیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی؟ ۲۴۶
زیور کی زکوٰۃ ۲۴۷
عورت پر زیور کی زکوٰۃ ۲۴۷
زیور کی زکوٰۃ اوراس پر حقِ وراثت ۲۴۷
بیٹی کے لئے زیور پر زکوٰۃ ۲۴۸
زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟ ۲۴۸
زکوٰۃ کب واجب ہوئی؟ ۲۴۹
نصاب سے کم اگر فقط سونا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ۲۵۰
زیور کی زکوٰۃ قیمتِ فروخت پر ۲۵۰
زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ۲۵۰
پیشگی زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا ۲۵۰
کن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟
سیّد کی بیوی کو زکوٰۃ ۲۵۱
بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ۲۵۱
ضرورت مند لیکن صاحبِ نصاب بیوہ کی زکوٰۃ سے امداد کیسے؟ ۲۵۲
برسرِ روزگار بیوہ کو زکوٰۃ دینا ۲۵۲
صدقۂ فطر کے مسائل ۲۵۴
خاتونِ جنت کی کہانی من گھڑت ہے اور اس کی منّت ناجائز ۲۵۴
حج وعمرہ کی فضیلت
کیا صاحبِ نصاب پر حج فرض ہوجاتا ہے؟ ۲۵۴
عورت پر حج کی فرضیت ۲۵۴
پہلے حج یا بیٹی کی شادی ۲۵۴
محدود آمدنی میں لڑکیوں کی شادی سے قبل حج ۲۵۵
منگنی شدہ لڑکی کا حج کو جانا ۲۵۵
بیوہ حج کیسے کرے؟ ۲۵۵
بیٹی کی کمائی سے حج ۲۵۶
حاملہ عورت کا حج ۲۵۶
بغیر محرَم کے حج
محرَم کسے کہتے ہیں؟ ۲۵۶
عورتوں کے لئے حج میں محرَم کی شرط کیوں ہے؟ نیز منہ بولے بھائی کے ساتھ سفرِ حج ۲۵۶
بغیر محرَم کے حج کا سفر ۲۵۷

حج کے لئے غیر محرم کو محرم بنانا گناہ ہے ۲۵۷
ضعیف عورت کا ضعیف نامحرم مرد کے ساتھ حج ۲۵۸
ممانی کا بھانجے کے ساتھ حج کرنا ۲۵۸
بہنوئی کے ساتھ حج یا سفر کرنا ۲۵۸
جیٹھ یا دوسرے نامحرم کے ساتھ سفرِ حج ۲۵۹
عورت کا بیٹی کے سسر و ساس کے ساتھ سفرِ حج ۲۵۹
بہن کے دیور کے ساتھ سفرِ حج وعمرہ ۲۵۹
عورت کا منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا ۲۶۰
عورت کا ایسی عورت کے ساتھ سفرِ حج کرنا جس کا شوہر ساتھ ہو ۲۶۰
اگر عورت کو مرنے تک محرم حج کے لئے نہ ملے تو حج کی وصیت کرے ۲۶۰

اِحرام باندھنے کے مسائل

عورتوں کا اِحرام میں چہرے کو کھلا رکھنا ۲۶۱
عورت کے اِحرام کی کیا نوعیت ہے؟ اور وہ اِحرام کہاں سے باندھے؟ ۲۶۱
عورت کا ماہواری کی حالت میں اِحرام باندھنا ۲۶۲
حج میں پردہ ۲۶۲
طواف سے پہلے سعی کرنا ۲۶۲
حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کا بوسہ لینا ۲۶۳
حج کے دوران عورتوں کے لئے اَحکام ۲۶۴
عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر حرمین شریفین آنا ۲۶۵
رات کے وقت رَمی کرنا ۲۶۶
کسی سے کنکریاں مروانا ۲۶۶
کیا ہجوم کے وقت خواتین کی کنکریاں دُوسرا مار سکتا ہے؟ ۲۶۷
شوہر یا باپ کا اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹنا ۲۶۷
خواتین کو طوافِ زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے ۲۶۷
عورت کا اَیامِ خاص کی وجہ سے بغیر طوافِ زیارت کے آنا ۲۶۷
عورت ناپاکی یا اور کسی وجہ سے طوافِ زیارت نہ کر سکے تو حج نہ ہوگا ۲۶۹
طوافِ وداع کب کیا جائے؟ ۲۶۹

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے مسائل کی تفصیل

عورت اگر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے ۲۷۰
بر سرِ روزگار صاحبِ نصاب لڑکے، لڑکی سب پر قربانی واجب ہے چاہے ابھی ان کی شادی نہ ہوئی ہو ۲۷۰
قربانی کتنے دن کر سکتے ہیں؟ ۲۷۱
قربانی کا مسنون طریقہ ۲۷۱
عورت کا ذبیحہ حلال ہے ۲۷۱

عقیقہ

عقیقے کی اہمیت ۲۷۲
عقیقے کا عمل سنت ہے یا واجب ۲۷۲
بالغ لڑکی لڑکے کا عقیقہ ضروری نہیں اور نہ بال منڈانا ضروری ہے ۲۷۲

عقیقے کے جانور کی رقم صدقہ کرنے سے عقیقے کی سنت ادا نہیں ہوگی ۲۷۳
اگر کسی کو پیدائش کا دن معلوم نہ ہو تو وہ عقیقہ کیسے کرے؟ ۲۷۳

انسانی اعضاء کی پیوندکاری

چھ ماہ کی حاملہ عورت کے مرنے پر بچے کو آپریشن کے ذریعہ نکالنا ۲۷۴
خون کے عطیہ کا اہتمام کرنا اور مریضوں کو دینا شرعاً کیسا ہے؟ ۲۷۴
انسانی اعضاء کی حرمت ۲۷۵

شادی بیاہ کے مسائل

شادی کون کرے اور کس سے؟
اگر بیوی سے ظلم و ناانصافی کرنے کا یقین ہو تو نکاح حرام ہے، غالب گمان ہو تو مکروہِ تحریمی، اور معتدل حالت میں سنتِ موکدہ ۲۷۸
بیوہ اور رنڈوا کب تک شادی کر سکتے ہیں؟ ۲۷۸
والدین اگر شادی پر تعلیم کو ترجیح دیں تو اولاد کیا کرے؟ ۲۷۹
لڑکی اور لڑکے کی کن صفات کو ترجیح دینا چاہئے؟ ۲۸۰
اگر والدین ۲۵ سال سے زیادہ عمر والی اولاد کی شادی نہ کریں؟ ۲۸۱

منگنی

منگنی توڑنا وعدہ خلافی ہے، منگنی سے نکاح نہیں ہوتا ۲۸۱
لڑکا دین دار نہ ہو تو کیا منگنی توڑ سکتے ہیں؟ ۲۸۲

طریقِ نکاح اور رُخصتی

الگ الگ شہروں میں اور مختلف گواہوں سے ایجاب وقبول نہیں ہوتا ۲۸۳
ٹیلیفون پر نکاح نہیں ہوتا ۲۸۴
لڑکی کے دستخط اور لڑکے کا ایک بار قبول کرنا نکاح کے لئے کافی ہے ۲۸۵
لڑکی کے قبول کئے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۲۸۶
صرف نکاح نامے پر دستخط کرنے سے نکاح نہیں ہوتا، بلکہ گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ضروری ہے ۲۸۶
بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا ۲۸۶
بالغ لڑکی اگر انکار کردے تو نکاح نہیں ہوتا ۲۸۷
گونگے کی رضامندی کس طرح معلوم کی جائے؟ ۲۸۸
خدا کی کتاب اور خدا کے گھر کو بیچ میں ڈالنے سے نکاح نہیں ہوتا ۲۸۸
رُخصتی کتنے سال میں ہونی چاہئے؟ ۲۸۹

بغیر ولی کی اجازت کے نکاح

ولی کی رضامندی صرف پہلے نکاح کے لئے ضروری ہے ۲۸۹
باپ کی غیر موجودگی میں بھائی لڑکی کا ولی ہے ۲۹۰
بغیر گواہوں کے اور بغیر ولی کی اجازت کے نکاح نہیں ہوتا ۲۹۰
عائلی قوانین کے تحت غیر کفو میں نکاح کی حیثیت ۲۹۱

نکاح کا وکیل

کیا ایک ہی شخص لڑکی، لڑکے دونوں کی طرف سے قبول کرسکتا ہے؟ ۲۹۲

بالغ لڑکے، لڑکی کا نکاح ان کی اجازت پر موقوف ہے ۲۹۲

نابالغ اولاد کا نکاح

نابالغ لڑکے، لڑکی کا نکاح جائز ہے ۲۹۳

باپ دادا کے علاوہ دُوسرے کا کیا ہوا نکاح لڑکی بلوغت کے بعد فسخ کرسکتی ہے ۲۹۳

نابالغ لڑکی کا نکاح اگر باپ کردے تو بلوغت کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہیں ۲۹۴

والد نے نابالغ لڑکی کا نکاح ذاتی منفعت کے بغیر کیا تھا تو لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد ختم کرنے کا اختیار نہیں ۲۹۴

کفو وغیرِ کفو

غیر کفو میں نکاح باطل ہے ۲۹۵

لڑکی کا غیر کفو خاندان میں بغیر اجازت کے نکاح منعقد نہیں ہوتا ۲۹۵

سیّد کا غیر سیّد سے نکاح کرنے کا جواز ۲۹۶

عقیدے کے لحاظ سے جن سے نکاح جائز نہیں

مسلمان عورت کی غیر مسلم مرد سے شادی حرام ہے، فوراً الگ ہوجائے ۲۹۷

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے نہیں ہوسکتا ۲۹۷

قادیانی عورت سے نکاح حرام ہے، ایسی شادی کی اولاد بھی ناجائز ہوگی ۲۹۸

قادیانی لڑکے سے مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں ۳۰۲

قادیانی کی بیوی کا مسلمان رہنے کا دعویٰ غلط ہے ۳۰۳

کیا اَیامِ مخصوص میں نکاح جائز ہے؟ ۳۰۴

ناجائز حمل والی عورت سے نکاح کرنا ۳۰۵

ناجائز حمل کی صورت میں نکاح کا جواز ۳۰۵

ناجائز تعلقات والے مرد وعورت کا آپس میں نکاح جائز ہے ۳۰۵

بدکار چچی بھتیجے کی اولاد کا آپس میں نکاح ۳۰۶

سوتیلی ماں کے بھائی سے نکاح جائز ہے ۳۰۶

جیٹھ سے نکاح کب جائز ہے؟ ۳۰۶

دو سگے بھائیوں کی دو سگی بہنوں سے اولاد کا آپس میں رشتہ ۳۰۶

لے پالک کی شرعی حیثیت

لے پالک لڑکی کا نکاح حقیقی لڑکے سے جائز ہے ۳۰۷

بھتیجے اور بھانجے کی بیوہ، مطلقہ سے نکاح جائز ہے ۳۰۷

تایازاد بہن کے لڑکے سے نکاح جائز ہے ۳۰۸

رشتے کے بھتیجے سے شادی جائز ہے ۳۰۸

سگی بھانجی سے نکاح کو جائز سمجھنا کفر ہے ۳۰۸

سوتیلے والد سے نکاح جائز نہیں ۳۰۹

نکاح پر نکاح کرنا

نکاح پر نکاح کو جائز سمجھنا کفر ہے ۳۱۰

نکاح پر نکاح کرنے والا زنا کا مرتکب ہے ۳۱۱

لڑکی کی لاعلمی میں نکاح کا حکم ۳۱۱
جھوٹ بول کر طلاق کا فتویٰ لینے والی عورت دُوسری جگہ شادی نہیں کرسکتی ۳۱۲
نکاح پر نکاح کرنا اور اس سے متعلق دُوسرے مسائل ۳۱۴
جبر واکراہ سے نکاح
نکاح میں لڑکے لڑکی پر زبردستی نہ کی جائے ۳۱۷
کیا والدین بالغہ لڑکی کی شادی زبردستی کرسکتے ہیں؟ ۳۱۸
قبیلے کے رسم ورواج کے تحت زبردستی نکاح
بادلِ نخواستہ زبان سے اقرار کرنے سے نکاح ۳۱۸
رضامند نہ ہونے والی لڑکی کا بیہوش ہونے پر انگوٹھا لگوانا ۳۱۸
بالغہ لڑکی نے نکاح قبول نہیں کیا تو نکاح نہیں ہوا ۳۱۹
مار پیٹ کر بیہوشی کی حالت میں انگوٹھا لگوانے سے نکاح نہیں ہوا ۳۱۹
بیوہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف جائز نہیں ۳۲۰
رضاعت یعنی بچوں کو دُودھ پلانا
رضاعت کا ثبوت ۳۲۰
عورت کے دُودھ کی حرمت کا حکم کب تک ہوتا ہے؟ ۳۲۰
رضاعت کے بارے میں عورت کا قول، ناقابلِ اعتبار ہے ۳۲۲
لڑکے اور لڑکی کو کتنے سال تک دُودھ پلانے کا حکم ہے؟ ۳۲۳
اگر رضاعت کا شبہ ہو تو احتیاط بہتر ہے ۳۲۳
۷-۸ سال کی عمر میں دُودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی ۳۲۴
بڑی بوڑھی عورت کا بچے کو چپ کرانے کے لئے پستان منہ میں دینا ۳۲۴
گرد وائی میں دُودھ ڈال کر پلایا تو اس کا حکم ۳۲۵
دُودھ پلانے والی عورت کی تمام اولاد دُودھ پینے والے کے لئے حرام ہوجاتی ہے ۳۲۵
جس نے خالہ کا دُودھ پیا فقط اس کے لئے خالہ زاد اولاد محرم ہیں، باقی کے لئے نہیں ۳۲۶
کیا داوی کا دُودھ پینے والی لڑکی کا نکاح چچاؤں اور پھوپھیوں کی اولاد سے جائز ہے؟ ۳۲۶
چھوٹی بہن کو دُودھ پلادیا تو ان کی اولاد کا نکاح آپس میں جائز نہیں ۳۲۷
نانی کا دُودھ پینے والے کے بھائی کا نکاح خالہ زاد بہن سے جائز ہے ۳۲۷
جہیز
موجودہ دور میں جہیز کی لعنت ۳۲۷
جہیز کی نمائش کرنا جاہلانہ رسم ہے ۳۲۸
لڑکی کو ملنے والے تحفے تحائف اس کی ملکیت ہیں یا شوہر کی؟ ۳۲۹
عورت کی وفات کے بعد جہیز کس کو ملے

گا؟ ۳۲۹
عورت، شوہر کے انتقال پر کس سامان کی حق دار ہے؟ ۳۲۹
عورت کتنی شادیاں کرسکتی ہے؟ ۳۳۱

لاپتہ شوہر کا حکم

کیا گمشدہ شوہر کی بیوی دُوسری شادی کرسکتی ہے؟ ۳۳۱
جس عورت کا شوہر غائب ہوجائے وہ کیا کرے؟ ۲۳۲
شوہر کی شہادت کی خبر پر عورت کا دُوسرا نکاح صحیح ہے ۲۳۲
لاپتا شوہر کی بیوی کا دُوسرا نکاح غلط اور ناجائز ہے ۳۳۳

حق مہر

مہرِ معجّل اور مہرِ مؤجل کی تعریف ۳۳۴
مہرِ فاطمی کی وضاحت اور ادائیگیٔ مہر میں کوتاہیاں ۳۳۴
شرعی مہر کا تعین کس طرح کیا جائے؟ ۳۳۸
مہر کی رقم کا ادا کرنے کا طریقہ ۳۳۹
دیا ہوا زیور حق مہر میں لکھوانا جائز ہے ۳۳۹
طلاق دینے کے بعد مہر اور بچوں کا خرچ دینا ہوگا ۳۴۰
طلاق کے بعد عورت کے جہیز کا حق دار کون ہے؟ ۳۴۰
کیا خلع والی عورت مہر کی حق دار ہے؟ ۳۴۱
حق مہر عورت کس طرح معاف کرسکتی ہے؟ ۳۴۲
جھگڑے میں بیوی نے کہا ''آپ کو مہر معاف ہے'' تو کیا ہوگا؟ ۳۴۲

دعوتِ ولیمہ

مسنون ولیمے میں فقراء کی شرکت ضروری ہے ۳۴۲

ثبوتِ نسب

حمل کی مدّت ۳۴۴
ناجائز اولاد صرف ماں کی وارث ہوگی ۳۴۵
''لعان'' کی وضاحت ۳۴۵
شادی کے چھ مہینے کے بعد پیدا ہونے والا بچہ شوہر کا سمجھا جائے گا ۳۴۶

میاں بیوی کے باہمی حقوق

لڑکی پر شادی کے بعد کس کے حقوق مقدّم ہیں؟ ۳۴۶
بغیر عذر عورت کا بچے کو دُودھ نہ پلانا ناجائز ہے ۳۴۷
شوہر کا غلط طرزِ عمل، عورت کی رائے ۳۴۷
شوہر سے اندازِ گفتگو ۳۵۰
شوہر بیوی کو والدین سے قطع تعلق کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا ۳۵۰
بیوی شوہر کے حکم کے خلاف کہاں کہاں جاسکتی ہے؟ ۳۵۰
شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا ۳۵۰
بیوی سے ماں کی خدمت لینا ۳۵۰
کیا شوہر مجازی خدا ہوتا ہے؟ ۳۵۱
آپ اپنے شوہر کے ساتھ الگ گھر لے کر رہیں ۳۵۱
۳۵۲

کن چیزوں سے نکاح نہیں ٹوٹتا؟
شوہر بیوی کے حقوق نہ ادا کرے تو نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن چاہئے کہ طلاق دے دے ۳۵۴
شوہر کے پاگل ہونے سے نکاح ختم نہیں ہوتا ۳۵۴
بیوی اگر خاوند کو بھائی کہہ دے تو نکاح نہیں ٹوٹتا ۳۵۵
اولاد سے گفتگو میں بیوی کو ''امی'' کہنا ۳۵۵
بیوی کو ''بیٹی'' کہہ کر پکارنا ۳۵۶
لڑکی کا نکاح کے بعد کسی دُوسرے مرد سے محوِ خواب ہونا ۳۵۶
بیوی کا دُودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ۳۵۶
کیا داڑھی کا مذاق اُڑانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ ۳۵۷
میاں بیوی کے الگ رہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا ۳۵۷
میاں بیوی کے علیحدہ رہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا جب تک شوہر طلاق نہ دے ۳۵۸
چار سال غائب رہنے والے شوہر کا نکاح نہیں ٹوٹتا ۳۵۸

شادی کے متفرق مسائل

لڑکی والوں سے دُولہا کے جوڑے کے نام پر پیسے لینا ۳۵۹
شادی میں ہندوانہ رُسوم جائز نہیں ۳۵۹
عورت پر رُخصتی کے وقت قرآن کا سایہ کرنا ۳۶۰
حاملہ عورت سے صحبت کرنا ۳۶۱
شوہر کی موت کے بعد لڑکی پر سسرال والوں کا کوئی حق نہیں ۳۶۱
کیا بیوی اپنے شوہر کا جھوٹا کھا پی سکتی ہے؟ ۱۶۲

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

طلاق دینے کا شرعی طریقہ ۳۶۲
رُخصتی سے قبل ایک طلاق کا حکم ۳۶۳
طلاقِ رجعی کی تعریف ۳۶۳
رجعی طلاق میں کب تک رُجوع کرسکتا ہے؟ اور رُجوع کا کیا طریقہ ہے؟ ۳۶۴
کیا طلاق کے بعد میاں بیوی اجنبی ہوجاتے ہیں؟ ۳۵۶
زبانی طلاق دینے سے طلاق ہوجاتی ہے ۳۶۶
طلاقِ بائن کی تعریف ۳۶۶
اگر کسی نے کہا: ''تم اپنی ماں کے گھر چلی جاؤ، میں تم کو طلاق لکھ کر بھجوادُوں گا'' تو کیا اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی؟ ۳۶۷
''میں آزاد کرتا ہوں'' صریح طلاق کے الفاظ ہیں ۳۶۸
تین طلاقیں دینے والا اب کیا کرے؟ ۳۶۸
حلالہ شرعی کی تشریح ۳۷۰
تین طلاق کے بعد رُجوع کا مسئلہ ۳۷۰
کیا مطلقہ، بچوں کی خاطر اسی گھر میں رہ سکتی ہے؟ ۳۷۱
کیا تین طلاق کے بعد بچوں کی خاطر اسی گھر میں عورت رہ سکتی ہے؟ ۳۷۲

شوہر نے طلاق دے دی تو ہوگئی، عورت کا قبول کرنا نہ کرنا، شرط نہیں ۳۷۳
''میں نے تجھے طلاق دی'' کہنے سے طلاق ہوگئی، خواہ طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو ۳۷۴
حالتِ حیض میں بھی طلاق ہوجاتی ہے ۳۷۵
طلاق غصے میں نہیں تو کیا پیار میں دی جاتی ہے؟ ۳۷۵
طلاق کے گواہ موجود ہوں تو قسم کا کچھ اعتبار نہیں ۳۷۶
زبردستی طلاق ۳۷۷
طلاق کے الفاظ تبدیل کردینے سے طلاق کا حکم ۳۷۷
طلاق نامے کی رجسٹری ملے یا نہ ملے یا ضائع ہوجائے، بہرحال جتنی طلاقیں لکھیں، واقع ہوگئیں ۳۷۸
کیا تین طلاق کے بعد دُوسرے شوہر سے شادی کرنا ظلم ہے؟ ۳۸۰
طلاقِ معلق کا مسئلہ ۳۸۲
حاملہ کی طلاق ۳۸۳
''میں تجھے طلاق دیتا ہوں'' کے الفاظ حاملہ بیوی سے کہے تو کیا طلاق واقع ہوجائے گی؟ ۳۸۴
کن الفاظ سے طلاق ہوجاتی ہے؟ اور کن سے نہیں؟
طلاق اگر حرف ''ت'' کے ساتھ لکھی جائے تب بھی طلاق ہوجائے گی ۳۸۴
''ٹھیک ہے میں تمہیں تین دفعہ طلاق دیتا ہوں، تم بچی کو مار کر دِکھاؤ'' ۳۸۴
نشے کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے ۳۸۵
اگر بے اختیار کسی کے منہ سے لفظ ''طلاق'' نکل گیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی ۳۸۵
غصے میں طلاق ہونے یا نہ ہونے کی صورت ۳۸۵
کیا پاگل آدمی کی طرف سے اس کا بھائی طلاق دے سکتا ہے؟ ۳۸۶
''میں کورٹ جارہا ہوں'' کے الفاظ سے طلاق کا حکم ۳۸۶
کیا سرسام کی حالت میں طلاق ہوجاتی ہے؟ ۳۸۶
خواب میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ۳۸۷
طلاق کے ساتھ ''اِن شاء اللہ'' بولا جائے تو طلاق نہیں ہوتی ۳۸۷

خلع

خلع کسے کہتے ہیں؟ ۳۸۷
طلاق اور خلع میں فرق ۳۸۸
ظالم شوہر کی بیوی اس سے خلع لے سکتی ہے ۳۸۹
عورت، ظالم شوہر سے خلاصی کے لئے عدالت کے ذریعہ خلع لے ۳۹۰
خلع سے طلاقِ بائن ہوجاتی ہے ۳۹۰
خلع کی ''عدت'' لازم ہے ۳۹۱
کیا خلع کے بعد رُجوع ہوسکتا ہے؟ ۳۹۱
اگر خاوند بے نمازی ہو تو بیوی کیا کرے؟ ۳۹۲

ظہار

(یعنی بیوی کو اپنی ماں، بہن یا کسی

اور محرم خاتون کے ساتھ تشبیہ دینا)
ظہار کی تعریف اور اس کے اَحکام ۳۹۲
''تمہارا اور میرا رشتہ ماں، بہن کا ہے'' کے الفاظ کا نکاح پر اثر ۳۹۳
بیوی، شوہر کو اس کی ماں کی مماثل رشتہ کہے تو نکاح نہیں ٹوٹتا ۳۹۳
تنسیخِ نکاح
تنسیخِ نکاح کی صحیح صورت ۳۹۳
عدالت کے غلط فیصلے سے پہلا نکاح متاثر نہیں ہوا ۳۹۴
کیا عدالت تنسیخِ نکاح کرسکتی ہے؟ ۳۹۵
شوہر ڈھائی سال تک خرچہ نہ دے، بیوی عدالت میں استغاثہ کرے ۳۹۶
کیا فیملی کورٹ کے فیصلے کے بعد عورت دُوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے؟ ۳۹۶
اگر کسی شخص نے پانچ یا چھ شادیاں کرلیں تو پہلی بیویوں کا کیا حکم ہے؟ ۳۹۷
طلاق سے مُکر جانے کا حکم
شوہر طلاق دے کر مُکر جائے تو عورت کیا کرے؟ ۳۹۸
شوہر کے مُکر جانے پر عورت کے لئے طلاق کے گواہ پیش کرنا ضروری ہے ۳۹۸
شوہر اگر طلاق کا اقرار کرے، تو بیوی اور ساس کا انکار فضول ہے ۳۹۹
طلاق کی تعداد میں شوہر بیوی کا اختلاف ۴۰۰
نامرد کی بیوی کا حکم
نامرد سے شادی کی صورت میں بیوی کیا کرے؟ ۴۰۰
عدّت
عدّت کس پر واجب ہوتی ہے؟ ۴۰۱
عدّت کے ضروری اَحکام ۴۰۲
وفات کی عدّت ۴۰۳
رُخصتی سے قبل بیوہ کی عدّت ۴۰۳
حاملہ کی عدّت ۴۰۴
پچاس سالہ عورت کی عدّت کتنی ہوگی؟ ۴۰۴
کیا شہید کی بیوہ کی بھی عدّت ہوتی ہے؟ ۴۰۴
رُخصتی سے پہلے طلاق کی عدّت نہیں ۴۰۵
طلاق کی عدّت کے دوران اگر شوہر انتقال کرجائے تو کتنی عدّت ہوگی؟ ۴۰۵
کیا بے آسرا عورت عدّت گزارے بغیر نکاح کرسکتی ہے؟ ۴۰۶
کیا چار پانچ سال سے شوہر سے علیحدہ رہنے والی عورت پر عدّت واجب نہیں؟ ۴۰۷
نابالغ بچی کے ذمہ بھی عدّت ہے ۴۰۷
اگر عورت کو تین طلاق دینے کے بعد بھی اپنے پاس رکھا تو عدّت کا شرعی حکم ۴۰۷
بیوہ، مرحوم کے گھر عدّت گزارے ۴۰۸
عدّت کے دوران عورت کی چوڑیاں اُتارنا ۴۰۸
عدّت کے دوران ظلم سے بچنے کے لئے عورت دُوسرے مکان میں منتقل ہوسکتی ہے ۴۰۹
کیا عدّت کے دوران عورت ضروری کام کے لئے عدالت جاسکتی ہے؟ ۴۰۹
کیا دورانِ عدّت عورت کسی عزیز کے گھر

جاسکتی ہے؟ ۴۰۹
عدّت کے دوران ملازمت کرنا ۴۰۹
عدّت نہ گزارنے کا گناہ کس پر ہوگا؟ ۴۱۰

طلاق کے متفرق مسائل

مطلقہ بیوی کا انتقام اس کی اولاد سے لینا سخت گناہ ہے ۴۱۰
اگر بہو سسر پر زنا کا دعویٰ کرے تو حرمتِ مصاہرت! ۴۱۱
کسی کے پوچھنے پر شوہر کہے کہ ''میں نے طلاق دے دی ہے'' کیا طلاق ہوجائے گی؟ ۴۱۱
نکاح وطلاق کے شرعی اَحکام کو جہالت کی روایتیں کہنے والے کا حکم ۴۱۲

پرورش کا حق

باپ کو بچی سے ملنے کی اجازت نہ دینا ظلم ہے ۴۱۲
بچہ سات برس کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا ۴۱۳

نان ونفقہ

بلاوجہ ماں باپ کے ہاں بیٹھنے والی عورت کا خرچہ خاوند کے ذمہ نہیں ۴۱۳
بچے کے اخراجات ۴۱۴
مطلقہ عورت کے لئے عدّت میں خوراک و رہائش کس کے ذمہ ہے؟ ۴۱۴
طلاق دینے والا مطلقہ کو کیا کچھ دے گا؟ ۴۱۴
اور بچہ کس کے پاس رہے گا؟ ۴۱۵
بیوی کا نان ونفقہ اور اقارب کے نفقات

قسم کھانے کے مسائل

کون سی قسم میں کفارہ لازم آتا ہے اور کس میں نہیں آتا؟ ۴۱۶
قرآن پر ہاتھ رکھ کر جھوٹ بولنے والے کو گناہ ہوگا، نہ کہ فیصلہ کرنے والے کو ۴۱۶
رسولِ پاک کی قسم کھانا جائز نہیں ۴۱۷
جھوٹی قسم کھانے کا کفارہ سوائے توبہ اِستغفار کے کچھ نہیں ۴۱۷
جھوٹی قسم کھانا گناہِ کبیرہ ہے ۴۱۷
قسم توڑنے کے کفارہ کے روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے ۴۱۸
غیر اللہ کی قسم کھانا سخت گناہ ہے ۴۱۸

مالی معاملات اور لین دین کے مسائل

عورت کے لئے کسبِ معاش ۴۱۹
شوہر کی چیز بیوی بغیر اس کی اجازت کے نہیں بیچ سکتی ۴۲۲
شوہر کا لایا ہوا رشوت کا پیسہ بیوی کو استعمال کرنے کا گناہ ۴۲۲
بیوہ، بچوں کی پرورش کے لئے بینک سے سود کیسے لے؟ ۴۲۲
سود کی رقم سے بیٹی کا جہیز خریدنا جائز نہیں ۴۲۲
شوہر اگر بیوی کو سود کی رقم خرچ کے لئے دے تو وبال کس پر ہوگا؟ ۴۲۳
بیوہ کو شوہر کی میراث قومی بچت کی اسکیم میں جمع کروانا جائز نہیں ۴۲۳

وراثت کے مسائل

باپ کی وراثت میں بیٹیوں کا بھی حصہ ہے ۴۲۳

دُوسرے ملک میں رہنے والی بیٹی کا بھی باپ کی وراثت میں حصہ ہے ۴۲۴

بہنوں سے ان کی جائیداد کا حصہ معاف کروانا ۴۲۴

کیا جہیز وراثت کے حصے کے قائم مقام ہوسکتا ہے؟ ۴۲۵

وراثت کی جگہ لڑکی کو جہیز دینا ۴۲۷

ماں کی وراثت میں بھی بیٹیوں کا حصہ ہے ۴۲۷

لڑکے اور لڑکی کے درمیان وراثت کی تقسیم ۴۲۸

بھائی بہنوں کا وراثت کا مسئلہ ۴۲۹

مرحومہ کے مالِ میراث کی تقسیم کس طرح ہوگی جبکہ ورثاء شوہر، ۴لڑکے، ۳ لڑکیاں ہیں ۴۲۹

باپ کی موجودگی میں بہن بھائی وارث نہیں ہوتے ۴۲۹

لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا

وراثت میں لڑکیوں کا حصہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ ۴۳۰

وراثت میں لڑکیوں کو محروم کرنا بدترین گناہِ کبیرہ ہے ۴۳۰

کیا بچیوں کا بھی وراثت میں حصہ ہے؟ ۴۳۰

لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا ۴۳۱

وراثت سے محروم لڑکی کو طلاق دے کر دُوسرا ظلم نہ کرو ۴۳۳

عورت کی موت پر جہیز و مہر کے حق دار

عورت کے انتقال کے بعد مہر کا وارث کون ہوگا؟ ۴۳۴

لاولد متوفیہ کے مہر کا وارث کون ہے؟ ۴۳۴

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر اور دیگر سامان کا حق دار کون ہوگا؟ ۴۳۴

مرحومہ کا جہیز ورثاء میں کیسے تقسیم ہوگا؟ ۴۳۵

مرحومہ کا جہیز، حق مہر وارثوں میں کیسے تقسیم ہوگا؟ ۴۳۶

حق مہر زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو وراثت میں تقسیم ہوگا ۴۳۶

مرحومہ کا زیور بھتیجے کو ملے گا ۴۳۷

ماں کے دیئے ہوئے زیور میں حقِ ملکیت ۴۳۷

حق مہر میں دیئے ہوئے مکان میں شوہر کا حقِ وراثت ۴۳۸

مرحومہ کے چھوڑے ہوئے زیورات سے بچوں کی شادیاں کرنا کیسا ہے؟ ۴۳۹

وصیت

وصیت کی تعریف نیز وصیت کس کو کی جاسکتی ہے؟ ۴۴۰

بہنوں کے ہوتے ہوئے مرحوم کا صرف اپنے بھائی کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ۴۴۱

(کھانے پینے کے آداب)

کرسیوں اور ٹیبل پر کھانا کھانا ۴۴۲

پانچوں اُنگلیوں سے کھانا، آلتی پالتی بیٹھ کر

کھانا شرعاً کیسا ہے؟ ۴۴۲
چمچے کے ساتھ کھانا ۴۴۳
سیال کھانے چمچ کے ساتھ کھانا ۴۴۳
مرد وعورت کو ایک دُوسرے کا جھوٹا کھانا پینا ۴۴۴
شوہر کے مال سے بلا اِجازت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا ۴۴۴
لباس، زیب وزینت اور جسمانی وضع قطع
انسانی وضع قطع اور اسلام کی تعلیم ۴۴۴
عورتوں کا فیشن کے لئے بال اور بھنویں کٹوانا ۴۴۵
کیا عورت چہرے اور بازوؤں کے بال صاف کرسکتی ہے؟ نیز بھنوؤں کا حکم ۴۴۵
عورت کو پلکیں بنوانا کیسا ہے؟ ۴۴۶
بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت ۴۴۶
عورتوں کا کان، ناک چھدوانا ۴۴۷
عورتوں کو بال چھوٹے کروانا موجب لعنت ہے ۴۴۷
عورتوں کے لئے بلیچ کریم استعمال کرنا جائز ہے ۴۴۸
نیل پالش لگے ہونے سے غسل نہیں ہوتا ۴۴۸
لباس کے شرعی اَحکام ۴۵۰
لباس میں تین چیزیں حرام ہیں ۴۵۲
لنڈے کے کپڑے استعمال کرنا ۴۵۲
عورت کا باریک کپڑا استعمال کرنا ۴۵۲
موجودہ زمانہ اور خواتین کا لباس ۴۵۳
عورتوں کو سونے، چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننا ۴۵۳
شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننا کیسا ہے؟ ۴۵۴
پردہ کے شرعی احکام
پردے کا صحیح مفہوم ۴۵۴
کیا صرف برقع پہن لینا کافی ہے یا کہ دِل میں شرم وحیا بھی ہو؟ ۴۵۵
بغیر پردہ عورتوں کا سرِعام گھومنا ۴۶۰
عورت کو پردے میں کن کن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے؟ ۴۶۱
عورت اور پردہ ۴۶۴
پردے سے متعلق چند سوالات کے جوابات ۴۷۰
''دیور موت ہے'' کا مطلب! ۴۷۲
عورتوں کو تبلیغ کے لئے پردۂ اسکرین پر آنا ۴۷۲
(جائز وناجائز کے بیان میں)
تصویر گھر میں رکھنا کیوں منع ہے؟ ۴۷۳
وی سی آر کا گناہ کس پر ہوگا؟ ۴۷۳
گڑیوں کا گھر میں رکھنا ۴۷۴
گھروں میں اپنے بزرگوں اور قرآن پڑھتے بچے یا دُعا مانگتی ہوئی عورت کی تصویر بھی ناجائز ہے ۴۷۵
جاندار کی اَشکال کے کھلونے گھر میں رکھنا جائز نہیں ۴۷۵
میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے لڑکی کو فوٹو بنوانا ۴۷۶
خواتین کے لئے ہاکی کھیلنے کے جواز پر

فتویٰ کی حیثیت ۴۷۶
کیا اسلام نے لڑکیوں کو کھیل کھیلنے کی اجازت دی ہے؟ ۴۷۷
گانوں کے ذریعہ تبلیغ کرنا ۴۷۷
کیا موسیقی رُوح کی غذا اور ڈانس ورزش ہے؟ ۴۷۸
سگے بہن بھائی کا اکٹھے ناچنا ۴۷۸
ریڈیو اور ٹی وی کے ملازمین کی شرعی حیثیت ۴۸۱
فلمی دنیا سے معاشرتی بگاڑ ۴۸۲

خاندانی منصوبہ بندی

مانع حمل تدابیر کو قتلِ اولاد کا حکم دینا ۴۹۰
ولادت کی مختلف اقسام اور ان کا حکم ۴۹۱
خاندانی منصوبہ بندی کی شرعی حیثیت ۴۹۲
برتھ کنٹرول کی گولیوں کے مضر اثرات ۴۹۲

جائز و ناجائز

کیا اُلٹی مانگ نکالنے والے کا دین ٹیڑھا ہوتا ہے؟ ۴۹۵
حکامِ شریعت کے خلاف جلوس نکالنے والی عورتوں کا شرعی حکم ۴۹۶
کنواری عورت کا اپنے آپ کو کسی کی بیوی ظاہر کر کے ووٹ ڈالنا ۴۹۷
کہانی کی کتابیں، رسالے، ڈائجسٹ پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ ۴۹۸
عصمت پر حملے کے خطرے سے کس طرح بچے؟ ۴۹۹
عصمت کے خطرے کے پیشِ نظر لڑکی کا خودکشی کرنا ۴۹۹
کسی پر بغیر تحقیق کے الزامات لگانا ۴۹۹
عورت کا عورت کو بوسہ دینا ۵۰۱
پردے کی مخالفت کرنے والے والدین کا حکم ماننا ۵۰۱
شعائرِ اسلام کی توہین اور اس کی سزا ۵۰۱
بچی کو جہیز میں ٹی وی دینے والا گناہ میں برابر کا شریک ہے ۵۰۲
نامحرم مردوں سے چوڑیاں پہننا ۵۰۳
ایام کے چیتھڑوں کو کھلا پھینکنا ۵۰۳

متفرق مسائل

"انسان کا ضمیر مطمئن ہونا چاہئے" کسے کہتے ہیں؟ ۵۰۳
اِستخارے کی حقیقت ۵۰۵
اہم اُمور سے متعلق اِستخارہ ۵۰۶
گناہوں کا کفارہ کیا ہے؟ ۵۰۷
ماں کے پیٹ میں بچہ یا بچی بتا دینا آیتِ قرآنی کے خلاف نہیں ۵۰۷
شکمِ مادر میں لڑکا یا لڑکی معلوم کرنا ۵۰۹
عریانی کا علاج عریانی سے ۵۱۱
پاکی کے لئے ٹشو پیپر کا استعمال ۵۱۲
چار شادیوں پر پابندی اور مساوات کا مطالبہ ۵۱۳
مذہب سے باغی ذہن والی کا خواب اور اس کی تعبیر ۵۱۵

مرد اور عورت سے متعلق مسائل

عورت پر تہمت لگانے، مار پیٹ کرنے

والے پڑھے لکھے پاگل کے متعلق شرعی حکم ۵۱۸
بیوی کو خرچہ نہ دینا اور بیوی کا ردِّ عمل نیز
گھر میں سودی پیسے کا استعمال ۵۲۱
مقروض شوہر کی بیوی کا اپنی رقم خیرات کرنا ۵۲۱
مرد اور عورت کی حیثیت میں فرق ۵۲۲
شوہر کی تسخیر کے لئے ایک عجیب عمل ۵۲۴
شوہر کا ظالمانہ طرزِ عمل ۵۲۵
گناہوں سے توبہ کیسے کریں؟ ۵۲۷
توبہ کی حقیقت ۵۲۷
توبہ کی شرائط ۵۳۰
اللہ کی شانِ کریمی ۵۳۲
اللہ تعالیٰ کس کو سزا دیتے ہیں؟ ۵۳۳
گناہوں کی نقدی پر مغفرت ۵۳۴
توبہ ٹوٹنے پر مایوس نہیں ہونا چاہئے ۵۳۵
توبہ توڑنے اور پھر جوڑنے کا فائدہ؟
کپڑے کا گندا ہو جانا بُرا نہیں، اس کو صاف
نہ کرنا بُرا ہے ۵۳۶
سچی توبہ پر نصرتِ الٰہی ۵۳۹
اپنے گناہوں کی سزا کی دعا کے بجائے
معافی کی دعا مانگیں ۵۴۲
نماز، روزوں کی پابند مگر شوہر اور بچوں
سے لڑنے والی بیوی کا انجام ۵۴۳

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ایمانیات

مسلمانوں کے بنیادی عقائد

ایمان کی حقیقت

س.....ایمان کیا ہے؟ حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

ج.....حدیث جبرائیل میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا پہلا سوال یہ تھا کہ اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے پانچ ارکان ذکر فرمائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا دوسرا سوال یہ تھا کہ: ایمان کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور ایمان لاؤ اچھی بری تقدیر پر۔''

ایمان ایک نور ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے دل میں آجاتا ہے، اور جب یہ نور دل میں آتا ہے تو کفر وعناد اور رسومِ جاہلیت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور آدمی ان تمام چیزوں کو جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، نورِ بصیرت سے قطعی سچی سمجھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا ہے یہاں تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہوجائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔'' آپؐ کے لائے ہوئے دین میں سب سے اہم تر یہ چھ باتیں ہیں جن کا

ذکر اس حدیث پاک میں فرمایا ہے، پورے دین کا خلاصہ انہی چھ باتوں میں آجاتا ہے:

۱:.....اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات میں یکتا سمجھے، وہ اپنے وجود اور اپنی ذات وصفات میں ہر نقص اور عیب سے پاک اور تمام کمالات سے متصف ہے، کائنات کی ہر چیز اسی کے ارادہ ومشیت کی تابع ہے، سب اسی کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، کائنات کے سارے تصرفات اسی کے قبضہ میں ہیں، اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔

۲:.....فرشتوں پر ایمان یہ کہ فرشتے، اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل نورانی مخلوق ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم ہو، بجالاتے ہیں، اور جس کو جس کام پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کردیا ہے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں کوتاہی نہیں کرتا۔

۳:.....رسولوں پر ایمان یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت اور انہیں اپنی رضامندی اور ناراضی کے کاموں سے آگاہ کرنے کے لئے کچھ برگزیدہ انسانوں کو چن لیا، انہیں رسول اور نبی کہتے ہیں۔ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی خبریں رسولوں کے ذریعے ہی پہنچتی ہیں، سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے، اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی، بلکہ آپؐ ہی کا لایا ہوا دین قیامت تک رہے گا۔

۴:.....کتابوں پر ایمان یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی معرفت بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے آسمانی ہدایت نامے عطا کئے، ان میں چار زیادہ مشہور ہیں: تورات، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی، زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی، انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور قرآن مجید جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ یہ آخری ہدایت نامہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے پاس بھیجا گیا، اب اس کی پیروی سارے انسانوں پر لازم ہے اور اس میں ساری انسانیت کی نجات ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس آخری کتاب سے روگردانی کرے گا وہ ناکام اور نامراد ہوگا۔

۵:.....قیامت پر ایمان یہ کہ ایک وقت آئے گا کہ ساری دنیا ختم ہو جائے گی زمین وآسمان فنا ہو جائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سب کو زندہ کرے گا اور اس دنیا میں لوگوں نے جو نیک یا برے عمل کئے ہیں، سب کا حساب وکتاب ہوگا۔ میزانِ عدالت قائم ہوگی اور ہر شخص کی نیکیاں اور بدیاں اس میں تولی جائیں گی، جس شخص کے نیک عملوں کا پلہ بھاری ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا پروانہ ملے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کے مقام میں رہے گا جس کو ''جنت'' کہتے ہیں، اور جو شخص کی برائیوں کا پلہ بھاری ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا پروانہ ملے گا اور وہ گرفتار ہو کر خدائی قید خانے میں جس کا نام ''جہنم'' ہے، سزا پائے گا، اور کافر اور بے ایمان لوگ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔ دنیا میں جس شخص نے کسی دوسرے پر ظلم کیا ہوگا، اس سے رشوت لی ہوگی، اس کا مال ناحق کھایا ہوگا، اس کے ساتھ بدزبانی کی ہوگی یا اس کی بے آبروئی کی ہوگی، قیامت کے دن اس کا بھی حساب ہوگا، اور مظلوم کو ظالم سے پورا پورا بدلا دلایا جائے گا۔ الغرض خدا تعالیٰ کے انصاف کے دن کا نام ''قیامت'' ہے، جس میں نیک وبد کو چھانٹ دیا جائے گا، ہر شخص کو اپنی پوری زندگی کا حساب چکانا ہوگا اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

۶:.....''اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانے'' کا مطلب یہ ہے کہ یہ کارخانۂ عالم آپ سے آپ نہیں چل رہا، بلکہ ایک علیم وحکیم ہستی اس کو چلا رہی ہے۔ اس کائنات میں جو خوشگوار یا ناگوار واقعات پیش آتے ہیں وہ سب اس کے ارادہ ومشیت اور قدرت وحکمت سے پیش آتے ہیں۔ کائنات کے ذرہ ذرہ کے تمام حالات اس علیم وخبیر کے علم میں ہیں اور کائنات کی تخلیق سے قبل اللہ تعالیٰ نے ان تمام حالات کو، جو پیش آنے والے تھے، ''لوحِ محفوظ'' میں لکھ لیا تھا۔ بس اس کائنات میں جو کچھ بھی وقوع میں آرہا ہے وہ اسی علم ازلی کے مطابق پیش آرہا ہے، نیز اسی کی قدرت اور اسی کی مشیت سے پیش آرہا ہے۔ الغرض کائنات کا جو نظام حق تعالیٰ شانہ نے ازل ہی سے تجویز کر رکھا تھا، یہ کائنات اس طے شدہ نظام کے مطابق چل رہی ہے۔

مسلمان کی تعریف

س..... مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ماننے والا مسلمان ہے، دینِ اسلام کے وہ امور جن کا دین میں داخل ہونا قطعی تواتر سے ثابت اور عام وخاص کو معلوم ہو، ان کو ''ضروریاتِ دین'' کہتے ہیں۔ ان ''ضروریاتِ دین'' میں سے کسی ایک بات کا انکار یا تاویل کرنے والا کافر ہے۔

انگریز امریکن وغیرہ کفار رحمتوں کے زیادہ حقدار یا مسلمان؟

س..... کیا یورپ ایشیا اور امریکن اقوام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل نہیں ہوتیں کہ وہاں کا عام آدمی خوشحال ہے۔ نیک، ایماندار اور انسان نظر آتا ہے، ہم مسلمانوں کی نسبت خدائی احکامات (حقوق العباد) کا زیادہ احترام کرتا ہے۔ کیا وہ اللہ (جو رحمت للعالمین ہے) کی رحمتوں سے ہماری نسبت زیادہ مستفید نہیں ہو رہا ہے؟ حالانکہ ان کے ہاں کتے، تصاویر، دونوں کی بہتات ہے۔ کیا ہم صرف اس وجہ سے رحمت کے حق دار ہیں کہ ہم مسلمان ہیں؟ چاہے ہمارے کرتوت دین اور اسلام کے نام پر بدنما دھبہ ہی کیوں نہ ہوں؟ رحمت کا حق دار کون ہے؟ پاکستانی؟ جو حقوق العباد کے قاتل اور چینی انگریز کے پیروکار ہیں! جواب سے آگاہ فرماویں۔

ج..... حق تعالیٰ شانہ کی رحمت دو قسم کی ہے: ایک عام رحمت، دوسری خاص رحمت۔ عام رحمت تو ہر عام وخاص اور مؤمن وکافر پر ہے، اور خاص رحمت صرف اہل ایمان پر ہے۔ اول کا تعلق دنیا سے ہے اور دوسری کا تعلق آخرت سے۔ کفار جو دنیا میں خوشحال نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی ساری اچھائیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے اور ان کے کفر اور بدیوں کا وبال آخرت کے لئے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کو ان کی برائیوں کی سزا دنیا میں ہی دی جاتی ہے۔ بہرحال کافروں اور بدکاروں کا دنیا میں

خوشحال ہونا ان کے مقبول ہونے کی علامت نہیں۔ دوسرا کافروں کو دنیا میں خوش رکھنا ایسا ہے جس طرح سزائے موت کے قیدی کو جیل میں اچھی طرح رکھا جاتا ہے۔

کیا کسی ایک فقہ کو ماننا ضروری ہے؟

س..... کیا اسلام میں کسی ایک فقہ کو ماننا اور اس پر عمل کرنا لازمی ہے؟ یا اپنی عقل سے سوچ کر جس امام کی جو بات زیادہ مناسب لگے اس پر عمل کرنا جائز ہے؟

ج..... ایک فقہ کی پابندی واجب ہے، ورنہ آدمی خودرائی و خودغرضی کا شکار ہوسکتا ہے۔

اسلام دینِ فطرت

س..... میرے ایک مسیحی دوست کے سوال کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام بڑا خشک مذہب ہے اور فطری دین ہونے کا دعویدار بھی ہے۔ اسلام میں تفریح کا کوئی تصور ہی نہیں، ہر طرف بوریت ہی بوریت ہے، دل بہلانے والی سب چیزیں ناجائز ہیں۔ موسیقی کی طرف ہر انسان کا رجحان ہوتا ہے، اور ہر روح وجد میں آجاتی ہے، اسلام فطرتِ انسان کو اس تقاضے سے کیوں باز رکھتا ہے؟ محظوظ ہونے کی اجازت کیوں نہیں دیتا؟ موجودہ زمانے میں مشینی دور کی وجہ سے ہر آدمی مصروف ہے اور دن بھر کام کرنے کے بعد ہر آدمی کا دل تفریح کرنے کو چاہتا ہے، یہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، سینما ڈانس کلب اور کھیل کے میدان ہیں۔ جوان لڑکوں کا فٹ بال اور ہاکی کھیلنا بہت حد تک بوریت ختم کرنے کا سامان مہیا کرتا ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور جواب دیں گے، آپ کا بہت بہت شکریہ۔

ج..... آپ کے مسیحی دوست کو غلط فہمی ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اور فطرت روح کی بالیدگی کا تقاضا کرتی ہے، اور اسلام روح کی بالیدگی اور اس کی تفریح کا پورا سامان مہیا کرتا ہے، اور اس کا کامل ومکمل نظام عطا کرتا ہے۔ جبکہ اسلام کے سوا کسی مذہب میں روح کی صحیح تفریح اور بالیدگی کا فطری نظام موجود نہیں۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، نغمے وموسیقی اور دیگر خرافات جن کو سامانِ تفریح سمجھا جاتا ہے، یہ نفس کی تفریح کا سامان ہے، روح کی تفریح

کا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر مقبولانِ الٰہی کی زندگی ان کھیل تماشوں کی تفریح سے بالکل خالی ملتی ہے، اور آج بھی ان تفریحات کی طرف فساق و فجار کا رجحان ہے، جو حضرات روحانیت سے آشنا اور معرفتِ الٰہی کے جام سے سرشار ہیں وہ ان چیزوں کو لہو ولعب سمجھتے ہیں۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تفریح نفس کو موٹا اور فربہ کر کے انسان کو یادِ خدا سے غافل کر دیتی ہے، اس لئے اسلام عین تقاضائے فطرت کے مطابق ان کو غلط اور لائق احتراز بتلاتا ہے۔

شرک کی حقیقت کیا ہے؟

س..... شرک ایک ایسا گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ البتہ وہ شخص مرنے سے پہلے توبہ کر لے تب ہی یہ گناہ معاف ہو سکتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نادانستہ طور پر شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو اس کا یہ گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے یا کبھی بخشش نہ ہوگی؟

ج..... شرک کے معنی ہیں حق تعالیٰ کی الوہیت میں یا اس کی صفاتِ خاصہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ اور یہ جرم بغیر توبہ کے ناقابل معافی ہے، نادانستہ طور پر شرک میں مبتلا ہونے کی بات سمجھ میں نہیں آئی، اس کی تشریح فرمائی جائے۔

کافر اور مشرک کے درمیان فرق

س..... کافر اور مشرک کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ کافر اور مشرک کے ساتھ دوستی کرنا، طعام کھانا اور سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ اگر سلام کا جواب دینا جائز ہے تو کس طرح جواب دیا جائے؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں سے کسی بات سے جو انکار کرے وہ ''کافر'' کہلاتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی ذات میں، صفات میں، یا اس کے کاموں میں کسی دوسرے کو شریک سمجھے وہ ''مشرک'' کہلاتا ہے۔ کافروں کے ساتھ دوستی رکھنا منع ہے، مگر بوقت ضرورت ان کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں، آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کافروں نے کھانا کھایا ہے، کافر کو خود تو سلام نہ کیا جائے، اگر وہ سلام کہے تو جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہا جائے۔

بدعت کی تعریف

س..... بدعت کسے کہتے ہیں؟ بدعت سے کیا مراد ہے؟ جواب ٹو دی پوائنٹ دیں۔

ج..... بدعت کی تعریف درمختار (مع حاشیہ شامی ج:۱ ص:۵۶۰ طبع جدید) میں یہ کی گئی:

''هی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلی الله علیه وسلم لا بمعاندة بل بنوع شبهة.''

ترجمہ:..... ''جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معروف ومنقول ہے اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنا ضد وعناد کے ساتھ نہیں بلکہ کسی شبہ کی بناء پر۔''

اور علامہ شامیؒ نے علامہ سمنیؒ سے اس کی تعریف ان الفاظ میں نقل کی ہے:

''ما احدث علیٰ خلاف الحق المتلقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة او استحسان وجعل دینا قویما وصراطاً مستقیماً.''

ترجمہ:..... ''جو علم، عمل یا حال اس حق کے خلاف ایجاد کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، کسی قسم کے شبہ یا استحسان کی بنا پر اور پھر اسی کو دین قویم اور صراطِ مستقیم بنالیا جائے وہ بدعت ہے۔''

خلاصہ یہ کہ دین میں کوئی ایسا نظریہ، طریقہ اور عمل ایجاد کرنا بدعت ہے جو:

الف: طریقۂ نبویؐ کے خلاف ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ قولاً ثابت

ہو، نہ فعلاً، نہ صراحتاً، نہ دلالۃً نہ اشارۃً۔

ب:..... جسے اختیار کرنے والا مخالفت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض سے بطورِ ضد و عناد اختیار نہ کرے، بلکہ بزعم خود ایک اچھی بات اور کارِ ثواب سمجھ کر اختیار کرے۔

ج:..... وہ چیز کسی دینی مقصد کا ذریعہ و وسیلہ نہ ہو بلکہ خود اسی کو دین کی بات سمجھ کر کیا جائے۔

اسلامی حکومت میں کافر، اللہ کے رسول کو گالی دے تو وہ واجب القتل ہے

س..... اگر اسلامی حکومت میں رہنے والا کافر، اللہ کے رسول کو گالی دے تو کیا اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا؟ حدیث میں ہے جو ذمی اللہ کے رسول کو گالی دے اس کا ذمہ ٹوٹ جاتا ہے وہ واجب القتل ہے۔

ج..... فقہ حنفی میں فتویٰ اس پر ہے کہ جو شخص اعلانیہ گستاخی کرے وہ واجب القتل ہے، درمختار اور شامی میں اس کا واجب القتل ہونا نہایت تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، اور خود شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ (جن کو غیر مقلد اپنا امام مانتے ہیں) کی کتاب ''الصارم المسلول'' میں بھی حنفیہ سے اس کا واجب القتل ہونا نقل کیا ہے۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے اس موضوع پر مستقل رسالہ لکھا ہے، جس کا نام ہے:

''تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام

او احد اصحابہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام''

یہ رسالہ مجموعہ رسائل ''ابن عابدین'' میں شائع ہو چکا ہے۔ الغرض ایسے گستاخ کا واجب القتل ہونا تمام ائمہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

اور یہ جو بحث کی جاتی ہے کہ اس سے عہدِ ذمہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ یہ محض ایک نظریاتی بحث ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے اور کافر وہ پہلے ہی سے ہے، لہٰذا اس سے ذمہ تو نہیں ٹوٹے گا، مگر اس کی یہ حرکت موجبِ قتل ہے۔ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ شخص ذمی نہیں رہا، حربی بن گیا، لہٰذا واجب

القتل ہے، پس نتیجہ بحث دونوں صورتوں میں ایک ہی نکلا، نظریاتی بحث صرف توجیہ وتعلیل میں اختلاف کی رہی۔ حدیث میں بھی اس کے واجب القتل ہونے ہی کو ذکر فرمایا گیا، اس کے ذمہ ٹوٹنے کو نہیں، اس لئے یہ حدیث حنفیہ کے خلاف نہیں۔

دین کی کسی بھی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے ایسا کرنے والا اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے

س..... کوئی شخص کفر کے الفاظ بولتا ہے، مثلاً: ''روزہ وہ رکھے جو بھوکا ہو''، یا ''روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں گندم نہ ہو''، ''نماز میں اٹھک بیٹھک کون کرے؟'' یا اسی طرح کے اور کوئی کلمہ کفر بولے تو کیا اس کا ایمان ختم ہو جاتا ہے؟ اس کی نماز روزہ اور حج، صدقات اور زکوٰۃ ختم ہو جاتے ہیں، اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ اس کو اب کیا کرنا چاہئے؟ کیا نکاح دوبارہ پڑھائے؟ اور توبہ کس طرح کرے؟ اگر وہ توبہ نہیں کرتا ہے اور عورت کے ساتھ مباشرت کرتا ہے جبکہ بیوی کے ساتھ نکاح تو جاتا رہا، کیا وہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے؟ اب وہ کس طرح پھر سے مسلمان ہوگا؟ براہ کرم تفصیل سے جواب دیں، نامعلوم کتنے شخص اس میں مبتلا ہیں؟

ج..... دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے، اس سے ایمان ساقط ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو اپنے کلماتِ کفریہ سے توبہ کر کے اور کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہئے، نکاح بھی دوبارہ کیا جائے، اگر بغیر توبہ یا بغیر تجدید نکاح کے بیوی کے پاس جائے گا تو بدکاری کا گناہ دونوں کے ذمہ ہوگا۔

سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے

س..... کسی سنت کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟

ج..... سنت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کا نام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کا مذاق اڑانے والا کھلا کافر ہے، اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو مذاق اڑانے کے بعد مرتد ہو گیا۔

نماز کی اہانت کرنے اور مذاق اڑانے والا کافر ہے

س.....ایک عورت نے اپنے خاوند کو نماز پڑھنے کو کہا اور دوسرے لوگوں سے بھی کہلوایا تو خاوند نے جواب دیا کہ: ''اللہ تعالیٰ کیا بگنے موتنے کی جگہ کو اونچا کرنے سے ہی راضی ہوتا ہے؟'' عورت صلوٰۃ وصوم کی نہایت پابند ہے، اس کو کسی نے یہ کہا ہے کہ تیرے خاوند کا تجھ سے نکاح باقی نہیں رہا، کیونکہ اس نے عبادت کا مذاق اڑایا ہے، اگر یہ صحیح ہے تو اس طرح دوبارہ نکاح سے جہاں وہ آئندہ حرکت نہیں کرے گا وہاں دوسرے لوگ جو اس قسم کی باتیں کرتے رہتے ہیں باز آجائیں گے۔

ج.....اس شخص کا یہ کہنا کہ: ''کیا اللہ تعالیٰ بگنے موتنے کی جگہ کو اونچا کرنے ہی سے راضی ہوتا ہے؟'' نماز کی اہانت اور اس کا مذاق اڑانے پر مشتمل ہے، اور دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا اور اس کی حقارت کرنا کفر ہے، اس لئے یہ شخص کلمہ کفر بکنے سے مرتد ہوگیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہوگئی، اگر وہ اپنے کلمہ کفر سے توبہ کرکے دوبارہ مسلمان ہوجائے تو نکاح کی تجدید ہوسکتی ہے، اور اگر اس کو اپنے کلمہ کفر پر کوئی ندامت نہ ہو اور اس سے توبہ نہ کرے تو اس کی بیوی عدت کے بعد دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

ایک نام نہاد ادیبہ کی طرف سے اسلامی شعائر کی توہین

س.....اسلام آباد میں گزشتہ دنوں دوروزہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس برائے خواتین منعقد ہوئی جس میں عالم اسلام کی جید عالم دین خواتین نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں جہاں اسلام کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کام ہوا وہاں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو توجہ طلب ہیں، ٹیلی ویژن کی ایک ادیبہ نے کہا کہ مردوں میں کوئی نہ کوئی کجی رکھی گئی ہے، یہ قدرت کی مصلحت ہے کہ حضورؐ کے بیٹا نہیں تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ نہیں تھے۔ (بحوالہ رپورٹ روزنامہ جسارت ص:۲ مؤرخہ ۲۵/دسمبر ۱۹۸۶ء)۔

آپ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیے کہ ایسا کیوں تھا؟ اور

ایک اسلامی حکومت میں ایسی خواتین کے لئے کیا سزا ہے؟

ج.....حدیث شریف میں ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اس کو سیدھا کرنا ممکن نہیں، اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو ٹوٹ جائے گی۔

(مشکوٰۃ شریف، ص:۲۸۰)

ادیبہ صاحبہ نے جو شاید اس اجتماع کے شرکاء میں سب سے بڑی عالم دین کی حیثیت میں پیش ہوئی تھیں، اپنے اس فقرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کے مقابلہ کی کوشش کی ہے۔

ادیبہ صاحبہ کی عقل و دانش کا عالم یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادوں کے عمر نہ پانے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو نقص اور کجی سے تعبیر کرتی ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون! حالانکہ اہل فہم جانتے ہیں کہ دونوں چیزیں نقص نہیں کمال ہیں، جس کی تشریح کا یہ موقع نہیں۔ رہا یہ کہ ایک اسلامی حکومت میں ایسی دریدہ دہن عورتوں کی کیا سزا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شرعاً ایسے لوگ سزائے ارتداد کے مستحق اور واجب القتل ہیں۔

شوہر کو لبیں تراشنے پر برا کہنے سے سنت کے استخفاف کا جرم ہوا جو کفر ہے

س.....ایک شخص نے سنت کے مطابق اپنی لبیں تراش لیں، اس کی بیوی نے دیکھ کر کہا کہ: ''یہ کیا منحوسوں والی شکل بنالی ہے؟'' اور دوسرے موقع پر کہا کہ: ''کیا یہ آدمیوں والی شکل ہے؟'' اس شخص کو کسی نے بتایا کہ یہ کلمہ کفر ہے اور اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا اس کو شبہ ہوگیا ہے کہ اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟ از روئے شرع شریف اس کا حکم بیان فرمایا جائے کہ اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟

ج.....اس سوال میں چند امور قابل غور ہیں:

اول:.....لبیں تراشنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اور مونچھیں بڑھانے کو مجوس اور مشرکین کا شعار

قرار دیا ہے، اور جو شخص مونچھیں بڑھائے اور لبیں نہ تراشے اس کو اپنی امت سے خارج قرار دیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے واضح ہے:

"عن عائشة رضی الله عنها قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: عشر من الفطرة، قص الشارب واعفاء اللحية ..... الحديث."

(صحیح مسلم، ج:۱،ص:۱۲۹، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ج:۲،ص:۲۷۴ وفی روایۃ:"عشرة من السنّة .... الخ."نسائی، ج:۲،ص:۲۷۴)

ترجمہ:....."حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں۔ مونچھیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا.....الخ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:"دس چیزیں سنت میں سے ہیں۔ مسواک کرنا، لبیں تراشنا، داڑھی بڑھانا.....الخ۔"

"قال الخطابی فسر اکثر العلماء الفطرة فی الحدیث بالسنة (قلت کما فی روایة النسائی المذکورة) وتأویلهٗ ان هذه الخصال من سنن الانبیاء الذین امرنا ان نقتدی بهم."

(معالم السنن مع مختصر سنن ابی داؤد، ج:۱،ص:۴۲)

ترجمہ:....."امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر علماء نے اس حدیث میں فطرت کی تفسیر سنت سے کی ہے (اور یہ نسائی کی روایت میں مصرح ہے) جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ باتیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں، جن کی اقتدا کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔"

"وفی المرقاة قوله: "عشر من الفطرة" ای عشر خصال من سنة الانبیاء الذین امرنا ان نقتدی بهم،

فكانا فطرنا عليها." (حاشیہ مشکوٰۃ،ص:۴۴)

ترجمہ:....."اور حاشیہ مشکوٰۃ میں مرقات سے نقل کیا ہے کہ:"دس امور فطرت میں داخل ہیں" اس سے مراد یہ ہے کہ یہ امور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں، جن کی اقتدا کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، پس یہ امور گویا ہماری فطرت میں داخل ہیں۔"

"وفي مجمع البحار نقلا عن الكرماني اي من السنة القديمة التي اختارها الانبياء عليهم السلام واتفقت عليها الشرائع فكانها امر جبلي فطروا عليه، منها قص الشارب. فسبحانه ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفو اللحىٰ عكس ما عليه الفطرة جميع الامم قد بدلوا فطرتهم، نعوذ بالله!"

(مجمع البحار، ج:۴،ص:۱۵۵ طبع جدید)

ترجمہ:....."اور مجمع البحار میں کرمانی سے نقل کیا ہے کہ ان امور کے فطرت میں داخل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ یہ امور اس قدیم سنت میں داخل ہیں جس کو انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار کیا اور تمام شریعتیں ان پر متفق ہیں، پس گویا یہ فطری امور ہیں، جو انسانوں کی فطرت میں داخل ہیں۔ سبحان اللہ! وہ لوگ کس قدر کم عقل ہیں جو تمام امتوں کی فطرت کے برعکس مونچھیں تو بڑھاتے ہیں اور داڑھی کا صفایا کرتے ہیں، ان لوگوں نے اپنی فطرت کو مسخ کرلیا، ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔"

"عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقص او يأخذ من شاربه وكان ابراهيم خليل الرحمن صلوا الرحمن عليه

یفعله. رواه الترمذی." (مشکوٰۃ،ص:۳۸۱)

ترجمہ:....."حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لبیں ترا شا کرتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا وعلیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔"

"عن ابن عمر رضی الله عنهما، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب. متفق علیه."

(مشکوٰۃ،ص:۳۸۰)

ترجمہ:....."حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کراؤ۔"

"عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: جزوا الشوارب وارخوا اللحیٰ خالفوا المجوس." (صحیح مسلم، ج:۱،ص:۱۲۹)

ترجمہ:....."حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔"

"عن زید بن ارقم رضی الله عنه: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من لم یأخذ من شاربه فلیس منا. رواه احمد والترمذی والنسائی."

(مشکوٰۃ ص:۳۸۱ واسناده جید وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح. کما فی حاشیة جامع الاصول ج:۴ ص:۷۶۵)

ترجمہ:....."حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اپنی لبیں نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں۔"

دوم:.....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مذاق اڑانا یا اس کی تحقیر کرنا کفر ہے۔

"ففی الشامیة نقلا عن المسایرة کفر الحنفیة بالفاظ کثیرة (الیٰ) او استقباحها کمن استقبح من آخر جعل بعض العمامة تحت حلقه او احفاء شاربه."

(ج:۴،ص:۲۲۲)

ترجمہ:....."چنانچہ فتاویٰ شامی نے مسایرہ سے نقل کیا ہے کہ: حنفیہ نے بہت سے الفاظ کو کفر قرار دیا ہے، مثلاً: کسی سنت کو برا کہنا جیسے کسی شخص نے عمامہ کا کچھ حصہ حلق کے نیچے کرلیا ہو، کوئی شخص اس کو برا سمجھے یا مونچھیں تراشنے کو برا کہے تو یہ کفر ہے۔"

"وفی البحر: وباستخفافه بسنة من السنن."

(ج:۵،ص:۱۳۰)

ترجمہ:....."اور البحر الرائق میں ہے: اور کسی سنت کی تحقیر کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔"

"وفی شرح الفقه الاکبر: ومن الظهیرة: من قال لفقیه اخذ شاربه: "ما اعجب قبحا او اشد قبحا قص الشارب ولف طرف العمامة تحت الذقن!" یکفر، لأنه استخفاف بالعلماء یعنی وهو مستلزم لاستخفاف الانبیاء لان العلماء ورثة الانبیاء، وقص الشارب من سنن الانبیاء فتقبیحه کفر بلا اختلاف بین العلماء."

(ص:۲۱۳)

ترجمہ: "اور شرح فقہ اکبر میں فتاویٰ ظہیریہ سے نقل کیا

ہے کہ: کسی فقیہ نے لبیں تراش لیں، اس کو دیکھ کر کسی نے کہا کہ: ''لبیں تراشنا اور ٹھوڑی کے نیچے عمامہ لپیٹنا کتنا برا لگتا ہے!'' تو کہنے والا کافر ہو جائے گا، کیونکہ یہ علماء کی تحقیر ہے اور یہ مستلزم ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی تحقیر کو، کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں (پس ان کی تحقیر انبیاء کی تحقیر ہے اور انبیاء کی تحقیر کفر ہے) نیز لبیں تراشنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے، پس اس کو برا کہنا بغیر کسی اختلاف کے کفر ہے۔''

سوم: ..... جو مسلمان کلمہ کفر بکے وہ مرتد ہو جاتا ہے، میاں بیوی میں سے کسی ایک نے کلمہ کفر کہا تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اس پر ایمان کی تجدید لازم ہے اور توبہ کے بعد نکاح دوبارہ کرنا ضروری ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

''وفی شرح الوهبانية للشرنبلانی ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا، وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح.''

(شامی، ج:۴، ص:۲۴۶)

ترجمہ: ..... ''اور شرح وہبانیہ للشرنبلانی میں ہے کہ جو چیز کہ بالاتفاق کفر ہو اس سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور (اگر اسی حالت میں صحبت کرتے رہے تو) اس کی اولاد ناجائز ہوگی، اور جس چیز کے کفر ہونے میں اختلاف ہو اس سے توبہ و استغفار اور دوبارہ نکاح کرنے کا حکم دیا جائے گا۔''

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''ولو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها (الى قوله) تحرم على زوجها فتجبر عليالاسلام ولكل قاض ان يحدد النكاح بادنى شيء ولو بدينار

سخطت او رضیت ولیس لها ان تتزوج الا بزوجها."

(ج:۱،ص:۲۳۹)

ترجمہ:....."اور اگر عورت نے اپنے شوہر سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے زبان سے کلمہ کفر بک دیا تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہوجائے گی، اس کو تجدید ایمان (اور تجدید نکاح) پر مجبور کیا جائے گا اور ہر قاضی کو حق ہوگا کہ (اس کو توبہ کرانے کے بعد) معمولی مہر پر دوبارہ نکاح کردے، خواہ مہر ایک ہی دینار ہو، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، اور عورت کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور سے شادی کرنے کا حق نہیں۔"

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ صورتِ مسئولہ میں یہ عورت، سنت نبوی اور سنت انبیاء کا مذاق اڑانے اور اس کی تحقیر کرنے کی وجہ سے مرتد ہوگئی، اس کو توبہ کی تلقین کی جائے اور توبہ کے بعد نکاح کی تجدید کی جائے، جب تک عورت اپنی غلطی کا احساس کرکے سچے سے دل تائب نہ ہو اور دوبارہ نکاح نہ ہوجائے اس وقت تک شوہر اس سے ازدواجی تعلق نہ رکھے۔

کیا شوہر کو بندہ کہنا شرک ہے؟

س..... بعض مقامات میں "شوہر" کو بندہ کہا جاتا ہے، مثلاً: کہتے ہیں: "شاہد، راحیلہ کا بندہ ہے"، اسی طرح کسی عورت سے پوچھا جائے اس کے شوہر کے متعلق کہ یہ کون ہے؟ وہ کہتی ہے: "یہ میرا بندہ ہے۔" محترم! واضح فرمائیں کسی انسان کو عورت کا بندہ کہنا درست ہے؟ جبکہ کل انسان خدا تعالیٰ کے بندے ہیں اور اسی کی بندگی کرتے ہیں، اور اگر بندہ کی نسبت عورت کی طرف کی جائے تو اس میں شرک کا احتمال تو واقع نہیں ہوتا؟ جس طرح علماء دین ان ناموں کے رکھنے سے منع فرماتے ہیں: عبدالرسول، عبدالنبی، عبدالحسن، پیراں دتہ، وغیرہ کہ یہ شرکیہ نام ہیں۔

ج اس محاورہ میں "بندہ" سے مراد شوہر ہوتا ہے، اس لئے یہ شرک نہیں ہے۔

غیر مسلم والدین اور عزیزوں سے تعلقات

س..... میری تمام برادری کا تعلق .....کافر طبقہ سے ہے، اور میں الحمدللہ! حضور رسالت مآبؐ کے دامن رحمت کے نمک خواروں میں سے ہوں۔ حنفی مسلک کی رُو سے مستند حوالہ جات سے فرمایئے کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا، رشتہ داری، لین دین ہونا چاہئے کہ نہیں؟ عرصہ پانچ سال سے میرا اپنے دل کی آواز سے ان لوگوں سے خاص طور پر میل ملاپ قطعاً بند ہے، شریعتِ مطہرہ کی رُو سے یہ بھی بتایئے کہ میرا اپنے والد کے ساتھ عمل کیسا ہونا چاہئے کہ جن کا تعلق بھی اسی کافر طبقے سے ہے؟ وہ قطعاً میری تبلیغ کا اثر نہیں لیتے بلکہ پیٹھ پیچھے مجھے بددعائیں اور گالیاں نکالتے ہیں، کیا مذہبی فرق کے ناطے سے جو گالیاں، بددعا مجھے پڑتی ہے کیا ان کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں؟

ج..... والدین اگر غیر مسلم ہوں اور خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت ضرور کرنی چاہئے، لیکن ان سے محبت کا تعلق نہیں ہونا چاہئے، اسی طرح ایسے عزیز و اقارب سے بھی دوستانہ و برادرانہ تعلق جائز نہیں۔ آپ کے والدین کی بددعاؤں اور گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ وہ اس طرزِ عمل سے خود اپنے جرم میں اضافہ کرتے ہیں۔

شیعوں کے ساتھ دوستی کرنا کیسا ہے؟

س..... سنی مسلمان اور شیعہ میں مذہبی طور پر مکمل اختلاف ہے، یعنی پیدائش سے مرنے کے بعد تک تمام مسائل میں فرق واضح ہے۔ دونوں کے ایمانیات، اخلاقیات، ارکانِ دینِ اسلام مختلف ہیں، تو شیعہ مسلک کے ساتھ دوستی رکھنا کیسا ہے؟ جو دوستی رکھتا ہے اس کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟ ان کے ساتھ مسلمان کا نکاح ہوسکتا ہے؟ ان کی خوشی غمی میں شرکت مسلمان کی جائز ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا جائز ہے؟ ان کی خیرات چاول روٹی وغیرہ کھانا حلال ہے یا نہیں؟ مسلمان اپنی شادی میں ان کو دعوت دے یا نہیں؟ اگر شیعہ پڑوسی ہوں تو ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے؟ کیا ان کی پکی ہوئی چیز استعمال کی جائے یا نہیں؟

ج..... شیعوں کے ساتھ دوستی اور معاشرتی تعلقات جائز نہیں، ان کی چیزیں کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اطمینان ہو کہ وہ حرام یا ناپاک نہیں۔

شیعوں اور قادیانیوں کے گھر کا کھانا

س..... شیعہ کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے یا غلط؟ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح فرمائیں۔ نیز قادیانی کے گھر کا کھانا کھانا صحیح ہے یا غلط ہے؟

ج..... شیعوں کے گھر حتی الوسع نہیں کھانا چاہئے، اور قادیانی کا حکم تو مرتد کا ہے، ان کے گھر جانا ہی درست نہیں، نہ کسی قسم کا تعلق۔

تقدیر کیا ہے؟

س..... میرے ذہن میں تقدیر یا قسمت کے متعلق بات اس وقت آئی جب ہمارے نویں یا دسویں کے استاد نے کلاس میں یہ ذکر چھیڑا، انہوں نے کہا کہ ہر انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے، اگر خدا ہماری تقدیر بناتا تو پھر جنت و دوزخ چہ معنی دارد؟ مطلب یہ کہ ہم جو برے کام کرتے ہیں، اگر وہ خدا نے ہماری قسمت میں لکھ دیئے ہیں تو ہمارا ان سے بچنا محال ہے، پھر دوزخ اور جنت کا معاملہ کیوں اور کیسے؟ میرے خیال میں تو انسان خود اپنی تقدیر بناتا ہے۔

میں نے اپنے ایک قریبی دوست سے اس سلسلے میں بات کی تو اس نے بتایا کہ: خدا نے بعض اہم فیصلے انسان کی قسمت میں لکھ دیئے ہیں، باقی چھوٹے چھوٹے فیصلے انسان خود کرتا ہے، اہم فیصلوں سے مراد بندہ بڑا ہو کر کیا کرے گا؟ کہاں کہاں پانی پیئے گا وغیرہ، لیکن انسان اپنی صلاحیت اور قوتِ فیصلہ کی بنیاد پر ان فیصلوں کو تبدیل بھی کر سکتا ہے۔

آپ نے کچھ احادیث وغیرہ کے حوالے دیئے ہیں، آپ نے اس کے ساتھ کوئی وضاحت نہیں دی، صرف یہ کہہ دینا کہ: ''قسمت کے متعلق بات نہ کریں۔'' میری رائے میں تو کوئی بھی اس بات سے مطمئن نہیں ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات کہی ہے تو انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ: ''سابقہ قومیں اسی وجہ سے تباہ ہوئیں کہ وہ تقدیر کے مسئلے پر

اُلجھے تھے۔'' اب ذرا آپ اس بات کی وضاحت کردیں تو شاید دل کی تشفی ہوجائے۔

ج..... جان برادر۔ السلام علیکم! اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی، اچھی بری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے ارادہ، قدرت، مشیت اور علم سے وجود میں آئی ہے، بس میں اتنی بات جانتا ہوں کہ ایمان بالقدر کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہوتا، اس کے آگے یہ کیوں، وہ کیوں؟ اس سے میں معذور ہوں۔

تقدیر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، اس کو انسانی عقل کے ترازو سے تولنا ایسا ہے کہ کوئی عقل مند سونا تولنے کے کانٹے سے ''ہمالیہ'' کا وزن کرنا شروع کردے، عمریں گزر جائیں گی مگر یہ مدعا عنقار ہے گا۔

ہمیں کرنے کے کام کرنے چاہئیں، تقدیر کا معمانہ کسی سے حل ہوا نہ ہوگا، بس سیدھا سا ایمان رکھئے کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، اور ہر چیز اس کی تخلیق سے وجود میں آئی ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار وارادہ عطا کیا ہے مگر یہ اختیار مطلق نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے دریافت کیا کہ انسان مختار ہے یا مجبور؟ فرمایا: ایک پاؤں اٹھاؤ! اس نے اٹھالیا، فرمایا: دوسرا بھی اٹھاؤ! بولا: حضور! جب تک پہلا قدم زمین پر نہ رکھوں دوسرا نہیں اٹھا سکتا۔ فرمایا: بس انسان اتنا مختار ہے، اور اتنا مجبور! بہر حال میں اس مسئلہ میں زیادہ قیل وقال سے معذور ہوں اور اس کو بربادیٔ ایمان کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔

مسئلہ تقدیر کی مزید وضاحت

سوال:... آپ نے اپنے جنگ کے کالم میں ایک خاتون کے سوال ''تقدیرِ الٰہی کیا ہے؟'' کا جواب تحریر فرمایا۔ آپ کے جواب نے ذہن میں پڑی ہوئی گرہ کو پھر سے اُجاگر کردیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ ہر چیز تقدیرِ الٰہی کے تابع ہے، انسان کی زندگی سے متعلق تمام باتیں پہلے سے لکھ دی جاتی ہیں۔

کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے تابع ہے، یہ بات بالکل عیاں ہے، ذہن میں مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ انسان کی زندگی کے تمام معاملات

پہلے سے معین اور مقرر کر دیئے گئے ہیں، مثلاً: رزق، شادی وغیرہ کے معاملات۔

پھر انسان کی زندگی میں کرنے کے لئے رہ ہی کیا جاتا ہے! یہ ضرور ہے کہ انسان کے ہزاروں سال کے مشاہدے میں یہ ضرور آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ معاملات پہلے سے طے فرما دیتے ہیں، مثلاً: زندگی و موت، شادی جیسے معاملات (حقیقت تو یہ ہے کہ کچھ تعجب نہیں جو پروردگارِ عالم جوشِ رحمت میں ان معاملات میں بھی ردّ و بدل فرما دیتے ہوں) لیکن اگر تمام معاملات میں یہی صورتِ حال ہے تو انسان خفیف ترین کوشش بھی آخر کس لئے کرے؟

آپ نے زندگی کے تمام معاملات کے لئے جو جواب تحریر فرمایا ہے بلکہ آپ نے فیصلہ کن انداز میں تحریر فرمایا ہے، اس سے یہ تأثر ملتا ہے کہ انسان کی ساری کوششیں لاحاصل ہیں، اس کی تمام کوششوں کا نتیجہ وہی نکلنا ہے جو اس کی کوشش شروع کرنے سے پہلے لکھا جا چکا ہے، پھر وہ کسی بھی کام کے لئے سعی و کوشش کیوں کرے؟ جبکہ اسے معلوم ہے کہ اس کی ہر ہر سعی کا نتیجہ محض صفر کی شکل میں آنا ہے، نہیں! مولانا صاحب نہیں...! پروردگار اتنے کھٹور نہیں ہو سکتے، یہ محض شاعری نہیں:

نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں!

میں آپ کی توجہ ارشادِ باری تعالیٰ کے ان الفاظ کی طرف بھی مبذول کرانا چاہوں گی، جس کا ترجمہ ہے کہ:

''ہر شخص کو اتنا ہی ملے گا جتنی اس نے کوشش کی۔''

اب محترم یوسف صاحب! یہ دلیل نہ دیجئے گا کہ انسان کی کوشش کا فیصلہ بھی پہلے کیا جا چکا ہے، یعنی یہ کہ وہ کوشش کتنی کرے گا، یہ دلیل بحث برائے بحث ہوگی، کیونکہ اس کا مطلب وہی ہو جائے گا کہ ہر بات کا فیصلہ پہلے سے کیا جا چکا ہے، جبکہ مندرجہ بالا آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں نکالا جا سکتا۔

خدشہ ہے کہ لاکھوں افراد جو یہ کالم پڑھتے ہیں، آپ کے جواب سے زندگی کی ساری دلچسپیاں کھو چکے ہوں گے یا فکر میں مبتلا ہو چکے ہوں گے۔

دُعا کا فلسفہ:

آپ کے جواب سے مذہبِ اسلام میں دُعا کا جو فلسفہ اور تصوّر ہے، اور جو اِسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، کی نفی ہوتی ہے، جب آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کی زندگی کے سارے معاملات پہلے فیصل اور طے کر دیتے ہیں، انسان کچھ بھی کرے، ہونا وہی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھا ہے، اب اللہ کا کوئی بندہ اپنی کسی مشکل یا مصیبت سے نجات کے لئے پروردگارِ عالم سے اِلتجا اور دُعا کرتا ہے تو آپ کے جواب کے موجب وہ گویا دیوار سے سر پھوڑتا ہے، کیونکہ اس کی زندگی میں ہونا تو وہی ہے جو پہلے سے اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے، پھر بھلا دُعا کے لئے کیا جگہ باقی رہ جاتی ہے، پھر اس کا مطلب کیا ہے؟:

''اللہ تعالیٰ دُعا سننے والے ہیں!''

اور خالق کائنات کے یہ پُر شفقت الفاظ کہ: ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو'' کیا معنی رکھتے ہیں؟

یہ بھی یاد رکھئے Rigidity اور رحمت یکجا نہیں ہو سکتے، آپ نے اپنے جواب میں جو کچھ فرمایا ہے، اس کے مطابق تو اِنسان کو ہمدردی سے پُر ان الفاظ کے برخلاف بالکل مایوس ہو جانا چاہئے، کیونکہ بقولِ آپ کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کی دُعائیں، اس کی اِلتجائیں اور اس کی ساری زندگی کی کوششیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

تیسری بات جو آپ کے جواب کی تردید کرتی ہے وہ اقوامِ عالم کی تاریخ ہے، آج امریکا اور پورا یورپ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے، کم از کم مادّی ترقی کے لحاظ سے (ویسے اخلاقی لحاظ سے بھی وہ مسلمانوں سے کہیں بہتر ہیں)، ان کی یہ ترقی صرف اور صرف ان کی اَنتھک محنتوں اور مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اب اگر آپ یہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں پہلے سے ایسا لکھ دیا ہے تو آپ کو وہ تمام باتیں تسلیم کرنا ہوں گی۔ اوّل یہ کہ: اللہ تعالیٰ نے ان اقوام کی تقدیر میں جن کو ہم کافر اور گمراہ قوم کہتے ہیں، کامیابیاں اور آسائشیں لکھی ہیں اور یہ کہ ان کی کوششوں کا ان کو اَجر دیتے ہیں۔ دوئم یہ کہ: انہوں نے اپنے پیروکاروں اور نام لیوا قوموں کی تقدیر میں ناکامیاں اور ذلت لکھی ہے، اور ان کی

کوششوں کو محض ضائع کرنا لکھا ہے، اور یہ کہ آج دُنیا بھر میں جو مسلمان ذِلت اور رُسوائی اُٹھا رہے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کی طرح مر رہے ہیں، تو ان سب تباہ کاریوں میں وہ بالکل بے قصور اور بری الذمہ ہیں، کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض تقدیر کا لکھا ہے۔ محترم یوسف صاحب! یہ قوم پہلے ہی اپنی نااہلی اور Corruption میں انتہا کو پہنچ چکی ہے، اب اسے اور بے عملی کا Tranqulizer نہ دیجئے، یہ پہلے ہی خوابِ خرگوش میں بے خود ہے، اسے یہ بتایئے کہ:

ستارہ کیا تری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیِ افلاک میں ہے خاک زبوں
عطا ہو، رومیؒ ہو، رازی کہ غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے بے آہ سحر گاہی!

جواب:... آپ کے تینوں سوالوں کا جواب میری تحریر میں موجود تھا، مگر جناب نے غور نہیں فرمایا، بہرحال آپ کی رعایت کے لئے چند اُمور دوبارہ لکھتا ہوں۔

اوّل:... تقدیر کا عقیدہ قرآن مجید اور احادیثِ شریفہ میں مذکور ہے، اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام اہلِ حق کا متفق علیہ عقیدہ ہے، اس لئے اس عقیدے سے انکار کرنا یا اس کا مذاق اُڑانا اپنے دِین و ایمان کا مذاق اُڑانا ہے۔

دوم:... آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ کو آئندہ ہونے والے تمام واقعات کا علم تھا، اس علم کو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا، دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم اور اسی نوشتے کے مطابق ہو رہا ہے، اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ بتایئے کہ اس عقیدے کے کس حصے سے آپ کو اختلاف ہے؟ کیا آپ کا ایمان نہیں کہ ہر چیز جو وجود میں آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ کو ازل ہی سے اس کا علم تھا؟ اگر آپ کو اس سے انکار ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خدا کو بے علم یا بے علم کو خدا مانتی ہیں؟ اور یہ کفر ہے! اور اگر آپ کہتی ہیں کہ خدا کو علم تو تھا مگر ضروری نہیں جس طرح اس کو علم تھا اسی طرح چیزیں وقوع میں بھی

آئیں، تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ خدا کا علم غلط نکلا۔ مثال کے طور پر میرے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک کے حالات، افعال، اقوال، حرکات، سکنات وغیرہ وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم تھیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ کا -نعوذ باللہ- بے علم ہونا لازم آتا ہے، اور اگر معلوم تھیں تو کیا علمِ الٰہی کے خلاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر آپ کہیں کہ اس کے خلاف ہوسکتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے علم کا غلط ہونا لازم آیا -نعوذ باللہ- اور اگر اس کے خلاف نہیں ہوسکتا تو یہی عقیدۂ تقدیر ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو، اس کا عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانا لازم ہے، ورنہ اس کا دعویٰ ایمان صرف باطل ہے۔

سوم:... آپ نے یہ دیکھ لیا کہ: ''ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اس نے کوشش کی'' لیکن آپ نے یہ کیوں نہیں دیکھا کہ جس قرآن کا حوالہ آپ دے رہی ہیں، اسی قرآن میں یہ بھی تو لکھا ہے:

''اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ .... وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ.'' (القمر:۴۹اور۵۳)

ترجمہ:... ''ہم نے ہر چیز کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ہے.... اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔''

یہی قدر جس کو قرآن ذکر کر رہا ہے ''تقدیر'' کہلاتی ہے، اور ہر چیز کے پہلے سے لکھے ہوئے ہونے کا قرآن اعلان کر رہا ہے، اب بتایئے کہ یہ تقدیر کا عقیدہ میرا اپنا تراشا ہوا ہے یا قرآنِ کریم ہی نے اس کو بیان فرمایا ہے؟

چہارم:... رہا انسان کے مجبور ہونے کا سوال! اس کا جواب میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ آدمی فلاں کام کو اختیار و ارادہ سے کر کے جزا و سزا کا مستحق ہوگا، پس تقدیر سے انسان کے اختیار و ارادہ کی نفی نہیں ہوتی، اور انسان کا اختیار تقدیر کے مقابل نہیں، بلکہ تقدیر کے ماتحت ہے۔ لیکن اگر یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آتی تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ تقدیر کے ماننے پر تو انسان کا بقول آپ کے مجبور ہونا لازم آتا ہے، اور تقدیر کی نفی کی صورت میں اس کا قادرِ مطلق اور خالق ہونا لازم آتا ہے، آپ کے خیال میں

انسان کو قادرِ مطلق اور اپنی تقدیر کا خود خالق ماننا کیا اس کو خدائی کے منصب پر بٹھانا نہیں؟

پنجم:... آپ کا یہ سمجھنا کہ اگر تقدیر برحق ہے تو اِنسان کی کوشش لاحاصل ہے، یہ اس لئے غلط ہے کہ انسان کو اِرادہ و اِختیار کی دولت دے کر محنت و سعی کا حکم دیا گیا ہے، اور تقدیر (علمِ اِلٰہی) میں یہ کہلایا گیا کہ فلاں شخص اتنی محنت کرے گا اور اس پر یہ نتیجہ مرتب ہوگا۔ جب محنت و کوشش بھی تقدیر پر لکھی ہوتی ہے اور اس پر مرتب ہونے والا نتیجہ بھی نوشتۂ تقدیر ہے تو محنت لاحاصل کیسے ہوئی؟ اور ''نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں'' تو میرے عقیدے کی تفسیر ہے، تقدیر میں لکھا ہوا ہے کہ فلاں مردِ مؤمن کی نگاہ سے فلاں کام ہو جائے گا، یہ بدلی ہوئی تقدیر بھی اصل تقدیر کے ماتحت ہے، اس سے باہر نہیں...!

ششم:... آپ نے تقدیر کا مسئلہ سمجھا ہی نہیں، اس لئے دُعا کو تقدیر کے خلاف سمجھ لیا، حالانکہ دُعا بھی اسباب میں سے ایک سبب ہے، اور تقدیر میں تمام اسباب بھی تحریر شدہ ہیں، پس تقدیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ فلاں بندہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائے گا تو اس کا فلاں کام ہو جائے گا۔

ہفتم:... یہیں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تقدیر کا عقیدہ نہ تو اَسباب کے اختیار کرنے سے روکتا ہے نہ مایوسی پیدا کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس زیادہ سے زیادہ محنت کی دعوت دیتا ہے، اور مایوسیوں کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ عقیدۂ تقدیر سے جاہل ہیں، وہ بسا اوقات حالات سے تنگ آ کر خودکشی جیسی حماقت کر لیتے ہیں، لیکن آپ نے ایک پکے سچے مؤمن کو، جو اللہ تعالیٰ پر پورا اِیمان اور بھروسہ رکھتا ہو، کبھی خودکشی کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔ عقیدۂ تقدیر پر اِیمان رکھنے والے جتنی دُعائیں اور اِلتجائیں اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں، دُوسرے لوگ نہیں کرتے اور عقیدۂ تقدیر پر ایمان رکھنے والے جتنی محنت کرتے ہیں، وہ دُوسروں کو نصیب نہیں۔ خود میری مثال آپ کے سامنے ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اپنے ضعف و کمزوری کے باوجود تین آدمیوں کے برابر کام کرتا ہوں، اس لئے آپ کا نظریہ معروضی طور پر غلط ہے۔

ہشتم:... آپ اَقوامِ مغرب کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہی احساسِ کمتری کا شکار ہیں، ان کی مادّی ترقی سے مرعوب ہوکر آپ نے ان کو مسلمانوں کے مقابلے میں اخلاقی برتری کی بھی سند عطا کردی۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ انہیں کون سی اخلاقی برتری حاصل ہے؟ کیا ان ممالک میں زنا اور شراب نوشی کی شرح اسلامی ممالک کی نسبت کم ہے؟ آپ کو یاد ہوگا کہ نیویارک میں چند گھنٹوں کے لئے بجلی کی رو چلی گئی تھی تو وہاں چوری، ڈاکا زنی اور بدمعاشی کا کیسا بازار گرم ہوا تھا؟ کیا ان کی یہی اخلاقی برتری ہے، جس کے قصیدے آپ پڑھ رہی ہیں...؟ اور پھر آپ ان کا مقابلہ آج کے مسلمانوں سے کررہی ہیں ''جن کو دیکھ کے شرمائیں یہود!'' کیا ان مسلمانوں کی بدعملی عقیدۂ تقدیر کی وجہ سے ہے؟ بلکہ عقیدۂ تقدیر اور دیگر صحیح عقائد کے دِل میں نہ رہنے کی وجہ سے ہے! اور اَقوامِ مغرب کی مادّی ترقی اوّل تو میری نظر میں اس لائق ہی نہیں کہ اس کی طرف اِلتفات کیا جائے، ان قوموں کو جو مادّی ترقی حاصل ہے، کیا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی حاصل تھی؟ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعے پر غور کیجئے! یہ مادّیت فرعون کے پاس تھی یا موسیٰ علیہ السلام کے پاس؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مقابلے میں نمرود کو دیکھئے! جو مادّی ساز وسامان اور کرّوفرّ نمرود کو حاصل تھا، کیا ابراہیم علیہ السلام کو بھی حاصل تھا؟ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصر قیصر وکسریٰ کو لیجئے! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ مادّی ساز وسامان حاصل تھا جو قیصر وکسریٰ کو میسر تھا...؟ اگر بقول آپ کے اہلِ مغرب مسلمانوں سے محض مادّی ترقی کی بنا پر فائق ہیں تو ذرا ''اَقوامِ عالم کی تاریخ'' پر نظر ڈال کر دیکھئے! کیا دُنیا کی آسائشیں انبیائے کرام علیہم السلام کے مقابلے میں گمراہ اور بے خدا قوموں کو حاصل نہیں رہیں...؟

جہاں تک محنت وسعی کا تعلق ہے، میں اُوپر بتا چکا ہوں کہ یہ تقدیر کے منافی

نہیں، اگر بقول آپ کے کافروں کو کامیابیاں اور آسائشیں حاصل ہیں، تو یہ ان کی محنت کے صلے میں نوشتۂ تقدیر ہے، اور اگر بقول آپ کے مسلمان ذِلت ورُسوائی اُٹھا رہے ہیں تو یہ ان کی بدعملی کے نتیجے میں نوشتۂ تقدیر ہے۔

نہم:... آپ کا یہ خیال سراسر غلط ہے کہ عقیدۂ تقدیر نااہلی، مایوسی اور بے عملی سکھاتا ہے، کوئی مؤمن جو تقدیرِ الٰہی پر صحیح عقیدہ رکھتا ہو، وہ کبھی نااہل، مایوس اور بے عمل نہیں ہوسکتا، اس نااہلی و بے عملی کا سبب اپنے دِین سے انحراف ہے، نہ کہ عقیدۂ تقدیر...!

دہم:... آخر میں گزارش کروں گا کہ عقیدۂ تقدیر کا انکار کر کے قرآنِ کریم اور حدیث شریف کے فرمودات کی نفی نہ کی جائے، عقیدۂ تقدیر برحق ہے! اگر ہم اسے مانیں تب بھی برحق ہے، اور اگر انکار کر دیں تب بھی برحق ہے، اس کا صحیح اور برحق ہونا ہمارے ماننے یا نہ ماننے پر موقوف نہیں، اور جب تک اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت کی نفی نہ کی جائے، عقیدۂ تقدیر کی نفی ممکن نہیں، آپ کو اِختیار ہے کہ عقیدۂ تقدیر پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کے علمِ محیط اور قدرتِ کاملہ کو مان لیں، یا عقیدۂ تقدیر کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت سے بھی دستبردار ہو جائیں۔ مشکل یہ ہے کہ آپ نے دِین کے بنیادی عقائد کو باقاعدہ سیکھا نہیں، اس لئے ذہن اُلجھا ہوا ہے، اگر آپ دِین کو سمجھنا چاہتی ہیں تو اپنی ادھوری معلومات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ دِین کی کتابوں کو صحیح طور پر پڑھیں، میرا خیال ہے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ''بہشتی زیور'' بھی آپ کی نظر سے نہیں گزری، آپ اس کا مطالعہ کریں اور پھر کوئی اِشکال ہو تو اس کو رفع کرنے کے لئے حاضر ہوں!

ہر چیز خدا کے حکم سے ہوتی ہے

سوال:... میری ایک عزیزہ ہر بات میں خواہ اچھی ہو یا بُری ''خدا کے حکم سے'' کہنے کی عادی ہیں، یعنی اگر کوئی خوشی ملی تو بھی اور اگر لڑکا آوارہ نکل گیا، یا اسی قسم کی کوئی اور بات ہوئی تب بھی وہ یہی کہتی ہیں۔ بتایئے کیا ان کا اس طرح کہنا دُرست ہے؟

جواب:... تو کیا کوئی چیز خدا کے حکم کے بغیر بھی ہوتی ہے؟ نہیں! ہر چیز خدا کے

حکم سے ہوتی ہے، مگر خیر کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہوتی ہے اور شر اور بُرائی میں یہ نہیں ہوتا۔

شوہر اور بیوی کی خوش بختی یا بدبختی آگے پیچھے مرنے میں نہیں ہے

س..... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایسی عورتیں جو اپنے خاوند کے انتقال کے بعد زندہ رہتی ہیں وہ بدبخت ہیں، اور جو عورتیں خاوند سے پہلے انتقال کر جاتی ہیں وہ بہت خوش نصیب ہیں۔

ج..... خوش بختی اور بدبختی تو آدمی کے اچھے اور برے اعمال پر منحصر ہوتی ہے، پہلے یا بعد میں مرنے پر نہیں۔

قادیانی فتنہ

جھوٹے نبی کا انجام

س..... رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امکانِ نبوت پر روشنی ڈالئے اور بتایئے کہ جھوٹے نبی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ مرزا قادیانی کا انجام کیا ہوگا؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا حصول ممکن نہیں، جھوٹے نبی کا انجام مرزا غلام احمد قادیانی جیسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرتا ہے، چنانچہ تمام جھوٹے مدعیانِ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا، خود مرزا قادیانی منہ مانگی ہیضے کی موت مرا اور دم واپسیں دونوں راستوں سے نجاست خارج ہو رہی تھی۔

مسلمان اور قادیانی کے کلمہ اور ایمان میں بنیادی فرق

س..... انگریزی دان طبقہ اور وہ حضرات جو دین کا زیادہ علم نہیں رکھتے لیکن مسلمانوں کے آپس کے افتراق سے بیزار ہیں، قادیانیوں کے سلسلہ میں بڑے گومگو میں ہیں، ایک طرف وہ جانتے ہیں کہ کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہنا چاہئے، جبکہ قادیانیوں کو کلمہ کا بلیچ لگانے کی بھی اجازت نہیں ہے، دوسری طرف وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی

نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تھا، برائے مہربانی آپ بتایئے کہ قادیانی جو مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں کیونکر کافر ہیں؟

ج..... قادیانیوں سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہیں، جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے، تو پھر آپ لوگ مرزا صاحب کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟ مرزا صاحب کے صاحب زادے مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے اپنے رسالہ ''کلمۃ الفصل'' میں اس سوال کے دو جواب دیئے ہیں۔ ان دونوں جوابوں سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ میں کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ قادیانی صاحبان ''محمد رسول اللہ'' کا مفہوم کیا لیتے ہیں؟

مرزا بشیر احمد صاحب کا پہلا جواب یہ ہے کہ:

> ''محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں، اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں، ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔
>
> ہاں! حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے، مگر مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔
>
> غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔''

یہ تو ہوا مسلمانوں اور قادیانی غیر مسلم اقلیت کے کلمے میں پہلا فرق! جس کا حاصل یہ ہے کہ قادیانیوں کے کلمہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شامل ہے، اور مسلمانوں کا

کلمہ اس نئے نبی کی ''زیادتی'' سے پاک ہے، اب دوسرا فرق سنئے! مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے لکھتے ہیں:

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا، اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی، کیونکہ مسیح موعود (مرزا صاحب) نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ (یعنی مرزا صاحب) خود فرماتا ہے: ''صار وجودی وجودہ'' (یعنی میرا وجود محمد رسول اللہ ہی کا وجود بن گیا ہے۔ از ناقل) نیز ''من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی ومارأنی'' (یعنی جس نے مجھ کو اور مصطفیٰ کو الگ الگ سمجھا، اس نے مجھے نہ پہچانا، نہ دیکھا۔ ناقل) اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا (نعوذ باللہ! ناقل) جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔

پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے، جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی..... فتدبروا'' (کلمۃ الفصل، ص: ۱۵۸، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد: ۱۴، نمبر: ۳، ۴ بابت ماہ مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ میں دوسرا فرق ہوا کہ مسلمانوں کے کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور قادیانی جب ''محمد رسول اللہ'' کہتے ہیں تو اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہوتے ہیں۔

مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے جو لکھا ہے کہ: ''مرزا صاحب خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں دوبارہ تشریف لائے ہیں'' یہ قادیانیوں کا بروزی

فلسفہ ہے، جس کی مختصر سی وضاحت یہ ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں دوبار آنا تھا، چنانچہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد کی بروزی شکل میں ...معاذ اللہ!...مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر میں جنم لیا۔ مرزا صاحب نے تحفہ گولڑویہ، خطبہ الہامیہ اور دیگر بہت سی کتابوں میں اس مضمون کو بار بار دہرایا ہے۔ (دیکھئے خطبہ الہامیہ، ص:۱۷۱،۱۸۰)

اس نظریہ کے مطابق قادیانی امت مرزا صاحب کو ''عین محمدؐ'' سمجھتی ہے، اس کا عقیدہ ہے کہ نام، کام، مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے مرزا صاحب اور محمد رسول اللہ کے درمیان کوئی دوئی اور مغائرت نہیں ہے، نہ وہ دونوں علیحدہ وجود ہیں، بلکہ دونوں ایک ہی شان، ایک ہی مرتبہ، ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں۔ چنانچہ قادیانی...غیر مسلم اقلیت...مرزا غلام احمد کو وہ تمام اوصاف والقاب اور مرتبہ ومقام دیتی ہے جو اہل اسلام کے نزدیک صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا صاحب بعینہٖ محمد رسول اللہ، محمد مصطفیٰ ہیں، احمد مجتبیٰ ہیں، خاتم الانبیاء ہیں، امام الرسل ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں، صاحبِ کوثر ہیں، صاحبِ معراج ہیں، صاحبِ مقامِ محمود ہیں، صاحبِ فتح مبین ہیں، زمین وزمان اور کون ومکان صرف مرزا صاحب کی خاطر پیدا کئے گئے، وغیرہ وغیرہ۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر بقول ان کے مرزا صاحب کی ''بروزی بعثت'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل بعثت سے روحانیت میں اعلیٰ واکمل ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ روحانی ترقیات کی ابتداء کا زمانہ تھا اور مرزا صاحب کا زمانہ ان ترقیات کی انتہا کا، وہ صرف تائیدات اور دفع بلیات کا زمانہ تھا اور مرزا صاحب کا زمانہ برکات کا زمانہ ہے، اس وقت اسلام پہلی رات کے چاند کی مانند تھا (جس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی) اور مرزا صاحب کا زمانہ چودھویں رات کے بدرِ کامل کے مشابہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین ہزار معجزات دیئے گئے تھے اور مرزا صاحب کو دس لاکھ، بلکہ دس کروڑ، بلکہ بے شمار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہنی ارتقاء وہاں تک نہیں پہنچا جہاں تک مرزا صاحب نے ذہنی ترقی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے وہ رموز واسرار نہیں کھلے جو مرزا صاحب پر کھلے۔

مرزا صاحب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت و برتری کو دیکھ کر... قادیانیوں کے بقول... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام نبیوں سے عہد لیا کہ وہ مرزا صاحب پر ایمان لائیں اوران کی بیعت ونصرت کریں۔ خلاصہ یہ کہ قادیانیوں کے نزدیک نہ صرف مرزا صاحب کی شکل میں محمد رسول اللہ خود دوبارہ تشریف لائے ہیں، بلکہ مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر پیدا ہونے والا قادیانی ''محمد رسول اللہ'' اصلی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنی شان میں بڑھ کر ہے، نعوذ باللہ! استغفر اللہ!

چنانچہ مرزا صاحب کے ایک مرید (یا قادیانی اصطلاح میں مرزا صاحب کے ''صحابی'') قاضی ظہور الدین اکمل نے مرزا صاحب کی شان میں ایک ''نعت'' لکھی، جسے خوش خط لکھوا کر اور خوبصورت فریم بنوا کر قادیان کی ''بارگاہِ رسالت'' میں پیش کیا، مرزا صاحب اپنے نعت خواں سے بہت خوش ہوئے اور اسے بڑی دعائیں دیں۔ بعد میں وہ قصیدۂ نعتیہ مرزا صاحب کے ترجمان اخبار بدر جلد:۲ نمبر:۴۳ میں شائع ہوا، وہ پرچہ راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے، اس کے چار اشعار ملاحظہ ہوں:

امام اپنا عزیزو! اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دار الاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں!
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا صاحب کا ایک اور نعت خواں، قادیان کے ''بروزی محمد رسول اللہ'' کو ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتا ہے:

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدّجیٰ بن کے آیا

محمد پئے چارہ سازیٔ امت
ہے اب ''احمد مجتبیٰ'' بن کے آیا

حقیقت کھلی بعثتِ ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(الفضل قادیان، ۲؍مئی ۱۹۲۸ء)

یہ ہے قادیانیوں کا ''محمد رسول اللہ'' جس کا وہ کلمہ پڑھتے ہیں۔

چونکہ مسلمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور آخری نبی مانتے ہیں، اس لئے کسی مسلمان کی غیرت ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے کسی بڑے سے بڑے شخص کو بھی منصبِ نبوت پر قدم رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کجا کہ ایک ''غلامِ اسود'' کو ...نعوذ باللہ!... ''محمد رسول اللہ'' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اعلیٰ وافضل بنا ڈالا جائے۔

بنابریں قادیان کی شریعت مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیتی ہے، مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

''اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے، کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں، بلکہ وہی ہے۔''

''اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو

آپ کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت (قادیان کی بروزی بعثت ...ناقل) میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اوراشد ہے.....آپ کا انکار کفر نہ ہو۔" (کلمۃ الفصل،ص:۱۴۷)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"ہرایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر، بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (ص:۱۱۰)

ان کے بڑے بھائی مرزا محمود احمد صاحب لکھتے ہیں:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت،ص:۳۵)

ظاہر ہے کہ اگر قادیانی بھی اسی محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں جن کا کلمہ مسلمان پڑھتے ہیں تو قادیانی شریعت میں یہ "کفر کا فتویٰ" نازل نہ ہوتا، اس لئے مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ کے الفاظ گو ایک ہی ہیں مگر ان کے مفہوم میں زمین وآسمان اور کفر وایمان کا فرق ہے۔

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی ہی (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہیں

س.....اخبار جنگ میں "آپ کے مسائل اوران کا حل" کے زیر عنوان آپ نے مسلمان اور قادیانی کے کلمہ میں کیا فرق ہے، مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر کا حوالہ دے کر لکھا ہے کہ:

"یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ میں دوسرا فرق ہے کہ مسلمانوں کے کلمہ

شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور قادیانی جب محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہوتے ہیں۔''

مکرم جناب مولانا صاحب! میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ کہتا ہوں کہ میں جب کلمہ شریف میں محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں تو اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتے ہیں۔ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' نہیں ہوتے۔ اگر میں اس معاملہ میں جھوٹ بولتا ہوں تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی طرف سے مجھ پر ہزار بار لعنت ہو اور اسی یقین کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ کوئی احمدی کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' نہیں لیتا، اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اسی طرح حلفیہ بیان اخبار جنگ میں شائع کروائیں کہ درحقیقت احمدی لوگ (یا آپ کے قول کے مطابق قادیانی) کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا حلف شائع کروا دیا تو سمجھا جائے گا کہ آپ اپنے بیان میں مخلص ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا کہ کون اپنے دعوے یا بیان میں سچا اور کون جھوٹا ہے؟ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو ظاہر ہو جائے گا کہ آپ کے بیان کی بنیاد، خلوص، دیانت اور تقویٰ پر نہیں بلکہ یہ محض ایک کلمہ گو جماعت پر افتراء اور اتہام ہوگا جو ایک عالم کو زیب نہیں دیتا۔

نوٹ:..... اگر آپ اپنا حلف شائع نہ کر سکیں تو میرا یہ خط شائع کر دیں تا کہ قارئین کو حقیقت معلوم ہو سکے۔

ج..... نامہ کرم موصول ہو کر موجب سرفرازی ہوا۔ جناب نے جو کچھ لکھا میری توقع کے عین مطابق لکھا ہے۔ مجھے یہی توقع تھی کہ آپ کی جماعت کی نئی نسل جناب مرزا صاحب کے اصل عقائد سے بے خبر ہے اور جس طرح عیسائی تین ایک، ایک تین کا مطلب سمجھے بغیر اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی توحید کا بھی بڑے زور شور سے اعلان کرتے ہیں۔ کچھ یہی حال آپ کی جماعت کے افراد کا بھی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ ''محمد رسول اللہ'' سے مرزا صاحب کو نہیں بلکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ عالی کو مراد لیتے ہیں اور یہ کہ اگر آپ ایسا عقیدہ رکھتے ہوں تو فلاں فلاں کی ہزار لعنتیں آپ پر ہوں۔ مگر آپ کے مراد لینے یا نہ لینے کو میں کیا کروں؟ مجھے تو یہ بتایئے کہ میں نے یہ بات بے دلیل کہی یا مدلل؟ اور اپنی طرف سے خود گھڑ کر کہہ دی ہے یا مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے حوالوں سے؟ جب میں ایک بات دلیل کے ساتھ کہہ رہا ہوں تو مجھے قسمیں کھانے کی کیا ضرورت؟ اور اگر قسموں ہی کی ضرورت ہے تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ، ''انک لرسول اللہ'' کی قسمیں کھانے والوں کے مقابلے میں ''انھم لکاذبون'' کی قسم کھا چکا ہے۔

میرے بھائی! بحث قسموں کی نہیں، عقیدے کی ہے! جب آپ کی جماعت کا لٹریچر پکار رہا ہے کہ مرزا صاحب ''محمد رسول اللہ'' ہیں، وہی رحمۃ للعالمین ہیں، وہی ساقی کوثر ہیں، انہی کے لئے کائنات پیدا کی گئی، انہی پر ایمان لانے کا سب نبیوں (بشمول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عہد لیا گیا ہے، اور مصطفیٰ اور مرزا میں سرے سے کوئی فرق ہی نہیں بلکہ دونوں بعینہٖ ایک ہیں، وغیرہ وغیرہ، اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں اس لئے ہمیں کسی اور کلمے کی ضرورت نہیں، ہاں! کوئی دوسرا آتا تو ضرورت ہوتی اور پھر اسی بنیاد پر پرانے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو منہ بھر کر کافر بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ نئے محمد رسول اللہ کے منکر ہیں، تو فرمایئے کہ آپ کے ان سب عقائد کو جاننے کے باوجود میں کس دلیل سے تسلیم کرلوں کہ آپ نئے محمد رسول اللہ کا نہیں بلکہ اسی پرانے محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں؟ اگر جناب کو میرے درج کردہ حوالوں میں شبہ ہو تو آپ تشریف لا کر ان کے بارے میں اطمینان کر سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

س..... ثابت کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، ان کی تحریروں کے حوالے دیں۔

ہمارے محلے کے چند قادیانی اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مرزا نے نبوت کا

دعویٰ کیا۔

ج..... مرزا قادیانی کے ماننے والوں کے دو گروہ ہیں، ایک لاہوری، دوسرا قادیانی (جن کا مرکز پہلے قادیان تھا اب ربوہ ہے) ان دونوں کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات اور تحریروں میں باصرار و تکرار نبوت کا دعویٰ کیا گیا ہے، لیکن لاہوری گروہ اس دعوائے نبوت میں تاویل کرتا ہے۔ جبکہ قادیانی گروہ کسی تاویل کے بغیر مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت پر ایمان لانا ضروری سمجھتا ہے۔

آپ سے جن صاحب کی گفتگو ہوئی ہے وہ غالباً لاہوری گروہ کے ممبر ہوں گے، ان کی خدمت میں عرض کیجئے کہ یہ جھگڑا تو وہ اپنے گھر میں نمٹائیں کہ مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کی کیا توجیہ و تاویل ہے؟ ہمارے لئے اتنی بات بس ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور دعویٰ بھی انہی لفظوں میں جن الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، مثلاً:

"قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا." (الاعراف:۱۵۸)

"قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی."

(الکہف:۱۱۰)

وغیرہ، وغیرہ۔

اگر ان الفاظ سے بھی دعویٰ نبوت ثابت نہیں ہوتا تو یہ فرمایا جائے کہ کسی مدعی نبوت کو نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے کیا الفاظ استعمال کرنے چاہئیں؟

رہیں دعویٰ نبوت کی تاویلات! تو دنیا میں کس چیز کی لوگ تاویلیں نہیں کرتے، بتوں کو خدا بنانے کے لئے لوگوں نے تاویلیں ہی کی تھیں، اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ماننے والے بھی تاویلیں ہی کرتے ہیں۔ جس طرح کسی اور کھلی ہوئی غلط بات یا غلط عقیدہ کی تاویل لائق اعتبار نہیں، اسی طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ بھی قطعی غلط ہے اور اس کی کوئی تاویل (خواہ خود مدعی کی طرف سے کی گئی ہو یا

اس کے ماننے والوں کی جانب سے) لائق اعتبار نہیں۔ دسویں صدی کے مجدد ملا علی قاریؒ شرح ''فقہ اکبر'' میں فرماتے ہیں:

''دعوی النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع.''

ترجمہ:..... ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔''

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ: ''اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوش وحواس سے محروم ہو تو اس کو معذور سمجھا جائے گا ورنہ اس کی گردن اڑادی جائے گی۔''

قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے کا شرعی حکم

س..... کوئی شخص قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں، اسلام میں ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

ج..... جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہو اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھے تو ایسا شخص خود مرتد ہے کہ کفر کو اسلام سمجھتا ہے۔

مرزائیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے والا مسلمان

س..... ایک شخص مرزائیوں (جو بالاجماع کافر ہیں) کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتا ہے، اور بعض مرزائیوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے، یعنی مرزائی ہے، مگر جب خود اس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں اور ختم نبوت اور حیات عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمۃ وفرضیت جہاد وغیرہ تمام عقائد اسلام کا قائل ہوں اور مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو کافر، کذاب، دجال، خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ تو کیا وجوہ بالا کی بنا پر اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا؟ اگر از روئے شریعت وہ کافر نہیں ہے تو اس پر فتویٰ لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان کے عقائد مذکورہ معلوم ہو جانے پر بھی تکفیر کرتا ہو

اور کفار والا ان کے ساتھ سلوک کرتا ہو اور اس کی نشر واشاعت کرتا ہو۔

ج..... ایسے شخص سے اس کے مسلمان رشتہ دار بائیکاٹ کریں، سلام وکلام ختم کریں، اس کو علیحدہ کردیں اور بیوی اس سے علیحدہ ہوجائے تاکہ یہ شخص اپنی حرکات سے باز آجائے، اگر باز آگیا تو ٹھیک ہے، ورنہ اس کو کافر سمجھ کر کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

قادیانی کی دعوت اور اسلامی غیرت

س..... ایک ادارہ جس میں تقریباً پچیس افراد ملازم ہیں، اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے، اور اس قادیانی نے اپنے احمدی (قادیانی) ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے، اب وہی قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام اسٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور اسٹاف کے کئی ممبران اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ جبکہ چند ایک ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے پر تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ جملہ قسم کے مرزائی مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے غدار ہیں تو ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں ہے۔ آپ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کردیں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہوسکے۔

ج..... مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ: ''میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔'' جو شخص آپ کو کتا، خنزیر، حرامزادہ اور کافر یہودی کہتا ہو، اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے!

اگر کوئی جانتے ہوئے قادیانی عورت سے نکاح کرلے تو اس کا شرعی حکم

س..... اگر کوئی شخص کسی قادیانی عورت سے یہ جاننے کے باوجود کہ یہ عورت قادیانی ہے عقد کرلیتا ہے تو اس کا نکاح ہوا کہ نہیں؟ اور اس شخص کا ایمان باقی رہا یا نہیں؟

ج..... قادیانی عورت سے نکاح باطل ہے، رہا یہ کہ قادیانی عورت سے نکاح کرنے والا مسلمان بھی رہا یا نہیں؟ اس میں یہ تفصیل ہے کہ:

الف:..... اگر اس کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد معلوم نہیں۔ یا...

ب:..... اس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں کہ قادیانی مرتدوں کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا...

تو ان دونوں صورتوں میں اس شخص کو خارج از ایمان نہیں کہا جائے گا، البتہ اس شخص پر لازم ہے کہ مسئلہ معلوم ہونے پر اس قادیانی مرتد عورت کو فوراً علیحدہ کردے اور آئندہ کے لئے اس سے ازدواجی تعلقات نہ رکھے، اور اس فعل پر توبہ کرے اور اگر یہ شخص قادیانیوں کے عقائد معلوم ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو یہ شخص بھی کافر اور خارج از ایمان ہے، کیونکہ عقائد کفریہ کو اسلام سمجھنا خود کفر ہے، اس شخص پر لازم ہے کہ اپنے ایمان کی تجدید کرے۔

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

س..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب آسمان سے نازل ہوں گے؟

ج..... قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کو قیامت کی بڑی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے اور قیامت سے ذرا پہلے ان کے تشریف لانے کی خبر دی ہے۔ لیکن جس طرح قیامت کا معین وقت نہیں بتایا گیا کہ فلاں صدی میں آئے گی، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا وقت بھی معین نہیں کیا گیا کہ وہ فلاں صدی میں تشریف لائیں گے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

''اور بے شک وہ نشانی ہے قیامت کی، پس تم اس میں
ذرا بھی شک مت کرو۔'' (سورۂ زخرف)

بہت سے اکابر صحابہؓ وتابعینؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قربِ قیامت کی نشانی ہے، حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''یہ تفسیر حضرت ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوالعالیہؒ،

ابو مالکؒ، عکرمہؒ، حسن بصریؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ اور دیگر حضرات سے مروی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کی متواتر احادیث وارد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت سے قبل تشریف لانے کی خبر دی ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر، ج:۴، ص:۱۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

''شب معراج میں میری ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (علیہم الصلوٰت والتسلیمات) سے ہوئی تو آپس میں قیامت کا تذکرہ ہونے لگا کہ کب آئے گی؟ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا، انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے فرمایا کہ: قیامت کے وقوع کا ٹھیک وقت تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، البتہ میرے رب کا مجھ سے ایک عہد ہے کہ قیامت سے پہلے جب دجال نکلے گا تو میں اس کو قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گا، وہ مجھے دیکھ کر اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نیسہ پگھلتا ہے، پس اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ سے ہلاک کردیں گے، یہاں تک شجر وحجر بھی پکار اٹھیں گے کہ اے مسلم! میرے پیچھے کافر چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کردے۔

قتل دجال کے بعد لوگ اپنے اپنے علاقے اور ملک کو لوٹ جائیں گے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے، وہ جس چیز پر سے گزریں گے اسے تباہ کردیں گے، تب لوگ میرے

پاس ان کی شکایت کریں گے، پس میں اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں بددعا کروں گا، پس اللہ تعالیٰ ان پر یکبارگی موت طاری کردیں گے، یہاں تک کہ زمین ان کی بدبو سے متعفن ہوجائے گی، پس اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جو ان کے اجسام کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گی، پس میرے رب کا مجھ سے یہ عہد ہے کہ جب ایسا ہوگا تو قیامت کی مثال پورے دنوں کی حاملہ کی سی ہوگی، جس کے بارے میں اس کے مالک نہیں جانتے کہ اچانک دن میں یا رات میں کسی وقت اس کا وضع حمل ہوجائے۔" (مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، ابن جریر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس ارشاد سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا ہے، معلوم ہوا کہ ان کی تشریف آوری بالکل قربِ قیامت میں ہوگی۔

س..... نیز آپ کی کیا کیا نشانیاں دنیا پر ظاہر ہوں گی؟

ج..... آپ کے زمانہ کے جو واقعات، احادیث طیبہ میں ذکر کئے گئے ہیں ان کی فہرست خاصی طویل ہے، مختصراً:

- ..... آپ سے پہلے حضرت مہدی کا آنا۔
- ..... آپ کا عین نماز فجر کے وقت اترنا۔
- ..... حضرت مہدی کا آپ کو نماز کے لئے آگے کرنا اور آپ کا انکار فرمانا۔
- ..... نماز میں آپ کا قنوتِ نازلہ کے طور پر یہ دعا پڑھنا: "قتل الله الدجال."
- ..... نماز سے فارغ ہوکر آپ کا قتل دجال کے لئے نکلنا۔
- ..... دجال کا آپ کو دیکھ کر سیسے کی طرح پگھلنے لگنا۔
- ..... "باب لُد" نامی جگہ پر (جو فلسطین شام میں ہے) آپ کا دجال کو قتل کرنا، اور اپنے نیزے پر لگا ہوا دجال کا خون مسلمانوں کو دکھانا۔
- ..... قتل دجال کے بعد تمام دنیا کا مسلمان ہوجانا، صلیب کے توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا عام حکم دینا۔

❁:.....آپ کے زمانہ میں امن وامان کا یہاں تک پھیل جانا کہ بھیڑیئے، بکریوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ چرنے لگیں اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں۔

❁:.....کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور چار سو فساد پھیلانا۔

❁:.....ان دنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے رفقاء سمیت کوہ طور پر تشریف لے جانا اور وہاں خوراک کی تنگی پیش آنا۔

❁:.....بالآخر آپ کی بددعا سے یاجوج ماجوج کا یکدم ہلاک ہوجانا اور بڑے بڑے پرندوں کا ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینکنا۔

❁:.....اور پھر زور کی بارش ہونا اور یاجوج ماجوج کے بقیہ اجسام اور تعفن کو بہا کر سمندر میں ڈال دینا۔

❁:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عرب کے ایک قبیلہ بنوکلب میں نکاح کرنا اوراس سے آپ کی اولاد ہونا۔

❁:.....''فج الروحا'' نامی جگہ پہنچ کر حج وعمرہ کا احرام باندھنا۔

❁:.....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر کے اندر سے جواب دینا۔

❁:.....وفات کے بعد روضۂ اطہر میں آپ کا دفن ہونا وغیرہ وغیرہ۔

❁:.....آپ کے بعد ''مقعد'' نامی شخص کو آپ کے حکم سے خلیفہ بنایا جانا اور مقعد کی وفات کے بعد قرآن کریم کا سینوں اور صحیفوں سے اٹھ جانا۔

❁:.....اس کے بعد آفتاب کا مغرب سے نکلنا، نیز دابۃ الارض کا نکلنا اور مؤمن وکافر کے درمیان امتیازی نشان لگانا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیسے پہچانیں گے؟

س..... یہ کس طرح ظاہر ہوگا کہ آپ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں؟

ج.....آپ کا یہ سوال عجیب دلچسپ سوال ہے، اس کو سمجھنے کے لئے آپ صرف دو باتیں پیش نظر رکھیں:

اول:.....کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیش گوئی کی گئی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات وعلامات ذکر کی گئی تھیں، جو لوگ ان علامات سے واقف تھے ان کے بارے میں قرآن کریم کا بیان ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے لڑکوں کو پہچانتے ہیں۔ اگر کوئی آپ سے دریافت کرے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ تو اس کے جواب میں آپ کیا فرمائیں گے؟ یہی نا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جو کتب سابقہ میں مذکور تھیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر منطبق کرنے کے بعد ہر شخص کو فوراً یقین آجاتا تھا کہ آپ وہی نبی آخرالزمان ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کی ہیں ان کو سامنے رکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کی تعیین میں کسی کو ادنیٰ سا شبہ بھی نہیں ہوسکتا۔ ہاں! کوئی شخص ان ارشاداتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناواقف ہو یا کج فطری کی بنا پر ان کے چسپاں کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو، یا محض ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس سے پہلو تہی کرے تو اس کا مرض لاعلاج ہے۔

دوم:.....بعض قرائن ایسے ہوا کرتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں آدمی یقین لانے پر مجبور ہوجاتا ہے اور اسے مزید دلیل کی احتیاج نہیں رہ جاتی، مثلاً آپ دیکھتے ہیں کہ کسی مکان کے سامنے محلے بھر کے لوگ جمع ہیں، پورا مجمع افسردہ ہے، گھر کے اندر کہرام مچا ہوا ہے، درزی کفن سی رہا ہے، کچھ لوگ پانی گرم کررہے ہیں، کچھ قبر کھودنے جارہے ہیں، اس منظر کو دیکھنے کے بعد آپ کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے گی کہ کیا یہاں کسی کا انتقال ہوگیا ہے؟ اور اگر آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ فلاں صاحب کافی مدت سے صاحبِ فراش تھے اور ان کی حالت نازک تر تھی تو آپ کو یہ منظر دیکھ کر فوراً یقین آجائے گا کہ ان صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی خاص کیفیت، خاص وقت، خاص ماحول اور خاص حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے، جب وہ پورا نقشہ اور سارا منظر سامنے آئے گا تو کسی کو یہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ یہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام ہیں یا نہیں؟

تصور کیجئے! حضرت مہدی عیسائیوں کے خلاف مصروفِ جہاد ہیں، اتنے میں اطلاع آتی ہے کہ دجال نکل آیا ہے، آپ اپنے لشکر سمیت بہ عجلت بیت المقدس کی طرف لوٹتے ہیں، اور دجال کے مقابلے میں صف آراء ہوجاتے ہیں، دجال کیفوجیں اسلامی لشکر کا محاصرہ کرلیتی ہیں، مسلمان انتہائی تنگی اور ہراسیمگی کی حالت میں محصور ہیں، اتنے میں سحر کے وقت ایک آواز آتی ہے: "قد اتاکم الغوث!" (تمہارے پاس مددگار آپہنچا!)، اپنی زبوں حالی کو دیکھ کر ایک شخص کے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے کہ: "یہ کسی پیٹ بھرے کی آواز معلوم ہوتی ہے۔" پھر اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے سفید منارہ کے پاس نزول فرماتے ہیں اور عین اس وقت لشکر میں پہنچتے ہیں جبکہ صبح کی اقامت ہوچکی ہے اور امام مصلیٰ پر جاچکا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام کوائف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں جب وہ ایک ایک کرکے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آئیں گے تو کون ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شناخت سے محروم رہ جائے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صفات وعلامات، ان کا حلیہ اور ناک نقشہ، ان کے زمانۂ نزول کے سیاسی حالات اور ان کے کارناموں کی جزئیات اس قدر تفصیل سے بیان فرمائی ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ جب یہ پورا نقشہ لوگوں کے سامنے آئے گا تو ایک لمحہ کے لئے کسی کو ان کی شناخت میں تردد نہیں ہوگا۔ چنانچہ کسی کمزور سے کمزور روایت میں بھی یہ نہیں آتا کہ ان کی تشریف آوری پر لوگوں کو ان کے پہچاننے میں دقت پیش آئے گی، یا یہ کہ ان کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہوجائے گا، کوئی ان کو مانے گا اور کوئی نہیں مانے گا، اس کے برعکس یہ آتا ہے کہ مسلمان تو مسلمان، دجال کے لشکر سے نمٹنے کے بعد غیر مذاہب کے لوگ بھی سب کے

سب مسلمان ہو جائیں گے اور دنیا پر صرف اسلام کی حکمرانی ہوگی۔

یہ بھی عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ گزشتہ صدیوں سے لے کر اس رواں صدی تک بہت سے لوگوں نے مسیحیت کے دعوے کئے اور بہت سے لوگ اصل و نقل کے درمیان تمیز نہ کر سکے، اور نا واقفی کی بنا پر ان کے گرویدہ ہو گئے، لیکن چونکہ وہ واقعتاً ''مسیح'' نہیں تھے، اس لئے وہ دنیا کو اسلام پر جمع کرنے کے بجائے مسلمانوں کو کافر بنا کر اور ان کے درمیان اختلاف و تفرقہ ڈال کر چلتے بنے۔ ان کے آنے سے نہ فتنہ و فساد میں کمی ہوئی، نہ کفر و فسق کی ترقی رک سکی، آج زمانے کے حالات ببانگ دہل اعلان کر رہے ہیں کہ وہ اس تاریک ماحول میں اتنی روشنی بھی نہ کر سکے جتنی کہ رات کی تاریکی میں جگنو روشنی کرتا ہے۔ وہ یہ سمجھے کہ ان کی من مانی تاویلات کے ذریعہ ان کی مسیحیت کا سکہ چل نکلے گا، لیکن افسوس کہ ان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمودہ علامات اتنی بھی چسپاں نہ ہوئیں جتنی کہ ماش کے دانے پر سفیدی، کسی کو اس میں شک ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ نقشہ کو سامنے رکھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ ایک ایک علامت کو ان مدعیوں پر چسپاں کر کے دیکھے، اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر سکتا ہے مگر ان مدعیوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات و علامات منطبق نہیں ہو سکتیں۔ کاش! ان لوگوں نے بزرگوں کی یہ نصیحت یاد رکھی ہوتی:

بصاحب نظرے بنما گوہر خود را
عیسیٰ نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند

خاتم النبیین کا صحیح مفہوم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے

س..... ایک بزرگ نے خاتم النبیین یا لفظ خاتمیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اسلام کو خاتم الادیان کا اور پیغمبر اسلام کو خاتم الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے۔ خاتمیت کے دو معنے ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ کوئی چیز ناقص اور غیر مکمل ہو اور وہ رفتہ رفتہ کامل ہو جائے، دوسرے یہ کہ وہ چیز نہ افراط کی مد پر ہو نہ تفریط کی مد پر بلکہ دونوں کے درمیان ہو

جس کا نام اعتدال ہے۔ اسلام دونوں پہلوؤں سے خاتم الادیان ہے، اس میں کمال اور اعتدال دونوں پائے جاتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اس عالیشان عمارت کی آخری اینٹ ہوں جس کو گزشتہ انبیاء تعمیر کرتے آئے ہیں، یہ اسلام کے کمال کی طرف اشارہ ہے، اسی طرح قرآن مجید میں ہے کہ مذہب اسلام ایک معتدل اور متوسط طریقہ کا نام ہے اور مسلمانوں کی قوم ایک معتدل قوم پیدا کی گئی ہے اس سے اسلام کے اعتدال کا ثبوت ملتا ہے۔'' کیا خاتم النبیین کا یہ مفہوم صحیح ہے اور سبھی فرقوں کا اس پر اتفاق ہے؟ راہنمائی فرما کر ممنون فرماویں۔

ج..... ''خاتم الانبیاء'' کا وہی مفہوم ہے جو قرآن وحدیث کے قطعی نصوص سے ثابت اور امت کا متواتر اور اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ''آخری نبی'' ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی، اس مفہوم کو باقی رکھ کر اس لفظ میں جو نکات بیان کئے جائیں وہ سر آنکھوں پر، اپنی عقل وفہم کے مطابق ہر صاحب علم نکات بیان کرسکتا ہے، لیکن اگر ان نکات سے متواتر مفہوم اور متواتر عقیدہ کی نفی کی جائے، تو یہ ضلالت وگمراہی ہوگی اور ایسے نکات مردود ہوں گے۔

علاماتِ قیامت

قیامت کی نشانیاں

جبرائیل علیہ السلام نے پانچواں سوال یہ کیا کہ پھر ایسی نشانیاں ہی بتادیجئے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ اب قیامت قریب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں قیامت کی دو نشانیاں بتائیں۔

اول یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے..... اس کی تشریح اہل علم نے کئی طرح کی ہے، سب سے بہتر توجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس میں اولاد کی نافرمانی کی طرف اشارہ ہے، مطلب یہ کہ قربِ قیامت میں اولاد اپنے والدین سے اس قدر برگشتہ ہوجائے گی کہ

لڑکیاں جن کی فطرت ہی والدین کی اطاعت، خصوصاً والدہ سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی ماں باپ کی بات اس طرح ٹھکرانے لگیں گی جس طرح ایک آقا اپنے زرخرید غلام لونڈی کی بات کو لائق توجہ نہیں سمجھتا، گویا گھر میں ماں باپ کی حیثیت غلام لونڈی کی ہو کر رہ جائے گی۔

دوسری نشانی یہ بیان فرمائی کہ وہ لوگ جن کی کل تک معاشرے میں کوئی حیثیت نہ تھی، جو ننگے پاؤں اور برہنہ جسم جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے وہ بڑی بڑی بلڈنگوں میں فخر کیا کریں گے۔ یعنی رذیل لوگ معزز ہو جائیں گے۔

ان دو نشانیوں کے علاوہ قربِ قیامت کی اور بہت سی علامتیں حدیثوں میں بیان کی گئی ہیں۔

چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

قیامت کی خاص نشانیاں

"وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَلْفُحْشُ، وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِیْعَۃُ الرَّحِمِ، وَتَخْوِیْنُ الْاَمِیْنِ، وَاِئْتِمَانُ الْخَائِنِ."

(طبرانی اوسط، کنز العمال، ج:۱۴، ص:۲۲۰)

ترجمہ:..... "قیامت کی خاص علامات میں سے ہے: بدکاری، بدزبانی، قطع رحمی (کا عام ہو جانا)، امانت دار کو خیانت دار، اور خائن کو امانت دار قرار دینا۔"

دو جہنمی گروہ

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا: قَوْمٌ مَّعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ، یَضْرِبُوْنَ

بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ، عَارِيَاتٌ، مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ، رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَاِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا." (صحیح مسلم، ج:۲،ص:۲۰۵)

ترجمہ:....."حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے)، ایک: وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے، وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے۔ دوم: وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لئے ناکافی ہوگا اس لئے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی، (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی، (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اُونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی، نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہوگی، حالانکہ جنت کی خوشبو دُور دُور سے آرہی ہوگی۔"

بے حیائی کا انجامِ بد

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ، فَاِذَا نُزِعَ مِنْهُ الْحَيَاءُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا مُقِيتًا مُّمَقَّتًا، فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا مُقِيتًا مُّمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةُ، فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا

خَائِنًا مُخَوِّنًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوِّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِسْلَامِ." (ابن ماجہ،باب ذهاب الامانة ص:۲۹۴)

ترجمہ:..... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم وحیا چھین لیتے ہیں، اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اس کی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابلِ نفرت پاؤ گے، اور جب اس کی یہ حالت ہوجائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے، اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بددیانتی کی وجہ سے) اسے نرا خائن اور دھوکے باز پاؤ گے، اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے، اور جب رحمت چھن جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود وملعون پاؤ گے، اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے)۔" معاذ اللہ!

قیامت کی واضح علامات

"عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَأَعْلَامِهَا فَقَالَ): يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ لِلسَّاعَةِ أَعْلَامًا وَإِنَّ لِلسَّاعَةِ أَشْرَاطًا: أَلَا وَإِنَّ مِنْ عَلَمِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْظًا، وَأَنْ يَكُوْنَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَأَنْ

يَقْبِضَ الْاَشْرَارُ قَبْضًا.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ يُصَدَّقَ الْكَاذِبُ وَاَنْ يُكَذَّبَ الصَّادِقُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَاَنْ يُخَوَّنَ الْاَمِيْنُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ يُوَاصَلَ الْاَطْبَاقُ وَاَنْ يُقَاطَعَ الْاَرْحَامُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ يُسَوَّدَ كُلُّ قَبِيْلَةٍ مُنَافِقُوْهَا وَكُلُّ سُوْقٍ فُجَّارُهَا.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ يَكُوْنَ الْمُؤْمِنُ فِى الْقَبِيْلَةِ اَذَلَّ مِنَ النَّقَدِ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تُزَخْرَفَ الْمَحَارِيْبُ وَاَنْ تَخْرُبَ الْقُلُوْبُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ يُكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تُكْنَفَ الْمَسَاجِدُ وَاَنْ تَعْلُوَا الْمَنَابِرَ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ واَشْراطِهَا اَنْ يُعْمَرَ خَرَابُ الدُّنْيَا وَيُخْرَبَ عِمْرَانُهَا.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تُظْهَرَ الْمَعَازِفُ وَشُرِبَ الْخُمُوْرُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تُشْرَبَ الْخُمُوْرُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تُكْثَرَ الشُّرْطُ وَالْهَمَّازُوْنَ وَالْغَمَّازُوْنَ وَاللَّمَّازُوْنَ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تَكْثُرَ اَوْلَادُ الزِّنَا."

(کنزالعمال، ج:۱۴،ص:۲۲۴)

ترجمہ:..... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے آثار وعلامات کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے کچھ آثار و علامات ہیں، وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب) غم وغصہ کا باعث ہوگی، بارش کے باوجود گرمی ہوگی، اور بدکاروں اور شریروں کا طوفان برپا ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ خائن کو امین، اور امین کو خائن بتلایا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ بیگانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور یگانوں سے توڑا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدکاروں کے ہاتھ میں۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ مؤمن اپنے قبیلہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ مرد، مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی لذت حاصل کریں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے احاطے عالیشان بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر رکھے جائیں گے۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائیں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں

سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں، عیب چینوں، غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگی۔"

دورِ حاضر کے نمایاں خدوخال
اور قربِ قیامت کی بہتر علامتیں

"عَنْ حُذَيْفَةَ بن اليمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ خَصْلَةً اِذْ رَأَيْتُمُ النَّاسَ اَمَاتُوْا الصَّلٰوةَ، وَاَضَاعُوا الْاَمَانَةَ، وَاَكَلُوا الرِّبَا، وَاسْتَحَلُّوا الْكَذِبَ، وَاسْتَخَفُّوْا بِالدِّمَاءِ، وَاسْتَعْلُوا الْبِنَاءَ، وَبَاعُوا الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا، وَتَقَطَّعَتِ الْاَرْحَامُ، وَيَكُوْنُ الْحُكْمُ ضُعْفًا، وَالْكَذِبُ صِدْقًا، وَالْحَرِيْرُ لِبَاسًا، وَظَهَرَ الْجَوْرُ، وَكَثُرَتِ الطَّلَاقُ، وَمَوْتُ الْفُجَاءَةِ، وَائْتُمِنَ الْخَائِنُ، وَخُوِّنَ الْاَمِيْنُ، وَصُدِّقَ الْكَاذِبُ، وَكُذِّبَ الصَّادِقُ، وَكَثُرَ الْقَذْفُ، وَكَانَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَالْوَلَدُ غَيْظًا، وَفَاضَ اللِّئَامُ فَيْضًا، وَغَاضَ الْكِرَامُ غَيْضًا، وَكَانَ الْاُمَرَاءُ وَالْوُزَرَاءُ كَذَبَةً، وَالْاُمَنَاءُ خَوَنَةً، وَالْعُرَفَاءُ ظَلَمَةً، وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةً، اِذَا لَبِسُوْا مُسُوْكَ الضَّأْنِ، قُلُوْبُهُمْ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيَفِ، وَاَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، يُغْشِيْهِمُ اللهُ تَعَالٰى فِتْنَةً يَتَهَارَكُوْنَ فِيْهَا تَهَارُكَ الْيَهُوْدِ الظَّلَمَةِ، وَتَظْهَرُ الصَّفْرَاءُ يَعْنِي

الدَّنَانِيْرَ، وَتُطْلَبُ الْبَيْضَاءُ، وَتَكْثُرُ الْخَطَايَا، وَيَقِلُّ الْاَمْنُ، وَحُلِّيَتِ الْمَصَاحِفُ، وَصُوِّرَتِ الْمَسَاجِدُ، وَطُوِّلَتِ الْمَنَائِرُ، وَخُرِّبَتِ الْقُلُوْبُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَعُطِّلَتِ الْحُدُوْدُ، وَوَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ قَدْ صَارُوْا مُلُوْكًا، وَشَارَكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التِّجَارَةِ، وَتَشَبَّهَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ، وَالنِّسَاءُ بِالرِّجَالِ، وَحُلِفَ بِغَيْرِ اللهِ، وَشَهِدَ الْمُؤْمِنُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّسْتَشْهَدَ، وَسُلِّمَ لِلْمَعْرِفَةِ، تُفُقِّهَ لِغَيْرِ دِيْنِ اللهِ، وَطُلِبَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَاتُّخِذَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَعَقَّ الرَّجُلُ اَبَاهُ، وَجَفَا اُمَّهُ، وَضَرَّ صَدِيْقَهُ، وَاَطَاعَ اِمْرَأَتَهُ، وَعَلَتْ اَصْوَاتُ الْفَسَقَةِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاتُّخِذَ الْقَيْنَاتُ، وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ فِي الطُّرُقِ، وَاتُّخِذَ الظُّلْمُ فَخْرًا، وَبِيْعَ الْحُكْمُ، وَكَثُرَتِ الشُّرَطُ، وَاتُّخِذَ الْقُرْآنُ مَزَامِيْرَ، وَجُلُوْدُ السِّبَاعِ خِفَافًا، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ، وَخَسْفًا، وَمَسْخًا، وَقَذْفًا وَآيَاتٍ."

(اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ، درمنثور، ج:۶، ص:۵۳)

ترجمہ:..... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر (۷۲) چیزیں قربِ قیامت کی علامت ہیں، جب تم دیکھو کہ:

۱:...لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں۔۲:...امانت ضائع کرنے لگیں۔۳:...سود کھانے لگیں۔۴:...جھوٹ کو حلال سمجھنے لگیں۔ ۵:...معمولی بات پر خوں ریزی کرنے لگیں۔ ۶:...اونچی اونچی بلڈنگیں بنانے لگیں۔۷:...دین بیچ کر دنیا سمیٹنے لگیں۔۸:...قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے۔ ۹:...انصاف کمزور ہوجائے۔ ۱۰:...جھوٹ، سچ بن جائے۔ ۱۱:...لباس ریشم کا ہوجائے۔۱۲،۱۳،۱۴:...ظلم، طلاق اور ناگہانی موت عام ہوجائے۔ ۱۵،۱۶:...خیانت کار کو امین، اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے۔ ۱۷،۱۸:...جھوٹے کو سچا، اور سچے کو جھوٹا کہا جائے۔ ۱۹:...تہمت تراشی عام ہوجائے۔۲۰:...بارش کے باوجود گرمی ہو۔۲۱:...اولاد غم وغصہ کا موجب ہو۔۲۲،۲۳:...کمینوں کے ٹھاٹھ ہوں، اور شریفوں کا ناک میں دم آجائے۔۲۴:...امیر و وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں۔۲۵:...امین، خیانت کرنے لگیں۔۲۶:...چودھری ظلم پیشہ ہوں۔۲۷:...عالم اور قاری بدکار ہوں۔ ۲۸:...جب لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں۔ ۲۹،۳۰:...ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں، اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ایسے فتنے میں ڈال دے گا جس میں یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے پھریں گے۔ ۳۱:...اور (جب) سونا عام ہوجائے گا۔ ۳۲:...چاندی کی مانگ ہوگی۔۳۳:...گناہ زیادہ ہوجائیں گے۔ ۳۴:...امن کم ہوجائے گا۔۳۵:...مصاحف (قرآن) کو آراستہ کیا

جائے گا۔ ۳۶:...مساجد میں نقش و نگار کئے جائیں گے۔ ۳۷:...اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے۔ ۳۸:...دل ویران ہوں گے۔ ۳۹:...شرابیں پی جائیں گی۔ ۴۰:...شرعی سزاؤں کو معطل کردیا جائے گا۔ ۴۱:...لونڈی اپنی آقا کو جنے گی۔ ۴۲:...جو لوگ (کسی زمانے میں) پابرہنہ اور ننگے بدن رہا کرتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے۔ ۴۳:...زندگی کی دوڑ میں اور تجارت میں عورت، مرد کے ساتھ شریک ہوجائے گی۔ ۴۴،۴۵:...مرد، عورتوں کی اور عورتیں، مردوں کی نقالی کرنے لگیں گی۔ ۴۶:...غیراللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی۔ ۴۷:...مسلمان بھی بغیر کہے (جھوٹی) گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ ۴۸:...جان پہچان پر سلام کیا جائے گا۔ ۴۹:...غیر دین کے لئے شرعی قانون پڑھا جائے گا۔ ۵۰:...آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی۔ ۵۱،۵۲،۵۳:...غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان قرار دے دیا جائے گا۔ ۵۴:...سب سے رذیل آدمی قوم کا قائد بن بیٹھے گا۔ ۵۵:...آدمی اپنے باپ کا نافرمان ہوگا۔ ۵۶:...ماں سے بدسلوکی کرے گا۔ ۵۷:...دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرے گا۔ ۵۸:...اور بیوی کی اطاعت کرے گا۔ ۵۹:...بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی۔ ۶۰:...گانے والی عورتیں داشتہ رکھی جائیں گی۔ ۶۱:...اور گانے کا سامان رکھا جائے گا۔ ۶۲:...سرِراہ شرابیں اُڑائی جائیں گی۔ ۶۳:...ظلم کو فخر سمجھا جائے گا۔ ۶۴:...انصاف بکنے لگے گا۔

۶۵:... پولیس کی کثرت ہوجائے گی۔ ۶۶:... قرآن کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنالیا جائے گا۔ ۶۷:... درندوں کی کھال کے موزے بنائے جائیں گے۔ ۶۸:... اور امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں پر لعن طعن کرنے لگے گا۔ ۶۹:... اس وقت سرخ آندھی، ۷۰:... زمین میں دھنس جانے، ۷۱:... شکلیں بگڑ جانے، ۷۲:... اور آسمان سے پتھر برسنے کے جیسے عذابوں کا انتظار کیا جائے۔"

عورت اور تجارت

"عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ تَسْلِیْمُ الْخَاصَّۃِ وَفَشُوُّ التِّجَارَۃِ حَتّٰی تُعِیْنَ الْمَرْأَۃُ زَوْجَھَا عَلَی التِّجَارَۃِ، وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ، وَفَشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُھُوْرُ الشَّھَادَۃِ بِالزُّوْرِ، وَکِتْمَانُ شَھَادَۃِ الْحَقِّ."

(اخرجہ احمد والبخاری فی الادب المفرد والحاکم وصححہ۔ درِمنثور، ج:۶، ص:۵۵)

ترجمہ:..... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: قیامت سے کچھ پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوں گی: خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا، تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں، مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی، رشتہداروں سے قطع تعلقی، قلم کا طوفان برپا ہونا، جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا۔"

علامات کبریٰ

مگر یہ سب قیامت کی ''چھوٹی نشانیاں'' ہیں، اور قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں جن کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ دیر نہیں ہوگی، یہ ہیں:

۱:.....حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا اور بیت اللہ شریف کے سامنے رکن اور مقام کے درمیان لوگوں کا ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کرنا۔

۲:.....ان کے زمانے میں کانے دجال کا نکلنا اور چالیس دن تک زمین میں فساد مچانا۔

۳:.....اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔

۴:.....یاجوج ماجوج کا نکلنا۔

۵:.....دابۃ الارض کا صفا پہاڑی سے نکلنا۔

۶:.....سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا اور یہ قیامت کی سب سے بڑی نشانی ہوگی، جس سے ہر شخص کو نظر آئے گا کہ اب زمین وآسمان کا نظام درہم برہم ہوا چاہتا ہے اور اب اس نظام کے توڑ دینے اور قیامت کے برپا ہونے میں زیادہ دیر نہیں ہے۔ اس نشانی کو دیکھ کر لوگوں پر خوف وہراس طاری ہوجائے گا مگر یہ اس عالم کی نزع کا وقت ہوگا، جس طرح نزع کی حالت میں توبہ قبول نہیں ہوتی، اسی طرح جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔ اس قسم کی کچھ بڑی بڑی نشانیاں اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ قیامت ایک بہت ہی خوفناک چیز ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لئے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور قیامت کے دن کی رسوائیوں اور ہولناکیوں سے اپنی پناہ میں رکھیں۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ

س..... ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی رو سے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آخرالزمان ہیں۔ یہ ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے، لیکن پھر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ ان کی وفات کے بعد اور قیامت سے پہلے ایک نبی آئیں گے، حضرت مہدی رضی اللہ عنہ جن کی والدہ کا نام حضرت آمنہ اور والد کا نام حضرت عبداللہ ہوگا، تو کیا یہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں ہوں گے جو دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے؟ میرے نانا محترم مولوی آزاد فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں فرما رہے تھے کہ قیامت سے پہلے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ دنیا میں تشریف لائیں گے، لوگوں نے نشانیاں سن کو پوچھا: یارسول اللہ! کیا وہ آپ تو نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ کہہ رہی تھی میں اس دنیا میں دوبارہ آؤں گا، اس کا جواب تفصیل سے دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ج..... حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ ان کا نام نامی محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ جس طرح صورت وسیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل وشباہت اور اخلاق وشمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائے گا۔

ان کی کفار سے خون ریز جنگیں ہوں گی، ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں گے، ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں پڑھیں گے، نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے، وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اسے ''بابِ لُدّ'' پر قتل کر دیں گے، دجال کا لشکر تہ تیغ ہوگا اور یہودیت ونصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔

یہ ہے وہ عقیدہ جس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام سلف صالحین، صحابہ وتابعین اور ائمہ مجددین معتقد رہے ہیں۔ آپ کے نانا محترم نے جس خطبہ کا ذکر کیا ہے

اس کا حدیث کی کسی کتاب میں ذکر نہیں، اگر انہوں نے کسی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے تو بالکل لغو اور مہمل ہے، ایسی بے سروپا باتوں پر اعتقاد رکھنا صرف خوش فہمی ہے، مسلمان پر لازم ہے کہ سلف صالحین کے مطابق عقیدہ رکھے اور ایسی باتوں پر اپنا ایمان ضائع نہ کرے۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور کب ہوگا؟ اور وہ کتنے دن رہیں گے؟

س..... امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور کب ہوگا؟ اور آپ کہاں پیدا ہوں گے؟ اور کتنا عرصہ دنیا میں رہیں گے؟

ج..... امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا کوئی وقت متعین قرآن و حدیث میں نہیں بتایا گیا۔ یعنی یہ کہ ان کا ظہور کس صدی میں؟ کس سال ہوگا؟ البتہ احادیثِ طیبہ میں بتایا گیا ہے کہ ان کا ظہور قیامت کی ان بڑی علامتوں کی ابتدائی کڑی ہے جو بالکل قربِ قیامت میں ظاہر ہوں گی اور ان کے ظہور کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ وقفہ نہیں ہوگا۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کہاں پیدا ہوں گے؟ اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت منقول ہے کہ مدینہ طیبہ میں ان کی پیدائش و تربیت ہوگی۔ مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت و خلافت ہوگی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگی۔ روایات و آثار کے مطابق ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی جب ان سے بیعتِ خلافت ہوگی، ان کی خلافت کے ساتویں سال کانا دجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریں گے اور ۴۹ برس میں ان کا وصال ہوگا۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ

س..... روزنامہ جنگ میں آپ کا مضمون علاماتِ قیامت پڑھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ہر مسئلے کا حل اطمینان بخش طور پر اور حدیث و قرآن کے حوالے سے دیا کرتے ہیں۔ یہ مضمون بھی آپ کی علمیت اور تحقیق کا مظہر ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ پورا مضمون پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ

کے کفار اور عیسائیوں سے جو معرکے ہوں گے ان میں گھوڑوں، تلواروں، تیر کمانوں وغیرہ کا استعمال ہوگا، فوجیں قدیم زمانے کی طرح میدانِ جنگ میں آمنے سامنے ہوکر لڑیں گی۔ آپ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ قسطنطنیہ سے نو گھڑ سواروں کو دجال کا پتہ معلوم کرنے کے لئے شام بھیجیں گے، گویا اس زمانے میں ہوائی جہاز دستیاب نہ ہوں گے۔ پھر یہ کہ حضرت عیسیٰؑ دجال کو ایک نیزے سے ہلاک کریں گے، اور یاجوج ماجوج کی قوم بھی جب فساد برپا کرنے آئے گی تو اس کے پاس تیر کمان ہوں گے۔ یعنی وہ اسٹین گن رائفل، پسٹل اور تباہ خیز بموں کا زمانہ نہ ہوگا۔ زمین پر انسان کے وجود میں آنے کے بعد سے سائنس برابر ترقی کر رہی ہے اور قیامت کے آنے تک تو اس میں قیامت خیز ترقی ہوچکی ہوگی۔ دوسری بات یہ ہیکہ آپ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ، اللہ کے حکم سے چند خاص آدمیوں کے ہمراہ یاجوج ماجوج کی قوم سے بچنے کے لئے کوہِ طور کے قلعے میں پناہ گزیں ہوں گے، یعنی دنیا کے باقی اربوں انسانوں کو جو سب مسلمان ہوچکے ہوں گے، یاجوج ماجوج کے رحم وکرم پر چھوڑ جائیں گے۔ اتنے انسان تو ظاہر ہے اس قلعے میں بھی نہیں سما سکتے۔ میں نے کسی کتاب میں یہ دعا پڑھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ دجال سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو بتائی تھی، مجھے یاد نہیں رہی۔ مندرجہ بالا وضاحتوں کے علاوہ وہ دعا بھی تحریر فرمادیں تو عنایت ہوگی۔

ج..... انسانی تمدن کے ڈھانچے بدلتے رہتے ہیں، آج ذرائع مواصلات اور آلات جنگ کی جو ترقی یافتہ شکل ہمارے سامنے ہے، آج سے ڈیڑھ دوصدی پہلے اگر کوئی شخص اس کو بیان کرتا تو لوگوں کو اس پر ''جنون'' کا شبہ ہوتا۔ اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ سائنسی ترقی اسی رفتار سے آگے بڑھتی رہے گی یا خودکشی کرکے انسانی تمدن کو پھر تیر وکمان کی طرف لوٹادے گی؟ ظاہر ہے کہ اگر یہ دوسری صورت پیش آئے جس کا خطرہ ہر وقت موجود ہے اور جس سے سائنس دان خود بھی لرزہ براندام ہیں، تو ان احادیثِ طیبہ میں کوئی اشکال باقی نہیں رہ جاتا جن میں حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

فتنۂ دجال سے حفاظت کے لئے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھنے کا حکم ہے، کم از

کم اس کی پہلی اور پچھلی دس دس آیتیں تو ہر مسلمان کو پڑھتے رہنا چاہئے، اور ایک دعا حدیث شریف میں یہ تلقین کی گئی ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ."

ترجمہ:..... "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے ہر فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ سے اور قرض وتاوان سے۔"

موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟

موت کی حقیقت

س..... موت کی اصل حقیقت کیا ہے؟

ج..... موت کی حقیقت مرنے سے معلوم ہوگی، اس سے پہلے اس کا سمجھنا سمجھانا مشکل ہے، ویسے عام معنوں میں روح وبدن کی جدائی کا نام موت ہے۔

اگر مرتے وقت مسلمان کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے تو کیا ہوگا؟

س..... اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے اور بغیر پڑھے انتقال کر جائے تو کیا وہ مسلمان مرا یا اس کی حیثیت کچھ اور ہوگی؟

ج..... اگر وہ زندگی بھر مسلمان رہا ہے تو اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا اور مسلمانوں کا برتاؤ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

کیا قبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ دکھائی جاتی ہے؟

س..... ہماری فیکٹری میں ایک صاحب فرمانے لگے کہ جب کسی مسلمان کا انتقال ہوجائے اوراس سے سوال جواب شروع ہوتے ہیں تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو قبر میں بذاتِ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔تو اس پر دوسرے صاحب کہنے لگے کہ نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں آتے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مردہ کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔تو مولانا صاحب! ذرا آپ وضاحت فرمادیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پورے جسمانی وجود کے ساتھ قبر میں آتے ہیں یا ان کی ایک طرح سے تصویر مردے کے سامنے پیش کی جاتی ہے،اوراس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تشریف لانا یا آپ کی شبیہ کا دکھایا جانا کسی روایت سے ثابت نہیں۔

مردہ دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے

س..... بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کو دفن کیا جاتا ہے اور دفن کرنے والے لوگ جب واپس آتے ہیں تو مردہ ان واپس جانے والوں کی چپل کی آواز سنتا ہے،عذابِ قبر حق ہے یا نہیں؟

ج..... عذابِ قبر حق ہے،اور مردے کا واپس ہونے والوں کے جوتے کی آہٹ کو سننا صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے۔ (ج:۱،ص:۱۷۸)

قبر میں جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوسکتا ہے

س..... قبر کا عذاب صرف جسم کو ہوتا ہے یا روح کو بھی ساتھ ہوتا ہے؟

ج قبر میں عذاب روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے،روح کو تو بلاواسطہ اور بدن

کو بواسطہ روح کے۔

موت کے بعد مردہ کے تاثرات

س.....موت کے بعد غسل، جنازے اور دفن ہونے تک انسانی روح پر کیا بیتتی ہے؟ اس کے کیا احساسات ہوتے ہیں؟ کیا وہ رشتہ داروں کو دیکھتا اور ان کی آہ و بکا کو سنتا ہے؟ جسم کو چھونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟

ج.....موت کے بعد انسان ایک دوسرے جہان میں پہنچ جاتا ہے، جس کو ''برزخ'' کہتے ہیں۔ وہاں کے پورے حالات کا اس جہان میں سمجھنا ممکن نہیں، اس لئے نہ تو تمام کیفیات بتائی گئی ہیں، نہ ان کے معلوم کرنے کا انسان مکلف ہے، البتہ جتنا کچھ ہم سمجھ سکتے تھے عبرت کے لئے اس کو بیان کر دیا گیا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ میت پہچانتی ہے کہ کون اسے غسل دیتا ہے، کون اسے اٹھاتا ہے، کون اسے کفن پہناتا ہے اور کون اسے قبر میں اتارتا ہے۔ (مسند احمد، معجم اوسط طبرانی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو اگر نیک ہو تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو، اور نیک نہ ہو تو کہتا ہے کہ ہائے بدقسمتی! تم مجھے کہاں لئے جا رہے ہو؟ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب میت کا جنازہ لے کر تین قدم چلتے ہیں تو وہ کہتا ہے:

> ''اے بھائیو! اے میری نعش اٹھانے والو! دیکھو! دنیا تمہیں دھوکا نہ دے، جس طرح اس نے مجھے دھوکا دیا، اور وہ تمہیں کھلونا نہ بنائے جس طرح اس نے مجھے کھلونا بنائے رکھا۔ میں جو کچھ پیچھے چھوڑے جا رہا ہوں وہ تو وارثوں کے کام آئے گا مگر بدلہ دینے والا مالک قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے جرح کرے گا اور اس کا حساب و کتاب مجھ سے لے گا۔ ہائے افسوس! کہ تم مجھے رخصت کر رہے ہو اور تنہا چھوڑ کر آ جاؤ گے۔'' (ابن ابی الدنیا فی القبور)

ایک اور حدیث میں ہے (جو بہ سند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) کہ میت اپنے غسل دینے والوں کو پہچانتی ہے اور اپنے اٹھانے والوں کو قسمیں دیتی ہے، اگر اسے روح وریحان اور جنتِ نعیم کی خوشخبری ملی ہو تو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، اور اگر اسے جہنم کی بدخبری ملی ہو تو کہتا ہے: خدا کے لئے مجھے نہ لے جاؤ۔

(ابوالحسن بن براء، کتاب الروضہ)

یہ تمام روایات حافظ سیوطیؒ کی ''شرح الصدور'' سے لی گئی ہیں۔

کیا روح کو دنیا میں گھومنے کی آزادی ہوتی ہے؟

س..... روح کو دنیا میں گھومنے کی آزادی ہوتی ہے یا نہیں؟ کیا وہ جن جگہوں کو پہچانتی ہے، مثلاً گھر، وہاں جاسکتی ہے؟

ج..... کفار وفجار کی روحیں تو ''سجین'' کی جیل میں مقید ہوتی ہیں، ان کے کہیں آنے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نیک ارواح کے بارے میں کوئی ضابطہ بیان نہیں فرمایا گیا۔ اس لئے اس سلسلہ میں قطعیت کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے، اصل بات یہ ہے کہ روح اپنے تصرفات کے لئے جسم کی محتاج ہے، جس طرح جسم روح کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا، اسی طرح روح بھی جسم کے بغیر تصرفات نہیں کرسکتی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ موت کے بعد اس ناسوتی جسم کے تصرفات ختم کردیئے جاتے ہیں، اس لئے مرنے کے بعد روح اگر کوئی تصرف کرسکتی ہے تو مثالی جسم سے کرسکتی ہے، چنانچہ احادیث میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور بعض صالحین کے مثالی جسم دیئے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جن ارواح کو مرنے کے بعد مثالی جسم عطا کیا جاتا ہے وہ اگر باذن اللہ کہیں آتی جاتی ہوں تو اس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ مثلاً: لیلۃ المعراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے بیت المقدس میں جمع ہونا، شہداء کا جنت میں کھانا پینا اور سیر کرنا، اس کے علاوہ صالحین کے بہت سے واقعات اس قسم کے موجود ہیں لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کوئی ضابطہ متعین کرنا مشکل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد سے واپس ہوئے تو

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی قبر پر ٹھہرے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہو۔ (پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا) پس ان کی زیارت کرو، اور ان کو سلام کہو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! نہیں سلام کہے گا ان کو کوئی شخص مگر یہ ضرور جواب دیں گے اس کو قیامت تک۔

(حاکم، وصححہ بیہقی، طبرانی)

مسند احمد اور مستدرک حاکم کے حوالہ سے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: ''میں اپنے گھر میں (یعنی حجرۂ شریفہ روضۂ مطہرہ میں) داخل ہوتی تو پردہ کے کپڑے اتار دیتی تھی، میں کہا کرتی تھی کہ یہ تو میرے شوہر (صلی اللہ علیہ وسلم) اور میرے والد ماجد ہیں، لیکن جب سے حضرت عمرؓ دفن ہوئے اللہ کی قسم! میں کپڑے لپیٹے بغیر کبھی داخل نہیں ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کی بنا پر۔''

(مشکوۃ باب زیارۃ القبور، ص:۱۵۴)

قبر پر پھول ڈالنا خلافِ سنت ہے

س..... اپنے عزیزوں کی قبر پر پانی ڈالنا، پھول ڈالنا، آٹا ڈالنا اور اگربتی جلانا صحیح ہے یا نہیں؟

ج..... دفن کے بعد پانی چھڑک دینا جائز ہے، پھول ڈالنا خلافِ سنت ہے، آٹا ڈالنا مہمل بات ہے اور اگربتی جلانا مکروہ وممنوع ہے۔

تعویذ گنڈے اور جادو

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت

س..... ہمارے خاندان میں تعویذ گنڈے کی بہت شہرت ہے، اور اسی وجہ سے میرے ذہن میں یہ سوال آیا کہ کیا کسی کو تعویذ کرانے سے اس پر اثر ہو جاتا ہے؟

ج تعویذ گنڈے کا اثر ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے، مگر ان کی تاثیر بھی باذن اللہ

ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے جو تعویذ گنڈے کئے جاتے ہیں ان کا حکم تو وہی ہے جو جادو کا ہے کہ ان کا کرنا اور کرانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، بلکہ اس سے کفر کا اندیشہ ہے، اور میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی پر گندگی پھینک دے تو ایسا کرنا تو حرام اور گناہ ہے اور یہ نہایت کمینہ حرکت ہے، مگر جس پر گندگی پھینکی گئی ہے اس کے کپڑے اور بدن ضرور خراب ہوں گے اور اس کی بدبو بھی ضرور آئے گی، پس کسی چیز کا حرام اور گناہ ہونا دوسری بات ہے اور اس گندگی کا اثر ہونا فطری چیز ہے۔ تعویذ اگر کسی جائز مقصد کے لئے کیا جائے تو جائز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ اور شرک کی بات نہ لکھی ہو، پس تعویذ گنڈے کے جواز کی تین شرطیں ہیں:

اول:..... کسی جائز مقصد کے لئے ہو، ناجائز مقاصد کے لئے نہ ہو۔

دوم:..... اس کے الفاظ کفر و شرک پر مشتمل نہ ہوں اور اگر وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہوں جن کا مفہوم معلوم نہیں تو وہ بھی ناجائز ہے۔

سوم:..... ان کو مؤثر بالذات نہ سمجھا جائے۔

تعویذ گنڈا صحیح مقصد کے لئے جائز ہے

س..... ''تعویذ گنڈا شرک ہے'' اس عنوان سے ایک کتابچہ کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی نے توحید روڈ کیماڑی کراچی سے شائع کیا ہے، انہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے:

''ان الرقی والتمائم والتولة شرک. رواه ابوداؤد.'' (مشکوٰۃ، ص:۳۸۹)

ترجمہ: ''تعویذ اور تولہ (یعنی ٹونا، منتر) سب شرک ہیں۔''

انہوں نے بعض واقعات اور حدیث سے ثابت کیا ہے کہ قرآنی آیت بھی گلے میں نہیں لٹکانی چاہئے، پانی وغیرہ پر دم بھی نہیں کرنا چاہئے، اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ یہ کام عام طور پر سب کرتے ہیں، اگر یہ سب شرک ہے تو پھر یہ سب باتیں ہم کو چھوڑنی ہوں گی۔ آپ اپنی رائے سے جلد از جلد مطلع فرمائیں تاکہ عوام اس سے

باخبر ہوں اور شرک جیسے عظیم گناہ سے بچ جائیں۔

ج..... ڈاکٹر صاحب نے غلط لکھا ہے! قرآنی آیات کا تعویذ جائز ہے جبکہ غلط مقاصد کے لئے نہ کیا گیا ہو۔ حدیث میں جن ٹونوں ٹوٹکوں کو شرک فرمایا گیا ہے، ان سے زمانہ جاہلیت میں رائج شدہ ٹونے ٹوٹکے مراد ہیں، جن میں مشرکانہ الفاظ پائے جاتے تھے اور جنات وغیرہ سے استعانت حاصل کی جاتی تھی۔ قرآنی آیت پڑھ کر دم کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے اور بزرگانِ دین کے معمولات میں شامل ہے۔

جادو کرنا گناہِ کبیرہ ہے اس کا توڑ آیاتِ قرآنی ہیں

س..... کیا قرآن وسنت کی رو سے جادو برحق ہے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی جادو کے زور سے کسی کو برے راستے پر گامزن کردے یا یہ کہ کوئی جادو کے ذریعے کسی کا برا چاہے اور دوسرے کو مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کردے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ جو لوگ جادو کے برحق ہونے کے حق میں دلائل دیتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی چل گیا تھا، تو ہم تو معمولی سے بندے ہیں اور اس سلسلے میں سورۂ فلق کا حوالہ دیا جاتا ہے، آپ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

ج..... جادو چل جاتا ہے اور اس کا اثر انداز ہونا قرآن کریم میں مذکور ہے، مگر جادو کرنا گناہِ کبیرہ ہے اور جادو کرنے اور کرانے والے دونوں ملعون ہیں۔ قرآن کریم نے جادو کو کفر فرمایا ہے، گویا ایسے لوگوں کا ایمان سلب ہوجاتا ہے۔

س..... جو حضرات جن میں بزرگان دین بھی شامل ہوتے ہیں اور جو جادو کا اتار کرنے کی خاطر تعویذ وغیرہ دیتے ہیں کیا ان کے پاس جاکر اپنی مشکلات بیان کرنا اور ان سے مدد چاہنا شرک کے زمرے میں آتا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو نادانستگی میں ایسا کرنے والوں کے لئے کفارۂ گناہ کیا ہوسکتا ہے؟

ج.. جادو کا توڑ کرنے والوں کے لئے کسی ایسے شخص سے رجوع کرنا جو اس کا

توڑ جانتا ہو جائز ہے، بشرطیکہ وہ جادو کا توڑ جادو اور سفلی عمل سے نہ کرے بلکہ آیاتِ قرآنی سے کرے، یہ شرک کے زمرے میں نہیں آتا۔

نقصان پہنچانے والے تعویذ جادو ٹوٹکے حرام ہیں

س..... کیا تعویذ، جادو، ٹونا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ تعویذوں کا اثر ہمیشہ ہوتا ہے اور انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔ تعویذ کرنے والے کے لئے کیا سزا اسلام نے تجویز کی ہے؟

ج..... کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے تعویذ جادو ٹوٹکے کرنا حرام ہے اور ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اس کو سزائے موت ہو سکتی ہے۔

جو جادو یا سفلی عمل کو حلال سمجھ کر کرے وہ کافر ہے

س..... کوئی آدمی یا عورت کسی پر تعویذ دھاگہ سفلی عمل یا پھر جادو کا استعمال کرے اور اس کے اس عمل سے دوسرے آدمی کو تکلیف پہنچے یا پھر اگر وہ آدمی اس تکلیف سے انتقال کر جائے تو خداوند تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کا کیا درجہ ہوگا چاہے وہ تکلیف میں ہی مبتلا ہوں یا انتقال ہو جائے، کیونکہ آج کل کالا عمل کا رواج زیادہ عروج کر رہا ہے لہٰذا مہربانی فرما کر تفصیل سے لکھنا تاکہ اس کالے دھندے کرنے اور کرانے والوں کو اپنا انجام معلوم ہو سکے، اللہ ان لوگوں کو نیک ہدایت دے، آمین!

ج..... جادو اور سفلی عمل کرنا اس کے بدترین گناہ ہونے میں تو کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ جادو کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ اگر اس کو حلال سمجھ کر کرے تو کافر ہے اور اگر حرام اور گناہ سمجھ کر کرے تو کافر نہیں، گناہ گار اور فاسق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسے سفلی اعمال سے دل سیاہ ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس آفت سے بچائے، یہ بھی فقہائے امت نے لکھا ہے کہ اگر کسی کے جادو اور سفلی عمل سے کسی کی موت واقع ہو جائے تو یہ شخص قاتل تصور کیا جائے گا۔

جنات کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے

س..... کیا جنات انسانی اجسام میں محلول ہو سکتے ہیں جبکہ جنات ناری مخلوق ہیں اور وہ آگ میں رہتے ہیں اور انسان خاکی مخلوق ہے۔ جس طرح انسان آگ میں نہیں رہ سکتا تو جنات کس طرح خاک میں رہ سکتے ہیں؟ بہت سے مفکرین اور ماہر نفسیات جنات کے وجود کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں، اس لئے یہ مسئلہ توجہ طلب ہے۔

ج..... جنات کا وجود تو برحق ہے، قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں ان کا ذکر بہت سی جگہ موجود ہے، اور کسی جن کا انسان کو تکلیف پہنچانا بھی قرآن کریم، احادیث شریفہ نیز انسانی تجربات سے ثابت ہے، جو لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کی بات صحیح نہیں۔ باقی رہا جنات کا کسی آدمی میں حلول کرنا! سو اول تو وہ بغیر حلول کے بھی مسلط ہو سکتے ہیں، پھر ان کے حلول کرنے میں کوئی استبعاد نہیں، ان کے آگ سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ وہ خود بھی آگ ہیں، بلکہ آگ ان کی تخلیق پر غالب ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے مگر وہ مٹی نہیں۔

اہل ایمان کو جنات کا وجود تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں

س..... آج کل ہمارے یہاں جنات کے وجود کے بارے میں بحث چل رہی ہے اور اب تک اس سلسلہ میں مذہبی، سائنسی، منطقی اور عقلی نظریات سامنے آئے ہیں۔ یہ سب نظریات نوعیت کے اعتبار سے جدا جدا ہیں لہٰذا ماسوائے مذہبی نظریات کیدوسروں پر یقین یا غور کرنا بہت سی ذہنی کشمکشوں کو جنم دیتا ہے، جبکہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا عقیدہ اپنے مذہبی نظریات پر ہی یقین کامل کرنے کا ہے۔ لہٰذا آپ براہ مہربانی قرآنی دلائل یا سچے اور حقیقی واقعات کی روشنی میں یا اگر احادیث کی روشنی میں جنوں کا وجود ثابت ہو تو اس بارے میں صحیح صورت حال اور نظریہ سامنے لائیں تاکہ لوگوں کے اذہان کو اس بارے میں پیدا ہو جانے والی کشمکش اور تذبذب سے نجات دلائی جا سکے۔

ج قرآن کریم میں ۲۹ جگہ جنوں کا ذکر آیا ہے، اور احادیث میں بھی بہت

سے مقامات پر ان کا تذکرہ آیا ہے، اس لئے جو لوگ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں ان کو تو جنات کا وجود تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں، اور جو لوگ اس کے منکر ہیں ان کے پاس نفی کی کوئی دلیل اس کے سوا نہیں کہ یہ مخلوق ان کی نظر سے اوجھل ہے۔

جنات کا انسان پر آنا حدیث سے ثابت ہے

س..... قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ کیا جن انسان پر آسکتا ہے؟ اگر آسکتا ہے تو کیا انسانی جسم میں حلول ہوسکتا ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟

ج..... ''آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان'' کے باب: ۵۱ میں لکھا ہے کہ بعض معتزلہ نے اس سے انکار کیا ہے لیکن امام اہل سنت ابوالحسن اشعریؒ نے مقالہ ''اہل السنۃ والجماعۃ'' میں اہل سنت کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ وہ ''جنات کے مریض کے بدن میں داخل ہونے کے قائل ہیں۔'' اس کے بعد متعدد احادیث سے اس کا ثبوت دیا ہے۔

توہم پرستی اور رسومات

اسلام میں بدشگونی کا کوئی تصور نہیں

س..... عام خیال یہ ہے کہ اگر کبھی دودھ وغیرہ گر جائے یا پھر طاق اعداد مثلاً: ۳، ۵، ۷ وغیرہ یا پھر اسی طرح دنوں کے بارے میں جن میں منگل، بدھ، ہفتہ، وغیرہ آتے ہیں، انہیں مناسب نہیں سمجھا جاتا، عام زبان میں بدشگونی کہا جاتا ہے۔ تو قرآن وحدیث کی روشنی میں بدشگونی کی کیا حیثیت ہے؟

ج..... اسلام میں نحوست اور بدشگونی کا کوئی تصور نہیں، یہ محض توہم پرستی ہے۔ حدیث شریف میں بدشگونی کے عقیدہ کی تردید فرمائی گئی ہے۔ سب سے بڑی نحوست انسان کی اپنی بدعملیاں اور فسق وفجور ہے، جو آج مختلف طریقوں سے گھر گھر میں ہو رہا ہے... اِلّا ما شاء اللہ! یہ بدعملیاں اور نافرمانیاں خدا کے قہر اور لعنت کی موجب ہیں، ان سے بچنا چاہئے۔

اسلام نحوست کا قائل نہیں، نحوست انسان کی بدعملی میں ہے

س..... ہمارے مذہب اسلام میں نحوست کی کیا اہمیت ہے؟ بعض لوگ پاؤں پر پاؤں رکھنے کو نحوست سمجھتے ہیں، کچھ لوگ انگلیاں چٹخانے کو نحوست سمجھتے ہیں، کچھ لوگ جمائیاں لینے کو نحوست سمجھتے ہیں، کوئی کہتا ہے فلاں کام کے لئے فلاں دن منحوس ہے۔

ج..... اسلام نحوست کا قائل نہیں، اس لئے کسی کام یا دن کو منحوس سمجھنا غلط ہے۔ نحوست اگر ہے تو انسان کی اپنی بدعملی میں ہے، پاؤں پر پاؤں رکھنا جائز ہے، انگلیاں چٹخانا نامناسب ہے اور اگر جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہے۔

لڑکیوں کی پیدائش کو منحوس سمجھنا

س..... جن گھروں میں لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں وہاں زیادہ لوگ خوش نہیں ہوتے، بلکہ رسماً ہی خوش ہوتے ہیں، لڑکوں کی پیدائش پر بہت خوشیاں منائی جاتی ہیں، کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ کیونکہ لڑکی ہو یا لڑکا، یہ تو اللہ ہی کی مرضی ہے، لیکن جس نے لڑکی جنی اس کو تو گویا مصیبت ہی آ گئی، اور وہ ''منحوس'' ٹھہرتی ہے، کیا ہم واپس جاہلیت کی طرف نہیں لوٹ رہے؟ جبکہ لڑکی کو دفن کر دیا جاتا تھا۔

ج..... لڑکوں کی پیدائش پر زیادہ خوشی تو ایک طبعی امر ہے، لیکن لڑکیوں کو یا ان کی ماں کو منحوس سمجھنا یا ان کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرنا گناہ ہے۔

عورتوں کو مختلف رنگوں کے کپڑے پہننا جائز ہے؟

س..... ہمارے بزرگ چند رنگوں کے کپڑے اور چوڑیاں (مثلاً کالے، نیلے) رنگ کی پہننے سے منع کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ فلاں رنگ کے کپڑے پہننے سے مصیبت آجاتی ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

ج..... مختلف رنگ کی چوڑیاں اور کپڑے پہننا جائز ہے اور یہ خیال کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئے گی محض توہم پرستی ہے، رنگوں سے کچھ نہیں ہوتا، اعمال سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول یا مردود ہوتا ہے۔

مہینوں کی نحوست

س..... اسلام میں نحوست منحوس وغیرہ نہیں، جبکہ ایک حدیث ماہ صفر کو منحوس قرار دے رہی ہے۔ حدیث کا ثبوت اس کاغذ سے معلوم ہوا جو کہ کراچی میں بہت تعداد کے ساتھ بانٹے گئے ہیں۔

ج..... ماہِ صفر منحوس نہیں اسے تو ''صفر المظفر'' اور ''صفر الخیر'' کہا جاتا ہے، یعنی کامیابی اور خیر و برکت کا مہینہ۔ ماہِ صفر کی نحوست کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں، اس سلسلہ میں جو پرچے بعض لوگوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں، وہ بالکل غلط ہیں۔

محرم، صفر، رمضان وشعبان میں شادی کرنا

س..... ہماری برادری کا کہنا ہے کہ چند مہینے ایسے ہین جن میں شادی کرنا منع ہے، جیسے محرم، صفر، رمضان، شعبان وغیرہ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ ان مہینوں میں شریعت نے شادی کو جائز قرار دیا ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو کرنے والا کیا گناہ گار ہوگا؟

ج..... شریعت میں کوئی مہینہ ایسا نہیں جس میں شادی سے منع کیا گیا ہو۔

ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا کیسا ہے؟

س..... کیا صفر کا مہینہ خصوصی طور پر ابتدائی تیرہ دن جس کو عرف میں تیرہ تیزی کہا جاتا ہے، یہ منحوس ہے؟

ج..... صفر کے مہینے کو منحوس سمجھنا جاہلیت کی رسم ہے، مسلمان تو اس کو ''صفر المظفر'' اور ''صفر الخیر'' سمجھتے ہیں، یعنی خیر اور کامیابی کا مہینہ۔

رات کو جھاڑو دینا

س..... سنا ہے کہ رات کو جھاڑو دینا گناہ ہے، کیا کاروباری لحاظ سے شریعت کے مطابق رات کو جھاڑو دینا اور جھاڑو سے فرش دھونا جائز ہے؟

ج.....رات کو جھاڑو دینے کا گناہ میں نے کہیں نہیں پڑھا...!

عصر کے بعد جھاڑو دینا، چپل کے اوپر چپل رکھنا کیسا ہے؟

س.....ہمارے بزرگ کہتے ہیں کہ ۱: عصر کی اذان کے تھوڑی دیر بعد جھاڑو نہیں دینی چاہئے، یعنی اس کے بعد کسی بھی وقت جھاڑو نہیں دینی چاہئے اس طرح کرنے سے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ ۲: چپل کے اوپر چپل نہیں رکھنی چاہئے۔ ۳: جھاڑو کھڑی نہیں رکھنی چاہئے۔ ۴: چارپائی پر چادر لمبائی والی جانب کھڑے ہوکر نہیں بچھانی چاہئے۔

ج.....یہ ساری باتیں شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، ان کی حیثیت توہم پرستی کی ہے۔

توہم پرستی کی چند مثالیں

س.....میں نے اکثر اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ رات کے وقت چوٹی نہ کرو، جھاڑو نہ دو، ناخن نہ کاٹو، منگل کو بال اور ناخن جسم سے الگ نہ کرو، ان سب باتوں سے نیستی آتی ہے۔ کھانا کھا کر جھاڑو نہ دو، رزق اڑتا ہے۔ میری سمجھ میں یہ باتیں نہیں آتیں۔

ج.....یہ محض توہمات ہیں، شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں۔

الٹی چپل کو سیدھی کرنا

س.....ہم نے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ راستے میں جو چپل الٹی پڑی ہو اسے سیدھی کر دینی چاہئے، کیونکہ ''نعوذ باللہ'' اس سے اوپر لعنت جاتی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا الٹی چپل سیدھی کرنی چاہئے؟

ج.....الٹی چیز کو سیدھا کرنا تو اچھی بات ہے، لیکن آگے آپ نے جو لکھا ہے اس کی کوئی اصل نہیں، محض لغو بات ہے۔

استخارہ کرنا حق ہے لیکن فال کھلوانا ناجائز ہے

س.....کیا استخارہ لینا کسی بھی کام کرنے سے پہلے اور فال کھلوانا شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے؟

ج..... سنت طریقے کے مطابق استخارہ تو مسنون ہے، حدیث میں اس کی ترغیب آئی ہے، اور فال کھلوانا ناجائز ہے۔

دست شناسی اور اسلام

س..... اسلام کی رو سے دست شناسی جائز ہے یا نہیں؟ اس کا سیکھنا اور ہاتھ دیکھ کر مستقبل کا حال بتانا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... ان چیزوں پر اعتماد کرنا جائز نہیں۔

ستاروں کا علم

س..... کیا ستاروں کے علم کو درست اور صحیح سمجھا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس پر یقین کرنے سے ایمان پر کوئی فرق تو نہیں پڑتا؟

ج..... ستاروں کا علم یقینی نہیں اور پھر ستارے بذاتِ خود موثر بھی نہیں، اس لئے اس پر یقین کرنے کی ممانعت ہے۔

نجوم پر اعتقاد کفر ہے

س..... میں نے اپنے لڑکے کی شادی کا پیغام ایک عزیز کے ہاں دیا، انہوں نے کچھ دن بعد جواب دیا کہ میں نے علم الاعداد اور ستاروں کا حساب نکلوایا ہے، میں مجبور ہوں کہ بچوں کے ستارے آپس میں نہیں ملتے، اس لئے میری طرف سے انکار سمجھیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ از روئے شرع ان کا یہ فعل کہاں تک درست ہے؟

ج..... نجوم پر اعتقاد کفر ہے۔

منگل اور جمعہ کے دن کپڑے دھونا

س..... اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ اور منگل کو کپڑے نہیں دھونا چاہئے۔ ایسا کرنے سے رزق (آمدنی) میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

ج..... بالکل غلط! توہم پرستی ہے۔

توہم پرستی کی باتیں

س..... عام طور پر ہمارے گھروں میں یہ توہم پرستی ہے اگر دیوار پر کوّا آ کر بیٹھے تو کوئی آنے والا ہوتا ہے۔ پاؤں پر جھاڑو لگنا یا لگانا برا فعل ہے، شام کے وقت جھاڑو دینے سے گھر کی نیکیاں بھی چلی جاتی ہیں، دودھ گرنا بری بات ہے، کیونکہ دودھ پوت (بیٹے) سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔

مثال:..... ایک عورت بیٹھی ہوئی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے، قریب ہی دودھ چولہے یا انگیٹھی پر گرم ہو رہا ہے، اگر وہ ابل کر گرنے لگے تو بیٹے کو دور پھینک دے گی اور پہلے دودھ کو بچائے گی۔

اگر کوئی اتفاق سے کنگھی کر کے اس میں جو بال لگ جاتے ہیں، وہ گھر میں کسی ایک کونے میں ڈال دے اور پھر کسی خاتون کی اس پر نظر پڑ جائے تو وہ کہے گی کہ کسی نے ہم پر جادو ٹونہ کرایا ہے۔

ایسی ہی ہزاروں توہم پرستیاں ہمارے معاشرے میں داخل ہو چکی ہیں۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ ہمارے آباء واجداد قدیم زمانے سے ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ رہے ہیں، ان ہی کی رسومات بھی ہمارے ماحول میں داخل ہو گئی ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی اصلاح فرمائیں۔

ج..... ہمارے دین میں توہم پرستی اور بدشگونی کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ نے جتنی مثالیں لکھی ہیں یہ سب غلط ہیں۔ البتہ دودھ خدا کی نعمت ہے، اس کو ضائع ہونے سے بچانا اور اس کے لئے جلدی سے دوڑنا بالکل درست ہے، عورت کے سر کے بالوں کا حکم یہ ہے کہ ان کو پھینکا نہ جائے تاکہ کسی نامحرم کی نظر ان پر نہ پڑے، باقی یہ بھی صحیح ہے کہ بعض لوگ عورت کے بالوں کے ذریعہ جادو کرتے ہیں، مگر ہر ایک کے بارے میں یہ بدگمانی کرنا بالکل غلط ہے۔

عورت کا روٹی پکاتے ہوئے کھالینا جائز ہے

س..... میری امی کہتی ہیں کہ جب عورت روٹی پکاتی ہے تو اسے حکم ہے کہ تمام روٹیاں پکا کر ہاتھ سے لگا ہوا آٹا اتار کر روٹی کھائے، عورت کو جائز نہیں کہ وہ روٹیاں پکاتے پکاتے کھانے لگے، یعنی آدھی روٹیاں پکائیں اور کھانا شروع کر دیا، تو ایسا کرنے والی عورت جنت میں داخل نہ ہو سکے گی۔ آپ بتائیے کہ کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج..... آپ کی امی کی نصیحت تو ٹھیک ہے، مگر مسئلہ غلط ہے۔ عورت کو روٹی پکانے کے دوران بھی کھانا کھالینا شرعاً جائز ہے۔

جمعہ کے دن کپڑے دھونا

س..... میں نے سنا ہے کہ جمعہ اور منگل کے دن کپڑے دھونا نہیں چاہئے، اور بہت سے لوگ جمعہ کے دن نماز ہو جانے کے بعد کپڑے دھوتے ہیں، اور کہاں تک یہ طریقہ درست ہے؟ اور اس طرح بہت سے لوگ جو پردیس میں ہوتے ہیں اور ان کی جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے تو وہ لوگ کپڑے دھوتے ہیں اس لئے کہ جمعہ کے علاوہ ان کو ٹائم نہیں ملتا۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ لوگ جمعہ اور منگل کو کپڑے دھونے کی اجازت دیتے ہیں جو لوگ نماز پڑھتے ہیں کیا قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے یا نہیں؟

ج..... جمعہ اور منگل کے دن کپڑے نہ دھونے کی بات بالکل غلط ہے۔

پتھروں کی اصلیت

س..... میری خالہ جان چاندی کی انگوٹھی میں فیروزہ کا پتھر پہننا چاہتی ہیں، آپ برائے مہربانی ذرا پتھروں کی اصلیت کے بارے میں وضاحت کریں۔ ان کا واقعی کوئی فائدہ ہوتا ہے یا یہ سب داستانیں ہیں؟ اگر ان کا وجود ہے تو فیروزہ پتھر کس وقت؟ کس دن؟ اور کس دھات میں پہننا مبارک ہے؟

ج..... پتھروں سے آدمی مبارک نہیں ہوتا، انسان کے اعمال اس کو مبارک یا

ملعون بناتے ہیں۔ پتھروں کو مبارک و نا مبارک سمجھنا عقیدے کا فساد ہے جس سے توبہ کرنی چاہئے۔

نظر لگنے کی حقیقت

س..... بڑے بوڑھوں سے اکثر سننے میں آتا ہے کہ فلاں شخص کو نظر لگ گئی اور اس طرح اس کی آمدنی کم ہوگئی یا کاروبار میں نقصان ہوگیا، یا ملازمت ختم ہوگئی وغیرہ۔ براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ نظر لگنے کی حقیقت کیا ہے؟

ج..... صحیح بخاری شریف (کتاب الطب، باب العین حق) کی حدیث میں ہے کہ: "العین حق" یعنی نظر لگنا برحق ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری (ج:۱۰ ص:۲۰۴) میں اس کے ذیل میں مسند بزار سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "قضا وقدر کے بعد اکثر لوگ نظر لگنے سے مرتے ہیں۔" اس سے معلوم ہوا کہ نظر لگنے سے بعض دفعہ آدمی بیمار بھی ہوجاتا ہے اور بعض صورتوں میں یہ بیماری موت کا پیش خیمہ بھی بن جاتی ہے۔ دوسرے نقصانات کو اسی سے قیاس کیا جاسکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی چیز کو دیکھے اور وہ اسے بہت ہی اچھی لگے تو اگر وہ "ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ" کہہ دے تو اس کو نظر نہیں لگے گی۔

"اپریل فول" کا شرعی حکم

س..... آپ سے ایک اہم مسئلہ کی بابت دریافت کرنا ہے، مسلمانوں کے لئے نصاریٰ کی پیروی اپریل فول منانا یعنی لوگوں کو جھوٹ بول کر فریب دینا یا ہنسنا ہنسانا جائز ہے کہ نہیں؟ جبکہ سرورِ کائنات کا ارشاد ہے کہ: "ویل للذی یحدث فیکذب یضحک به القوم ویل له! ویل له!" (ابوداؤد ج:۲ ص:۳۳۳)۔

"یعنی ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس مقصد کے لئے جھوٹی بات کرے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو ہنسائے، اس کے لئے ہلاکت ہے! اس کے لئے ہلاکت ہے!"

نیز ارشاد ہے:

"لا یؤمن العبد الایمان کل حتی یترک الکذب فی المزاحه ویترک المراء وان کان صادقاً." (کنزالعمال حدیث نمبر:۸۲۲۹)۔

یعنی "بندہ اس وقت تک پورا ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک مزاح میں بھی غلط بیانی نہ چھوڑ دے اور سچا ہونے کے باوجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔"

گزشتہ سال "اپریل فول" کے طور پر فائر بریگیڈ کو ٹیلی فون کئے گئے کہ فلاں فلاں جگہ آگ لگ گئی ہے، جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو کچھ بھی نہیں تھا، معلوم ہوا کہ یہ محض مذاق تھا اس کا نتیجہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یکم اپریل کو واقعتاً کوئی حادثہ ہوجائے اور خبر سننے والا اس کو مذاق سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ دے۔

ج..... جناب نے ایک اہم ترین مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے، جس میں آج کل بہت لوگ مبتلا ہیں۔ "اپریل فول" کی رسم مغرب سے ہمارے یہاں آئی ہے اور یہ بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔

اول:..... اس دن صریح جھوٹ بولنے کو لوگ جائز سمجھتے ہیں، جھوٹ کو اگر گناہ سمجھ کو بولا جائے تو گناہِ کبیرہ ہے اور اگر اس کو حلال اور جائز سمجھ کر بولا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔ جھوٹ کی برائی اور مذمت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن کریم نے "لعنت اللہ علی الکاذبین" فرمایا ہے، گویا جو لوگ "اپریل فول" مناتے ہیں وہ قرآن میں ملعون ٹھہرائے گئے ہیں، اور ان پر خدا تعالیٰ کی، رسولوں کی، فرشتوں کی، انسانوں کی اور ساری مخلوق کی لعنت ہے۔

دوم:..... اس میں خیانت کا بھی گناہ ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

"کبرت خیانة ان تحدث اخاک حدیثاً هو لک مصدق وانت به کاذب. رواه ابوداؤد."

(مشکوٰۃ ص:۴۱۳)

ترجمہ: "بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایک بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھے، حالانکہ تم جھوٹ بول رہے

ہو۔''

اور خیانت کا کبیرہ گناہ ہونا بالکل ظاہر ہے۔

سوم:.....اس میں دوسرے کو دھوکا دینا ہے یہ بھی گناہ کبیرہ ہے، حدیث میں ہے: ''من غش فلیس منا.'' (مشکوٰۃ ص:۳۰۵)

ترجمہ:.....''جو شخص ہمیں (یعنی مسلمانوں کو) دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں۔''

چہارم:.....اس میں مسلمانوں کو ایذا پہنچانا ہے، یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے، قرآن کریم میں ہے:

''بے شک جو لوگ ناحق ایذا پہنچاتے ہیں مؤمن مردوں اور عورتوں کو، انہوں نے بہتان اور بڑا گناہ اٹھایا۔''

پنجم:.....اپریل فول منانا گمراہ اور بے دین قوموں کی مشابہت ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''من تشبہ بقوم فھو منھم.'' ''جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہوگا۔'' پس جو لوگ فیشن کے طور پر اپریل فول مناتے ہیں ان کے بارے میں اندیشہ ہے کہ وہ قیامت کے دن یہود و نصاریٰ کی صف میں اٹھائے جائیں۔ جب یہ اتنے بڑے گناہوں کا مجموعہ ہے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے معمولی عقل بھی دی ہو وہ انگریزوں کی اندھی تقلید میں اس کا ارتکاب نہیں کرسکتا۔ اس لئے تمام مسلمان بھائیوں کو نہ صرف اس سے توبہ کرنی چاہئے بلکہ مسلمانوں کے مقتدا لوگوں کا فرض ہے کہ ''اپریل فول'' پر قانونی پابندی کا مطالبہ کریں اور ہمارے مسلمان حکام کا فرض ہے کہ اس باطل رسم کو سختی سے روکیں۔

توہمات کی حقیقت

س جہالت کی وجہ سے برصغیر میں بعض مسلمان گھرانوں کے لوگ مندرجہ ذیل عقیدوں پہ یقین رکھتے ہیں، مثلاً: گائے کا اپنی سینگ پر دنیا کو اُٹھانا، پہلے بچے کی

پیدائش سے پہلے کوئی کپڑا نہیں سیا جائے، بچے کے کپڑے کسی کو نہ دیئے جائیں، کیونکہ بانجھ عورتیں جادُو کر کے بچے کو نقصان پہنچا سکتی ہیں، بچے کو بارہ بجے کے وقت پالنے یا جھولے میں نہ لٹایا جائے کیونکہ بھوت پریت کا سایہ ہو جاتا ہے، بچے کو زوال کے وقت دُودھ نہ پلایا جائے اور اگر بچے کو کوئی پیچیدہ بیماری ہو جائے تو اس کو بھی بھوت پریت کا سایہ کہہ کر جھاڑ پھونک اور جادو ٹونا کرتی ہیں، اور دُوسرے مسائل وغیرہ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں ان باتوں کا کوئی وجود ہے؟ کیا یہ ایمان کی کمزوری کی باتیں نہیں ہیں؟ اگر ہمارا ایمان پختہ ہو تو ان توہمات سے چھٹکارا حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ شاید آپ کے جواب سے لاکھوں گھروں کی جہالت دُور ہو جائے اور لوگ فضول توہمات پر یقین رکھنے کی بجائے اپنا ایمان پختہ کریں۔

ج..... آپ نے جو باتیں لکھی ہیں، وہ واقعۃً توہم پرستی کے ذیل میں آتی ہیں۔ جنات کا سایہ ہونا ممکن ہے اور بعض کو ہوتا بھی ہے، لیکن بات بات پر سائے کا بھوت سوار کر لینا غلط ہے۔

بچوں کو کالے رنگ کا ڈورا باندھنا یا کاجل کا ٹکا لگانا

س..... لوگ عموماً چھوٹے بچوں کو نظر سے بچانے کے لئے کالے رنگ کا ڈورا یا پھر کالا کاجل کا ٹکا نما لگا دیتے ہیں کیا یہ عمل شرعی لحاظ سے دُرست ہے؟

ج..... اگر اعتقاد کی خرابی نہ ہو تو جائز ہے، مقصد یہ ہوتا ہے کہ بدنما کر دیا جائے تاکہ نظر نہ لگے۔

سالگرہ کی رسم انگریزوں کی ایجاد ہے

س..... بڑے گھرانوں اور عموماً متوسط گھرانوں میں بھی بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟ رشتہ داروں اور دوست احباب کو مدعو کر لیا جاتا ہے جو اپنے ساتھ بچے کے لئے تحفے تحائف لے کر آتے ہیں، خواتین و حضرات بلا تمیز محرم و غیر محرم کے ایک ہی ہال میں کرسیوں پر براجمان ہو جاتے ہیں، یا ایک بڑی میز

کے گرد کھڑے ہوجاتے ہیں، بچہ ایک بڑا سا کیک کاٹتا ہے اور پھر تالیوں کی گونج میں ''سالگرہ مبارک ہو'' کی آوازیں آتی ہیں، اور جناب تحفے تحائف کے ساتھ ساتھ پُرتکلف چائے اور دیگر لوازمات کا دور چلتا ہے۔

ج..... سالگرہ ماننے کی رسم انگریزوں کی جاری کی ہوئی ہے، اور جو صورت آپ نے لکھی ہے وہ بہت سے ناجائز اُمور کا مجموعہ ہے۔

مایوں اور مہندی کی رسمیں غلط ہیں

س..... آج کل شادی کی تقریبات میں طرح طرح کی رُسومات کی قید لگائی جاتی ہے، معلوم نہیں کہ یہ کہاں سے آئی ہیں؟ لیکن اگر ان سے منع کرو تو جواب ملتا ہے کہ: ''نئے نئے مولوی، نئے نئے فتوے'' جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دُلہن کو شادی سے چند دن پہلے پیلے رنگ کا جوڑا پہنا کر گھر کے ایک کونے میں بٹھادیا جاتا ہے، اس حصے میں جہاں دُلہن ہو اسے پردے میں کردیا جاتا ہے (چادر وغیرہ سے) حتیٰ کہ باپ، بھائی وغیرہ یعنی محارمِ شرعی سے بھی اسے پردہ کرایا جاتا ہے، اور باپ، بھائی وغیرہ (یعنی محارِم) سے پردہ نہ کرانے کو انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے (چاہے شادی کے دنوں سے پہلے وہ لڑکی بے پردہ ہوکر کالج ہی کیوں نہ جاتی ہو)۔ اس رسم کا خواتین بہت زیادہ اہتمام کرتی ہیں اور اسے ''مایوں بٹھانا'' کے نام سے یاد کرتی ہیں، اگر کم دن بٹھایا جائے تو بھی بہت زیادہ اعتراض کرتی ہیں کہ: ''صرف دو دن پہلے مایوں بٹھایا؟'' اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا اس کا کسی بھی طرح سے اہتمام کرنا چاہئے یا کہ اسے بالکل ہی ترک کردینا صحیح ہے؟

ج..... ''مایوں بٹھانے'' کی رسم کی کوئی شرعی اصل نہیں، ممکن ہے جس شخص نے یہ رسم ایجاد کی ہے، اس کا مقصد یہ ہو کہ لڑکی کو تنہا بیٹھنے، کم کھانے اور کم بولنے، بلکہ نہ بولنے کی عادت ہوجائے اور اسے سسرال جاکر پریشانی نہ ہو۔ بہرحال اس کو ضروری سمجھنا اور محارِم شرعی تک سے پردہ کرادینا نہایت بے ہودہ بات ہے، اگر غور کیا جائے تو یہ رسم لڑکی کے حق میں ''قید تنہائی'' بلکہ زندہ درگور کرنے سے کم نہیں۔ تعجب ہے کہ روشنی کے زمانے میں

تاریک دور کی یہ رسم خواتین اب تک سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور کسی کو اس کی قباحت کا احساس نہیں ہوتا...!

س..... اسی طرح سے ایک رسم ''مہندی'' کے نام سے موسوم کی جاتی ہے، ہوتا کچھ اس طرح ہے کہ ایک دن دُولہا کے گھر والے مہندی لے کر دُلہن کے گھر آتے ہیں اور دُوسرے دن دُلہن والے، دُولہا کے گھر مہندی لے کر جاتے ہیں، اس رسم میں عورتوں اور مردوں کا جو اختلاط ہوتا ہے اور جس طرح کے حالات اس وقت ہوتے ہیں وہ ناقابلِ بیان ہیں، یعنی حد درجے کی بے حیائی وہاں برتی جاتی ہے، اور اگر کہا جائے کہ یہ رسم ہندوؤں کی ہے اسے نہ کرو تو بعض لوگ تو اس رسم کو اپنے ہی گھر منعقد کر لیتے ہیں (یعنی ایک دُوسرے کے گھر جانے کی ضرورت نہیں رہتی)، مگر کرتے ضرور ہیں، جوان لڑکیاں بے پردہ ہو کر گانے گاتی ہیں اور بڑے بڑے حضرات جو اپنے آپ کو بہت زیادہ دِین دار کہتے ہیں، ان کے گھروں میں بھی اس رسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

ج..... مہندی کی رسم جن لوازمات کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، یہ بھی دورِ جاہلیت کی یادگار ہے، جس کی طرف اُوپر اشارہ کر چکا ہوں، اور یہ تقریب جو بظاہر بڑی معصوم نظر آتی ہے بہت سے محرّمات کا مجموعہ ہے، اس لئے پڑھی لکھی خصوصاً دِین دار خواتین کو اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے اور اس کو یکسر بند کر دینا چاہئے، بچی کے مہندی لگانا تو بُرائی نہیں، لیکن اس کے لئے تقریبات منعقد کرنا اور لوگوں کو دعوتیں دینا، جوان لڑکوں اور لڑکیوں کا شوخ انگیز اور بھڑکیلے لباس پہن کر بے محابا ایک دُوسرے کے سامنے جانا بے شرمی و بے حیائی کا مرقع ہے۔

صنفِ نازک اور مغربی تعلیم کی تباہ کاریاں

س..... کیا خواتین کو مروّجہ عصری علوم اور مغربی تعلیم سے آراستہ کرنا شرعاً ناجائز ہے؟ اس کے کیا کیا مفاسد ہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

ج مغربی تہذیب اور اس کے طرزِ تعلیم نے صنفِ نازک کو اقتصادی،

معاشرتی، سماجی اور اخلاقی میدان میں کس طرح پامال کیا ہے، اس کے ناموس اور تقدس کو حرص و آز کی قربان گاہ پر کس طرح بھینٹ چڑھایا ہے، اس کی معصومیت، حیا اور شرافت کو مغربیت کی فسوں کاری نے کس طرح شکار کیا ہے۔ اس کے وقار، اس کی عزت، اس کی اقدار اور وفادارانہ روایات کو دورِ حاضر نے کس طرح کچل کر رکھ دیا ہے، اس کے احساسات، جذبات اور تصورات کو اضطراب، بے چینی اور بے اطمینانی کے کس اندھیرے غار میں ڈال دیا ہے۔ ان سوالات کے جوابات آج اخبار کے صفحات میں ''ہر دیکھنے والی نظر'' کے سامنے بکھرے پڑے ہیں، لیکن مغربی افیون کا نشہ، پڑھنے والوں کو ان پر غور و فکر کی مہلت نہیں دیتا۔ ہمیں لکھتے پڑھتے اور کہتے سنتے بھی شرم آتی ہے کہ مغربی تاجروں نے ''نصف انسانیت'' کو تعلیم و تہذیب، فیشن اور کلچر، مساوات اور حقوق کے پُر فریب نعروں سے تجارتی منڈی میں فروختنی سامان کی حیثیت دے ڈالی ہے۔ زندگی کا کون سا شعبہ ہے جس میں ''عورت'' کے نام، نغمہ و کلام، شکل و صورت اور تصویر اور فوٹو کو فروغِ تجارت کا ذریعہ نہیں بنایا ہے۔ عورت کے فطری فرائض بدستور اس کے ذمہ ہیں، خانہ داری اور نسلِ انسانی کی پرورش کا پورا بوجھ وہ اب بھی اٹھاتی ہے، لیکن ظلم پیشہ، کسل پسند اور آرام طلب ''مرد'' نے ''وزارت'' سے لے کر ہسپتال کے نرسنگ سسٹم تک زندگی کے ایک ایک شعبے کا بوجھ بھی اس مظلوم اور ناتواں کے نحیف کندھوں پر ڈال دیا ہے۔

مرد و زن کی الگ الگ فطری تخلیق، الگ الگ جسمانی ساخت، الگ الگ ذہنی صلاحیت، الگ الگ جذبات و احساسات، الگ الگ طرزِ نشست و برخاست کا فطری تقاضا یہ تھا کہ ان دونوں کے فطری فرائض بھی الگ الگ ہوتے، دونوں کا میدانِ عمل ہی الگ الگ ہوتا، دونوں کے حقوق و واجبات بھی الگ الگ ہوتے، دونوں کی زندگی کا دائرۂ کار بھی الگ الگ ہوتا، نیز جس طرح عورت اپنے فطری فرائض بجالانے پر بہر حال مجبور ہے، اسی طرح عقل و انصاف کا تقاضا اور نوامیسِ فطرت کی اپیل ہے کہ وہ مرد اپنے فطری فرائض کے میدان میں مکمل طور پر خود مصروف تگ و تاز ہونے کا بار خود اٹھائے اور صنفِ نازک کو ''اندرونِ خانہ'' سے باہر نکال کر ''بیرونِ خانہ'' روانہ کرے۔

مرد اور عورت بلاشبہ انسانی گاڑی کے دو پہیے ہیں، لیکن یہ گاڑی اپنی فطری رفتار کے ساتھ اسی وقت چل سکے گی، جبکہ ان دونوں پہیوں کو اس گاڑی کے دونوں جانب فٹ کیا جائے، گھر کے اندر عورت ہو اور گھر سے باہر مرد ہو، لیکن اگر ان دونوں کو ایک ہی جانب فٹ کر دیا جائے یا بٹوارا کر لیا جائے کہ مرد بھی نصف گھر سے باہر کے فرائض انجام دے اور نصف گھر کے اندر کے، اسی طرح عورت کی زندگی کو اندر اور باہر کے فرائض کی دو عملی میں بانٹ دیا جائے تو یا تو یہ گاڑی سرے سے چلے گی ہی نہیں یا اگر چلے بھی تو فطری رفتار سے نہیں چلے گی، بلکہ اس کی رفتار میں کجی، ہچکولے، بے اطمینانی اور سردردی کا اتنا عظیم طوفان ہوگا کہ انسانی زندگی نمونہ جنت نہیں بلکہ سراپا جہنم زار بن کر رہ جائے گی۔

آج مغرب کے ارزاں فروشوں نے صنفِ نازک کے گراں مایہ اقدار کو جن سستے داموں بیچ کر زندگی کے جہنم کا ایندھن خریدا ہے، اس سے مشرق و مغرب بیک زبان لرزہ براندام اور نالہ کناں ہیں، اس نے ''صنفِ ضعیف'' کے طبعی میدانِ عمل پر اس شدت سے قہقہہ لگایا کہ عورت کو مجبوراً اپنا فطری مقام چھوڑ کر سست وجود اور کسل پسند ''مرد'' کے میدانِ عمل میں آنا پڑا، اور قانونِ فطرت نے جو ذمہ داری صرف اور صرف مرد پر ڈالی تھی، اس مظلوم کو مردوں کے دوش بدوش اس کا نصف بار اُٹھانا پڑا۔ اس جذبۂ وفاداری کے تحت جب عورت گھر سے نکل کر ''بیرونِ خانہ زندگی'' میں گامزن ہوئی تو قدم قدم پر اس کی نسوانیت کا مذاق اُڑایا گیا، سب سے پہلے اس کے سامنے ''تعلیم'' کے خوش کن عنوان سے اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے دروازے کھولے گئے اور معصوم بچیوں کو آزادانہ طور پر لڑکوں کی صفوں میں بیٹھ کر نئی طرزِ زندگی سیکھنے پر مجبور کیا گیا، مخلوط تعلیم نے جس کا رواج اگرچہ کئی جگہ بند کر دیا گیا ہے، لیکن ابھی تک اس کی بُرائی اور نفرت سے کما حقہ واقفیت کی نعمت سے لوگ آشنا نہیں ہو سکے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے اخلاق، عادات، اطوار اور جذبات میں جو زہر گھولا ہے اس کے لئے شواہد اور دلائل پیش کرنا غیر ضروری ہے، اخبار کے صفحات اور عدالتوں کے ریمارکس اس پر شاہد ہیں۔ اس مرحلے میں (الا ماشاء اللہ) جو نسوانیت کی مٹی پلید ہوئی اور ہو رہی ہے، اس پر انسانیت بشرطیکہ وہ کسی میں موجود بھی ہو، سر پیٹ کر رہ جاتی

ہے اور حیاء و عصمت کی دیوی، اپنا دامن چاک کر لیتی ہے، اس مرحلے میں کتنی ہی دوشیزاؤں کو اپنے عزّت مآب والدین سے باغی ہو جانا پڑا، کتنے ہی باعزّت خاندانوں کو ذِلت اور رُسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈُوب جانا پڑا اور کتنے ہی گھرانوں کو اپنی شرافت اور برتری کی معراج سے دنایت اور پستی کے تہ خانوں میں گم ہو جانا پڑا۔

خدا خدا کر کے تعلیم ختم ہوئی، اب ملازمت کی تلاش کا مرحلہ پیش آیا، اس مرحلے میں کن کن لوگوں سے ملاقاتیں کرنا پڑیں، کن کن حیا سوز محفلوں میں حاضری دینا پڑی، کن کن شریفوں کے خندہ زیرلب کا نشانہ بننا پڑا، ایک طویل داستان ہے جو ہر اس خاتون کے سر سے گزرتی ہے جسے یہ مرحلہ پیش آیا ہو، مشرقی مذاق میں اس مرحلے کی تعبیر یوں ہے:

کر کے بی اے اب رشیدہ ڈھونڈتی ہے نوکری
لینے کے دینے پڑے اس گھر کی ویرانی بھی دیکھ

روزنامہ ''کوہستان'' لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت (خواتین کا اخبار) میں ایک قابلِ احترام خاتون کا ایک مضمون اسی موضوع پر نظر سے گزرا، جس میں مذکورہ بالا مرحلے میں صنفِ نازک کی لاعلاج پریشانیوں کی ہلکی سی جھلک پیش کی گئی ہے مجھے دُوسروں کی خبر نہیں، لیکن سچ یہ ہے کہ اپنی ایک بہن کی عجیب و غریب پریشانیٔ احوال کو پڑھ کر دِل ڈُوب گیا، گردن جھک گئی اور دِماغ میں نفسیاتی بحران کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں سوچنے لگا کہ یا اللہ! شاطر فرنگ کتنا بڑا ظالم تھا، جس نے مشرقی خاتون کو ''جنت خانہ'' سے باہر نکال کر اس کے تمام تر ضعف اور فطری ناتوانی کے باوجود اسے بے اطمینانی و بے چینی کے جہنم میں دھکیل دیا۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنی بہن کی دردناک کہانی کے چند اجزاء یہاں نقل کر دوں، محترمہ لکھتی ہیں:

''جی چاہتا ہے اپنی ڈگریوں کو اُٹھا کر بھاڑ میں جھونک دوں، سیما نے اپنی ایم اے تک کی ڈگریاں میز پر زور سے پٹخ دیں اور کرسی پر گر کر پیشانی کا پسینہ پونچھنے لگی، کیوں خیر تو ہے؟ میں نے حیرت سے اس کے چہرے کو دیکھا، آج ڈگریوں کی کم بختی کیوں

آ گئی؟ انہیں حاصل کرنے کے لئے تو تم نے دن رات ایک کر دیئے، تمہارے چہرے پر کھنڈی ہوئی یہ زردی اور ہمیشہ کی سردردی ان ڈگریوں ہی نے تو دی ہے۔''

ان ڈگریوں کے حاصل کرنے پر اسے مجبوراً دن رات ایک کر دینا پڑا تھا، اور جس کے نتیجے میں چہرے کی زردی اور دائمی سردردی میں وہ بیچاری مبتلا ہو کر رہ گئی تھی۔ اس سوال کا جواب اس کی طرف سے کیا دیا گیا؟ ذرا اسے پڑھئے اور صنفِ نازک کی ''غیر فطری پریشانیوں'' کا اندازہ کیجئے! محترمہ لکھتی ہیں کہ:

''یہ سوال سن کر وہ رو دینے کے انداز میں کہنے لگی: یہی تو دُکھ کی بات ہے، ان ڈگریوں کو حاصل کرنے کا مقصد اگر فریم کروا کے دیوار پر آویزاں کرنا ہے تو پھر ٹھیک ہے، بڑی سے بڑی ڈگری لو، اعلیٰ سے اعلیٰ فریم میں لگاؤ اور گھروں میں لٹکاؤ، پر اگر کوئی غریب چاہے کہ اس کی محنت کا ثمر مل جائے، تو مشکل ہے، ڈگریوں کو ماتھے پر سجا کر در، در کی خاک چھانو، کالج اور دفتروں کی چوکھٹیں گھساؤ، مگر سولہ سال کی محنت کے عوض ملی ہوئی یہ سند تمہیں کہیں نوکری نہ دِلا سکے گی۔''

یہ تو اس تعلیم کا صرف ایک پہلو ہے، اس کا دُوسرا پہلو اس سے بڑھ کر سنجیدہ و غور و فکر کا مستحق ہے، اس کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے:

''اور پھر تم جانتی ہو، وہ سنجیدگی سے بولی: یہ وہ زمانہ نہیں جس میں معمولی پڑھی لکھی گھر گرہستی کو سمجھنے والی عورت ہی آورش سمجھی جاتی ہو۔ آج عظمت اور بڑائی کا معیار بدل گیا ہے، کسی بھی اخبار کے اشتہاروں کے کالم میں دیکھ لو۔ ضرورتِ رشتہ کے عنوان سے دیئے گئے اشتہار میں لیڈی ڈاکٹر اور پروفیسر کو کس طرح ترجیح دی گئی ہوتی ہے۔''

گویا اس تعلیم نے معاشرت و اقتصاد ہی کو نہیں سماج کو بھی متاثر کیا ہے، ذہنیت بدل کر رکھ دی، مزاج بگاڑ دیئے، اقدار کو مجروح کر دیا، کل تک جن چیزوں کو سماجی تعلقات اور رشتہ مناکحت کے لئے معیار قرار دیا جاتا تھا، اور وہ واقعتاً معیار تھیں بھی، اس تعلیمی ہیضے نے ان تمام پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا، شرافت اور بلندی کا معیار، شستہ اخلاقی، پاکیزہ عادات، عفت و عصمت، اقدار و اطوار نہیں رہے، بلکہ صرف ایک معیار باقی رہ گیا ہے، یعنی وہ لیڈی ڈاکٹر؟ یا پروفیسر؟ کس منصب پر فائز ہے اور ماہوار کتنے روپے کماتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ممکن ہے جن لوگوں کو ان تلخیوں سے دوچار نہ ہونا پڑا ہو، انہیں یہ ''داستانِ درد'' بے وزن معلوم ہو، لیکن جن کے سر سے یہ گزری ہے ان کی شہادت کو آخر کیسے نظر انداز کر دیا جائے، تعلیمِ جدید کے قصیدہ خوانوں کو اپنی دردمند بیٹی اور بہن کا یہ بیان پورے غور و فکر سے پڑھ کر اپنے موقف پر نظرِ ثانی کرنا پڑے گی، محترمہ لکھتی ہیں:

> ''برسوں اسی میدان میں دھکے کھانے کے بعد جب زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سولہ برس کی محنت کا ثمرہ صرف کاغذ کا ایک پرزہ ہے جو زندگی کے لق و دق صحراء میں کسی وقعت کا حامل نہیں، یہ تو کسی کام بھی نہیں آسکتا، پھر جی چاہتا ہے، کاش! ڈھنگ سے برتن مانجھنے ہی سیکھ لئے ہوتے یا ہاتھ میں کوئی اور ہنر ہوتا کہ آج بے بسی اور محتاجی کا احساس یوں شدت سے کچوکے نہ لگاتا۔''

اس پر بس نہیں اس تعلیم نے صنفِ نازک کے جذبات پر جو گہرا زخم کیا ہے اسے معلوم کرنے کے لئے بدلتی ہوئی معاشرت پر بالا خانوں میں بیٹھ کر فخر کرنے والوں کو اپنی بہن کا یہ پیغام سن لینا چاہئے، اس پیغام میں اگر تلخی کی جھلک اور بڑے کڑوے کسیلے لہجے کی چبھن محسوس ہو تو انہیں سوچنا چاہئے کہ یہ کس کی آواز ہے، محترمہ لکھتی ہیں:

> ''میں پوچھتی ہوں، کہاں ہیں وہ لوگ جو گھر کی چار دیواری میں مستور، معمولی سی تعلیم و تربیت حاصل کرنے والی

عورت کوآورش جان کراسے احساسات کے سب سے بلند استھان پر
بٹھالیا کرتے تھے، آج زندگی کی اقدار ہی بدل گئیں، غریبوں کو
چاہئے کہ اپنی لڑکیوں کونرسیں بنوایا کریں یا پھر پرائمری اسکولوں میں
تیس روپے ماہوار پر اُستانیاں لگادیا کریں، اس سے آگے وہ کچھ
نہیں کرسکتیں، کیونکہ شروع میں ہی ان کا ہر احساس مٹادیا جائے، یا
شعور ہونے سے پہلے ہی ان کا شعور ختم کردیا جائے تاکہ وہ زندگی
میں کوئی مقام حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتی ہوئی پاگل نہ
ہوجائیں، کاغذ کے پرزوں کو سینے سے لگالگا کران کی حسیات چوٹ
نہ کھاجائیں۔''

اس تعلیم کے فضائل کی گنتی میں سرِفہرست معیارِزندگی کے بلند کرنے کا نام لیا جاتا ہے اور بڑے بڑے بے سروپا دلائل سے سمجھایا جاتا ہے کہ جب تک تعلیم عام نہ ہوگی زندگی کا معیار بلند نہیں ہوسکتا۔ اگر معیارِزندگی سے چند بڑے لوگوں کا معیارِزندگی مراد ہے تو اور بات ہے، ورنہ اگر مجموعی زندگی کا اوسط مراد ہے تو معاف کیجئے! یہ دلیل واقعات سے کوئی میل نہیں کھاتی۔ اس اُلٹ تعلیم سے معیارِزندگی کے بلند کرنے کی اُمید باندھ لینا خواب خیالی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آخر امریکہ بہادر سے زیادہ تعلیم کہاں عام ہوگی؟ اور معیارِزندگی کہاں بلند ہوگا...؟ لیکن امریکی صدر آنجہانی کینیڈی نے اعتراف کیا تھا کہ امریکہ میں اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جنھیں پیٹ بھر کر دو دفعہ کھانا میسر نہیں۔ یہی معیارِزندگی کا ہوا ہے جس کے لئے معصوم صنفِ نازک کو گوناگوں پیچیدگیوں میں جکڑ دیا گیا ہے حالانکہ خود ''معیارِزندگی'' کے لئے کسی کے پاس کوئی ''معیار'' نہیں ہے کہ آخر یہ ہے کیا بلا؟ اس کے حدود کیا ہیں؟ یہ کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں جاکر ختم ہونے کا نام لیتی ہے...؟ محترمہ نے کیا خوب لکھا ہے:

''سیما بے بسی سے ہنس دی اور بڑے سپاٹ لہجے
میں بولی: لوگ پوچھتے ہیں تمہیں معیارِزندگی بلند کرنا ہے؟ انہیں کیا
بتاؤں کہ یہاں تو زندگی کا سرے سے کوئی معیار ہی نہیں ہے، اسے

اُونچا کیا کریں؟ ہم تو چاہتے ہیں زندگی اگر زندگی بن کر گزر جائے تو غنیمت ہے۔"

اور یہ اس "تعلیمِ جدید" کے ایک مرحلے کا ذکر ہے، یعنی ڈگری حاصل کرنے کے بعد نوکری کی تلاش، اس مرحلے کا ایک پہلو اور بھی ہے کہ سب تو نہیں لیکن "بڑے لوگ" اپنی بیٹیوں کو یہاں سے مغرب کی یونیورسٹیوں میں بھیج دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، مشرقی عورت مغربی ماحول میں جا کر تعلیم کے ساتھ کیا کیا سیکھ آتی ہوگی؟ اس کے لئے وہیں کی معاشرت پر نظر کر لینا ہی کافی سبق آموز ہے، اور یہاں آکر یہ "بڑے گھر کی خواتین" مغربی طور طریقوں کی جو تبلیغ فرماتی ہیں، وہ کافی حد تک عبرت ناک ہے۔ اور ان تعلیمی مراحل کو طے کرنے کے بعد اگر کسی خوش بخت کو کوئی ملازمت میسر آہی گئی تو سمجھا جاتا ہے کہ مقصدِ زندگی حاصل ہوگیا ہے، بلاشبہ مزعومہ مقصد ضرور حاصل ہوگیا ہوگا، لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی برباد ہو کر رہ گئی، اور صحیح لفظوں میں عورت کی زندگی مرد کی حرص و ہوا کا نشانہ بن گئی۔ ذرا زندگی کے ہر شعبے کی طرف نظر دوڑاؤ، جہاں جہاں عورت کو جکڑا گیا ہے، دُکانیں نہیں سجتیں، جب تک انہیں بیٹی اور دُلہن کی عریاں اور نیم عریاں تصاویر سے آراستہ نہ کیا جائے، کلب گھروں کی رونق عورتوں سے ہے، سینما ہال کی شان و شوکت عورتوں سے ہے، تفریحی پروگراموں میں عورت کا استعمال، غیر ملکی مہمانوں کی آمد ہو تو بچیوں کا استقبال، ناچ اور ڈرامے کا طوفان ہو تو عورت حاضر، ریڈیو اسٹیشن پر اناؤنسری کی خدمت ہو تو عورت درکار، کتابوں اور رسالوں کی زینت عورت سے، اخبار اور مجلّات کا کاروبار عورت کے دم قدم سے۔

سیاسیات میں صدارت اور وزارت کے لئے عورت، غیر ملکی وفود اور سفارت کے لئے عورت، ہوائی مہمانوں کی میزبان ملت کی بہن اور بیٹی، ہسپتالوں میں غیر محرم مردوں کی عیادت اور مرہم پٹی کرنے والی قوم کی نونہال، دفتروں میں افسرانِ بالا کے ماتحت کام کرنے والی ملت کی خواتین، اور بعض نجی معاملات میں خدمت بجالانے والی قوم کی بہو بیٹیاں، ہائے! اکبر مرحوم اگر آج ہوتا تو کیا کچھ نہ کہتا:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں کہ: عقل پہ مردوں کی پڑ گیا!

الف:..... زمانے کا تغیر، کبھی مسلمان، غیرت مند مسلمان اس منحوس تعلیم کے ابتدائی اثرات کو دیکھ کر ''غیرتِ قومی'' سے گڑ جایا کرتے تھے، لیکن آج کا مسلمان کہلانے والا، جس کے لئے عورتوں کے منہ کا نقاب پردۂ عقل کی شکل اختیار کر گیا ہے، اس کے انتہائی ''آثارِ بد'' پر بھی ماتم نہیں کرتا، وہ اس تعلیمی فضا کی پیدا کردہ ذہنی اور اخلاقی انارکی کو آنکھوں سے دیکھتا ہے، سسکتی ہوئی اور دَم توڑتی ہوئی انسانیت کی آہ وفریاد اور نالہ وگریہ اپنے کانوں سے سنتا ہے، لیکن بڑے فخریہ انداز میں کہتا ہے۔

سعودی عرب میں شاہ فیصل کے دور میں جس وسیع پیمانے پر اصلاحات ہو رہی ہیں، اس کی خبریں ہمارے ہاں برابر چھپتی رہتی ہیں۔ ۲۷ رمئی کے پاکستان ٹائمز میں ''سعودی عرب کا بدلتا ہوا معاشرہ'' کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے، مضمون نگار ''لڑکیوں کی تعلیم'' کے ذکر میں لکھتے ہیں:

''۱۹۶۱ء میں درعیہ میں لڑکیوں کے مدرسے کی پہلی جماعت شروع کی گئی، اس میں صرف ۱۲ طالبات تھیں، اور لوگ اس بدعت سے کچھ متوحش سے تھے، اب اس قسم کے ۱۴ دیہی مراکز میں ۵۱۶ دن کی اور ۹۵۲ رات کی جماعتیں ہیں۔''

مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان سالوں میں سعودی خواتین عزلت کی زندگی سے نکل کر عوامی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگی ہیں، وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد قومی تعمیر کے کاموں میں شریک ہو رہی ہیں، ان کے لئے مدارس میں بحیثیت اُستانیوں کے، سماجی بہبود کے اداروں میں بطور سماجی کارکنوں کے اور ہسپتالوں میں بحیثیت نرسوں کے برابر مواقع نکل رہے ہیں۔ (فکر ونظر، جلد: ۳، شمارہ: ۹-۱۰، ص: ۶۳۰) اس بنائے افتخار پر اس کے سوا اور کیا

عرض کر سکتے ہیں:

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

کیا مسلمان عوت جدید علوم حاصل کر سکتی ہے؟

س..... میں الحمدللہ پردہ کرتی ہوں، لیکن میں کمپیوٹر سائنس کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں، آپ مجھے یہ بتایئے کہ اسلام میں جدید تعلیم حاصل کرنے پر کوئی پابندی تو نہیں، جبکہ یہ تعلیم ایسی ہے کہ آدمی گھر بیٹھے کما سکتا ہے اس کو مرد کے ماحول میں ملازمت کی ضرورت نہیں پیش آئے گی، جبکہ کمپیوٹر کے سامنے وقت گزرنے کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ ہم جو فالتو وقت ٹی وی وغیرہ کے آگے گزار کر گناہ حاصل کرتے ہیں اس کے بجائے (کمپیوٹر) کے سامنے بیٹھ کر ان لغویات سے بچ سکتے ہیں۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ وہ علم جو دُنیاوی عزّت حاصل کرنے کے لئے لیا جائے اس کے لئے عذاب ہے، لیکن میرے دِل میں یہ خیال ہے کہ ہم مسلمان عورتوں کو پردے میں رہتے ہوئے ایسے علوم ضرور سیکھنے چاہئیں کہ ہم کسی بھی طرح ترقی یافتہ قوموں سے پیچھے نہ رہیں۔ نیز اپنے پیروں پر ہم خود کھڑے ہو جائیں۔ نیز وہ لوگ جو پردہ دار عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ دقیانوسی عورتیں ہیں ان کو کیا پتا کہ کمپیوٹر وغیرہ کیا ہوتا ہے؟ یا یہ کہ ان کو ایسی تعلیم سے کیا واسطہ؟ اُمید ہے کہ آپ میرا نظریہ سمجھ گئے ہوں گے، میرا نظریہ یہ ہے کہ ایسی تعلیم کہ عورت، مرد کے ماحول میں نکل کر کام کرنے کے بجائے گھر میں بیٹھ کر کما لے، یہ زیادہ بہتر ہے کہ نہیں؟ جو وقت اور حالات آپ دیکھ رہے ہیں، آپ کی نظر میں کیا عورت کو ایسی تعلیم حاصل کرنی چاہئے کہ وہ آپ اپنے پیروں پر خود کھڑی ہو جائے؟ یہ بتایئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو ہمارے نبی کا فیصلہ ہوگا وہی ہمارا ان شاء اللہ فیصلہ ہوگا۔ اگر آپ مجھے مطمئن کر دیں تو میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی۔

ج آپ کے خیالات ماشاء اللہ بہت صحیح ہیں، کمپیوٹر کی تعلیم ہو یا کوئی دُوسری

تعلیم، اگر خواتین ان علوم کو باپردہ حاصل کریں تو کوئی حرج نہیں۔ تعلیم کے دوران یا ملازمت کے دوران نامحرموں سے اختلاط نہ ہو۔

کالجوں میں محبت کا کھیل اور اسلامی تعلیمات

س۱:..... کیا محبت کوئی حقیقت ہے؟ (میری مراد صرف وہ محبت ہے جس کا ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز میں بڑا چرچا ہے، اور بڑے بڑے عقل مند اسے سچ سمجھتے ہیں)۔

س۲:..... کیا اسلام بھی اسے حقیقت سمجھتا ہے؟ جبکہ ہمارے معاشرے میں ان لڑکیوں کو اچھا سمجھا جاتا ہے جو شادی سے پہلے کسی مرد کا خیال تک اپنے دِل میں نہیں لاتیں۔ میں بھی اس پر یقین رکھتی ہوں اور اس کے مطابق عمل کرتی ہوں لیکن جب سے میں نے کالج میں داخلہ لیا، وہ بھی بحالتِ مجبوری تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب ایسا کرنا بہت مشکل ہے۔ اس سلسلے میں پچھلے سات آٹھ مہینوں سے میں بہت پریشان ہوں اور ہر دُوسرے روز روتی ہوں لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں؟ اس سلسلے میں اسلام کیا سیدھا راستہ بتاتا ہے؟ برائے مہربانی تسلی بخش جواب دیجئے گا، میں آپ کی بہت احسان مند ہوں گی۔

ج..... اسلام میں مرد و عورت کے رشتۂ محبت کی شکل نکاح تجویز کی گئی ہے، اس کے علاوہ اسلام ''دوستی'' کی اجازت نہیں دیتا۔ ہماری تعلیم گاہوں میں لڑکے لڑکیاں جس محبت کی نمائش کرتی ہیں، یہ اسلام کی تعلیم نہیں بلکہ مغرب کی نقالی ہے، اور یہ ''منقش سانپ'' جس کو ڈس لیتا ہے وہ اس کے زہر کی تلخی تادمِ آخر محسوس کرتا ہے۔ مغرب کو اسی محبت کے کھیل نے جنسی انارکی کے جہنم میں دھکیلا ہے، ہمارے نوجوانوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔

مخلوط تعلیم کتنی عمر تک جائز ہے؟

س..... دِینی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا جہاں تک پتا چلتا ہے اور آج کل کے نظامِ تعلیم سے موازنہ کرتا ہوں تو ذہن میں کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ الف: کیا مخلوط تعلیم کا جواز شریعت میں ہے؟ اگر ہے تو کتنی

عمر تک کے بچے بچیاں اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں؟ اگر جواز شریعت میں نہیں تو پھر ذمہ دار افراد علیحدہ انتظام کیوں نہیں کرتے؟ جبکہ علمائے حق اس پر زور دیتے ہیں۔

ج..... دس سال کی عمر ہونے پر بچوں کے بستر الگ کر دینے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ بچے بچیاں زیادہ سے زیادہ دس گیارہ سال کی عمر تک ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں، اس کے بعد مخلوط تعلیم نہیں ہونی چاہئے۔ دورِ جدید میں مخلوط تعلیم بے خدا تہذیب کی ایجاد کردہ بدعت ہے، جو ناگفتنی قباحتوں پر مشتمل ہے۔ معلوم نہیں ہمارے مقتدر حضرات اس نظامِ تعلیم میں کیوں تبدیلی نہیں فرماتے؟ جبکہ جداگانہ تعلیم کا مطالبہ صرف علمائے کرام ہی کا نہیں طلبہ اور طالبات کا بھی ہے۔

مرد، عورت کے اکٹھا حج کرنے سے مخلوط تعلیم کا جواز نہیں ملتا

س..... گزارش یہ ہے کہ روزنامہ ''جنگ'' کراچی میں ایک خاتون کا انٹرویو شائع ہوا ہے، اس کے انٹرویو میں ایک سوال و جواب یہ ہے:

> ''سوال:..... پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے، مگر یہاں پر اسلامی نقطۂ نظر سے خواتین کے لئے تعلیمی ماحول کچھ زیادہ خوشگوار نہیں ہے، جیسے خواتین یونیورسٹی کا قیام عمل میں نہ لانا وغیرہ، اس سلسلے میں آپ کچھ اظہارِ خیال فرمائیے۔
>
> جواب:..... پاکستان میں ہر لحاظ سے تعلیمی ماحول خوشگوار ہے، میں دراصل اس کی حمایت میں نہیں ہوں، کیونکہ جب ہم نے خود مردوں کے شانہ بشانہ چلنا ہے تو پھر یہ علیحدگی کیوں؟ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے ''حج'' جب اس میں خواتین علیحدہ نہیں ہوتیں تو تعلیم حاصل کرنے میں کیوں علیحدہ ہوں اور ہماری قوم بڑی مہذب و شائستہ ہے، میں نہیں سمجھتی کہ خواتین کو مخلوط تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے، جب میں نے انجینئرنگ کی تو میں واحد لڑکی تھی

اور ایک ہزار لڑکے تھے مگر مجھے کوئی دُشواری پیش نہیں آئی۔ زمانۂ طالب علمی میں طلبہ وطالبات ایک دُوسرے کے بہت معاون ومددگار ہوتے ہیں۔"

حضرت! اب سوال یہ ہے کہ کیا مخلوط تعلیم حج کی طرح جائز ہے؟ اس خاتون کا مخلوط تعلیم کو حج جیسے اہم اور دِینی فریضے پر قیاس کر کے مخلوط تعلیم کو صحیح قرار دینا کیسا ہے؟ اور کیا واقعی خواتین کو مخلوط تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دُشواری پیش نہیں آتی؟ اُمید واثق ہے کہ آپ تشفی فرمائیں گے۔

ج..... حج کے مقامات تو مرد وعورت کے لئے ایک ہی ہیں، اس لئے مرد وعورت دونوں کو اکٹھے مناسک ادا کرنے ہوتے ہیں، لیکن حکم وہاں بھی یہی ہے کہ عورتیں حتی الوسع حجاب کا اہتمام رکھیں، مردوں کے ساتھ اختلاط نہ کریں، اور مرد نامحرم عورتوں کو نظر اُٹھا کر نہ دیکھیں۔ پھر وہاں کے مقامات بھی مقدس، ماحول بھی مقدس اور جذبات بھی مقدس ومعصوم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی غالب ہوتا ہے، اس کے برعکس تعلیم گاہوں کا جیسا ماحول ہے سب کو معلوم ہے، پھر وہاں لڑکے لڑکیاں بن ٹھن کر جاتی ہیں، جذبات بھی ہیجانی ہوتے ہیں، اس لئے تعلیم گاہوں کو خانہ کعبہ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ پر قیاس کرنا کھلی حماقت ہے۔

قرآن کریم کے فضائل ومسائل

تلاوتِ قرآن کا افضل ترین وقت

س..... قرآن پڑھنے کا افضل ترین وقت کون سا ہے؟ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے، میرے دِل میں قرآن ونماز پڑھنے کا جذبہ بہت شوق سے اُبھرا، سردیوں کے دن تھے چھوٹے، تمام وقت کام میں مصروف رہتی، نماز کا وقت تو مل جاتا لیکن قرآن عموماً رات کے گیارہ یا بارہ بجے پڑھنے بیٹھ جاتی۔ ترجمہ کے ساتھ مجھے بہت لطف آتا، کیونکہ رات کا وقت بہت سکون کا ہوتا ہے، سمجھ کر پڑھنا بہت اچھا لگتا ہے، مگر یہ جان کر بہت دُکھ ہوا کہ

ایک دن میرے شوہر فرمانے لگے، بلکہ ناراض بھی ہوئے کہ یہ کون سا وقت ہے؟ خدانخواستہ بیوہ عورتیں اس وقت پڑھا کرتی ہیں! تم عصر میں یا علی الصباح پڑھا کرو، میرے شوہر خود قرآن کے حافظ اور دینی علوم سے آگاہ ہیں، ان کی زبان سے یہ جان کر بہت صدمہ ہوا کہ وہ میرا قرآن پڑھنے کا غلط مقصد نکال رہے ہیں، جبکہ میرے دِل میں کہیں بھی ایسا خیال نہ تھا، نہ مجھے یہ پتہ تھا کہ میں اس وقت پڑھوں گی تو لوگ ہم میاں بیوی میں کشیدگی سمجھیں گے، نہ یہ مقصد تھا کہ میری آواز سن کر پڑوسی مجھے بہت نیک پارسا سمجھیں، میں تو خود کو بے حد گناہگار تصوّر کرتی ہوں۔ بہرحال اس دن سے دِل کچھ ایسا ہوگیا کہ نماز وقرآن کی طرف دِل راغب نہیں ہوتا، دُنیا جہان کے کاموں میں لگی رہتی ہوں، البتہ ضمیر بے حد ملامت کرتا ہے، موت کا تصوّر کسی لمحے کم نہیں ہوتا۔

ج..... آپ کے شوہر کا یہ کہنا تو محض ایک لطیفہ تھا کہ اس وقت بیوہ عورتیں پڑھا کرتی ہیں، ویسے یہ خیال ضرور رہنا چاہئے کہ ہمارے طرزِ عمل سے دُوسرے کو تکلیف نہ پہنچے، گیارہ بجے کا وقت عموماً آرام کا وقت ہوتا ہے، اور اس وقت آپ کے پڑھنے سے دُوسروں کی نیند اور راحت میں خلل واقع ہوسکتا ہے۔ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ کام کاج نمٹا کر نمازِ عشاء پڑھ کر جس قدر جلدی ممکن ہو سو جایا کریں، آخرِ شب میں تہجد کے وقت اُٹھ کر کچھ نوافل پڑھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرلیا کریں (اور عورتوں کو تلاوت بھی آہستہ کرنی چاہئے، اتنی بلند آواز سے نہیں کہ آواز نامحرموں تک جائے)، سردیوں میں تو انشاء اللہ اچھا خاصا وقت مل جایا کرے گا، اور گرمیوں میں اگر اس وقت تلاوت کا وقت نہ ملے تو نمازِ فجر کے بعد کرلیا کریں، یہ موزوں ترین وقت ہے۔ اور آپ نے جو لکھا ہے کہ جس دن سے آپ کے شوہر نے آپ کو بے وقت پڑھنے پر ٹوکا ہے، اس دن سے نماز و قرآن کی طرف دِل راغب نہیں ہوتا، اس سے آپ کے نفس کی چوری نکل آئی، اگر آپ نماز وتلاوت رضائے الٰہی کے لئے کرتی تھیں تو اب اس سے بے رغبتی کیوں ہوگئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تلاوت کرنے پر نفس کا کوئی چھپا ہوا مکر تھا، اس سے توبہ کیجئے، خواہ رغبت ہو یا نہ ہو، نماز وتلاوت کا اہتمام کیجئے، مگر بے وقت نہیں۔

بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، چھونا نہیں

س..... قرآن شریف کو چھونے کے لئے یا ہاتھ میں لینے کے لئے یا کوئی آیت دیکھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ انسان بغیر وضو کے بھی پاک ہوتا ہے، شاید قرآن شریف کے اُوپر ہی جو آیت درج ہوتی ہے اس کا مفہوم بھی ایسا ہی ہے کہ پاک لوگ چھوتے ہیں یہ کتاب، وغیرہ، اُمید ہے ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج..... بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

نابالغ بچے قرآنِ کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں

س..... چھوٹے بچے بچیاں مسجد، مدرسے میں قرآن پڑھتے ہیں، پیشاب کر کے آبدست نہیں کرتے، بلا وضو قرآن چھوتے ہیں، معلم کا کہنا ہے کہ جب تک بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، تب تک وہ بلا وضو قرآن چھو سکتا ہے۔ چار پانچ سال کے اکثر بچے بار بار پیشاب کو جاتے ہیں، ریاح آتی رہتی ہے، ان کے لئے ہر دس پندرہ منٹ پر وضو کرنا بہت مشکل کام ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتنی عمر کے بچے بلا وضو قرآن چھو سکتے ہیں؟

ج..... چھوٹے نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں، ان کا بلا وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا دُرست ہے۔

سوتے وقت لیٹ کر آیت الکرسی پڑھنے میں بے ادبی نہیں

س..... آیت الکرسی جو میں رات کو پڑھ کر سوتی ہوں، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب لیٹ جاتی ہوں تو یاد آتا ہے، لیٹ کر پڑھنے سے بے ادبی تو نہیں ہوتی؟ ضرور بتایئے۔

ج..... لیٹ کر پڑھنا جائز ہے، بے ادبی نہیں۔

ایک دن میں قرآن ختم کرنا

س ایک عورت یہاں پر تبلیغ کرتی ہے، وہ کہتی ہے کہ آپ لوگ جو عورتیں ایک ساتھ مل کر ختم پڑھتی ہیں وہ ناجائز ہے، کیونکہ ایک دن میں پورا قرآن ختم کرنا منع ہے،

ایک قرآن کم از کم تین دن میں ختم کرنا چاہئے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ خالق دیناہال یا دُوسری جگہ تراویح میں ایک رات میں پورا ختم کیا گیا، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا کہ: یہ لوگ بھی سخت گناہگار ہیں۔ برائے مہربانی صحیح صورتِ حال سے ہم کو آگاہ کریں۔

ج..... حدیث میں تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم کرنے کی ممانعت آئی ہے، کیونکہ اس صورت میں تدبر و تفکر نہیں ہوسکتا، مطلقاً ممنوع نہیں، کیونکہ بہت سے سلف سے ایک رات میں قرآنِ کریم ختم کرنا بھی منقول ہے۔ عورتیں جہاں مل کر قرآنِ کریم ختم کرتی ہیں، اس میں دُوسری خرابیاں ہوسکتی ہیں، مثلاً: عورتوں کا بن ٹھن کر آنا، صحیح تلاوت نہ کرنا، تلاوت کے دوران دُنیا بھر کی باتیں نمٹانا، وغیرہ، وغیرہ۔ تاہم اگر چند آدمی مل کر ختم کریں تو حدیث کی ممانعت کے تحت داخل نہیں، کیونکہ حدیث میں ایک آدمی کے تین دن سے پہلے ختم کرنے کو منع فرمایا ہے نہ کہ چند آدمیوں کے ختم کرنے کو۔ اور آپ نے جو خالق دیناہال میں تراویح کا حوالہ دیا ہے، یہ بھی صحیح نہیں، تراویح میں ایک رات میں جو قرآنِ کریم ختم کیا جاتا ہے وہ اتنی تیزی سے پڑھا جاتا ہے کہ الفاظ صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آتے، اس طرح پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے۔

نامحرَم حافظ سے قرآنِ کریم کس طرح پڑھے؟

س..... مولانا صاحب! قاری صاحب سے جو کہ نامحرَم ہوتا ہے، اگر کوئی لڑکی ان سے قرآنِ پاک حفظ کرنا چاہے، تو آپ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ گناہ تو نہیں ہوگا؟ کیونکہ میری کزن قاری صاحب سے قرآن شریف حفظ کر رہی ہے۔

ج..... نامحرَم حافظ سے قرآنِ کریم یاد کرنا، پردہ کے ساتھ ہو تو گنجائش ہے، بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو، مثلاً: دونوں کے درمیان تنہائی نہ ہو، اگر فتنے کا احتمال ہو تو جائز نہیں۔

قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا دُرست نہیں

س..... مراہقہ لڑکی کو قرآن مجید پڑھانا کیسا ہے؟ آج کل جو حفاظِ کرام یا مولوی صاحبان مسجد میں بیٹھ کر مراہقہ لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج..... قریب البلوغ لڑکی کا حکم جوان ہی کا ہے، بغیر پردے کے پڑھانا موجبِ فتنہ ہے۔

قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

س..... اگر قرآنِ پاک ہاتھ سے گر جائے تو اس کے برابر گندم خیرات کر دینا چاہئے، اگر کوئی دینی کتاب مثلاً: حدیث، فقہ وغیرہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج..... قرآنِ کریم ہاتھ سے گر جانے پر اس کے برابر گندم خیرات کرنے کا مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے، یہ کسی کتاب میں نہیں۔ اس کوتاہی پر توبہ و اِستغفار کرنا چاہئے اور صدقہ خیرات کرنے کا بھی مضائقہ نہیں۔

رشتے کے لئے وظیفہ

س..... میں ایک بیوہ عورت ہوں، میری ایک بیٹی ہے جس کا رشتہ کافی سالوں کی کوششوں کے باوجود نہیں ہو رہا ہے، میری خواہش ہے کہ اس کا رشتہ کسی صالح اور دِین دار گھرانے میں ہو جائے، آنجناب اس کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں۔ میرا بیٹا دُبئی میں ملازمت کرتا ہے، پہلے پہل تو کام صحیح ہوتا رہا، لیکن کچھ عرصے سے حالات صحیح نہیں ہیں، ہمارے گھر میں تعویذ بھی کوئی پھینکتا ہے، اس کے بعد پریشانی آتی ہے۔

ج..... دِل سے دُعا کرتا ہوں، نمازِ عشاء کے بعد اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف اور درمیان میں گیارہ سو مرتبہ ''یا لطیف'' پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں، اللہ رَبّ العزّت آپ کی مشکل کو آسان فرمائے۔

شہد کی مکھی کے کاٹے کا دَم

س ہمارے گھر کسی کو شہد کی مکھی کاٹ لیتی تھی تو ہماری والدہ سورۃ الناس پڑھ

کر دم کرتی تھیں، مگر سورۃ الناس پڑھتے ہوئے ''ناس'' کا ''س'' ہٹا کر صرف حرف ''نا'' پڑھتی تھیں، کچھ دن پہلے میں نے بھی اسی طرح سورۃ پڑھی تو مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ قرآن شریف کی تحریف تو نہیں ہے؟ آنجناب رہنمائی فرمائیں۔

ج.....اگر ''نا'' کا لفظ آیت کے ساتھ ملایا نہیں جاتا، بلکہ آیت پوری پڑھ کر پھر یہ لفظ بولا جاتا ہے تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

پریشانیوں سے حفاظت کا وظیفہ

س..... ہماری ساری زندگی عذابوں میں گزری، باپ نشئی اور غلط عورتوں کے چکر میں رہنے والا تھا، ماں اس غم میں چل بسی۔ ایک اُمید تھی کہ شادی ہوئی تو حالات بدل جائیں گے، مگر شوہر بھی نشئی نکلا، ہم چار بہنیں ہیں، مگر ایک بھی سکھی نہیں، ایک کو طلاق ہو چکی ہے، ایک کی اتنی عمر ہونے کے باوجود شادی نہیں ہوئی، میرے شوہر روزانہ شراب کے نشے میں مار کٹائی کا بازار گرم رکھتے ہیں، طلاق تک نوبت پہنچتی ہے، چوتھی کا بھی یہی حال ہے، کوئی وظیفہ بتائیں اور دُعا بھی فرمائیں۔

ج.....آپ نے جو حالات لکھے ہیں، اس پر صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ یہ دُنیا راحت کی جگہ نہیں، بلکہ راحت کی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، اللہ نصیب فرمائے۔ اس لئے جیسے بھی حالات ہوں، صبر وشکر کے ساتھ وقت گزارنا چاہئے، پانچ وقت کی نماز کی پابندی کریں اور ہر نماز کے بعد سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ یہ سب سے بڑا وظیفہ ہے۔ اپنے بچوں کو دِینی تعلیم دِلائیں، ٹی وی وغیرہ ہے تو اس کو گھر سے نکال دیں، اور اپنے شوہر کو میرے پاس بھیجیں، میں ان کو مفید مشورہ دوں گا۔

بے خوابی کا وظیفہ

س..... میں بے خوابی کی تکلیف سے پریشان رہتی ہوں، ایک صاحب نے مجھ کو

دُرود تاج اور سورۂ توبہ کی آخری دو آیات پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پینے کو کہا ہے، مجھے پہلے سے آرام ہے، مگر کچھ لوگوں نے مجھے کہا کہ دُرودِ تاج نہیں پڑھنا چاہئے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج..... سورۂ یٰسین پڑھ کر دَم کر کے پانی پی لیا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

چلتے پھرتے یا مجلس میں ذکر کرتے رہنا جبکہ ذہن متوجہ نہ ہو، کیسا ہے؟

س..... میری عادت ہے کہ میں اکثر یہ کوشش کرتا ہوں کہ ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ'' کا وِرد کرتا رہوں، چنانچہ یوں ہوتا ہے کہ میں کسی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہوں اور دِل میں وِرد کرتا رہتا ہوں، اسی طرح کالج آتے جاتے یا کلاس رُوم میں بیٹھے وِرد کرتا رہتا ہوں اور درمیان میں لوگوں سے بات چیت بھی کر لیتا ہوں، یعنی یہ ذکر خشوع و خضوع کے بغیر ہوتا ہے اور دھیان اکثر کسی اور طرف ہوتا ہے، کیا جان بوجھ کر اس طرح ذکر کرنا صحیح ہے یا ذکر کی بے ادبی ہے؟ نیز ایک عالم فرماتے ہیں کہ صرف ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ'' کا وِرد صحیح نہیں بلکہ نو دس دفعہ کے بعد ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ'' کے ساتھ کم از کم ایک بار ''محمد رسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کہنا ضروری ہے، نیز صرف یہ ذکر نہ کریں بلکہ بدل بدل کر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ سب کا وِرد کریں۔ جبکہ میرے خیال میں تو یہ پابندی لازمی نہیں جبکہ احادیث میں کثرت کلمہ طیبہ کی ترغیب آئی ہے اور کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ صرف یہی ذکر کرنا منع ہے، اس بارے میں بھی آپ رہنمائی فرماویں۔

ج..... کلمہ شریف کا لساناً یا قلباً ذکر کرتے رہنا مطلوب بھی ہے اور محمود بھی، اور درمیان میں ضروری بات چیت کا ہو جانا خلافِ ادب نہیں، خشوع اور خضوع اگر نصیب ہو جائے تو سبحان اللہ، ورنہ نفسِ ذکر بھی خالی از فائدہ نہیں کہ اس کی برکت سے اِن شاء اللہ خشوع بھی نصیب ہوگا، وقفے وقفے سے درمیان میں ''محمد رسول اللہ'' صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور کہہ لینا چاہئے، اور دیگر اذکار بھی اگر وقتاً فوقتاً ہو تو بہت اچھا ہے، ورنہ جس ذکر کے ساتھ قلب کو مناسبت ہو جائے وہی اَنفع ہے، اِن شاء اللہ اسی سے بیڑا پار ہو جائے گا۔

درجات کی بلندی کے لئے وظائف پڑھنا

س سوال یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حدیث ہے کہ جو

شخص جمعہ کے دن بعد نمازِ عصر اسی ہیئت پر بیٹھ کر ۸۰ دفعہ دُرود شریف پڑھے گا اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسّی درجے جنت میں بڑھیں گے۔ سوال یہ ہے کہ جن کی عمر ابھی ۸۰ سال نہیں ہوئی تو ان کے ۸۰ سال کے گناہ کیسے معاف ہوں گے؟

ج..... اگر اَسّی سال کی عمر ہوئی تو گناہ معاف ہو جائیں گے، ورنہ اتنے درجات بلند ہو جائیں گے۔

س..... اِستغفار، دُرود شریف، دُعائیں، تیسرا کلمہ سب سے زیادہ ثواب کس چیز کے پڑھنے کا ہے؟

ج..... کلمہ شریف سب سے افضل ہے (تیسرا کلمہ بھی اس میں داخل ہے)، دُوسرے مرتبے پر دُرود شریف ہے، اور تیسرے مرتبے پر اِستغفار ہے، مگر ہم جیسے لوگ جو گناہوں میں ملوّث ہیں ان کے لئے اِستغفار افضل ہے، تاکہ ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک ہو کر دُرود شریف اور کلمہ شریف پڑھ سکیں۔

ماثورہ دُعائیں پڑھنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟

س..... مختلف احادیث میں بعض دُعاؤں کے پڑھنے پر جان و مال وغیرہ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے، یا طلب پوری ہونے کی خوشخبری وغیرہ ہے۔ اس بارے میں ایک آدمی کی سوچ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے ناتے ہمارا یہ ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات غلط نہیں ہو سکتی، دُوسری طرف بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ ہم حدیث میں منقول کوئی دُعا وغیرہ پڑھتے ہیں لیکن حدیث میں منقول مقصد حاصل نہیں ہوتا، اس کی وجہ دراصل یقین کی کمی اور اعمال کی کمی ہوتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ برحق ہے، لیکن بعض اوقات ہمارے ان دُعاؤں کے پڑھنے میں جیسا استحضار ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا اور کبھی ہمارے اعمالِ بد اس مقصد سے مانع ہو جاتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے کہ اطباء ایک دوا کی خاصیت بیان کرتے ہیں جس کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے لیکن کبھی دوا کا وہ مطلوب اثر ظاہر نہیں ہوتا، تو اس کا سبب یہ نہیں

کہ یہ دوا اثر نہیں رکھتی بلکہ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ کوئی عارض اس اثر سے مانع ہو جاتا ہے۔

ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

س..... آپ سے ایک بات پوچھنا ہے، وہ یہ کہ ہماری دُعائیں کیوں پوری نہیں ہوتیں؟ بعض لوگ نہ نماز قرآن پڑھتے ہیں، نہ حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں، مگر پھر بھی انہیں کوئی پریشانی، کوئی غم نہیں، کوئی بیماری نہیں، خوشحال ہیں اور ہر طرح سے خوش اور دُنیاداری میں مگن ہیں، جبکہ بعض لوگ نماز، قرآن کے پابند بھی ہیں، مختلف پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں، بیماری جان نہیں چھوڑتی، ایسے میں بہت افسوس ہوتا ہے، آخر اس طرح سے کیوں ہے؟ خدا تعالیٰ ان کی کیوں نہیں سنتا؟ اس پر خودکشی کے خیال آنے لگتے ہیں۔

ج..... یہاں چند باتیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیں۔

اوّل یہ کہ کسی شخص کی دُعا کا بظاہر قبول ہونا، اس کے مقبول عنداللہ ہونے کی دلیل نہیں، اور کسی شخص کی دُعا کا بظاہر قبول نہ ہونا اس کے مردود ہونے کی علامت نہیں، بلکہ بعض اوقات معاملہ برعکس ہوتا ہے کہ ایک شخص عنداللہ مقبول ہے مگر اس کی دُعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں، اور دُوسرا شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ ہے مگر اس کی دُعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ شیخ تاج الدین ابن عطاء اللہ اسکندری رحمہ اللہ کی کتاب میں ایک حدیث پڑھی تھی، جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اس کا کام فوراً کردو، کیونکہ اس کا ہاتھ پھیلانا مجھے پسند نہیں، اور ایک شخص دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اس کا کام کرنے میں توقف کرو، کیونکہ اس کا ہاتھ پھیلانا اور میرے سامنے اس کا گڑگڑانا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔

دوم یہ کہ کسی شخص کو دُعا کی توفیق ہو جانا بہت بڑی نعمت ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس کو یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ اس کی دُعا قبول ہوگی یا نہیں؟ بلکہ یقین رکھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنی رحمت سے دُعا ضرور قبول فرمائیں گے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں حدیث ہے کہ حق تعالیٰ بہت ہی کریم اور صاحبِ حیا

ہیں، جب بندے اس کی پاک بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتے ہیں تو اس کو شرم آتی ہے کہ وہ ان کو خالی ہاتھ واپس کردیں۔

سوم یہ کہ ہماری کوتاہ نظری اور غلط فہمی ہے کہ ہم جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، اگر وہی چیز مل جائے تو ہم سمجھتے ہیں دُعا قبول ہوگئی، اور اگر وہی مانگی ہوئی چیز نہ ملے تو سمجھتے ہیں کہ دُعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ قبولیتِ دُعا کی صرف یہی ایک شکل نہیں۔ مسندِ احمد کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب بھی بندۂ مسلم دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دُعا کی برکت سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں، یا تو جو کچھ اس نے مانگا وہی عطا فرمادیتے ہیں، یا اس کی دُعا کو ذخیرۂ آخرت بنادیتے ہیں، یا اس دُعا کی برکت سے اس شخص سے کسی آفت کو ٹال دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

الغرض! دُعا تو ضرور قبول ہوتی ہے، لیکن قبولیت کی شکلیں مختلف ہیں، اس لئے بندے کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے اور پورا اطمینان رکھے کہ حق تعالیٰ شانہ اس کے حق میں بہتر معاملہ فرمائیں گے، دُعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ سے تنگ دِل ہوجانا، اور اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوکر خودکشی کے خیالات میں مبتلا ہونا آدمی کی کم ظرفی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بندے کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے، عرض کیا گیا کہ جلد بازی کا کیا مطلب؟ ارشاد فرمایا کہ: جلد بازی یہ ہے کہ آدمی یوں سوچنے لگے کہ میں نے بہتیری دُعائیں کیں مگر قبول ہی نہیں ہوئیں اور تھک کر دُعا کرنا چھوڑ دے۔

جب ہر چیز کا وقت مقرر ہے، تو پھر دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟

س..... میں نے سنا ہے اور یقین بھی ہے اس بات پر کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، مثلاً: شادی، موت، پیدائش وغیرہ۔ تو پھر ہم لوگ دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ مثلاً: بعض لڑکیاں شادی کے لئے وظیفے پڑھتی ہیں تو کیا فائدہ؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے شادی کا جو وقت مقرر کیا ہے، شادی تو اسی وقت پر ہوگی۔ کیا ہمارے وظیفے پڑھنے اور دُعائیں مانگنے سے

پہلے ہوجائے گی؟ ہمارے دُعائیں مانگنے سے کیا خدا تعالیٰ تقدیر کا لکھا بدل دے گا؟

ج..... اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو دارالاسباب بنایا ہے، اور دُعا بھی اسباب میں سے ایک سبب ہے، اور اسباب تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ تقدیر کے ماتحت ہیں۔ دیکھئے! ہم بیمار پڑتے ہیں تو علاج معالجہ کرتے ہیں، یہ علاج معالجہ بھی تقدیر کے ماتحت ہے، اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو علاج معالجے سے شفا ہوجائے گی، اور اگر منظور نہیں ہوگا تو نہیں ہوگی۔ یہی حال دُعاؤں کا سمجھنا چاہئے کہ یہ بھی تقدیر کے ماتحت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو مانگی ہوئی چیز مل جائے گی، نہیں منظور ہوگا تو نہیں ملے گی، اور یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ دُعا اپنی احتیاج اور بندگی کے اظہار کے لئے ہے، اس لئے بندے کو اپنا کام (اظہار عجز و بندگی) کرتے رہنا چاہئے، اللہ تعالیٰ کا کام اس پر چھوڑ دینا چاہئے:

حافظ وظیفہ تو دُعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نہ شنید یا شنید

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا وظیفہ

س..... میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتی ہوں، مہربانی کرکے کوئی ایسا پڑھنے کا عمل بتایئے کہ ہمیں خواب میں یا بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو، مجھے بڑا شوق ہے، کوئی ایسا پڑھنے کا عمل بتایئے کہ ہم آسانی سے کرسکیں اور میری طرح دُوسرے لوگ جو اس کے خواہش مند ہیں وہ کرسکیں۔

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوجانا بڑی سعادت ہے، یہ ناکارہ تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے ذوق کا عاشق ہے، ان کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ: حضرت! دُعا کیجئے کہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجائے۔

ارشاد فرمایا: ''بھائی! تمہارا بڑا حوصلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چاہتے ہو، ہم تو اپنے آپ کو اس لائق بھی نہیں سمجھتے کہ خواب میں روضۂ اطہر ہی کی زیارت

ہوجائے۔"

بہرحال اکابر فرماتے ہیں کہ دو چیزیں زیارت میں معین و مددگار ہیں، ایک ہر چیز میں اِتباعِ سنت کا اہتمام، دوم کثرت سے دُرود شریف کو وِردِ زبان بنانا۔

تحفۂ دُعا (دُعائے انسؓ)

س.....آج کل جیسا کہ آپ جانتے ہیں ملکی حالات خراب ہیں، جلاؤ گھیراؤ کی فضا ہے، کسی کی جان و مال اور عزّت محفوظ نہیں، اس کے لئے دُعا بتلادیں۔ ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی دُعا حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی، اگر اس کی نشاندہی ہوجائے تو عنایت ہوگی۔

ج.....آپ کی خواہش پر وہ دُعا تحریر کی جاتی ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی۔ اس کی برکت سے وہ ہر قسم کے مظالم اور فتنوں سے محفوظ رہے۔ اس دُعا کو علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں نقل فرمایا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس کی شرح فارسی زبان میں تحریر فرمائی ہے، اور اس کا نام "استیناس انوار القبس فی شرح دعاء انس" تجویز فرمایا ہے، ذیل میں ہم دُعائے انسؓ اور اس کی فارسی شرح کا اُردو ترجمہ پیش کرتے ہیں، آنجناب، حضرات علماء وطلباء و مبلغینِ اسلام اور تمام اہلِ اسلام صبح وشام اس دُعا کو پڑھا کریں، اِن شاءاللہ انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، وہ دُعا یہ ہے:

"بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللهُ، اَللهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ، وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ

عَنِيْدٍ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ."

غیبت کی سزا

س..... کیا غیبت کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ جس آدمی کی غیبت کی جاتی ہے غیبت کرنے والے گناہگار ہو جاتا ہے، مگر جس کی غیبت کی جاتی ہے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کیا جس کی غیبت کی جاتی ہے واقعی اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں؟

ج..... غیبت کرنے والے سے اس کی نیکیاں لے کر جس کی غیبت کی گئی ہو اس کو دِلائی جائیں گی، اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو جس کی غیبت کی گئی اس کے گناہ غیبت کے بقدر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ تمام حقوق العباد کا یہی مسئلہ ہے، اِلّا یہ کہ اللہ تعالیٰ صاحبِ حق کو اپنے پاس سے عطا فرما کر اس سے معاف کرا دیں تو ان کا فضل ہے۔

سلام ومصافحہ

اسلام میں سلام کرنے کی اہمیت

س..... اسلام میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا اہمیت رکھتا ہے، کیا مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہئے؟ صرف مسلمان کے سلام کا جواب دینا چاہئے یا غیر مسلم کو بھی سلام کا جواب دینا چاہئے؟

ج..... سلام کہنا سنت ہے، اور اس کا جواب دینا واجب ہے، جو پہلے سلام کرے اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جواب دینے والے کو دس۔ غیر مسلم کو ابتدا میں سلام نہ کہا جائے اور اگر وہ سلام کہے تو جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہہ دیا جائے۔

نامحرَم عورت کے سلام کا جواب دینا شرعاً کیسا ہے؟

س..... عورتوں کو نامحرَم مرد سلام نہیں کرسکتا، اگر عورت سلام میں پہل کردے تو جواب دیا جائے یا نہیں؟ میرے کام کاج میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مختلف گھروں میں جانا پڑتا ہے، بعض خواتین کو میں، اور وہ مجھے جانتی ہیں، گو کہ ہم سلام نہ کریں مگر اوّل تو وہ خواتین پردہ نہیں کرتیں، دوئم یہ کہ جس کام کے متعلق میں ان کے گھر گیا ہوں اس پر بات چیت ہوتی ہے، لہٰذا پوچھنا یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو سلام کیا جائے یا نہیں؟ یا سلام کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

ج..... جوان عورتوں کو سلام کہنا جائز نہیں، اگر وہ سلام کریں تو دِل میں جواب دے دیا جائے۔ نامحرَم مردوں اور عورتوں کو ایک دُوسرے کے سامنے بے محابا آنا جائز نہیں، اگر کوئی شخص فسادِ معاشرت کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو تو اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ اِستغفار کرتا رہے۔

ٹی وی اور ریڈیو کی نیوز پر عورت کے سلام کا جواب دینا

س..... ٹی وی اور ریڈیو پر خبروں سے پہلے نیوز ریڈر (خواتین) سلام کرتی ہیں، جیسا کہ تاکید ہے کہ سلام کا جواب دینا چاہئے، کیا یہ خواتین جو سلام کرتی ہیں، اس کا جواب دینا چاہئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہاں تو اس کی کوئی دلیل؟ اُمید ہے تفصیلی جواب سے میری اور کئی مسلمانوں کی اُلجھن ختم کردیں گے۔

ج..... میرے نزدیک تو عورتوں کا ٹی وی اور ریڈیو پر آنا ہی شرعاً گناہ ہے، کیونکہ یہ بے پردگی اور بے حیائی ہے۔ ان کے سلام کا جواب بھی نامحرَموں کے لئے ناروا ہے۔

تلاوتِ کلامِ پاک کرنے والے کو سلام کہنا

س..... جب کوئی آدمی کلام پاک کی تلاوت کررہا ہو، ایسی حالت میں اسے سلام دیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ اگر سلام دے دیا جائے تو کیا اس پر جواب دینا واجب ہوجاتا ہے؟

ج..... اس کو سلام نہ کہا جائے اور اس کے ذمے سلام کا جواب ضروری نہیں۔

ناموں سے متعلق

بچوں کے نام رکھنے کا طریقہ

س..... مسلمان بچے کا نام تجویز کرتے وقت قرآن شریف سے نام کے حروف نکالنا اور بچے کے نام کے حروف کے اعداد اور تاریخِ پیدائش کے اعداد کو آپس میں ملا کر نام رکھنے کا طریقہ کس حد تک دُرست ہے؟ بچے کا نام تجویز کرنے کا صحیح اسلامی طریقہ کیا ہے؟ قرآن وسنت کی رُو سے بتائیں۔

ج..... قرآن وسنت میں علم الاعداد پر اعتماد کرنے کی اجازت نہیں، لہٰذا یہ طریقہ غلط ہے۔ نام رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے حسنیٰ کی طرف نسبت کر کے نام رکھے جائیں، اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے بزرگوں کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔

ناموں کو صحیح ادا نہ کرنا

س..... ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کے نام ان کے باپ کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، جیسے: رضیہ عبدالرحیم، فاطمہ کلیم وغیرہ۔ ان کی تعلیمی اسناد بھی اسی نام سے ہوتی ہیں، شادی کے بعد ان کے ناموں کے ساتھ شوہر کے نام مثلاً رضیہ رحیم کی جگہ رضیہ جمال، فاطمہ کلیم کی جگہ فاطمہ کاشف، خدانخواستہ شوہر فوت ہو جاتا ہے تو پھر یہ نام تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان ناموں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج..... باپ کا یا شوہر کا نام محض شناخت کے لئے ہوتا ہے، بچی کی جب تک شادی نہیں ہوتی اس وقت تک اس کی شناخت ''دخترِ فلاں'' کے ساتھ ہوتی ہے، اور شادی کے بعد ''زوجہ فلاں'' کے ساتھ۔ شرعاً ''دخترِ فلاں'' کہنا بھی صحیح ہے اور ''زوجہ فلاں'' کہنا بھی۔

بچوں کے غیر اسلامی نام رکھنا

س..... آج کل بہت سے لوگ اپنے بچوں کے نام اسلام کے ناموں (یعنی جو

نام پہلے لوگ رکھتے تھے) کے مطابق نہیں رکھتے، کیا اس سے گناہ نہیں ہوتا؟

ج..... اولاد کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے نام اچھے رکھے جائیں، اس لئے مسلمانوں کا اپنی اولاد کا نام غیر اسلامی رکھنا بُرا ہے۔

''آسیہ'' نام رکھنا

س..... میرا نام ''آسیہ خاتون'' ہے اور میں بہت سے لوگوں سے سن سن کر تنگ آچکی ہوں کہ اس نام کے معنی غلط ہیں اور یہ نام بھی نہیں رکھنا چاہئے۔

ج..... لوگ غلط کہتے ہیں، ''آسیہ'' نام صحیح ہے، عین اور صاد کے ساتھ ''عاصیہ'' نام غلط ہے، اوران دونوں کے معنی میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

''محمد احمد'' نام رکھنا کیسا ہے؟

س..... کیا ''محمد احمد'' بچے کا نام رکھ سکتے ہیں؟

ج..... کوئی حرج نہیں۔

اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام رکھنا

س..... اگر کوئی عورت اپنے نام کے ساتھ خاوند کا نام لگائے تو یہ کیسا ہے؟

ج..... کوئی حرج نہیں، انگریزی طرز ہے۔

بچوں کے نام کیا تاریخِ پیدائش کے حساب سے رکھے جائیں؟

س..... کیا بچوں کے نام تاریخِ پیدائش کے حساب سے رکھنے چاہئیں؟ عدد وغیرہ ملا کر بہتر اور اچھے معنی والے نام رکھ لینے چاہئیں؟ اسلام کی رُو سے جواب بتایئے۔

ج..... عدد ملا کر نام رکھنا فضول چیز ہے، معنی ومفہوم کے لحاظ سے نام اچھا رکھنا چاہئے، البتہ تاریخی نام رکھنا جس کے ذریعہ سنِ پیدائش محفوظ ہو جائے، صحیح ہے۔

بچی کا نام ''تحریم'' رکھنا شرعاً کیسا ہے؟

س..... میں نے اپنی بیٹی کا نام ''تحریم'' رکھا ہے، معنوی اعتبار سے اس لفظ کا

مطلب ہے: ۱- حرمت والی، ۲- نماز سے پہلے پڑھی جانے والی تکبیر یعنی ''تکبیرِ تحریمہ''، ۳- منع کی گئی وغیرہ۔ کچھ علماء وعام لوگوں کا خیال ہے کہ میں نے بیٹی کا نام دُرست نہیں رکھا، براہِ کرم آپ اس سلسلے میں میری راہ نمائی فرمائیں۔

ج..... ''تحریم'' کے معنی ہیں: ''حرام کرنا''، آپ خود دیکھ لیجئے کہ یہ نام بچی کے لئے کس حد تک موزوں ہے...!

لڑکیوں کے نام ''شازیہ، روبینہ، شاہینہ'' کیسے ہیں؟

س..... کیا لڑکیوں کے نام ''شازیہ، روبینہ اور شاہینہ'' غیر اسلامی نام ہیں؟

ج..... مہمل نام ہیں۔

''نائلہ'' نام رکھنا

س..... ''نائلہ'' کیا عربی لفظ ہے؟ اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ یہ عزیٰ، لات اور نائلہ وغیرہ بتوں کے نام ہیں، جن کی کسی زمانے میں پوجا کی جاتی تھی، لیکن آج کل ''نائلہ'' نام لڑکیوں کا بڑے شوق سے رکھا جارہا ہے، کیا شرعاً ''نائلہ'' نام رکھنا جائز ہے؟

ج..... جی ہاں! عربی لفظ ہے، جس کے معنی ہیں: ''عطیہ، سخی، حاصل کرنے والی''۔ یہ بعض صحابیات کا بھی نام تھا (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا بھی)، اگر یہ ناجائز ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تبدیل کرنے کا حکم فرماتے۔

وضواور غسل کے مسائل

اعضائے وضو کا تین بار دھونا کامل سنت ہے

س..... ہمارے اسلامیات کے اُستاد نے بتایا ہے کہ وضو کرتے وقت ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا وغیرہ جو کہ تین دفعہ دھویا جاتا ہے، دو دفعہ بھی دھویا جاسکتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج..... کامل سنت تین تین بار دھونا ہے، وضو دو بار دھونے بلکہ ایک ہی بار دھونے سے بھی ہو جائے گا، بشرطیکہ ایک بال کی جگہ بھی خشک نہ رہے۔

پہلے وضو سے نماز پڑھے بغیر دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے

س..... اگر کسی شخص کو غسلِ جنابت کی حاجت نہیں ہے، یعنی وہ پاک ہے، وہ صرف نہاتا ہے، ظاہر ہے نہانے میں اس کا جسم سر سے لے کر پیر تک بھیگے گا، اس صورت میں وہ شخص بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ یاد رہے کہ وہ شخص صرف نہایا ہے اس نے نہ نہانے سے پہلے اور نہ نہانے کے بعد وضو بنایا ہے، لیکن سر سے پیر تک پانی ضرور بہایا ہے۔

ج..... غسل کرنے سے وضو ہو جاتا ہے، اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھ سکتا ہے، بلکہ جب تک اس غسل سے کم سے کم دو رکعت نہ پڑھ لی جائیں یا کوئی دُوسری عبادت جس میں وضو شرط ہے ادا نہ کر لی جائے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔

ایک وضو سے کئی عبادات

س..... اگر وضو قرآنِ پاک پڑھنے کی نیت سے کیا، تو اس وضو سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج..... وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے، اور نہ صرف نماز، بلکہ اس وضو سے وہ تمام عبادات جائز ہیں جن کے لئے طہارت شرط ہے۔

کھڑے ہوکر بیسن میں وضو کرنا

س..... آج کل گھروں میں بیسن لگے ہوئے ہیں، اور لوگ زیادہ تر بیسن سے ہی کھڑے ہوکر وضو کر لیتے ہیں، وضو کھڑے ہوکر کرنے سے نماز ہو جاتی ہے؟؟

ج..... وضو تو اس طرح بھی ہو جاتا ہے (اور وضو صحیح ہو تو اس سے نماز پڑھنا بھی صحیح ہے) لیکن افضل یہ ہے کہ قبلہ رُخ بیٹھ کر وضو کرے۔

مسواک کرنا خواتین کے لئے بھی سنت ہے

س..... کیا نماز سے پہلے وضو میں مسواک کرنا عورتوں کے لئے بھی اسی طرح سنت ہے جیسے مردوں کے لئے؟

ج..... مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے، لیکن اگر ان کے مسوڑھے مسواک کے متحمل نہ ہوں تو ان کے لئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے، جبکہ مسواک کی نیت سے استعمال کریں۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

زخم سے خون نکلنے پر وضو کی تفصیل

س..... میرے ہاتھ پر زخم ہو گیا ہے، اور اکثر خون کا قطرہ ٹپکتا رہتا ہے، اور بسا اوقات حالتِ صلوٰۃ میں بھی خون گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے، کیا اس کو تر کئے بغیر مسح کی صورت میں نماز پڑھ لیا کروں یا جب قطرہ ٹپکے تو وضو تازہ کر لیا کروں؟ محقق جواب دے کر ممنون فرمادیں۔

ج..... یہاں دو مسئلے ہیں، ایک یہ کہ اگر زخم کو پانی نقصان دیتا ہے تو آپ زخم کی جگہ کو دھونے کے بجائے اس پر مسح کر سکتے ہیں۔ دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس میں سے خون ہر وقت رستا رہتا ہے اور کسی وقت بھی موقوف نہیں ہوتا تو آپ کو ہر نماز کے پورے وقت کے اندر ایک بار وضو کر لینا کافی ہے، اور اگر کبھی رستا ہے اور کبھی نہیں تو جب بھی خون نکل کر

بہہ جائے آپ کو دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا

س.....اگر دانت میں سے خون نکلتا ہو اور وضو بھی ہو تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج.....اگر اس سے خون کا ذائقہ آنے لگے یا تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔

نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

س.....نماز پڑھتے ہوئے نکسیر اگر نکل آئے تو نماز چھوڑنے کی اجازت ہوتی ہے؟

ج.....نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

کپڑے بدلنے اور اپنا سراپا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س.....اکثر بزرگ خواتین یہ کہتی ہیں کہ اگر گھر کے کپڑے پہنے وضو کر لیا اور پھر قرآن خوانی میں جانا ہے یا نماز پڑھنی ہے تو ہم وضو کرنے کے بعد دُوسرے کپڑے بدلتے وقت اپنے سراپا کو نہ دیکھیں، اپنا سراپا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں۔

ج.....خواتین کا یہ مسئلہ صحیح نہیں، کپڑے بدلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ اپنا سراپا (ستر) دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

آئینہ یا ٹی وی دیکھنے کا وضو پر اثر

س.....کیا آئینہ دیکھنے یا ٹی وی دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج.....آئینہ دیکھنے سے تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ ٹی وی دیکھنا گناہ ہے، اور گناہ کے بعد دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔

گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س.....کیا گڑیا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ میں نے سنا ہے کہ وضو سے گڑیا پر نظر پڑ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج.....گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

بچے کو دُودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س.....اگر وضو ہو اور بچے کو دُودھ پلایا جائے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج.....نہیں!

مصنوعی دانت کے ساتھ وضو

س.....مصنوعی دانت لگا کر وضو ہو جاتا ہے یا ان کا اُتارنا ضروری ہے؟

ج.....نکالنے کی ضرورت نہیں، ان کے ساتھ وضو دُرست ہے۔

وضو کے وقت عورت کے سر کا ننگا رہنا

س.....کیا وضو کرتے وقت عورت کا سر پر دوپٹہ اوڑھنا ضروری ہے؟

ج.....عورت کو حتی الوسع سر ننگا نہیں کرنا چاہئے، مگر وضو ہو جائے گا۔

سرخی، پاؤڈر، کریم لگا کر وضو کرنا

س.....عورت کے لئے ناخن پر پالش لگانا گناہ ہے کہ یہ لگانے سے وضو نہیں ہوتا، اور وضو نہیں تو نماز بھی نہیں، مگر مروّجہ کریم، پاؤڈر یا سرخی لگانا کیسا ہے؟ کیونکہ اس سے ناخن پالش کی طرح کوئی قباحت نہیں کہ وضو کا پانی اندر نہ جائے۔

ج.....ان میں اگر کوئی ناپاک چیز ملی ہوئی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، مگر ناخن پالش کی طرح سرخی کی تہ جم جاتی ہے، اس لئے وضو اور غسل کے لئے اس کا اُتارنا ضروری ہے؟

وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ صاف کرنا

س.....کیا وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ وغیرہ پونچھ لینے سے وضو باقی رہتا ہے یا نہیں؟

ج.....وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا جائز ہے، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

غسل کے مسائل

غسل کا طریقہ

س..... مولانا صاحب! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے مذہب میں غسل کرنے کا طریقۂ کار کیا ہے؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ہر مسلمان عورت کا واقف ہونا ضروری ہے، لیکن افسوس کہ بہت ہی کم مسلمان ایسے ہیں جو اس کی اہمیت اور صحیح طریقے سے واقف ہیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنے کالم میں اس مسئلے پر روشنی ڈالیں۔ جواب دیتے وقت ان باتوں کی بھی وضاحت کردیں کہ کیا غسل کرتے وقت پہلے وضو کرنا ضروری ہے؟ دوم یہ کہ غسل کرتے وقت کیا زیرِ ناف کپڑا باندھنا بھی ضروری ہے؟ اور سوم یہ کہ غسل کرتے وقت کون سی دُعائیں پڑھتے ہیں؟ کیا پانچوں کلمے پڑھنا ضروری ہیں یا صرف دُرود شریف پڑھ کر مقصد پورا ہوجاتا ہے؟ اور غسل لینے کا صحیح طریقہ اسلام میں کیا ہے؟

ج غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور استنجا کرے، پھر بدن پر کسی جگہ نجاست لگی ہو، اُسے دھوڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام بدن کو تھوڑا سا پانی ڈال کر ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہالے۔

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ ۱: کلی کرنا۔ ۲:- ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳: پورے بدن پر پانی بہانا۔ بدن کا اگر ایک بال بھی خشک رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا اور آدمی بدستور ناپاک رہے گا۔ ناک، کان کے سوراخوں میں پانی پہنچانا بھی فرض ہے، انگوٹھی چھلّہ اگر تنگ ہوں تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچانا بھی لازم ہے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔ بعض بہنیں ناخن پالش وغیرہ ایسی چیزیں استعمال کرتی ہیں جو بدن تک پانی پہنچنے نہیں دیتیں، غسل میں ان چیزوں کو اُتار کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔ بعض اوقات بے خیالی میں ناخنوں کے اندر آٹا لگا رہ جاتا ہے، اس کو نکالنا بھی ضروری ہے۔ الغرض! پورے جسم پر پانی

بہانا اور جو چیزیں پانی کے بدن تک پہنچنے میں رُکاوٹ ہیں ان کو ہٹانا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ عورتوں کے سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کو کھول کر ان کو تر کرنا ضروری نہیں، بلکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچالینا کافی ہے، لیکن اگر بال گندھے ہوئے نہ ہوں (آج کل عموماً یہی ہوتا ہے) تو سارے بالوں کو اچھی طرح تر کرنا بھی ضروری ہے۔

اب آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں:

✡ غسل سے پہلے وضو کرنا سنت ہے، اگر نہ کیا تب بھی غسل ہو جائے گا۔

✡ کپڑا باندھنا ضروری نہیں، مستحب ہے۔

✡ غسل کے وقت کوئی دُعا، کوئی کلمہ پڑھنا ضروری نہیں، نہ دُرود شریف ضروری ہے، بلکہ اگر جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو اس حالت میں دُعا، کلمہ اور دُرود شریف جائز ہی نہیں، برہنگی کی حالت میں خاموش رہنے کا حکم ہے، اس وقت کلمہ پڑھنا ناواقف عورتوں کی ایجاد ہے۔

خلافِ سنت غسل سے پاکی

س..... غسل اگر سنت کے مطابق ادا نہ کیا جائے تو کیا اس سے ناپاکی دُور نہیں ہوتی؟

ج..... اگر کلی کر لی، ناک میں پانی ڈالا اور پورے بدن پر پانی بہالیا تو طہارت حاصل ہوگئی، کیونکہ غسل میں یہی تین چیزیں فرض ہیں۔

حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کرے؟

س..... حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے؟

ج..... بس نجاست سے صفائی حاصل کرنا اور غسل کر لینا۔

عورت کو تمام بالوں کا دھونا ضروری ہے

س..... کیا میاں بیوی والے حقوق ادا کرنے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل میں سر کے بال دھونا بھی شامل ہے یا بال گیلے کئے بغیر بھی غسل کرنے سے عورت پاک ہو جاتی ہے؟

ج.....سر کے بال دھونا فرض ہے، اس کے بغیر غسل نہیں ہوگا، بلکہ اگر ایک بال بھی سوکھا رہ گیا تو غسل ادا نہیں ہوا۔ پرانے زمانے میں عورتوں سر گوندھ لیا کرتی تھیں، ایسی عورت جس کے بال گندھے ہوئے ہوں، اس کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ اپنی مینڈھیاں نہ کھولے اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچالے تو غسل ہو جائے گا، لیکن اگر سر کے بال کھلے ہوئے ہوں جیسا کہ آج کل عام طور پر عورتیں رکھتی ہیں تو پورے بالوں کا تر کرنا غسل کا فرض ہے، اس کے بغیر عورت پاک نہیں ہوگی۔

مہندی کے رنگ کے باوجود غسل ہو جاتا ہے

س..... ہماری بزرگ خواتین کا یہ فرمانا ہے کہ اگر ایام کے دوران مہندی لگائی جائے تو جب حنا کا رنگ مکمل طور پر اُتر نہ جائے پاکی کا غسل نہیں ہوگا۔

ج.....عورتوں کا یہ مسئلہ بالکل غلط ہے، غسل ہو جائے گا، غسل کے صحیح ہونے کے لئے مہندی کے رنگ کا اُتارنا کوئی شرط نہیں۔

قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے؟

س..... غسل کرتے وقت کون سی سمت ہونی چاہئے؟ آج کل غسل خانہ اور بیت الخلاء ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں، ایسے میں غسل کے لئے کس طرح سمت کا اندازلگایا جائے؟ نیز بیت الخلاء کے لئے کون سی سمت مقرر ہے؟

ج.....قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہئے اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہونی چاہئے، قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ غسل کی حالت میں اگر غسل بالکل برہنہ ہو کر کیا جارہا ہو تو اس صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہِ تنزیہی ہے، بلکہ رُخ شمالاً جنوباً ہونا چاہئے، اور اگر ستر ڈھانک کر غسل کیا جارہا ہو تو اس صورت میں کسی بھی طرف رُخ کر کے غسل کیا جاسکتا ہے۔

ناپاکی میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے

س..... یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ ناخن اور بال، ناپاکی کی حالت میں کاٹ سکتے ہیں یانہیں؟ یااس میں وقت، جگہ کی کوئی قید ہے؟

ج..... ناپاکی کی حالت میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے، لیکن اگر ناخن یا بال دھونے کے بعد کاٹے تو مکروہ بھی نہیں

کن چیزوں سے غسل واجب ہوجاتا ہے اور کن سے نہیں؟

ہم بستری کے بعد غسلِ جنابت مرد، عورت دونوں پر واجب ہے

س..... ہم بستری کے بعد کیا عورت پر بھی غسلِ جنابت واجب ہوجاتا ہے؟

ج..... مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہے۔

خواب میں خود کو ناپاک دیکھنا

س..... خواب میں اگر کوئی اپنے آپ کو ناپاک حالت میں دیکھے، مثلاً: حیض وغیرہ تو کیا غسل فرض ہوجاتا ہے یا صرف وضو سے نماز ہوجائے گی؟

ج..... محض خواب میں اپنے آپ کو ناپاک دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا، جب تک جسم پر کوئی نجاست ظاہر نہ ہو۔

عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں

س..... عورت کے جب بچہ پیدا ہوتا ہے، کیا اسی وقت غسل کرنا واجب ہے؟ چونکہ ہم نے سنا ہے کہ اگر عورت غسل نہ کرے گی تو اس کا کھانا پینا حرام اور گناہ ہے، جبکہ کراچی کے ہسپتالوں میں کوئی نہیں نہاتا؟

ج..... حیض ونفاس والی عورت کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے، جب تک وہ پاک نہ ہوجائے اس پر غسل فرض نہیں، اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی وقت غسل کرنا واجب ہے، بلکہ جب خون بند ہوجائے تو اس کے بعد غسل واجب ہوگا۔

تیمّم

تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

س..... ہمارے خاندان کی اکثر خواتین تیمّم کر کے نماز پڑھتی ہیں، جبکہ گھر میں پانی بھی موجود ہوتا ہے، اور خواتین کو کوئی ایسی بیماری بھی نہیں ہے، جس میں پانی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، کیا ایسی نمازیں قبول ہوں گی؟ ایسی نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج..... تیمّم کی اجازت صرف ایسی صورت میں ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، جو شخص پانی استعمال کرسکتا ہے اس کا تیمّم جائز نہیں، نہ اس کی نماز صحیح ہوگی، اور پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ پانی میسر ہی نہ آئے، یہ صورت عموماً سفر میں پیش آسکتی ہے، پس اگر پانی ایک میل دُور ہو، یا کنواں تو ہے مگر کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی صورت نہیں، یا پانی پر کوئی درندہ بیٹھا ہے، یا پانی پر دُشمن کا قبضہ ہے اور اس کے خوف کی وجہ سے پانی تک پہنچنا ممکن نہیں، تو ان تمام صورتوں میں اس شخص کو گویا پانی میسر نہیں اور وہ تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

دُوسری صورت یہ ہے کہ پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے اور وضو یا غسل سے جان کی ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہوجانے کا یا بیماری کے طول پکڑ جانے کا اندیشہ ہے، یا خود وضو یا غسل کرنے سے معذور ہے اور کوئی دُوسرا آدمی وضو اور غسل کرانے والا موجود نہیں، تو ایسا شخص تیمّم کرسکتا ہے۔

جو خواتین ان معذوریوں کے بغیر تیمّم کرلیتی ہیں ان کا تیمّم کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ اور طہارت کے بغیر نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے؟

تیمم کرنے کا طریقہ

س.....تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

ج..... پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لیجئے اور اچھی طرح منہ پر مل لیجئے کہ ایک بال کی جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک مل لیجئے۔ (وضو اور غسل کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے)

تیمم کن چیزوں سے جائز ہے؟

س.....تیمم کن چیزوں سے ہوسکتا ہے؟ مثلاً: سیمنٹ والا فرش، صاف کپڑا، مٹی وغیرہ۔

ج..... تیمم پاک مٹی سے ہوسکتا ہے، یا جو چیز مٹی کی جنس سے ہو، لکڑی، کپڑا، لوہا جیسی چیزوں سے تیمم نہیں ہوگا، البتہ اگر کپڑے، لکڑی وغیرہ پر غبار پڑا ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔

تیمم مرض میں صحیح ہے، کم ہمتی سے نہیں

س..... میں ٹی بی کی دائمی مریض ہوں، اگست سے لے کر اپریل مئی تک مجھے مسلسل بخار، نزلہ، زکام اور جسم میں کہیں نہ کہیں درد رہتا ہے، اس تکلیف کی وجہ سے میں عصر سے عشاء تک تیمم کرتی ہوں، اسلامی رُو سے یہ طریقہ صحیح ہے یا غلط، تحریر فرمائیں؟

ج.....اگر پانی نقصان دیتا ہو اور اس سے مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو آپ وضو کی جگہ تیمم کر سکتی ہیں، لیکن محض کم ہمتی کی وجہ سے وضو ترک کر کے تیمم کر لینا صحیح نہیں۔

کن موزوں پر مسح جائز ہے؟

س.....سردیوں کے موسم میں اکثر افراد نائیلون کے موزوں پر مسح کرتے ہیں، میں نے بھی فقہ کی بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ ہر ایسے موزے پر مسح جائز ہے، جس سے پیر نہ جھلکتے ہوں۔ مگر بعض لوگ پھر بھی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

ج.....ایسی جرابوں پر مسح جائز ہے جو خوب موٹی ہوں اور کسی چیز سے باندھے بغیر تین چار میل ان کو پہن کر چل سکتا ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے لئے ایک شرط

بھی ہے کہ ایسی جرابوں پر مردانہ جوتے کی مقدار کا چمڑا چڑھا ہوا ہو، پس اگر جرابیں پتلی ہوں تو ان پر ہمارے فقہاء میں سے کسی کے نزدیک مسح جائز نہیں، اور اگر موٹی ہوں لیکن ان پر چمڑا نہ چڑھا ہوا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسح جائز نہیں، صاحبین (امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ) کے نزدیک جائز ہے۔

حیض ونفاس

پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل

دس دن کے اندر آنے والا خون حیض ہی میں شمار ہوگا

س..... ایک عورت کو ہر مہینے چھ یا سات دن حیض رہتا ہے، لیکن کبھی کبھار پانچ دن گزرنے کے بعد جب صبح اُٹھتی ہے تو کوئی خون وغیرہ نہیں ہوتا، اس طرح وہ غسل کر لیتی ہے، لیکن غسل کرنے کے بعد پھر خون جاری ہو جاتا ہے، اسی طرح دُوسرے دن بھی ہوتا ہے، ۴، ۵ گھنٹے کچھ نہیں ہوتا ہے، لیکن اس کے بعد پھر خون جاری ہو جاتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ جن دنوں میں وقفے وقفے سے جو خون آتا رہا، یہ حیض میں شمار ہوگا یا استحاضہ میں؟ یعنی اگر کسی عورت کو ۵، ۶ گھنٹے یا کم وبیش وقت کے بعد پھر خون جاری ہو جائے تو وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں؟ دوسرا ہر مہینے جو دن مقرر ہیں اور ان مقررہ دنوں کے بعد ایسا ہو جائے تو پھر کیا حکم ہے؟

ج..... حیض کی کم سے کم مدّت تین دن ہے، اور زیادہ سے زیادہ مدّت دس دن ہے، حیض کی مدّت کے دوران جو خون آئے وہ حیض ہی شمار ہوگا، خواہ ۳، ۴ گھنٹے کے وقفے ہی سے آئے۔

عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے

س..... میں نے سنا ہے کہ ناپاکی کے دنوں میں نہانا نہیں چاہئے، کیونکہ نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا، اگر گرمی کی وجہ سے صرف سر بھی دھولیا جائے تو سر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ کم سے کم سات دن میں ناپاکی دُور ہوتی ہے، اور گرمیوں

میں سات دن بغیر نہائے رہنا بہت مشکل ہے، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ واقعی مجبوری کے دنوں میں بالکل نہیں نہانا چاہئے؟

ج.....عورت کو ناپاکی کے ایام میں نہانے کی اجازت ہے، اور یہ نہانا ٹھنڈک کے لئے ہے، طہارت کے لئے نہیں، یہ کسی نے بالکل جھوٹ کہا ہے کہ اس حالت میں نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں

س.....حیض کے بعد پاک ہونے کی کیا کوئی مخصوص آیت ہوتی ہے؟

ج.....نہیں! عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ فلاں فلاں آیتیں یا کلمے پڑھنے سے عورت پاک ہوتی ہے، یہ قطعاً غلط ہے، ناپاک آدمی پانی سے پاک ہوتا ہے، آیتوں یا کلموں سے نہیں۔

خاص ایام میں مقاربت کا گناہ کرنے پر توبہ، اِستغفار اور صدقہ

س.....ہم نے سنا ہے کہ جب عورت کو ایام آئیں تو مرد کو اس کے پاس جانے کی ممانعت ہے، مگر پھر بھی اگر مرد اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اس سے یہ کام سرزد ہوجائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کے نکاح میں کوئی فرق آیا یا نہیں؟ اور یہ گناہِ کبیرہ ہے یا صغیرہ ہے؟

ج.....ایسی حالت میں بیوی سے ملنا جبکہ وہ ایامِ ماہواری میں ہو، ناجائز اور حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ توبہ، اِستغفار کرے اور اگر گنجائش ہو تو تقریباً چھ گرام چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرے، ورنہ توبہ، اِستغفار ہی کرتا رہے، مگر اس ناجائز فعل سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا۔

خاص ایام کے دوران شوہر کا مس کرنا

س.....کیا ماہواری میں شوہر اپنی بیوی سے مقاربت یا گھٹنوں سے لے کر زیرِ ناف کے حصے کو مس کرسکتا ہے؟

ج..... ایام کی حالت میں وظیفۂ زوجیت سخت حرام ہے، بلکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو شوہر کا ہاتھ لگانا اور مس کرنا بھی بغیر پردہ کے جائز نہیں۔

اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں مراعات

س..... مجبوری کے دنوں میں عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... زمانۂ جاہلیت اور خاص کر یہودیوں کے معاشرے میں عورت، ایامِ مخصوصہ میں بہت نجس چیز سمجھی جاتی تھی، اور اس کو ایک کمرے میں بند کر دیتے تھے، نہ وہ کسی چیز کو ہاتھ لگا سکتی تھی، نہ کھانا پکا سکتی تھی اور نہ کسی سے مل سکتی تھی۔ لیکن اسلام کے معتدل نظام نے ایسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی سوائے روزہ نماز اور تلاوتِ کلامِ پاک کے۔ باقی تمام چیزیں اس کے لئے جائز قرار دیں حتیٰ کہ وہ ذکر اللہ اور دُرود شریف اور دیگر دُعائیں پڑھ سکتی ہے، اور وظائف سوائے قرآن کے کر سکتی ہے۔ خاص ایام میں وظیفۂ زوجیت کی اجازت نہیں، نماز روزہ بھی نہیں کر سکتی، اس کے ذمہ روزہ کی قضا ہے، نماز کی قضا نہیں، الغرض! ان ایام میں عورت کا کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو خدمات بجالانا جائز ہے۔

نفاس کے اَحکام

س..... نفاس کسے کہتے ہیں؟ کیا حیض کی طرح نفاس میں بھی نماز معاف ہو جاتی ہے یا بعد میں قضا پڑھنی پڑتی ہے؟ نفاس سے پاک ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ نفاس کے دوران اگر رمضان آجائے تو روزہ رکھے گی یا بعد میں قضا روزہ رکھے گی؟

ج..... بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں، جس طرح حیض میں نماز معاف ہو جاتی ہے، اسی طرح نفاس میں بھی نماز معاف ہے، اور جس طرح حیض میں روزہ معاف نہیں اسی طرح نفاس میں بھی معاف نہیں، بلکہ بعد میں قضا رکھنا ہوگا، نفاس کا خون بند ہو جانے کے بعد نہانے سے عورت پاک ہو جاتی ہے۔

نفاس والی عورت کے ہاتھ سے کھانا پینا

س..... نفاس والی عورت کی جب تک نفاس کی مدّت پوری نہ ہو، اس کے ہاتھ

سے کھانا پینا شریعت کی رُو سے جائز ہے کہ نہیں؟

ج.....جائز ہے۔

کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہو جاتا ہے؟

س.....بچہ کی پیدائش کے بعد ماں اور بچے کو جس کمرہ یا گھر میں رکھا جاتا ہے، چالیس دن بعد اس کو اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے اور اس میں رنگ وروغن کیا جاتا ہے، اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا وہ گھر یا کمرہ ناپاک رہتا ہے، جبکہ براہِ راست عورت کی ناپاکی سے اس گھر یا کمرہ کا تعلق بھی نہیں ہوتا، آپ اس غیر اسلامی رسم کا قرآن وحدیث کی رُو سے جواب عنایت فرمائیں۔

ج.....صفائی تو اچھی چیز ہے، مگر گھر یا کمرے کے ناپاک ہونے کا تصور غلط اور توہم پرستی ہے۔

مخصوص ایام میں مہندی لگانا جائز ہے

س.....اکثر بزرگ خواتین کا کہنا ہے کہ مہندی ایام شروع ہونے کے بعد یعنی ایام کے دوران مہندی نہ لگائی جائے، کیونکہ اس وقت تک ہاتھ پاک نہیں ہوتے، جب تک مہندی بالکل نہ اُتر جائے، اور ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ اگر ایام شروع ہونے سے پہلے لگائی تو کوئی حرج نہیں، پھر چاہے لگی ہو یا نہ لگی ہو پاک ہو سکتے ہیں۔

ج.....عورتوں کے خاص ایام میں مہندی لگانا شرعاً جائز ہے، اور یہ خیال غلط ہے کہ ایام میں مہندی ناپاک ہو جاتی ہے۔

حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں کا حکم

س.....مخصوص دنوں میں جو لباس پہنے جاتے ہیں کیا انہیں بغیر دھوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ یا صرف ان حصوں کو جہاں غلاظت لگی ہو دھولیا جائے، تمام چیزیں یعنی قمیص، شلوار، دوپٹہ، چادر، سوئٹر، شال وغیرہ سب کو دھونا چاہئے؟

ج کپڑے کا جو حصہ ناپاک ہوا ہے اسے پاک کر کے پہن سکتے ہیں، اور جو

پاک ہوں ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

عورت کو غیر ضروری بال لوہے کی چیز سے دُور کرنا پسندیدہ نہیں

س..... کیا عورتوں کو کسی لوہے کی چیز سے غیر ضروری بالوں کا دُور کرنا گناہ ہے؟

ج..... غیر ضروری بالوں کے لئے عورتوں کو چونا، پاؤڈر، صابن وغیرہ استعمال کرنے کا حکم ہے، لوہے کا استعمال ان کے لئے پسندیدہ نہیں، مگر گناہ بھی نہیں۔

دورانِ حیض استعمال کئے ہوئے فرنیچر وغیرہ کا حکم

س..... ان چیزوں کے پاک کرنے کے بارے میں ضرور بتایئے جن کو دورانِ حیض استعمال کر چکے ہیں، مثلاً: صوفہ سیٹ، نئے کپڑے، چارپائی یا ایسی چیز جن کو پانی سے پاک نہیں کر سکتے ہیں؟

ج..... یہ چیزیں استعمال سے ناپاک تو نہیں ہو جاتیں جب تک نجاست نہ لگے۔

خاص ایام میں عورت کا زبان سے قرآنِ کریم پڑھنا جائز نہیں

س..... ہم نے بچپن میں قرآنِ پاک نہیں پڑھا تھا، اس لئے اب پڑھ رہے ہیں، ہماری اُستانی کہتی ہیں کہ تم قرآن شریف مخصوص دنوں میں بھی پڑھا کرو، سپارہ کے صفحے میں پلٹ دیا کروں گی، کیونکہ پڑھتے تو زبان سے ہیں اور زبان پاک ہوتی ہے۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ہم ان دنوں میں قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں؟

ج..... ایام کی حالت میں عورت کا زبان سے قرآنِ کریم پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو اس کے لئے بھی قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں۔ آپ کی اُستانی کا بتایا ہوا مسئلہ صحیح نہیں، اس حالت میں زبان کھانے پینے کے لئے تو پاک ہوتی ہے، مگر تلاوت کے حق میں پاک نہیں۔ جس طرح بے وضو آدمی کے اعضاء تو پاک ہوتے ہیں لیکن جب تک وضو نہ کرلے نماز کے لئے پاک نہیں ہوتے، اس کو نجاستِ حکمی کہتے ہیں۔ جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں بھی زبان حکماً ناپاک ہوتی ہے، ہاں ذکر و تسبیح اور دُعا کی اس حالت میں بھی اجازت ہے۔

کیا عورت ایامِ مخصوصہ میں زبانی الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے؟

س..... ''مخصوص ایام'' میں عورت کو اگر کچھ قرآنی آیات یاد ہوں تو کیا وہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج..... عورتوں کے مخصوص ایام میں قرآنِ کریم کی آیات پڑھنا جائز نہیں، البتہ بطورِ دُعا کے الفاظِ قرآن پڑھ سکتی ہے، اس حالت میں حافظہ کو چاہئے کہ زبان ہلائے بغیر ذہن میں پڑھتی رہے اور کوئی لفظ بھولے تو قرآن مجید کسی کپڑے کے ساتھ کھول کر دیکھ لے۔

حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا

س..... میں ریاض الصالحین عربی جلدِ اوّل کی حدیث پڑھتی اور یاد کرتی ہوں، کیا میں خاص ایام میں بھی ان عربی احادیث کو پڑھ اور یاد کر سکتی ہوں؟ نیز قرآن کا ترجمہ بغیر عربی پڑھے، بغیر ہاتھ لگائے صرف اُردو ترجمہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہوں؟ اور ان کو خاص ایام میں یاد کر سکتی ہوں؟

ج..... دونوں مسئلوں میں اجازت ہے۔

خاص ایام میں امتحان میں قرآنی سورتوں کا جواب کس طرح لکھے؟

س..... قرآنی سورتیں نصاب میں شامل ہیں، امتحان میں ان کا متن، تشریح اور دُوسری آیات کے حوالے تحریر کرنے ہوتے ہیں، ان ایام میں یہ تحریر کرنا کیسا ہے؟

ج..... ترجمہ، تشریح لکھنے کی اجازت ہے، مگر آیاتِ کریمہ کا متن نہ لکھے، آیت کا حوالہ دے کر اس کا ترجمہ لکھ دیں۔

خواتین اور معلّمات خاص ایام میں تلاوت کس طرح کریں؟

س..... ۱: خواتین اپنے خاص ایام میں قرآن شریف کی تلاوت کر سکتی ہیں یا نہیں؟

س..... ۲: بعض معلّمات جو کہ قاعدہ، ناظرہ یا حفظ کی تعلیم دیتی ہیں، کیا وہ اس وجہ سے کہ بچوں کی تعلیم کا حرج ہوگا، بچوں کو پڑھانے کے لئے قرآن شریف کی تلاوت

کرسکتی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تعلیم کا سلسلہ کس طرح جاری رکھا جائے؟

س.....۳: خواتین اپنے خاص ایام میں کسی شخص کی، یا کیسٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے تلاوتِ قرآن سن سکتی ہیں؟

ج.....۱: خواتین کے لئے خاص ایام میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس کو چھونا جائز نہیں ہے، چاہے قرآنِ کریم کی ایک آیت کی تلاوت کی جائے یا ایک آیت سے بھی کم، ہر صورت میں تلاوتِ قرآن جائز نہیں۔ البتہ قرآن کی بعض وہ آیات جو کہ دُعا اور اذکار کے طور پر پڑھی جاتی ہیں ان کو دُعا یا ذکر کے طور پر پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً کھانا شروع کرتے وقت ''بسم اللہ'' یا شکرانہ کے لئے ''الحمدللہ'' کہنا، اسی طرح قرآن کے وہ کلمات جو کہ عام بول چال میں استعمال میں آجاتے ہیں ان کا کہنا بھی جائز ہے۔

ج.....۲: قرآنِ کریم کی تعلیم دینے والی معلّمات کے لئے بھی قرآنِ کریم کی تلاوت اور قرآنِ کریم کو چھونا جائز نہیں، باقی یہ کہ تعلیم کا سلسلہ کس طرح جاری رکھا جائے؟ اس کے لئے فقہاء نے یہ طریقہ بتلایا ہے کہ وہ آیتِ قرآنی کلمہ کلمہ الگ الگ کرکے پڑھیں، مثلاً: الحمد.....للہ.....رب.....العالمین۔ اس طرح معلّمہ کے لئے قرآنی کلمات کے ہجے کرنا بھی جائز ہے۔

ج.....۳: خواتین کے لئے خاص ایام میں تلاوتِ قرآن کی ممانعت تو حدیث شریف میں آتی ہے، لیکن قرآن سننے کی ممانعت نہیں آتی، لہٰذا ان خاص ایام میں کسی شخص سے یا ریڈیو اور کیسٹ وغیرہ سے تلاوتِ قرآن سننا جائز ہے۔

دورانِ حفظ ناپاکی کے ایام میں قرآنِ کریم کس طرح یاد کیا جائے؟

س.....قرآن شریف حفظ کرنے کے دوران ناپاکی کی حالت میں کسی پین وغیرہ کی مدد سے قرآن پاک کے صفحے پلٹ کر یاد کرنا جائز ہے کہ ناجائز؟

ج.....عورتوں کے خاص ایام میں قرآنِ کریم کا زبان سے پڑھنا جائز نہیں، حافظہ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دِل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے، کسی

کپڑے وغیرہ سے صفحے اُلٹنا جائز ہے۔

مخصوص ایام میں قرآنی آیات والی کورس کی کتاب پڑھنا اور چھونا

س.....ہم سیکنڈ ایئر کی طالبات ہیں اور ہمارے پاس اسلامک اسٹڈیز ہے جس میں قرآن کے شروع کے بارہ رُکوع ہمارے کورس میں شامل ہیں۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر امتحان کے زمانے میں ہماری طبیعت خراب ہوجائے تو ہم اسلامک اسٹڈیز کی کتاب کو کس طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ مخصوص ایام میں قرآن چھونا حرام ہے اور بغیر کتاب پڑھے ہم امتحان نہیں دے سکتے، کیونکہ کتاب میں پوری تشریح وتفسیر ہوتی ہے، جسے پڑھ کر ہی امتحان دیا جاسکتا ہے، تو آپ سے عرض ہے کہ ان دنوں کس طرح ہم اس کتاب سے مستفید ہوسکتے ہیں؟

ج.....قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ نہ لگایا جائے، نہ ان الفاظ کو زبان سے پڑھا جائے، کتاب کو ہاتھ لگانا اور پڑھنا جائز ہے۔

مخصوص ایام میں اسلامی کتب میں درج شدہ آیات کس طرح پڑھیں؟

س.....اسلامی کتب میں جگہ جگہ حوالوں کے لئے قرآنی آیات درج ہیں، اگر ان کا اُردو ترجمہ بھی تحریر نہ ہو تو اس حالت میں اس قرآنی آیت کا پڑھنا کیسا ہے؟

ج.....قرآنِ کریم کی آیات کو دِل میں پڑھ سکتے ہیں۔

حیض کی حالت میں قرآن وحدیث کی دُعائیں پڑھنا

س.....مخصوص ایام میں قرآنِ پاک کی وہ سورتیں جو کہ روز پڑھنے کا معمول ہے، زبانی یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں؟ اور روزانہ کا ۵۰۰ مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا معمول ہے، کیا ان ایام میں ۵۰۰ مرتبہ دُرود شریف اور چند سورتیں زبانی پڑھ سکتے ہیں؟ اور عام طور سے جو وظیفے مثلاً: چہرے کی روشنی کے لئے ''اللہ نور السمٰوٰت والارض'' اوّل آخر دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

ج خاص ایام میں عورتوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، قرآن وحدیث کی

دُعائیں دُعا کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں، دیگر ذکراذکار، دُرودشریف پڑھنا جائز ہے۔

عورتوں کا ایام مخصوص میں ذکر کرنا

س.....عورتیں اپنے مخصوص ایام میں ذکر کرسکتی ہیں، مثلاً: سوم کلمہ، دُرود شریف، اِستغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ؟

ج.....قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ سب ذکر کرسکتی ہیں۔

مخصوص ایام میں عملیات کرنا

س.....اگر کوئی عمل اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ سے شروع کیا جائے اور وہ ۲۱ یا ۴۱ دن تک مکمل کرنا ہو، تو کیا حیض کی حالت میں بھی عمل جاری رکھنا چاہئے؟

ج.....اگر عمل قرآن مجید کی آیت کا ہو تو ماہواری کے دنوں میں جائز نہیں۔

عورت سر سے اُکھڑے بالوں کو کیا کرے؟

س.....جب عورت سر میں کنگھا کرتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ سر کے بال پھینکنا نہیں چاہئے، ان کو اکٹھا کر کے قبرستان میں دبا دینا چاہئے؟

ج.....عورتوں کے سر کے بال بھی ستر میں داخل ہیں، اور جو بال کنگھی میں آجاتے ہیں ان کا دیکھنا بھی نامحرم کو جائز نہیں، اس لئے ان بالوں کو پھینکنا نہیں چاہئے، بلکہ کسی جگہ دبا دینا چاہئے۔

ناخن پالش کی بلا

ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے، اس سے نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، نہ نماز

س.....آج کل نوجوان لڑکیاں اس کشمکش میں مبتلا ہیں کہ آیا لڑکیاں جو ناخنوں کو پالش لگاتی ہیں اس کو صاف کرنے کے بعد وضو کریں یا پالش کے اُوپر سے ہی وضو ہو جائے گا؟ کئی سمجھدار اور تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخنوں کی پالش صاف کئے بغیر ہی وضو ہو جائے گا۔

ج..... ناخنوں سے متعلق دو بیماریاں عورتوں میں، خصوصاً نوجوان لڑکیوں میں بہت ہی عام ہوتی جارہی ہیں، ایک ناخن بڑھانے کا مرض اور دُوسرا ناخن پالش کا۔ ناخن بڑھانے سے آدمی کے ہاتھ بالکل درندوں جیسے ہوتے ہیں اور پھران میں گندگی بھی رہ سکتی ہے، جسے ناخنوں مین جراثیم پیدا ہوتے ہیں اور مختلف النوع بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو ''فطرت'' میں شمار کیا ہے، ان میں ایک ناخن تراشنا بھی ہے، پس ناخن بڑھانے کا فیشن انسانی فطرت کے خلاف ہے، جس کو مسلم خواتین کافروں کی تقلید میں اپنارہی ہیں، مسلم خواتین کو اس خلافِ فطرت تقلید سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دُوسرا مرض ناخن پالش کا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے عورت کے اعضاء میں فطری حسن رکھا ہے، ناخن پالش کا مصنوعی لبادہ محض غیر فطری چیز ہے، پھراس میں ناپاک چیزوں کی آمیزش بھی ہوتی ہے، وہی ناپاک ہاتھ کھانے وغیرہ میں استعمال کرنا طبعی کراہت کی چیز ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ناخن پالش کی تہ جم جاتی ہے اور جب تک اس کو صاف نہ کردیا جائے، پانی نیچے نہیں پہنچ سکتا۔ پس نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، آدمی ناپاک کا ناپاک رہتا ہے۔ جو تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخن پالش کو صاف کئے بغیر ہی وضو ہوجاتا ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، اس کو صاف کئے بغیر آدمی پاک نہیں ہوتا، نہ نماز ہوگی، نہ تلاوت جائز ہوگی۔

ناخن پالش والی میّت کی پالش صاف کرکے غسل دیں

س..... اگر کہیں موت آگئی تو ناخن پالش لگی ہوئی عورت کی میّت کا غسل صحیح ہوجائے گا؟

ج..... اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا، اس لئے ناخن پالش صاف کرکے غسل دیا جائے۔

نیل پالش اور لپ اسٹک کے ساتھ نماز

س چند روز قبل ہمارے گھر ''آیتِ کریمہ'' کا ختم تھا، جن میں چند رشتہ دار عورتیں آئیں، جن میں کچھ فیشن میں ملبوس تھیں، فیشن سے مراد ناخن میں نیل پالش، بدن

میں پرفیوم، ہونٹوں میں لپ اسٹک وغیرہ تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لئے کھڑی ہوگئیں، جب ان سے کہا گیا کہ ان چیزوں سے وضو نہیں رہتا تو نماز کیسے ہوگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نیت دیکھتا ہے۔ تو کیا مولانا صاحب! نیل پالش، پرفیوم، لپ اسٹک وغیرہ سے وضو برقرار رہتا ہے؟ کیا ان سب چیزوں کے استعمال کے بعد نماز ہو جاتی ہے؟ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیں، نوازش ہوگی۔

ج..... خدا تعالیٰ صرف نیت کو نہیں دیکھتا، بلکہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جو کام کیا گیا وہ اس کی شریعت کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً کوئی شخص بے وضو نماز پڑھے اور یہ کہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے تو اس کا یہ کہنا خدا اور رسول کا مذاق اُڑانے کے ہم معنی ہوگا، اور ایسے شخص کی عبادت، عبادت ہی نہیں رہتی۔ اس لئے فیشن ایبل خواتین کا یہ استدلال بالکل مہمل ہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے، ناخن پالش اور لپ اسٹک اگر بدن تک پانی کو نہ پہنچنے دے تو وضو نہیں ہوگا، اور جب وضو نہ ہوا تو نماز بھی نہیں ہوئی۔

ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں

س..... جس طرح وضو کر کے موزہ پہن لیا جائے تو دُوسرے وضو کے وقت پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف جراب کے اُوپر مسح کر لیا جاتا ہے، اسی طرح وضو کر کے ناخن پالش لگا لیا جائے تو دُوسرا وضو کرتے وقت اسے چھڑانے کی ضرورت تو نہیں ہے؟

ج..... چمڑے کے موزوں پر تو مسح بالاتفاق جائز ہے، جرابوں پر مسح امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں، اور ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں، اس لئے اگر ناخن پالش لگی ہو تو وضو اور غسل نہیں ہوگا۔

ناخن پالش اور لبوں کی سرخی کا غسل اور وضو پر اثر

س..... جیسے کہ ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا، اگر کبھی ہونٹوں پر ہلکی سی لالی لگی ہو تو کیا وضو ہو جاتا ہے؟ یا اگر وضو کے بعد لگائی جائے تو اس سے نماز دُرست ہے؟

ج..... ناخن پالش لگانے سے وضواور غسل اس لئے نہیں ہوتا کہ ناخن پالش پانی کو بدن تک پہنچنے نہیں دیتی، لبوں کی سرخی میں بھی اگر یہی بات پائی جاتی ہے کہ وہ پانی کے جلد تک پہنچنے میں رُکاوٹ ہوتو اس کو اُتارے بغیر غسل اور وضو نہیں ہوگا، اور اگر وہ پانی کے پہنچنے سے مانع نہیں تو غسل اور وضو ہو جائے گا، ہاں! اگر وضو کے بعد ناخن پالش یا سرخی لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس سے بچنا بہتر ہے۔

خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات

س..... میں نے غسل کے فرائض میں پڑھا ہے کہ سارے جسم پر پانی اس طرح بہایا جائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔ آج کل یہ بات عام فیشن میں آگئی ہے کہ ہمارے گھروں میں عورتیں ناخنوں پر پالش کرتی ہیں جو زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اور ناخنوں پر اس کی ایک تہہ جم جاتی ہے، اور ایسے ہی بعض مرد حضرات رنگ کا کام کرتے ہیں جو جسم کے کسی حصے پر لگ جائے تو آسانی سے نہیں اُترتا۔ ایسی صورت میں ہر دو کس غسلِ جنابت سے پاکی حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اسلام نے عورت کو اپنے شوہر کے سامنے زینت، بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے، کیا ناخن پالش لگانا جائز ہے؟ اگر ناجائز ہے تو ایسی حالت والی عورت کے لئے نماز، تلاوت اور کھانے پینے کے لئے کیا حکم ہے؟

ج..... ناخن پالش کی اگر تہہ جم گئی ہو تو اس کو چھڑائے بغیر وضو اور غسل نہیں ہوگا، یہی حکم اور چیزوں کا ہے جو پانی کے بدن تک پہنچنے سے مانع ہوں۔

س..... اگر شوہر کی خوشنودی کے لئے ناخن پالش لگائی جائے اور شوہر نہ لگانے پر سختی کرے تو ایسی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر اسلامی تعلیمات کی رُو سے ناخن پالش لگانا گناہ ہے تو یہ گناہ کس کے سر پر ہے، بیوی پر یا شوہر پر؟ اگر یہ بات گناہ ہے تو اس گناہ کو گناہ سمجھانے کے لئے یہ ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے، شوہر پر یا بیوی پر؟ حکومت کے پاس ذرائع ابلاغ ہیں، ان کے ذریعہ اگر اس کی تشہیر کی جائے تو کیسا رہے گا؟

ج..... اگر ناخن پالش لگانے سے نمازیں غارت ہوتی ہیں اور شوہر باوجود علم

کے اس سے منع نہ کرے تو مرد و عورت دونوں گناہگار ہوں گے، اگر شوہر کی خوشنودی کے لئے ناخن پالش لگالے تو وضو کرنے سے پہلے اس کو چھٹائے اور پھر وضو کر کے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

کیا مصنوعی دانت اور ناخن پالش کے ساتھ غسل صحیح ہے؟

س..... کسی مسلمان مرد یا عورت کے سونے کے دانت یا ناخن پالش لگانے کی صورت میں غسل ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج..... مصنوعی دانتوں کے ساتھ غسل ہو جاتا ہے، ان کو اُتارنے کی ضرورت نہیں، ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو غسل نہیں ہوتا، جب تک اسے اُتار نہ دیا جائے۔

عورتوں کے لئے کس قسم کا میک اَپ جائز ہے؟

س..... ہماری خواتین اس بات پر بحث کرتی ہیں کہ انسان اپنی خوبصورتی کے لئے میک اَپ کر سکتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ مذہبِ اسلام کی رُو سے خواتین کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ بحیثیت مسلمان میک اَپ کریں جس میں سرخی، پاؤڈر، نیل پالش شامل ہے؟ کیا اس حالت میں محفلِ وعظ میں شرکت کرنا، قرآن خوانی اور نماز وغیرہ پڑھنا صحیح ہے؟

ج..... عورت کے لئے ایسا میک اَپ کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی فطری تخلیق میں تغیر کرنے کی کوشش ہو، جائز نہیں۔ مثلاً: اپنے فطری اور خلقی بالوں کے ساتھ دُوسرے انسانوں کے بالوں کو ملانا، ہاں انسانوں کے علاوہ دُوسرے مصنوعی بالوں کو ملانا جائز ہے، اس کے علاوہ میک اَپ فطری تخلیق میں تغیر کرنے کے مترادف نہ ہو، وہ اس صورت میں جائز ہے جبکہ اس میک اَپ کے ساتھ عورت غیر محرم مردوں کے سامنے نہ جائے، چنانچہ اس قسم کے میک اَپ میں سرخی، پاؤڈر شامل ہے۔ ہاں! البتہ ناخن پالش سے احتراز کیا جائے کیونکہ ناخن پالش دُور کئے بغیر نہ وضو ہوتا ہے اور نہ ہی غسل، ناخن پالش کو ہر وضو کے لئے ہٹانا کارِ مشکل ہے، اور جب ناخن پالش کو ہٹائے بغیر وضو یا غسل صحیح نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی، اس لئے ناخن پالش کی لعنت سے احتراز لازم ہے۔

پاکی اور ناپاکی میں تلاوت، دُعا واذکار

ناپاکی اور بے وضو کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا

س.....ناپاکی کی حالت میں یا بغیر وضو کے قرآن شریف کی تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج.....اگر غسل کی ضرورت ہو تو نہ قرآن شریف کو ہاتھ لگانا جائز ہے اور نہ پڑھنا ہی جائز ہے، اور بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں، البتہ پڑھنا جائز ہے۔

ناپاکی کی حالت میں قرآنی آیات کا تعویذ استعمال کرنا

س.....ہم نے سنا ہے کہ آدمی اگر ناپاک ہو تو اس کو قرآنی آیات تعویذ بنا کر نہیں پہننی چاہئیں، یہ بات دُرست ہے یا غلط؟

ج.....جس کاغذ پر آیت لکھی ہو، ناپاکی کی حالت میں اس کو چھونا جائز نہیں، لیکن کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہو تو چھونا جائز ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ناپاکی کی حالت میں تعویذ پہننا جائز ہے، جبکہ وہ کاغذ میں لپٹا ہوا ہو۔

غسل لازم ہونے پر کن چیزوں کا پڑھنا جائز ہے

س.....اگر غسل لازم ہو تو کیا تسبیح مثلاً: دُرود شریف، کلمہ طیبہ، اِستغفار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

ج.....اس حالت میں قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، ذکر و دُعا، دُرود شریف وغیرہ سب جائز ہے۔

قرآنی آیات اور احادیث والے مضمون کو بے وضو چھونا

س.....دینِ اسلام کی کتابوں میں اور رسائل میں جہاں جہاں (کہیں کہیں) قرآن مجید کی آیات اور احادیث اکثر لکھی ہوتی ہیں، ایسی کتب اور ایسے رسائل کو بے وضو

چھونا اور پڑھنا کیسا ہے؟

ج..... جائز ہے، مگر آیاتِ کریمہ پر ہاتھ نہ لگے۔

بغیر وضو کے دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں

س..... کیا بغیر وضو کے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرود شریف کا ورد کر سکتے ہیں؟ جبکہ خدا کا ذکر تو ہر حال میں جائز ہے، تو ذکرِ حبیبؐ بھی جائز ہونا چاہئے، ذرا وضاحت فرمادیں کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ بغیر وضو کے دُرود شریف نہ پڑھا جائے، فرض کریں اگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آجائے تو اگر بغیر وضو کے ہوں تو کیا دُرود نہ پڑھیں؟ حالانکہ نامِ مبارک پر تو دُرود پڑھنا واجب ہے۔

ج..... بغیر وضو کے دُرود شریف کا ورد جائز ہے، اور وضو کے ساتھ نورٌ علیٰ نور ہے۔

بیت الخلاء میں کلمہ زبان سے پڑھنا جائز نہیں

س..... بیت الخلاء میں استنجے کے وقت بھی کلمہ طیبہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

ج..... بیت الخلاء میں زبان سے پڑھنا جائز نہیں۔

بیت الخلاء میں دُعا زبان سے نہیں بلکہ دِل میں پڑھے

س..... اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے دُعا اور بائیں پاؤں کو داخل کرنا بھول جائے، اور اندر جا کر یاد آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج..... زبان سے نہ پڑھے، دِل میں پڑھ لے۔

نجاست اور پاکی کے مسائل

نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کی تعریف

س..... میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر تین حصے بدن کے کپڑے ناپاک ہوں اور ایک حصہ پاک ہو تب بھی نماز قبول ہو جاتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج..... جی نہیں! مسئلہ سمجھنے سمجھانے میں غلطی ہوئی ہے۔ دراصل یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک یہ کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے تو کس حد تک معاف ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نجاست کی دو قسمیں ہیں: غلیظہ اور خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ:..... مثلاً آدمی کا پاخانہ، پیشاب، شراب، خون، جانوروں کا گوبر اور حرام جانوروں کا پیشاب وغیرہ یہ سب سیال ہو تو ایک روپے کے پھیلاؤ کے بقدر معاف ہے، اور اگر گاڑھی ہو تو پانچ ماشے وزن تک معاف ہے، اس سے زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

نجاستِ خفیفہ:..... مثلاً (حلال جانوروں کا پیشاب) کپڑے کے چوتھائی حصے تک معاف ہے، چوتھائی کپڑے سے مراد کپڑے کا وہ حصہ ہے جس پر نجاست لگی ہو، مثلاً: آستین الگ شمار ہوگی، دامن الگ شمار ہوگا، اور معاف ہونے کا مطلب ہے کہ اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں، لیکن اس نجاست کا دُور کرنا اور کپڑے کا پاک کرنا بہر حال ضروری ہے۔

اور دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس پاک کپڑا نہ ہو اور ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی بھی کوئی صورت نہ ہو تو آیا ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے یا کپڑا اُتار کر برہنہ نماز پڑھے؟ اس کی تین صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ کپڑا ایک چوتھائی پاک ہے اور تین چوتھائی ناپاک ہے، ایسی صورت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھنا ضروری ہے، برہنہ ہو کر پڑھنے کی اجازت نہیں۔ دُوسری صورت یہ ہے کہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہو، اس صورت میں اختیار ہے کہ خواہ اس ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے، یا کپڑا اُتار کر بیٹھ کر رُکوع سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کپڑا کل کا کل ناپاک ہے، تو اس صورت میں ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز نہ پڑھے، بلکہ کپڑا اُتار کر نماز پڑھے، لیکن برہنہ آدمی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے، رُکوع سجدہ کی جگہ اشارہ کرے تاکہ جہاں تک ممکن ہو ستر چھپا سکے۔ الغرض آپ نے جو مسئلہ بزرگوں سے سنا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کے پاس پاک کپڑا نہ ہو، بلکہ صرف ایسا کپڑا ہو جس کے تین حصے ناپاک ہوں اور ایک حصہ

پاک ہوتو اسی کپڑے سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

شیر خوار بچے کا پیشاب ناپاک ہے

س..... شیر خوار بچہ اگر کپڑوں پر پیشاب کردے تو کپڑوں کو دھونا چاہئے یا کہ ویسے پانی گرادینے سے صاف ہوجائیں گے؟

ج..... بچے کا پیشاب ناپاک ہے، اس لئے کپڑے کا پاک کرنا ضروری ہے، اور پاک کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ پیشاب کی جگہ پر اتنا پانی بہادیا جائے کہ اتنے پانی سے وہ کپڑا تین مرتبہ بھیگ سکے۔

بچے کا پیشاب پڑنے پر کہاں تک چیز پاک ہوسکتی ہے؟

س..... اگر مٹی کے برتن پر بچہ پیشاب کردے تو کیا اس برتن کو ضائع کردینا چاہئے یا نہیں؟ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی معمولی غذا پر بچہ پیشاب کردے تو لوگ اسے ضائع کردیتے ہیں، لیکن اگر غذا قیمتی ہوتو دھوکر کھالیتے ہیں، حالانکہ پیشاب لازمی طور پر غذا کی گہرائی تک گیا ہوگا، ایسے موقعوں پر کیا حکم ہے؟

ج..... مٹی کا برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا، یعنی اس طرح دھوئے کہ ہر مرتبہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔ جس غذا پر بچہ پیشاب کردے اس کا کھانا دُرست نہیں، البتہ اسے ایسی جگہ رکھ دیا جائے کہ کوئی جانور خود آکر اسے کھالے۔

برتن پاک کرنے کا طریقہ

س..... اگر کچا برتن (گھڑا) وغیرہ ناپاک ہوجائے یا پکا برتن (دیگچی، بالٹی) وغیرہ ناپاک ہوجائے تو کیسے پاک کریں؟

ج..... برتن کچا ہو یا پکا، تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔

رُوئی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ

س فوم اور رُوئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے؟ اگر بستر کے طور پر

استعمال کرنے سے وہ ناپاک ہوجائے، کیونکہ عموماً چھوٹے بچے پیشاب کردیتے ہیں۔

ج.....ایسی چیز جس کو نچوڑنا ممکن نہ ہو، اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھوکر رکھ دیا جائے، یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہوجائیں، اس طرح تین بار دھولیا جائے۔

ناپاک کپڑے دُھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوتے

س.....کہا جاتا ہے کہ نئے یا پرانے کپڑے کو حیض کے دنوں میں استعمال کرنے کے بعد دُھوپ میں سکھانے کے بعد وہ پاک ہوجاتے ہیں۔

ج.....اگر ناپاک ہوگئے تھے تو صرف دُھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوں گے، ورنہ ضرورت نہیں، کیونکہ حیض کے ایام میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، سوائے اس کپڑے کے، جس کو نجاست لگ گئی ہو۔

بلی کے جسم سے کپڑے چھوجائیں تو؟

س.....میری ایک دوست ہے، جو میرے گھر آئی تھی، بلی سے بھاگ کر کرسی پر پیر اُٹھا کر بیٹھ گئی، میں نے پوچھا کیوں؟ تو کہنے لگی کہ: بلی اگر کپڑوں سے لگ جائے تو کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ جبکہ میری دادی نے کہا کہ: بلی اگر سوکھی ہو تو نماز ہوسکتی ہے، ہاں! اگر بلی گیلی ہو تو کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں۔ آپ اسلام کی روشنی میں اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج.....بلی کے ساتھ کپڑے لگنے سے ناپاک نہیں ہوتے، خواہ بلی سوکھی ہو یا گیلی ہو، بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو۔

نماز کا بیان

نماز کی فرضیت واہمیت

حق تعالیٰ شانہٗ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ."

(کنز العمال، ج:۷، ص:۲۸۴، حدیث نمبر:۱۸۸۸۹)

ترجمہ:... "نماز دِین کا ستون ہے۔"

دِین میں نماز کا مقام:

آپ جانتے ہیں کہ جب خیمہ کھڑا کرتے ہیں تو اس کے چاروں کونوں پر رسیاں باندھ دیتے ہیں، اور اس کے درمیان میں ایک چوب اور لکڑی ہوتی ہے، اس کے اُوپر خیمہ کھڑا ہوتا ہے، اس درمیان کی چوب، لکڑی اور بانس کو عماد کہتے ہیں، یا عمود کہتے ہیں، اگر وہ قائم ہو تو خیمہ قائم رہتا ہے، اگر اس کو بیچ سے کھینچ لیا جائے تو خیمہ گر جاتا ہے، یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دِین کی خیمے کے ساتھ مثال بیان فرمائی ہے اور فرمایا کہ نماز اس کا ستون ہے، یعنی نماز دِین کی چوب، درمیان کا بانس اور لکڑی ہے، جس پر یہ دِین کا خیمہ قائم ہے۔

جس کی نماز نہیں اس کا دِین نہیں:

جس شخص کی زندگی میں نماز قائم نہ ہو، اس کا دِین قائم نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ." (کنز العمال، ج:۷ ص:۲۸۰، حدیث نمبر:۱۸۸۷۶)

ترجمہ:... "جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر

ہوگیا۔"

علماء اس کی تاویل کرتے ہیں کہ جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کا کام کیا، یا کفر کے قریب پہنچ گیا، لیکن حدیث کے الفاظ یہی ہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ:

"اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ."

(ترمذی شریف، ج:۲، ص:۸۶)

ترجمہ:... "آدمی اور کفر کے درمیان فاصلہ اور فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔"

نماز سے حقِ رُبوبیت کی ادائیگی:

حق تعالیٰ شانہٗ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، وتروں کی نماز واجب ہے، اور ان پانچ نمازوں کے ذریعے حق تعالیٰ شانہٗ کا حقِ رُبوبیت ادا کرنا ہے، انہیں پانچ نمازوں کے ذریعے بندے کا بندہ ہونا ثابت ہوگا اور انہی پانچ نمازوں کے ذریعے حق تعالیٰ کی رُبوبیت کا حق ادا ہوگا، تو جو شخص نماز کا تارک ہو، پنج گانہ نماز کا تارک ہو، وہ اپنے ہاتھ میں بندگی کی کوئی سند نہیں رکھتا کہ وہ یہ کہہ سکے کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اور دُوسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رَبّ ہونے کا کوئی حق ادا نہیں کرتا۔

نماز کے فضائل ومسائل

علامتِ بلوغت نہ ظاہر ہونے پر پندرہ سال کے لڑکے، لڑکی پر نماز فرض ہے

س..... یہ بات تفصیل سے بتایئے کہ نماز کب فرض ہوتی ہے؟ بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ اس وقت نماز فرض ہوتی ہے جب احتلام ہوتا ہے، اس سے پہلے نماز فرض نہیں ہوتی۔

ج..... نماز بالغ پر فرض ہوتی ہے، اگر بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہوجائیں تو نماز اسی وقت سے فرض ہوتی ہے، اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو لڑکا، لڑکی پندرہ سال کی عمر

پوری ہونے پر بالغ سمجھے جائیں گے، اور جس دن سولہویں سال میں قدم رکھیں گے اس دن سے ان پر نماز روزہ فرض ہوں گے۔

تارکِ نماز کا حکم

س..... مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بے نمازی کے لئے اسلام کے کیا اَحکامات ہیں؟ کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہوتا۔ میں نے سنا ہے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، کیا یہ سچ ہے؟ اور اسی طرح سنا ہے کہ عبدالقادر جیلانیؒ اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اسے (بے نمازی کو) مار ڈالا جائے، اس کی لاش کو گھسیٹ کر شہر سے باہر پھینک دیا جائے، کیا یہ بھی حقیقت ہے؟ ویسے زیادہ لوگوں سے میں نے یہ سنا ہے کہ وہ اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی زبان سے یہ نہ کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا، یعنی اگر وہ زبان سے کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا تو کافر ہو جاتا ہے، ورنہ چاہے نماز پڑھے یا نہ پڑھے، وہ کافر نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ کافر یا مرتد نہیں ہوتا تو اسے قتل کا حکم کیوں دیا جاتا ہے؟ جبکہ قرآن مجید میں بھی کسی مسلمان کے قتل کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ برائے مہربانی مجھے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوحنیفہؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بے نمازی کے بارے میں جو صحیح صحیح اَحکامات ہیں، بتادیں، مع حوالہ کے، بہت مہربانی ہوگی۔

ج..... تارکِ صلوٰۃ اگر نماز کی فرضیت ہی کا منکر ہو تو باجماعِ اہلِ اسلام کافر و مرتد ہے، (اِلّا یہ کہ نیا مسلمان ہوا ہو اور اسے فرضیت کا علم نہ ہو سکا ہو، یا کسی ایسے کوردہ میں رہتا ہو کہ وہ فرضیت سے جاہل رہا ہو، اس صورت میں اس کو فرضیت سے آگاہ کیا جائے گا، اگر مان لے تو ٹھیک، ورنہ مرتد اور واجب القتل ہوگا)۔ اور جو شخص فرضیت کا تو قائل ہو، مگر سستی کی وجہ سے پڑھتا نہ ہو، تو امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک وہ مسلمان تو ہے، مگر بدترین فاسق ہے۔ اور امام احمدؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ مرتد ہے، اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے،

اگر نماز پڑھنے لگے تو ٹھیک ورنہ ارتداد کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن نہ کیا جائے، غرض اس کے اَحکام مرتدین کے ہیں۔

امام مالکؒ، امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کی ایک روایت کے مطابق اگرچہ بے نمازی مسلمان ہے، مگر اس جرم یعنی ترکِ صلوٰۃ کی سزا قتل ہے، اِلّا یہ کہ وہ شخص توبہ کرلے، لہٰذا اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور ترکِ نماز سے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے، اگر توبہ کرلے تو اس سے قتل کی سزا ساقط ہوجائے گی، ورنہ اس کو قتل کردیا جائے گا، اور قتل کے بعد اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، الغرض اگر بے نمازی توبہ نہ کرے تو ان حضرات کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بے نمازی کو قتل نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کو ہمیشہ قید رکھا جائے گا اور روزانہ اس کے جوتے لگائے جائیں گے، یہاں تک کہ وہ ترکِ نماز سے توبہ کرلے۔ ان مذاہب کی تفصیل فقہِ شافعی کی کتاب شرح مہذب (ج:۳ ص:۱۲)، اور فقہِ حنبلی کی کتاب المغنی (ج:۲ ص:۲۹۸ مع الشرح الکبیر)، اور فقہِ حنفی کی کتاب فتاویٰ شامی (ج:۱ ص:۳۹۲) میں ہے۔ جو حضرات بے نمازی کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا جرم ہے، اس کے علاوہ ان کے اور بھی دلائل ہیں۔ حضرت پیرانِ پیر شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب دیکھنے کا موقع نہیں ملا، مگر وہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں، اور میں اُوپر لکھ چکا ہوں کہ امام احمدؒ کی ایک روایت میں یہ مرتد ہے، اور اس کے ساتھ مرتدین جیسا سلوک کیا جائے گا۔ اس لئے اگر حضرت پیرانِ پیرؒ نے یہ لکھا ہو کہ بے نمازی کا کفن دفن نہ کیا جائے، بلکہ مردار کی طرح گھسیٹ کر اس کو کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے تو ان کے مذہب کی روایت کے عین مطابق ہے۔

کیا پہلے اخلاق کی دُرستی ہو پھر نماز پڑھنی چاہئے؟

س..... آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اخلاق دُرست کئے جائیں، پھر نماز پڑھنی چاہئے۔

ج..... یہ خیال دُرست نہیں، بلکہ خود اخلاق کی دُرستی کے لئے بھی نماز ضروری ہے، اور یہ شیطان کا چکر ہے کہ وہ عبادت سے روکنے کے لئے ایسی اُلٹی سیدھی باتیں سمجھاتا ہے، مثلاً: یہ کہہ دیا کہ جب تک اخلاق دُرست نہ ہوں، نماز کا کیا فائدہ؟ اور شیطان کو پورا اطمینان ہے کہ یہ شخص مرتے دَم تک اپنے اخلاق دُرست نہیں کر سکے گا، لہٰذا نماز سے ہمیشہ کے لئے محروم رہے گا، حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ آدمی نماز کی بھی پابندی کرے اور ساتھ ساتھ اصلاحِ اخلاق کی کوشش کرے، نماز چھوڑ کر اخلاق کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟

تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا دُرست نہیں

س..... میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں، اب کالج میں داخلہ لینے والی ہوں، کالج کا ٹائم ایسا ہے کہ میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکتی، کیا میں ہمیشہ مغرب کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز کے فرض پڑھ لیا کروں؟ کیا مجھے اتنا ہی ثواب ملے گا یا نہیں؟

ج..... حدیث میں ہے کہ جس کی نمازِ عصر قضا ہوگئی اس کا گویا گھر بار لٹ گیا اور گھر کے سارے لوگ ہلاک ہوگئے، اس لئے نماز قضا کرنا تو جائز نہیں، اب یا تو کالج ہی میں نماز ٹھیک وقت پر پڑھنے کا انتظام کیجئے، یا لعنت بھیجئے ایسے کالج اور ایسی تعلیم پر، جس سے نماز غارت ہو جائے۔

اوقاتِ نماز

وقت سے پہلے نماز پڑھنا دُرست نہیں

س..... جس طرح وقت گزرنے کے بعد قضا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح وقت سے پہلے پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج..... نماز کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو، پھر جو نماز وقت کے اندر پڑھی گئی وہ تو ادا ہوئی، اور جو وقت نکلنے کے بعد پڑھی گئی وہ قضا ہوئی، اور جو وقت سے پہلے پڑھی گئی وہ نہ ادا ہوئی نہ قضا، بلکہ سرے سے نماز ہوئی ہی نہیں۔

نمازِ عشاء سونے کے بعد ادا کرنا

س..... میری امی صبح بہت جلدی اُٹھتی ہیں، اس وجہ سے رات جلدی آنکھ لگ جاتی ہے، اور اکثر وہ عشاء کی نماز ایک نیند پوری کر کے دس گیارہ بجے تک پڑھتی ہیں، جبکہ سنا ہے کہ اگر عشاء کی نماز سے پہلے نیند آجائے اور پھر سو کر اُٹھ کر نماز پڑھی جائے تو نماز قبول نہیں ہوتی۔

ج..... عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جانا مکروہ ہے، اور حدیث میں اس پر بددُعا آئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه."

ترجمہ:..... "پس جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جائے اللہ کرے اس کی آنکھیں سو نہ سکیں (تین بار یہ بددُعا فرمائی)۔"

تاہم اگر آدمی سو جائے اور اُٹھ کر نماز پڑھ لے تب بھی نماز ہو جائے گی۔

وقت سے پہلے اذان کا اعتبار نہیں

س..... کیا وہ نماز ہو جاتی ہے جس میں اذان وقت سے پہلے دی ہو، جبکہ زیادہ سے زیادہ مقتدی نماز میں شامل ہو جائیں۔

ج..... اگر اذان وقت سے پہلے ہو جائے تو وقت ہونے پر اذان دوبارہ کہی جائے، ورنہ نماز بغیر اذان کے ہوگی، اور بغیر اذان کے نماز پڑھنا خلافِ سنت اور مکروہ ہے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اذان کا شرعی حکم

س..... کہتے ہیں کہ اوقاتِ نماز کے علاوہ بے وقت اذان نہیں دینی چاہئے، یا صرف اس وقت اذان دینی چاہئے جب کوئی بچہ پیدا ہو یا کوئی بڑی آفت سے نجات پانی ہو، مثلاً: زیادہ بارش کے وقت۔ لیکن ہمارے یہاں ٹیلی ویژن پر جب لاہور میں عشاء کا وقت ہوتا ہے تو اذان پورے پاکستان میں نشر ہوتی ہے، حالانکہ جب لاہور میں عشاء کا وقت ہوتا ہے تو کراچی میں عشاء کی اذان میں تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے، اسی طرح پاکستان

کے ایک شہر میں اذان کا وقت ہوتا ہے تو دُوسرے شہروں میں نہیں ہوتا، لیکن اذان سب اسٹیشنوں پر ایک ساتھ نشر ہوتی ہے، تو کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

ج.....آپ کا خیال صحیح ہے، اذان نماز کے لئے ہوتی ہے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جو اذان نشر ہوتی ہے، وہ کسی نماز کے لئے نہیں بلکہ یہ محض شوقیہ ہے، شریعت کے کسی قاعدے کے ماتحت نہیں۔

دورانِ اذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا

س.....دورانِ اذان قرآن مجید کی تلاوت یا نماز پڑھنا دُرست ہے؟

ج.....قرآن مجید بند کر کے اذان کا جواب دینا چاہئے، اور اگر نماز پہلے سے شروع کر رکھی ہو تو پڑھتا رہے، ورنہ اذان ختم ہونے کے بعد شروع کرے۔

عورت اذان کا جواب کب دے؟

س.....کیا عورتوں کو بھی اذان کا جواب دینا چاہئے؟

ج.....جی ہاں! مگر حیض ونفاس والی جواب نہ دیں۔

شرائطِ نماز

کپڑے کی نجاست دھوئیں لیکن غیر ضروری وہم نہ کریں

س.....میرے چھ بچے ہیں، بڑی بچی آٹھ برس کی ہے، میں نماز پڑھتی ہوں، لیکن کپڑے میرے صاف و پاک نہیں رہ سکتے، جب کوئی پانی کا چھینٹا پڑ جائے تو میں لباس بدل لیتی ہوں، لیکن پھر بھی دِل میں شک رہتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ عورت کی نماز ہو جاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو۔

ج.....کپڑوں کا پاک ہونا نماز کی شرط ہے، ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوتی، لیکن اس میں وہم کی حد تک مبالغہ کرنا غلط ہے، اگر یقینی طور پر نجاست لگ جائے تو اسے دھو

ڈالئے، اس سے زیادہ وہم ہے۔ اور یہ خیال غلط ہے کہ: ''عورت کی نماز ہو جاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو'' لباس کا پاک ہونا جس طرح مرد کے لئے نماز کی شرط ہے، اسی طرح عورت کے لئے بھی شرط ہے۔

گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا

س..... ہمارے گھر میں تین کمرے ہیں، تینوں میں سامان ہے، ہم سب گھر والے نماز پڑھتے ہیں تو ہمارے سامنے سامان ہوتا ہے، مثلاً: شوکیس، ٹی وی وغیرہ، لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت سامنے کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے، صرف دیوار ہو۔ لیکن ہم مجبور ہیں، گھر چھوٹا ہے، میں نے جب سے یہ سنا ہے بڑی پریشان ہوں۔

ج..... سامنے سامان ہو تو نماز میں کوئی حرج نہیں، لوگ بالکل غلط کہتے ہیں، البتہ ٹی وی کا گھر میں رکھنا گناہ ہے۔

نیت کے لئے نماز کا تعین کر لینا کافی ہے، رکعتیں گننا ضروری نہیں

س..... ہر نماز کو پڑھنے سے پہلے جتنی رکعتیں ہم پڑھ رہے ہیں ان کی تعداد اور نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری ہیں یا صرف دِل میں نیت کر لینا کافی ہے؟

ج..... نیت تو دِل ہی سے ہوتی ہے، اگر دِل کی نیت کا استحضار کرنے کے لئے زبان سے بھی کہہ لے کہ فلاں نماز پڑھتا ہوں تو جائز ہے، رکعتوں کی تعداد گننے کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کی نماز کے چند مسائل

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

س..... کتنی عمر میں عورت پر نماز فرض ہوتی ہے؟

ج..... جوان ہونے کا وقت معلوم ہو تو اس وقت سے نماز فرض ہے، ورنہ عورت پر نو سال پورے ہونے پر دسویں سال سے نماز فرض سمجھی جائے گی۔

عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟

س..... اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کے وقت ضروری پوشیدہ کپڑا (سینہ بند) ضرور پہنے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ کپڑا یعنی سینہ بند کفن میں بھی شامل ہے، جبکہ اکثر جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ڈھکا ہوا ہونا چاہئے۔ اب آپ فرمائیے کہ کون سی بات دُرست ہے اور آیا سینہ بند نماز کے وقت ضروری ہے؟

ج..... عورت کو نماز میں ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی سارا بدن ڈھکنا ضروری ہے، سینہ بند ضروری نہیں، جن لوگوں نے سینہ بند کو ضروری کہا، انہوں نے غلط کہا۔

ایسے باریک کپڑوں میں جن سے بدن جھلکے، نماز نہیں ہوتی

س..... ہم گرمیوں میں لان اور وائل کے باریک کپڑے پہنتے ہیں اور اسی حال میں نماز بھی پڑھتے ہیں، تو کیا ہماری نماز قبول ہو جاتی ہوگی؟ کیونکہ ہماری ایک عزیزہ نے بتایا تھا کہ ان کپڑوں میں نماز قبول نہیں ہوتی، کیونکہ ان میں سے جسم جھلکتا ہے۔

ج..... جو کپڑے ایسے باریک ہوں کہ ان کے اندر سے بدن نظر آئے، ان سے نماز نہیں ہوتی، نماز کے لئے دوپٹہ موٹا استعمال کرنا چاہئے۔

عورت کا ننگے سر یا ننگے بازو کے ساتھ نماز پڑھنا

س..... بعض خواتین نماز کے دوران اپنے بال نہیں ڈھانکتیں، دوپٹہ انتہائی باریک استعمال کرتی ہیں یا پھر اتنا مختصر ہوتا ہے کہ کہنیوں سے اُوپر بازو بھی ننگے ہوتے ہیں، اور ستر پوشی بھی ٹھیک طرح سے ممکن نہیں ہوتی، ایسی خواتین سے جب کچھ کہا جائے تو وہ فرماتی ہیں کہ جب بندوں سے پردہ نہیں تو اللہ سے کیا؟ آپ کے خیال سے کیا ایسے نماز ہو جاتی ہے؟ اور اگر ہوتی ہے تو کیسی؟

ج. چہرہ، دونوں ہاتھ گٹوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک، ان تین اعضاء کے علاوہ نماز میں پورا بدن ڈھکنا عورت کے لئے نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے، اس کے

بغیر نماز نہیں ہوگی۔ خواتین کا یہ کہنا کہ: ''جب بندوں سے پردہ نہیں، تو خدا سے کیا پردہ؟'' بالکل غلط منطق ہے، اللہ تعالیٰ سے تو کپڑے پہننے کے باوجود آدمی چھپ نہیں سکتا، تو کیا پورے کپڑے اُتار کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے گی؟ پھر بندوں سے پردہ نہ کرنا ایک مستقل گناہ ہے جو عورت اس گناہ میں مبتلا ہو اس کے لئے یہ کیسے جائز ہوگیا کہ وہ نماز میں بھی ستر نہ ڈھانکے؟ الغرض عورتوں کا یہ شبہ، شیطان نے ان کی نمازیں غارت کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

بچہ اگر ماں کا سر درمیانِ نماز ننگا کردے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

س..... چھ ماہ سے لے کر تین سال کی عمر کے بچے کی ماں نماز پڑھ رہی ہے، بچہ ماں کے سجدے کی جگہ لیٹ جاتا ہے، جب ماں سجدے میں جاتی ہے تو بچہ ماں کے اُوپر بیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے، اور سر سے دوپٹہ اُتار دیتا ہے، اور بالوں کو بھی بکھیر دیتا ہے، کیا اس حالت میں ماں کی نماز ہو جاتی ہے؟

ج ..... نماز کے دوران سر کھل جائے اور تین بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار تک کھلا رہے تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اگر سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہوگئی۔

ساڑی باندھ کر نماز پڑھنا

س..... وہ عورتیں جو اکثر ساڑی باندھتی ہیں کیا وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتیں؟

ج..... ان کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور لباس ایسا پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، بیٹھ کر ان کی نماز نہ ہوگی، اگر بدن پورا ڈھکا ہوا ہو تو نماز ساڑی میں بھی ہو جائے گی، مگر ساڑی خود ناپسندیدہ لباس ہے۔

کیا ساڑی پہننے والی عورت بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

س..... ساڑی پہننے والی بعض مستورات کا کہنا ہے کہ: ''چونکہ ہم ساڑی پہنتے ہیں اس لئے ہم فرض اور سنت نمازیں بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں'' کیا ان کا یہ عمل درست ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ ضعیف العمر نہیں، نہ ہی بیماری یا معذوری ہے۔

ج..... نفل نماز تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے، گو بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملے گا، لیکن فرض نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی کیونکہ قیام نماز کا رُکن ہے، مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی، اور اُصول یہ ہے کہ نماز کا رُکن فوت ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، لہٰذا جو عورتیں فرض نماز بغیر معذوری کے بیٹھ کر پڑھتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، ہاں! جسم کا صحیح طریقے سے ڈھانکنا ضروری شرط ہے، چاہے ساڑی ہو، چاہے شلوار پاجامہ۔

نماز میں سینے پر دوپٹہ ہونا اور بانہوں کا چھپانا لازمی ہے

س..... کیا نماز پڑھتے وقت سینے پر دوپٹے کا ہونا اور ہاتھ دوپٹے کے اندر چھپانا لازمی ہے؟

ج..... پہنچوں تک ہاتھ کھلے ہوں تو مضائقہ نہیں، سینے پر اوڑھنی ہونی چاہئے۔

سجدے میں دوپٹہ نیچے آجائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے اگر دوپٹہ سجدے کی جگہ آجائے تو کیا سجدہ ہوسکتا ہے؟ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ دوپٹے کے اُوپر ہی سجدہ ہو جاتا ہے۔

ج..... کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہے۔

خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں

س..... کیا خواتین گھر پر نماز کا وقت ہو جانے پر اذان سنے بغیر نماز پڑھ سکتی ہیں یا اذان کا انتظار کرنا ضروری ہے؟

ج ..... وقت ہو جانے کے بعد خواتین کے لئے اوّل وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے، ان کو اذان کا انتظار ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔

عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

س..... عورتوں یا لڑکیوں کو چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ..... اگر باپردہ جگہ ہو تو جائز ہے، مگر گھر میں ان کی نماز افضل ہے۔

بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے

س..... عورت تو مسجد نہیں جاسکتی، مگر عورت اپنے شوہر کے پیچھے باجماعت نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں، جبکہ خاوند کے علاوہ غیر کوئی مرد نہ ہو، صرف زوجین ہوں؟

ج..... بیوی، شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے، مگر برابر کھڑی نہ ہو بلکہ پیچھے کھڑی ہو۔

گھر میں عورت کا نماز تراویح باجماعت پڑھنا

س..... کیا عورت باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتی؟ جبکہ گھر میں تراویح کی جماعت ہورہی ہو اور صرف گھر کے آدمی نماز ادا کررہے ہوں، اور اگر ادا کرسکتی ہے تو کیا امام کو عورت کی نیت کرنی پڑے گی؟

ج..... اگر گھر میں جماعت کا اہتمام ہوسکے تو بہت ہی اچھی بات ہے، گھر کی مستورات بھی اس جماعت میں شریک ہوجائیں، مگر مرد لوگ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر آیا کریں، امام کو عورت کی نیت ضروری ہے۔

عورت، عورتوں کی امامت کرسکتی ہے، مگر مکروہ ہے

س..... اسلام میں عورت بھی امامت کے فرائض انجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

ج..... عورت مردوں کی امامت تو نہیں کرسکتی، اگر عورتوں کی امامت کرے تو یہ مکروہ ہے۔

عورتوں کا کسی گھر میں جمع ہوکر نماز باجماعت ادا کرنا بدترین بدعت ہے

س..... ہمارے محلے میں کوئی دس پندرہ گھر ہیں، جمعہ کے روز سب عورتیں ہمارے گھر میں نماز پڑھتی ہیں، ان میں سے ایک خاتون اُونچی آواز میں نماز پڑھتی ہیں اور باقی خواتین ان کے پیچھے، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ جو خاتون نماز پڑھاتی ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں پر نیل پالش لگی ہوتی ہے، اور کچھ خواتین آدھی آستین کی قمیص پہن کر آتی ہیں، ان کے متعلق اسلام کی رُو سے بتائیے کہ اس طرح نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج سوال میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ عورتیں جو نماز پڑھتی ہیں آیا وہ جمعہ کی

نماز پڑھتی ہیں یا نفل نماز؟ اگر وہ اپنے خیال میں جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں تو ان کی جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ جمعہ کی نماز میں امام کا مرد ہونا شرط ہے، لہٰذا ان کی جمعہ کی نماز نہ ہوئی، (یہ نفل نماز ہوئی جس کا ذکر آگے آتا ہے)، اور ظہر کی نماز ان کے ذمہ رہ گئی، اور اگر وہ نفل نماز پڑھتی ہیں تو عورتوں کا جمع ہو کر اس طرح نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا بدترین بدعت ہے، اور متعدد غلطیوں کو مجموعہ ہے، جس کی وجہ سے وہ سخت گناہگار ہیں، اور نیل پالش اور آدھی آستین والی عورتوں کی تو انفرادی نماز بھی نہیں ہوتی۔

خواتین کی نماز کی مکمل تشریح

س..... خواتین کی نماز کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں، خاص طور سے سجدے کی حالت کیا ہوگی؟

ج..... عورتوں کی نماز بھی مردوں ہی کی طرح ہے، البتہ چند اُمور میں ان کی نسوانیت اور ستر کے پیشِ نظر ان کے لئے مردوں سے الگ حکم ہے، ذیل میں قیام، رُکوع، سجود اور قعدہ کے عنوانات سے ان کے مخصوص مسائل کا ذکر کرتا ہوں:

قیام:

۱:..... عورتوں کو قیام میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہئیں، یعنی ان میں فاصلہ نہ رکھیں، اسی طرح رُکوع اور سجدے میں بھی ٹخنے ملائے رکھیں، (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ قیام میں ان کے قدموں کے درمیان چار پانچ اُنگلیوں کا فاصلہ رہنا چاہئے)۔

۲:..... عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو، ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اُٹھانے چاہئیں، باہر نہیں نکالنے چاہئیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر انہوں نے چادر اوڑھ رکھی ہو تو تکبیرِ تحریمہ کے وقت چادر سے باہر نکال کر ہاتھ اُٹھائیں)۔

۳:..... عورتوں کو صرف کندھوں تک ہاتھ اُٹھانے چاہئیں، (جبکہ مردوں کو اتنے اُٹھانے چاہئیں کہ انگوٹھے، کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں، بلکہ کانوں کی لو کو لگ جائیں)۔

۴:..... عورتوں کو تکبیرِ تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئیں، (جبکہ مردوں

کوناف کے نیچے)۔

۵:.....عورتیں ہاتھ باندھتے وقت صرف اپنی داہنی ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھ لیں، حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہئے، (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو گٹے سے پکڑ لیں اور درمیان کی تین اُنگلیاں کلائی پر سیدھی رکھیں)۔

رُکوع:

۱:.....رُکوع میں عورتوں کو زیادہ جھکنا نہیں چاہئے، بلکہ صرف اس قدر جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، (جبکہ مردوں کو یہ حکم ہے کہ اس قدر جھکیں کہ کمر بالکل سیدھی ہو جائے اور سر اور سرین برابر ہو جائیں)۔

۲:.....عورتوں کو رُکوع میں دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کشادہ کئے بغیر (بلکہ ملا کر) رکھنی چاہئیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ رُکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیاں کشادہ رکھیں)۔

۳:.....عورتیں رُکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں، مگر زیادہ زور نہ دیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ ہاتھوں کا گھٹنوں پر خوب زور دے کر رُکوع کریں)۔

۴:.....رُکوع میں عورتیں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھ لیں، مگر گھٹنے کو پکڑے نہ رہیں، (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ اُنگلیوں سے گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لیں)۔

۵:.....رُکوع میں عورتوں کو اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں، یعنی سمٹی ہوئی رہیں، (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں)۔

سجدہ:

۱:.....سجدے میں عورتوں کو کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھنی چاہئیں، (جبکہ مردوں کو کہنیاں زمین پر بچھانا مکروہ ہے)۔

۲:.....عورتوں کو سجدے میں دونوں پیر اُنگلیوں کے بل پر کھڑے نہیں کرنے چاہئیں، بلکہ دونوں پیر داہنی طرف نکال کر کولہوں پر بیٹھیں اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ

کریں، سرین اُٹھائے ہوئے نہ رکھیں، (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ سجدے میں دونوں پاؤں اُنگلیوں کے بل کھڑے رکھیں، اور سرین پاؤں سے اُٹھائے رکھیں)۔

۳:..... سجدے میں عورتوں کا پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہئے، اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہونے چاہئیں، غرضیکہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں، (جبکہ مردوں کا پیٹ رانوں سے اور بازو پہلوؤں سے الگ رہنے چاہئیں)۔

قعدہ:

۱:..... التحیات میں بیٹھتے وقت مردوں کے برخلاف عورتوں کو دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے، یعنی سرین زمین پر رہے، پیر پر نہ رکھیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ قعدہ میں اپنا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں، اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں)۔

۲:..... عورتیں قعدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی رکھیں، (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں، نہ کھلی رکھیں نہ ملائیں)۔

عورتوں کی نماز کے دیگر مسائل

۱:..... جب کوئی بات نماز میں پیش آئے، مثلاً: نماز پڑھتے ہوئے کوئی آگے سے گزرے اور اسے روکنا مقصود ہو تو عورت تالی بجائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے، (جبکہ مردوں کو ایسی ضرورت کے لئے ''سبحان اللہ'' کہنے کا حکم ہے، مگر عورتیں ''سبحان اللہ'' نہ کہیں، بلکہ اُوپر لکھے ہوئے طریقے کے مطابق تالی بجائیں)۔

۲:..... عورت، مردوں کی امامت نہ کرے۔

۳:..... عورتیں اگر جماعت کرائیں تو جو عورت امام ہو وہ آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو، بلکہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو، (عورتوں کی تنہا جماعت مکروہ ہے)۔

۴:..... فتنہ وفساد کی وجہ سے عورتوں کا مسجدوں میں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔

۵:..... عورت اگر جماعت میں شریک ہو تو مردوں اور بچوں سے پچھلی صف پر

کھڑی ہو۔

۶:.....عورت پر جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے تو اس کا جمعہ ادا ہو جائے گا، اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۷:.....عورتوں کے ذمہ عیدین کی نماز واجب نہیں۔

۸:.....عورتوں پر ایامِ تشریق، یعنی فرض نمازوں کے بعد کی تکبیراتِ تشریق واجب نہیں، البتہ اگر کوئی عورت جماعت میں شریک ہوئی ہو، تو امام کی متابعت میں اس پر بھی واجب ہے، مگر بلند آواز سے تکبیر نہ کہے، کیونکہ اس کی آواز بھی ستر ہے۔

۹:.....عورتوں کو فجر کی نماز جلدی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور تمام نمازیں اوّل وقت میں ادا کرنا مستحب ہے۔

۱۰:.....عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں، نماز خواہ جہری یا سرّی، ان کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہئے، بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک چونکہ عورت کی آواز ستر ہے، اس لئے اگر وہ بلند آواز سے قرأت کرے گی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۱:.....عورت اذان نہیں دے سکتی۔

۱۲:.....عورت مسجد میں اِعتکاف نہ کرے، بلکہ اپنے گھر میں اس جگہ جو نماز کے لئے مخصوص ہو، اِعتکاف کرے، اور اگر گھر میں کوئی جگہ نماز کے لئے مخصوص نہ ہو تو اِعتکاف کے لئے کسی جگہ کو مقرر کر لے۔

کن چیزوں سے نماز فاسد یا مکروہ ہو جاتی ہے؟

عملِ کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

حنفی مذہب کا فتویٰ یہ ہے کہ عملِ کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور ایسے عمل کو عملِ کثیر کہتے ہیں کہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے، جس کام کے لئے دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جائے وہ بھی عمل کثیر ہے، اور اگر ایک ہی ہاتھ سے ایک رکن

میں بار بار کوئی عمل کیا جائے، وہ بھی عملِ کثیر بن جاتا ہے۔

مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن باآواز ہنسنے سے ٹوٹ جاتی ہے

س..... کیا نماز پڑھتے وقت مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی؟ میرا خیال ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے، جبکہ میرے دوست کا کہنا ہے کہ کھلکھلا کر ہنسنے سے نماز ٹوٹتی ہے مسکرانے سے نہیں۔

ج..... صرف مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی بشرطیکہ ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو، اور اگر اتنی آواز پیدا ہو جائے کہ برابر کھڑے شخص کو سنائی دے تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

نماز میں اُردو زبان میں دُعا کرنا کیسا ہے؟

س..... کیا ہم نماز پڑھتے وقت سجدے میں اپنی زبان میں یعنی اُردو میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کر سکتے ہیں؟

ج..... نہیں! ورنہ نماز ٹوٹ جائے گی۔

معذور کے اَحکام

لیکوریا کے مرض والی عورت نماز کس طرح ادا کرے؟

س..... آج کل خواتین میں لیکوریا کی بیماری عام ہے، اور تقریباً سو میں سے اَسّی، پچاسی فیصد خواتین اسی بیماری میں مبتلا ہیں، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں نماز انہی کپڑوں میں پڑھ لینی چاہئے، یا پھر کپڑے بدلنا ہوں گے؟ نجاست اگر کپڑے پر ہو اور اسے دھولیں تب انہی کپڑوں سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نماز پڑھتے وقت اگر نجاست خارج ہو جائے تو نماز لوٹانا ہوگی؟

ج..... اس مرض میں خارج ہونے والا پانی ناپاک ہوتا ہے، جو کپڑا اس سے آلودہ ہو جائے اس میں نماز نہ پڑھی جائے، البتہ کپڑے کے ناپاک حصے کو دھو کر پاک کر لیا جائے تو اس میں نماز دُرست ہے۔

جہاں تک نماز لوٹانے کا تعلق ہے، اس کے لئے معذور کا مسئلہ سمجھ لینا چاہئے۔

جس شخص کا کسی مرض کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرتا ہو، وہ معذور کہلاتا ہے۔ ایک شرط معذور بننے کے لئے ہے، اور ایک معذور رہنے کے لئے۔ معذور بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ نماز کے پورے وقت میں اس کو اتنی مہلت نہ ملے کہ وہ طہارت کے ساتھ نماز پڑھ سکے، ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرلیا کرے، جب تک وہ وقت باقی ہے، اس خاص عذر کی وجہ سے اس کا وضو ساقط نہیں ہوگا، جب وقت نکل جائے تو دوبارہ وضو کرلے۔ جب کوئی شخص ایک بار معذور بن جائے تو اس کے معذور رہنے کی حد یہ ہے کہ وقت کے اندر اس کو کم از کم ایک بار یہ عذر پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا، تو یہ معذور نہیں ہے۔

پس جن خواتین کو ایام سے پاک ہونے کے بعد لیکوریا کی اتنی شدت ہو کہ وہ پورے وقت کے اندر طہارت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتیں، ان پر معذور کا حکم جاری ہوگا، اور ان کو ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرلینا کافی ہوگا، لیکن اگر اتنی شدت نہ ہو تو وہ معذور نہیں، اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر پانی خارج ہو جائے تو ان کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔

نمازِ وتر

تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے

س..... فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے اور نفل نماز گھر میں، اس بارے میں حدیث بھی ہے۔ مزید معلومات کے لئے آپ سے رُجوع کیا ہے، اگر وتر تہجد کے وقت پڑھیں تو کیسا ہے؟ عشاء کے وقت افضل ہے یا تہجد کے وقت افضل ہے؟

ج..... جو شخص جاگنے کا بھروسا رکھتا ہو اس کے لئے تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے، اور جو بھروسا نہ رکھتا ہو اس کے لئے عشاء کے بعد پڑھ لینا بہتر ہے۔

بغیر عذر کے وتر بیٹھ کر ادا کرنا صحیح نہیں

س..... اگر کسی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھے تو کیا عشاء کی نماز میں وتر بھی بیٹھ کر

پڑھے یا کھڑے ہوکر؟

ج..... بغیر عذر کے فرض اور وتر بیٹھ کر ادا کرنے سے نماز نہیں ہوگی، اور اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہوتو مجبوری ہے۔

اگر وتر اور تہجد کی نماز رہ جائے تو؟

س..... میں روزانہ تہجد کی نماز پڑھتی ہوں، اس لئے عشاء میں وتر چھوڑ دیتی ہوں، اور تہجد کے بعد پڑھتی ہوں، آج رات ہم دیر سے اُٹھے، سحری ختم ہوچکی تھی، اس لئے تہجد کی نماز رہ گئی، اب وتر جو میں نے چھوڑے ہیں اور تہجد کی نماز بھی، کیا اس کی قضا پڑھ سکتی ہوں؟

ج..... اگر دیر سے آنکھ کھلے اور صبحِ صادق ہونے میں کچھ وقت ہوتو وتر تو صبحِ صادق سے پہلے پڑھ لینے ضروری ہیں، اور اگر صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلے تو فجر کی سنتوں سے پہلے وتر پڑھ لینے چاہئیں، نفل کی قضا نہیں ہوتی، لیکن جس شخص کی تہجد رہ گئی ہو وہ اشراق کے وقت تہجد کے نفل پڑھ لے، انشاء اللہ اس کو تہجد کا ثواب مل جائے گا۔

سنت نمازوں کی ادائیگی

سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ

س..... سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج..... جس چیز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر پابندی فرمائی ہو، اور جس کے ترک کو لائقِ ملامت قرار دیا گیا ہو، وہ سنتِ مؤکدہ ہے، اور جس چیز کی ترغیب دی گئی ہو، مگر اس کے چھوڑنے پر ملامت نہ کی گئی ہو، وہ سنتِ غیر مؤکدہ ہے، اور اسی کو مستحب اور مندوب بھی کہا جاتا ہے۔

سنن ونوافل کیوں اور کس کے لئے پڑھے جاتے ہیں؟

س نماز ہم پر فرض ہے، اس کو ہم پڑھتے ہیں، فرض کے علاوہ سنتیں کیوں ضروری ہیں؟ فرض اللہ کے واسطے اور سنتیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہیں، یہ

''واسطے'' پر بھی ذرا روشنی ڈالئے تا کہ مسئلہ معلوم ہو جائے۔

ج..... نماز تو چاہے فرض ہو، چاہے سنت ونفل، سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوتی ہیں، یہ خیال غلط ہے کہ سنتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ فرض نماز میں جو کمی (یعنی خشوع وخضوع میں جو کمی) رہ جاتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے سنتیں اور نفل ہیں۔

قضا نمازیں

نماز قضا کرنے کا ثبوت

س..... ارکانِ اسلام، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہر مسلمان مرد اور عورت پر قرآن وسنت کی رُو سے فرض ہے۔ قضا روزے کے متعلق قرآنِ حکیم میں واضح حکم ہے کہ اگر کوئی مسلمان رمضان کے مہینے میں سفر میں یا بیمار ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں جب عذر باقی نہ رہے تو روزے رکھ کر پورے کرے۔ آپ سے دریافت کرنا ہے کہ کیا قرآنِ کریم میں نماز کی قضا اور ادائیگی کے بارے میں ایسے ہی واضح اَحکام موجود ہیں؟ براہِ مہربانی آیات کے حوالے سے نشاندہی فرمائیں۔

ج..... نماز کی قضا کے بارے میں قرآنِ کریم میں صراحت نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز سے سویا رہ جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ قصداً نماز ترک کرنے کی اسلام میں گنجائش ہی نہیں، اس لئے جس نے قصداً نماز چھوڑ دی ہو اس کی قضا کا بھی قرآنِ کریم اور حدیث شریف میں صریح حکم نہیں، البتہ فقہائے اُمت نے قضا کے اَحکامات بیان فرمائے ہیں، اور بعض اس کے بھی قائل ہیں کہ چونکہ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا، اس لئے اس کے ذمہ نمازوں کی قضا نہیں، ان کے قول کے مطابق وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے۔

کیا قضا نماز پڑھنا گناہ ہے؟

س میری لڑکی نے محض اس وجہ سے کہ کسی نے اس سے کہا کہ روزانہ قضا نماز

پڑھنے سے تو گناہ ہوتا ہے، نماز پڑھنی چھوڑ دی، اب آپ بتایئے کہ کیا کریں؟

ج..... آپ کی لڑکی کو کسی نے غلط بتایا، نماز کو قضا کر دینا گناہ ہے، پڑھنا گناہ نہیں، بلکہ فرض ہے، عجیب بات ہے کہ اس نے گناہ کو تو چھوڑا نہیں اور فرض کو چھوڑ کر گناہ پر گناہ کا اضافہ کرلیا۔ توبہ استغفر اللہ! اب اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرے اور جتنے دن کی نمازیں اس نے چھوڑی ہیں ان کو قضا کرلے۔

قضا نماز کی نیت اور طریقہ

س..... قضا نماز کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟ نیز یہ کہ اگر دو تین وقت کی نماز رہ گئی ہو اور اسے ایک یا ڈیڑھ ماہ گزر گیا ہو تو اس کی نماز کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

ج..... ہر نماز قضا کرتے وقت یہ نیت کرلے کہ اس وقت کی (مثلاً: ظہر کی) جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی کو قضا کرتا ہوں، اور قضا نماز کو پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، صرف نیت میں قضا نماز کا ذکر کرنا ہوگا۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے

س..... میں ایک ٹیچر ہوں اور میں جس اسکول میں پڑھاتی ہوں وہاں وضو اور نماز کی جگہ کا انتظام نہیں، اس لئے ظہر کی نماز چلی جاتی ہے، کیا میں ظہر کی نماز عصر کی نماز کے ساتھ پڑھ سکتی ہوں؟ اور قضا صرف فرضوں کی ہوگی یا سنتوں کی بھی؟ قضا کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج..... جب آپ اسکول میں اُستانی ہیں تو وضو اور نماز کا انتظام ذرا سے اہتمام سے کیا جاسکتا ہے، آپ آسانی سے وہاں لوٹا اور مصلّٰی رکھوا سکتی ہیں، محض اس عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز قضا کر دینے کا معمول بنالینا گناہِ کبیرہ ہے۔ بہرحال اگر ظہر کی نماز قضا ہو جائے تو اس کو نمازِ عصر سے پہلے پڑھ لینا چاہئے، قضا صرف فرض رکعتوں کی ہوتی ہے، سنتوں کی نہیں۔ قضا نماز کی نیت بھی عام نمازوں کی طرح کی جاتی ہے، مثلاً: یہ نیت کرلیا کریں کہ آج کی ظہر کی قضا ادا کرتی ہوں۔

قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہے اور نماز میں سستی کی مناسب سزا

س.....نماز کب فرض ہوتی ہے؟ یعنی میں ایک بیس سال کی لڑکی ہوں اور اپنی زندگی کی تمام قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں، مگر میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ میں کتنے عرصے کی نمازیں ادا کروں؟ یعنی جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ سات سال سے اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو اور دس سال کی عمر میں مار کر پڑھاؤ، تو کیا دس سال کی عمر میں نماز فرض ہوگئی؟ یا پھر میں جب سے جوان ہوئی تو نماز رونے اور پردے کے اَحکامات مجھ پر عائد ہوئے تب سے نماز فرض ہوئی؟ اس طرح سے مجھ پر پانچ سال کی نمازیں قضا ہیں، اور پہلے فرمان کی تعمیل کے آئینے میں دیکھا جائے تو دس سال کی۔ اگر آپ وضاحت فرمادیں تو بہت شکر گزار ہوں گی۔ دُوسری بات یہ کہ ان قضا نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ دراصل مولانا صاحب! جس زمانے میں نماز کی پابندی نہیں کرتی تھی اس زمانے میں بھی رمضان المبارک اور امتحانوں کے دنوں میں نماز ادا کرتی رہی ہوں، اور اب صحیح یاد نہیں کہ کتنی نمازیں ادا ہیں اور کتنی قضا؟ اس لئے تعدادِ نماز کے بارے میں کیا طریقہ ہوگا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر نماز کے بعد دو نفل پڑھ لئے جائیں تو قضا نماز کا قرض اُتر جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قضا نمازوں کے فرض ادا کئے جائیں، کیونکہ رمضان المبارک میں تو ایک نماز ستر نمازوں کے برابر ہوتی ہے، اس طرح سے تمہاری قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟ براہِ کرم میرے سوالوں کے جواب دے کر مجھے کشمکش کی حالت سے نکالیں، میں زندگی بھر آپ کی ممنون رہوں گی، میں پابندی سے نماز ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، کیا آپ بتائیں گے کہ میں نماز کا شوق اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے کیا کروں؟ نماز قضا ہونے کی صورت میں، میں نے اپنے آپ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے، یعنی فاقہ کرنے کی سزا یا پھر اپنے جسم کے کسی حصے کو زخمی کرنے کی سزا، کیا یہ دُرست ہے؟ اُمید ہے کہ آپ مجھے مطمئن کرنے کی کوشش فرمائیں گے اور دُعا فرمائیں گے کہ خدا آپ کی اس بدنصیب اور نالائق بیٹی کو نماز کی لگن دے، آمین!

ج ... اگرچہ بچوں کو نماز پڑھانے کا حکم ہے، مگر نماز فرض اس وقت ہوتی ہے

جب آدمی جوان (بالغ) ہو جائے، آپ اندازہ کرلیں کہ اس وقت سے کتنی نمازیں آپ کے ذمہ ہوں گی؟ پھر جتنے سال کا اندازہ ہو، اتنے سال ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا بھی پڑھ لیا کریں، اور اگر زیادہ پڑھ لیں تو اور بھی اچھا ہے۔ باقی یہ غلط ہے کہ نفل پڑھنے سے قضا نماز کا فرض اُتر جاتا ہے، یا یہ کہ رمضان المبارک میں قضا پڑھنے سے ستر قضا نمازیں اُتر جاتی ہیں۔ نماز کی پابندی کے لئے کوئی مناسب سزا مقرر کی جاسکتی ہے، جس سے نفس کو تنبیہ ہو، مثلاً: ایک وقت کا فاقہ یا کچھ صدقہ یا ایک نماز قضا ہونے پر دس نفل پڑھنا، مگر جسم کو زخمی کرنے کی سزا نامناسب ہے۔

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کن چیزوں سے لازم آتا ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟

س..... نماز پڑھتے وقت کون کون سی یا کس قسم کی غلطی ہو جائے تو سجدۂ سہو ادا کرنا پڑتا ہے؟ اور سجدۂ سہو ادا کرنے کے لئے التحیات کے بعد سلام پھیرنا پڑھتا ہے یا دُرود شریف اور دُعا بھی پڑھ کر پھر سلام پھیرنا پڑتا ہے؟

ج..... سجدۂ سہو کے واجب ہونے کا اُصول یہ ہے کہ فرض کی تأخیر سے یا واجب چھوٹ جانے سے یا واجب کی تأخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، آگے اس اُصول کی جزئیات بے شمار ہیں۔ سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں "عبدہٗ و رسولہٗ" تک پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر دیں، پھر دو سجدے کر کے دوبارہ التحیات پڑھیں اور دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیریں۔

قیام میں التحیات یا تسبیح پڑھنا اور رُکوع و سجود میں قرأت کرنا

س..... اگر قیام میں قرأت کی بجائے التحیات یا دُعا یا تسبیح وغیرہ پڑھ لے یا اس کے برعکس رُکوع و سجدہ میں بجائے تسبیح کے قرأت کرے بھول کر، تو پھر کیا کرے؟

ج..... قرأت کے بجائے التحیات پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا، دُعا یا

تسبیح سے نہیں، رُکوع، سجدے میں قرأت نہیں کی جاتی، لیکن اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسافر کی نماز

کتنے فاصلے کی مسافت پر قصر نماز ہوتی ہے؟

س..... قصر نماز کے لئے تین منزل ہونا ضروری ہے، ایک منزل کتنے کلومیٹر یا میل کے برابر ہوتا ہے؟

ج..... مختار قول کے مطابق ایک منزل ۱۶ میل اور تین منزل ۴۸ میل کے برابر ہوتی ہے، اور ۴۸ میل کے ۷۷ کلومیٹر بنتے ہیں۔

مرد اور عورت اپنی اپنی سسرال میں مقیم ہوں گے یا مسافر؟

س..... آدمی جب اپنی سسرال جائے تو کیا وہاں سفر والی نماز ادا کرے یا مقیم والی؟ بیوی خواہ اپنے والدین کے گھر ہو یا نہ ہو، تو کس طرح نماز ادا کرے؟ اگر بیوی اپنے والدین کے گھر جائے تو کیا وہ بھی مسافرہ ہے یا مقیم؟

ج..... مرد کی سسرال اگر مسافتِ سفر پر ہے تو وہ وہاں مسافر ہوگا، اور بیوی کی اگر رُخصتی ہو چکی ہے اور وہ اپنے میکے ملنے کے لئے آتی ہے تو وہ بھی وہاں مسافر ہوگی، جبکہ اس کی نیت وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نہ ہو۔

ہوائی جہاز میں نماز کا کیا حکم ہے؟

س..... کیا ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے؟

ج..... ہوائی جہاز میں نماز اکثر علمائے کرام کے نزدیک صحیح ہو جاتی ہے، بشرطیکہ نماز کو اس کی تمام شرائطِ صحت کے ساتھ ادا کیا جائے، قبلہ رُخ اور دیگر شرائط میں نقص نہ رہ جائے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے بعد زمین پر احتیاطاً اس کا اعادہ بھی کر لے تو بہتر ہے، ضروری اور واجب نہیں ہے۔

کیا عورت گھر پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہے؟

س..... اگر کوئی عورت اپنے گھر پر اکیلی رہتی ہو اور وہ جمعہ کی نماز بغیر امام، بغیر خطبہ، بغیر نمازی کے پڑھے تو کیا اس کی نماز ہوگئی؟

ج..... جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ اور جماعت شرط ہے، اور یہ دونوں چیزیں مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اس لئے عورتیں مل کر بھی جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتیں، اور تنہا عورت تو بدرجہ اَوْلیٰ نہیں پڑھ سکتی، اس خاتون کو چاہئے کہ اپنے گھر پر ظہر کی نماز پڑھا کریں، ورنہ ظہر کی نماز چھوڑنے کا وبال ان کی گردن پر رہے گا۔ بعض عورتوں کو بزرگی کا ہیضہ ہو جاتا ہے، اور اپنی بزرگی بگھارنے کے لئے اس قسم کی خلافِ شریعت باتیں کر بیٹھتی ہیں۔

عورتیں جمعہ کے دن نماز کس اذان کے بعد پڑھیں؟

س..... جمعہ کی نماز میں دو اذانیں ہوتی ہیں، اور چونکہ جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کو پہلی اذان پر ظہر کی نماز ادا نہیں کرنی چاہئے، بلکہ جب مسجدوں میں نماز ختم ہو جائے تو وہ ظہر کی نماز ادا کریں، آپ ہمیں اس کا شرعی طور پر حل ضرور بتائیں۔

ج..... عورتوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں، وقت ہونے کے بعد وہ نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہیں۔

عورت جمعہ کی کتنی رکعات پڑھے؟

س..... یہ بتا دیجئے کہ عورتوں کے لئے جمعہ کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟

ج..... عورت اگر مسجد میں جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھے تو اس کے لئے بھی اتنی ہی رکعتیں ہیں جتنی مردوں کے لئے، یعنی پہلے چار سنتیں، پھر دو فرض، پھر چار سنتیں مؤکدہ، پھر دو سنتیں غیر مؤکدہ، عورتوں پر جمعہ فرض نہیں، اس لئے اگر وہ اپنے گھر پر نماز پڑھیں تو عام دنوں کی طرح ظہر کی نماز پڑھیں۔

عورتوں کا جمعہ اور عیدین میں شرکت

س..... بعض حضرات اس پر زور دیتے ہیں کہ عورتوں کو جمعہ، جماعت اور عیدین میں ضرور شریک کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمعہ، جماعت اور عیدین میں عورتوں کی شرکت ہوتی تھی، بعد میں کون سی نئی شریعت نازل ہوئی کہ عورتوں کو مساجد سے روک دیا گیا؟

ج..... جمعہ، جماعت اور عیدین کی نماز عورتوں کے ذمہ نہیں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت زمانہ چونکہ شر وفساد سے خالی تھا، ادھر عورتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی، اس لئے عورتوں کو مساجد میں حاضری کی اجازت تھی اور اس میں بھی یہ قیود تھیں کہ باپردہ جائیں، میلی کچیلی جائیں، زینت نہ کریں، خوشبو نہ لگائیں اس کے باوجود عورتوں کو ترغیب دی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتھن خیر لھن." (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص:۹۶)

ترجمہ:..... "اپنی عورتوں کو مسجدوں سے روکو، اور ان کے گھر ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صلوۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلوتھا فی بیتھا." (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص:۹۶)

ترجمہ:..... "عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے

گھر کی چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا اگلے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

مسند احمد میں حضرت ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں، آپ نے فرمایا:

"قد علمت انک تحبین الصلوٰۃ معی، وصلاتک فی بیتک خیر لک من صلاتک فی حجرتک، وصلاتک فی حجرتک خیر من صلاتک فی دارک، وصلاتک فی دارک خیر لک من مسجد قومک، وصلاتک فی مسجد قومک خیر لک من صلاتک فی مسجدی. قال: فامرت فبنیت مسجد فی اقصیٰ شئ من بیتها واظلمه، فکانت تصلی فیه حتی لقیت اللہ عزوجل."

(مسند احمد، ج:۶، ص:۳۷۱)

"وقال الهیثمی ورجاله رجال الصحیح غیر عبداللہ بن سوید الانصاری، و ثقه ابن حبان."

(مجمع الزوائد ج:۲ ص:۳۴)

ترجمہ:..... "مجھے معلوم ہے کہ تم کو میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے، مگر تمہارا اپنے گھر کے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور احاطے میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں (میرے ساتھ) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے یہ

ارشاد سنکر اپنے گھر کے لوگوں کو حکم دیا کہ گھر کے سب سے دور اور تاریک ترین کونے میں ان کے لئے نماز کی جگہ بنادی جائے، چنانچہ ان کی ہدایت کے مطابق جگہ بنادی گئی، وہ اسی جگہ نماز پڑھا کرتی تھیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں۔"

ان احادیث سے عورتوں کے مساجد میں آنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشائے مبارک بھی معلوم ہوجاتا ہے، اور حضرات صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذوق بھی۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سعادت کی بات تھی، لیکن بعد میں جب عورتوں نے ان قیود میں کوتاہی شروع کردی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں جانے کی اجازت دی گئی تو فقہائے امت نے ان کے جانے کو مکروہ قرار دیا، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

"لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل."

(صحیح بخاری، ج:۱،ص:۱۲۰، صحیح مسلم، ج:۱،ص:۱۸۳، مؤطاامام مالک ص:۱۸۴)

ترجمہ:..... "عورتوں نے جونئی روش اختراع کرلی ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، جس طرح بنواسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔"

تراویح نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے

س..... کیا تراویح کی نماز عورتوں کے لئے ضروری ہے؟ جو عورتیں اس میں کوتاہی کرتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج..... تراویح سنت ہے، اور تراویح کی نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ایسے ہی

عورتوں کے ذمہ بھی ہے، مگر اکثر عورتیں اس میں کوتاہی اور غفلت کرتی ہیں، یہ بہت بُری بات ہے۔

تراویح کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے

س.....عورتوں کے لئے مسجد میں تراویح کا انتظام کرنا کیسا ہے؟ کیا وہ گھر میں نہیں پڑھ سکتیں؟

ج.....بعض مساجد میں عورتوں کے لئے بھی تراویح کا انتظام ہوتا ہے، مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے، ان کا اپنے گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں قرآن مجید سننے کی بہ نسبت افضل ہے۔

عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ

س.....عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ وہ تراویح میں کس طرح قرآنِ پاک ختم کریں؟

ج.....کوئی حافظ محرَم ہو تو اس سے گھر پر قرآنِ کریم سن لیا کریں، اور نامحرَم ہو تو پسِ پردہ رہ کر سنا کریں، اگر گھر پر حافظ کا انتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔

کیا حافظِ قرآن عورت، عورتوں کی تراویح میں امامت کرسکتی ہے؟

س.....عورت اگر حافظ ہو کیا وہ تراویح پڑھا سکتی ہے؟ اور عورت کے تراویح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

ج.....عورتوں کی جماعت مکروہِ تحریمی ہے، اگر کرائیں تو امام آگے کھڑی نہ ہو، جیسا کہ امام کا مصلیٰ الگ ہوتا ہے، بلکہ صف ہی میں ذرا کو آگے ہو کر کھڑی ہو، اور عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو (خواہ اس کا محرَم ہو) اس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔

نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ میں فرق

س..... نفل نماز اور نماز سنتِ غیر مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟ جبکہ دونوں کے لئے یہی بتایا جاتا ہے کہ اگر پڑھ لو تو ثواب، اور نہ پڑھو تو کوئی گناہ نہیں۔

ج..... سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل قریب قریب ہیں، ان میں کوئی زیادہ فرق نہیں، البتہ یہ فرق ہے کہ سننِ غیر مؤکدہ منقول ہیں، اس لئے ان کا درجہ بطورِ خاص مستحب ہے، اور دُوسرے نوافل منقول نہیں، اس لئے ان کا درجہ عام نفلی عبادت کا ہے۔

اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد کی رکعات

س..... نوافل نمازوں مثلاً: اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی رکعات پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج..... نوافل میں کوئی پابندی نہیں، جتنی رکعتیں چاہیں پڑھیں، حدیث شریف میں ان نمازوں کی رکعات حسبِ ذیل منقول ہیں:

اِشراق: چار رکعتیں۔	چاشت: آٹھ رکعتیں۔
اوّابین: چھ رکعتیں۔	تہجد: بارہ رکعتیں۔

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

س..... میں نفل اکثر بیٹھ کر پڑھتی ہوں، میں یہ آپ کو سچ بتادوں کہ نماز بہت کم پڑھتی ہوں، لیکن جب بھی پڑھتی ہوں تو اس کے ساتھ نفل ضرور پڑھتی ہوں، گزارش یہ ہے کہ میں نفل کھڑے ہوکر جس طرح فرض اور سنت پڑھتے ہیں، اسی طرح پڑھتی تھی، لیکن میری خالہ اور نانی نے کہا کہ نفل ہمیشہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں، اور اکثر لوگوں نے کہا کہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں، مجھے تسلی نہیں ہوئی، آپ یہ بتائیں کہ نفل کس طرح پڑھنے چاہئیں؟

ج..... آپ کی خالہ اور نانی غلط کہتی ہیں، یہ لوگوں کی اپنی ایجاد ہے کہ تمام نمازوں میں وہ پوری نماز کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں، مگر نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ نفل بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ضرور ہے، لیکن بیٹھ کر نفل پڑھنے سے ثواب آدھا ملتا ہے، اس لئے نفل

کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے، پنج وقتہ نماز کی پابندی ہر مسلمان کو کرنی چاہئے، اس میں کوتاہی کرنا دُنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب ولعنت کا موجب ہے۔

سحری کے وقت تہجد پڑھنا

س..... مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا شوق ہے، اور اکثر میں یہ نماز دو بجے اُٹھ کر پڑھتی بھی ہوں، ماہِ رمضان میں سحری کے وقت یہ نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (صبحِ صادق کی اذان سے پہلے)۔

ج..... صبحِ صادق سے پہلے تک تہجد کا وقت ہے، اس لئے اگر صبحِ صادق نہ ہوئی ہو تو سحری کے وقت تہجد پڑھ سکتے ہیں۔

تہجد کی نماز میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟

س..... تہجد کی نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ دو رکعت نفل میں ۱۲ قل پڑھنے چاہئیں، آپ اس کا صحیح طریقہ بتادیجئے۔

ج..... جو سورتیں یاد ہوں پڑھ لیا کریں، شریعت نے کوئی سورتیں متعین نہیں کیں۔

نمازِ حاجت کا طریقہ

س..... نمازِ حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الحاجت کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ آدمی خوب اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے، نماز سے فارغ ہوکر حق تعالیٰ شانہ کی حمد وثنا کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، مسلمانوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے اور خوب توبہ، اِستغفار کے بعد یہ دُعا پڑھے:

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا

تَدَعُ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔"

اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے خوب گڑگڑا کر دُعا مانگے، اگر صحیح شرائط کے ساتھ دُعا کی تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

صلوٰۃ التسبیح سے گناہوں کی معافی

س..... صلوٰۃ التسبیح سے اگلے پچھلے، چھوٹے بڑے، نئے پرانے، عمداً سہواً تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، کیا یہ صحیح حدیث ہے؟

ج..... بعض محدثین اس کو صحیح کہتے ہیں، اور بعض ضعیف۔

کیا صلوٰۃ التسبیح کا کوئی خاص وقت ہے؟

س..... صلوٰۃ التسبیح کے لئے کیا کوئی دن یا وقت مقرر ہے؟

ج..... صلوٰۃ التسبیح کے لئے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں، اگر توفیق ہو تو روزانہ پڑھا کرے، ورنہ جس دن بھی موقع ملے پڑھ لے، اور مکروہ اوقات کو چھوڑ کر دن رات میں جب چاہے پڑھے، البتہ زوال کے بعد افضل ہے، یا پھر رات کو، خصوصاً تہجد کے وقت۔

دُلہن کے آنچل پر نمازِ شکرانہ ادا کرنا

س..... جناب آج کل ایک رسم ہے کہ جب شادی ہوتی ہے تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ شادی کی پہلی رات دو رکعت نماز شکرانے کی دُولہا پڑھتا ہے، کیا عورت کے آنچل پر جائز ہے؟ جس سے اس مرد کا نکاح ہوا ہے، یعنی دُولہا، دُلہن کے آنچل پر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج..... آنچل پر نماز پڑھنا محض رسم ہے، شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

س..... اگر عورت پانچ نمازوں کی پابند ہے کیا وہ پانچوں نمازوں میں تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟ اور کیا عصر اور فجر کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

ج..... ظہر، عصر اور عشاء سے پہلے پڑھ سکتی ہے، صبحِ صادق کے بعد سے نمازِ فجر تک صرف فجر کی سنتیں پڑھی جاتی ہیں، دُوسرے نوافل دُرست نہیں، سنتوں میں تحیۃ الوضو کی نیت کر لینے سے وہ بھی ادا ہو جائے گا، اور مغرب سے پہلے پڑھنا اچھا نہیں، کیونکہ اس سے نمازِ مغرب میں تاخیر ہو جائے گی، اس لئے نمازِ مغرب سے پہلے بھی تحیۃ الوضو کی نماز نہ پڑھی جائے، بہر حال اس مسئلے میں مرد و عورت کا ایک ہی حکم ہے۔

بجائے قرعہ اندازی کے نمازِ استخارہ پڑھ کر فیصلہ کیجئے

س..... میری عادت ہے کہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ نہ کر سکوں اور بہت پریشان ہو جاؤں اور سمجھ میں کچھ نہ آئے کہ کیا فیصلہ کیا جائے؟ تو میں دو رکعت نفل پڑھ کر قرعہ پر دونوں چیزیں لکھ دیتی ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کر کے اُٹھا لیتی ہوں، اور نیت کر لیتی ہوں کہ چونکہ خدا کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا، جو قرعہ میرے ہاتھ آئے گا اس فیصلے پر وہ کام کروں گی۔ یا پھر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دُعا مانگتی ہوں کہ خدایا قرآن مجید تیرا کلام ہے، اور اس میں ہر قسم کی مثالیں اور احوال موجود ہیں، تیرا مبارک نام لے کر اس کو کھولوں گی، اس صفحہ پر جو فیصلہ میری پریشانی کے مطابق ہو مجھ کو بتا دے، تاکہ میں ویسا کر لوں اور تیری مرضی اور خوشی کے مطابق ہو، اور پھر خدا کا نام لے کر قرآن پاک کو کھول کر اس صفحے پر اپنے مسئلے کے مطابق جو حال ملتا ہے اس کو خدا کی رائے سمجھ کر عمل کرتی ہوں۔ کیا مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں کفر یا شرک کا خطرہ تو نہیں ہوتا؟ ضرور جواب تحریر فرمائیں تاکہ آئندہ ایسا کروں، اکثر جب بہت پریشان کن مسئلہ ہو اور میری سمجھ میں کوئی فیصلہ نہ آ رہا ہو تو میں ایسا کر کے فیصلہ کر لیتی ہوں۔

ج..... کفر و شرک تو نہیں، لیکن ایک فضول حرکت ہے، یہ ایک طرح کا فال نکالنا ہے، جس کی ممانعت ہے، اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا، یہ عقیدہ کا فساد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو تعلیم دی ہے، وہ یہ ہے کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر استخارہ کی دُعا کی جائے، اور پھر جس طرف دِل مائل ہو اس صورت کو اختیار کر لیا جائے، انشاء اللہ اسی میں خیر ہوگی۔

سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ

س..... بہت دفعہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے سجدۂ تلاوت ادا کرتے دیکھا گیا ہے، براہِ کرم سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج..... ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور سجدے میں تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہے، ''اللہ اکبر'' کہہ کر اُٹھ جائے، بس یہی سجدۂ تلاوت ہے، کھڑے ہوکر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا افضل ہے، اور اگر بیٹھے بیٹھے کرلے تو بھی جائز ہے۔

زوال کے وقت تلاوت جائز ہے لیکن سجدۂ تلاوت جائز نہیں

س..... کیا دن میں بارہ بجے قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے؟

ج..... ٹھیک دوپہر کے وقت جبکہ سورج سر پر ہو، نماز اور سجدۂ تلاوت منع ہے، مگر قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔

آیتِ سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا

س..... میں قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھ رہی ہوں، اور اس طرح پڑھتی ہوں کہ پہلے جتنا پڑھنا ہو وہ میں پڑھ لیتی ہوں، اس کے بعد اس کا ترجمہ، تو کیا مجھ کو قرآن شریف میں جو سجدہ آتا ہے وہ دو مرتبہ دینا ہوگا؟

ج..... نہیں! سجدہ صرف ایک ہی واجب ہوگا، آیتِ سجدہ اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے، اور قرآنِ کریم کے الفاظ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، صرف ترجمہ پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

میّت کے اَحکام

نامحرم کو کفن دفن کے لئے ولی مقرر کرنا صحیح نہیں

س سوال یہ ہے کہ ایک خاتون نے بحالتِ نزع اپنی بڑی بہن کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے والی وارث کی حیثیت سے دُولہا بھائی میری موت مٹی

کریں، وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ حسبِ وصیتِ مرحومہ، اس کے بہنوئی نے اس پر عمل آوری کردی۔لیکن اس وصیت کا شریکِ غم مستورات میں چرچا ہے کہ ایک خوشحال شوہر اور کھاتے پیتے جوان لڑکوں اور حقیقی بھائیوں اور بزرگوں کی موجودگی میں مرحومہ کو اپنے بہنوئی کو وارث ووالی مقرر کرنا شرعاً جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور آئندہ کبھی یہ صورتِ حال واقع ہوتو بحکمِ شرعی کیا عمل ہونا چاہئے؟ تاکہ جمیع مسلمان اس مسئلے سے واقف ہوکر کسی اُلجھن میں نہ پڑنے پائیں اور دین وایمان کی سلامتی کے ساتھ میت کی آخرت بھی بحکمِ الٰہی بخیر ہو۔ مسئلہ محرم نامحرم کا ہے، از راہ کرم اس بارے میں جو حکمِ خداوندی اور اس کے رسولِ مقبول کا ہو، اس سے بالتفصیل آگاہ فرمائیں۔

ج..... کسی عورت کے ولی اس کے بیٹے یا بھائی ہیں، بہنوئی ولی نہیں، نہ وارث، اس لئے اس کو ولی مقرر کرنا غلط ہے، البتہ اگر وہ نیک دین دار اور شرعی مسائل سے واقف ہے تو یہ وصیت کرنا کہ وہ کفن دفن کی نگرانی کرے، یہ دُرست ہے۔

اگر دورانِ سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے؟

س..... ہم تین افراد ہم سفر تھے، اور ہمارا سفر ریگستان کا تھا، میرے ساتھ میرا ایک شفیق دوست بھی جس کی بیوی کا انتقال ہوگیا، اب آپ یہ بتائیں کہ اس کو کون غسل دے؟

ج..... عورت کو مرد، اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں، خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو، یا مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو تیمم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد یا مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو وہ تیمم کرائے، اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔ صورتِ مسئولہ میں شوہر کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمم کرادے۔ اس مسئلے کی پوری تفصیل کسی عالم سے سمجھ لی جائے۔

مرد اور عورت کے لئے مسنون کفن

س..... کفن دفن کے لئے جیسا کہ آج کل عام رواج ہے کہ ۲۲ گز لٹھے کا استعمال ہوتا ہے، کیا شرعی طور پر یہ پابندی ضروری ہے؟ اگر نہیں تو صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج.....مرد کے لئے مسنون کفن یہ ہے:

ا:.....بڑی چادر، پونے تین گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔

۲:.....چھوٹی چادر، اڑھائی گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔

۳:.....کفنی یا کرتا، اڑھائی گز لمبا، ایک گز چوڑا۔

عورت کے کفن میں دو کپڑے مزید ہوتے ہیں:

ا:.....سینہ بند، دو گز لمبا، سوا گز چوڑا۔

۲:.....اوڑھنی ڈیڑھ گز لمبی، قریباً ایک گز چوڑی، نہلانے کے لئے تہبند اور دستانے اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔

مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں

س.....میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں ایک مردے نہلانے والی خاتون کو بلا کر لایا، انہوں نے مجھ سے مہندی منگوائی، والدہ کو نہلانے کے بعد انہوں نے والدہ کے پاؤں یعنی دونوں پیروں کے تلوے میں مہندی لگادی، ہمارے گھر والوں نے تو بہت منع کیا، لیکن وہ خاتون مسئلے مسائل بتانے لگیں، مختصراً یہ کہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کفن میں لپٹی لاش (عورت) کے کیا مہندی پاؤں میں لگانے کا کہیں ذکر آیا ہے یا نہیں؟

ج.....اس نے غلط کیا، میت کو مہندی نہیں لگانی چاہئے تھی۔

میت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی

س.....یہ کہا جاتا ہے کہ لاش کو ہلانا اور اِدھر اُدھر کرنا ٹھیک نہیں، کیونکہ اس سے مردے کو سخت تکلیف ہوتی ہے، اگر اس کو سانس ہو تو سب کو چیر پھاڑ دے۔ میرے محترم بزرگ! نواب شاہ ہی میں ایک اتفاق ہوا، ایک لڑکی کا انتقال ہوا، پتہ نہیں غسل دے کر لے کر آئے تو کفن پہنانے کے بعد اس لڑکی کو جس کا انتقال ہوا غسل دینے والی نے اس کی

آنکھوں کو کھول کر کاجل لگایا، محترم! ایک غسل والی نہیں بلکہ نواب شاہ کی جتنی ایسی عورتیں ہیں وہ سب یہ ہی رسم کرتی ہیں کاجل لگانا اُنگلی سے، ویسے یہ کہاں تک دُرست ہے؟

اگر کسی کے گھر میں کوئی بچہ یا لڑکی لڑکا، عورت مرد، بڈھی بڈھا، عمر رسیدہ یا کسی کی بھی موت واقع ہو جائے، تو عورتیں پرہیز کرتی ہیں کہ ہماری پرہیز یا ہمیں تعویذ ہے، ایسی عورتیں موت والے گھر میں نہیں جاتیں، حتیٰ کہ ان کی دس یا بارہ سال کی لڑکیوں کے بھی پرہیز ہوں گے، اور یہاں تک کہ اس یعنی میت والے گھر کے آگے سے بھی نہیں گزریں گے، خدانہ کرے ان کو میت کی کوئی رُوح چمٹ جائے گی، یہ پرہیز چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ چلتا ہے، یہ پرہیز اپنے سگے رشتوں یعنی بھتیجوں بھتیجیوں یا کوئی برادری وغیرہ عزیز رشتہ دار اور پڑوسیوں تک چلتا ہے۔

ج..... یہ بھی توہم پرستی ہے کہ لاش کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ کیا جائے، میت کے کاجل یا سرمہ لگانا ممنوع ہے۔ بعض عورتیں جو میت والے گھر نہیں جاتیں، اسی طرح زچگی والے گھر سے پرہیز کرتی ہیں، یہ غلط لوگوں کی پھیلائی ہوئی گمراہی ہے، وہ ان کو ایسے تعویذ دیتے ہیں کہ وہ ساری عمر ان کے چکر سے باہر نہ نکل سکیں۔

عورت کی میت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے

س..... کیا عورت کی میت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے؟ یا کہ صرف محرم مرد ہی اس کو کندھا دے سکتے ہیں؟

ج..... قبر میں تو صرف محرم مردوں کو ہی اُتارنا چاہئے (اگر محرم نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو غیر محرم بھی شامل ہو سکتے ہیں) لیکن کندھا دینے کی سب کو اجازت ہے۔

مردہ عورت کا منہ غیر محرم مردوں کو دِکھانا جائز نہیں

س..... یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مری ہوئی عورت کا منہ اگر اس کے گھر والے کسی غیر مرد کو دِکھا دیں تو اس کا گناہ بھی مری ہوئی عورت کو ملے گا؟

ج..... غیر مردوں کو مردہ عورت کا منہ دِکھانا جائز نہیں، اور گناہ منہ دِکھانے والوں کو

ہوگا، اور مردہ عورت بھی اس پر اپنی زندگی میں راضی تھی تو وہ بھی گناہگار ہوگی، ورنہ نہیں، عورتوں کو وصیت کر دینی چاہئے کہ ان کے مرنے کے بعد نامحرموں کو ان کا منہ نہ دِکھایا جائے۔

بیوہ کو تیجے پر نیا دوپٹہ اُڑھانا

س..... ہماری طرف رواج ہے کہ جب کسی شخص کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کی بیوہ کو اس کے متعلقین نیا دوپٹہ تیجے میں اُڑھاتے ہیں، اس طرح بیوہ کے پاس نئے سفید دوپٹے کئی کئی آجاتے ہیں، اگر نئے سفید دوپٹے کے عوض کچھ روپے نقد مدد کے لئے دے دیں تو اس میں کچھ حرج تو نہیں؟ اور پھر شوہر کے انتقال پر چونکہ سوگ چار ماہ دس دن مناتے ہوئے زینت کرنا عورت کو منع ہے، اس نئے دوپٹے اُڑھانے میں کیا راز پوشیدہ ہے؟ اس میں مسئلہ مذکورہ کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی؟ وضاحت فرمائیں۔

ج:..... بیوہ کو تیجے میں نیا دوپٹہ اُڑھانے کی رسم جو آپ نے لکھی ہے، یہ بھی غلط اور خلافِ شریعت ہے، بیوہ کی عدت چار مہینے دس دن ہے، اور اس دوران بیوہ کو نیا کپڑا پہننے کی اجازت نہیں۔ معلوم نہیں کہ اس رسم کے جاری کرنے والوں کا منشا کیا ہوگا؟ ممکن ہے دُوسری قوموں سے یہ رسم مسلمانوں میں درآئی ہو، یا مقصود بیوہ کی خدمت کرنا ہو، بہرحال یہ رسم خلافِ شرع ہے، اس کو ترک کر دینا چاہئے، بیوہ کی خدمت اور اشک شوئی کے لئے اگر نقد روپیہ پیسہ دے دیا جائے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں، لیکن رسم اس کو بھی نہیں بنانا چاہئے۔

نمازِ جنازہ میں عورتوں کی شرکت

س..... کیا عورت نمازِ جنازہ میں شرکت کرسکتی ہے؟ یعنی جماعت کے پیچھے عورتیں کھڑی ہوسکتی ہیں؟

ج..... جنازہ مردوں کو پڑھنا چاہئے، عورتوں کو نہیں، تاہم اگر جماعت کے پیچھے کھڑی ہوجائیں تو نماز ان کی بھی ہوجائے گی۔

قبرستان میں عورتوں کا جانا صحیح نہیں

س.....۱: کیا عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے؟

۲:.....اگر جاسکتی ہیں تو کیا کسی خاص وقت کا تعین ہونا چاہئے؟

۳:.....قبرستان جاکر عورتوں یا مردوں کے لئے قرآن پڑھنا یا نوافل پڑھنا منع ہیں، اگر نماز کا وقت ہوجائے اور وقت تھوڑا ہو جیسے مغرب کا وقت ہوتا ہے تو کیا نماز کو قضا کردینا چاہئے یا وہیں پڑھ لینی چاہئے؟

ج.....۱: عورتوں کے قبرستان جانے پر اختلاف ہے، صحیح ہے یہ کہ جوان عورت کو تو ہرگز نہیں جانا چاہئے، بڑی بوڑھی اگر جائے اور وہاں کوئی خلافِ شرع کام نہ کرے تو گنجائش ہے۔

۲:.....خاص وقت کا کوئی تعین نہیں، پردہ کا اہتمام ہونا اور نامحرموں سے اختلاط نہ ہونا ضروری ہے۔

۳:.....قبرستان میں تلاوت صحیح قول کے مطابق جائز ہے، مگر بلند آواز سے نہ پڑھے، قبرستان میں نماز پڑھنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے، اس لئے قبرستان میں نفل پڑھنا جائز نہیں، اگر کبھی فرض نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو قبرستان سے ایک طرف کو ہوکر کہ قبریں نمازی کے سامنے نہ ہوں، نماز پڑھ لی جائے۔

کیا عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے؟

س.....کیا عورتوں کے قبرستان، مزارات پر جانے، محفلِ سماع (قوالی) منعقد کرنے کی مذہب نے کہیں اجازت دی ہے؟ اگر یہ جائز ہے تو آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کریں، ویسے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ اسے اختلافی مسئلہ سمجھتے ہوئے گول نہ کرجائیں۔

ج.....مسئلہ اتفاقی ہو یا اختلافی، لیکن جب جناب کو ہم پر اتنا اعتماد بھی نہیں کہ ہم مسئلہ صحیح بتائیں گے یا گول کرجائیں گے تو آپ نے سوال بھیجنے کی زحمت ہی کیوں فرمائی؟ آپ کو چاہئے تھا کہ یہ مسئلہ کسی ایسے عالم سے دریافت فرماتے جن پر جناب کو کم

از کم اتنا اعتماد تو ہوتا کہ وہ مسئلے کو گول نہیں کریں گے، بلکہ خدا اور رسول کی جانب سے ان پر شریعت کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اسے وہ اپنے فہم کے مطابق پورا کریں گے۔

میرے بھائی! شرعی مسائل تو نہ ذہنی عیاشی کے لئے ہیں، نہ محض چھیڑ چھاڑ کے لئے، یہ تو عمل کرنے اور اپنی زندگی کی اصلاح کے لئے ہیں، لہٰذا مسئلہ کسی ایسے شخص سے پوچھئے جو آپ کی نظر میں دین کا صحیح عالم بھی ہو، اور اس کے دِل میں خدا کا اتنا خوف بھی ہو کہ وہ محض اپنی یا لوگوں کی خواہشات کی رعایت کر کے شریعت کے مسائل میں تلبیس یا ترمیم نہیں کرے گا۔

اب آپ کا مسئلہ بھی عرض کئے دیتا ہوں، ورنہ آپ فرمائیں گے کہ دیکھو گول کر گئے ناں!

عورتوں کا قبروں پر جانا واقعی اختلافی مسئلہ ہے، اکثر اہلِ علم تو حرام یا مکروہِ تحریمی کہتے ہیں، اور کچھ حضرات اس کی اجازت دیتے ہیں، یہ اختلاف یوں پیدا ہوا کہ ایک زمانے میں قبروں پر جانا سب کو منع تھا، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی، بعد میں حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی اور فرمایا: ''قبروں کی زیارت کیا کرو، وہ آخرت کی یاد دِلاتی ہیں۔''

جو حضرات عورتوں کے قبروں پر جانے کو جائز رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ اجازت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

اور جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لئے جائیں، لہٰذا قبروں پر جانا ان کے لئے ممنوع اور موجبِ لعنت ہوگا۔

یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورتیں ایک تو شرعی مسائل سے کم واقف ہوتی ہیں، دُوسرے ان میں صبر، حوصلہ اور ضبط کم ہوتا ہے، اس لئے ان کے حق میں غالب اندیشہ یہی ہے کہ یہ وہاں جا کر جزع فزع کریں گی یا کوئی بدعت کھڑی کریں گی، شاید اسی اندیشے

کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قبروں پر جانے کو موجبِ لعنت فرمایا، اور یہ اختلاف بھی اسی صورت میں ہے کہ عورتیں قبروں پر جا کر کسی بدعت کا ارتکاب نہ کرتی ہوں، ورنہ کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں ہے، آج کل عورتیں بزرگوں کے مزارات پر جا کر جو کچھ کرتی ہیں اسے دیکھ کر یقین آجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کیوں فرمائی ہے؟

عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا، بزرگ کے نام کی منّت ماننا

س..... عورتوں اور بچوں کا قبر پر جانا جائز ہے کہ نہیں؟ نیز قبر والے کے نام کی منّت ماننا جیسے کہ بکرا دینا یا کوئی چادر چڑھانا وغیرہ؟

ج..... اہلِ قبور کے لئے منّت ماننا بالاجماع باطل اور حرام ہے، درمختار میں ہے:

''جاننا چاہئے کہ اکثر عوام کی طرف سے مُردوں کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اور اولیائے کرامؒ کی قبروں پر روپے، پیسے، شرینی، تیل وغیرہ کے جو چڑھاوے ان کے تقرّب کی خاطر چڑھائے جاتے ہیں، یہ بالاجماع باطل اور حرام ہیں، اِلّا یہ کہ نذر اللہ کے لئے ہو اور وہاں کے فقراء پر خرچ کرنے کا قصد کیا جائے، لوگ خصوصاً اس زمانے میں اسمیں بکثرت مبتلا ہیں، اس مسئلے کو علامہ قاسمؒ نے ''درر البحار'' کی شرح میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔''

علامہ شامیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''ایسی نذر کے ناجائز اور حرام ہونے کی کئی وجوہ ہیں، اوّل یہ کہ یہ نذر مخلوق کے لئے کی جاتی ہے، اور مخلوق کے نام کی منّت ماننا جائز نہیں، کیونکہ نذر عبادت ہے، اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کی جاتی۔ دوم یہ کہ جس کے نام کی منّت مانی گئی وہ میّت ہے، اور مردہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ سوم یہ کہ اگر نذر ماننے والے کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ فوت شدہ بزرگ بھی تکوینی اُمور میں تصرف رکھتا ہے تو یہ عقیدہ غلط ہے۔''

(رد المحتار قبیل باب الاعتکاف ج:۲ ص:۴۳۹، نیز دیکھئے البحر الرائق

ج:۲ص:۳۲۰)

چھوٹے بچوں کوقبرستان لے جانا تو بے ہودہ بات ہے، رہا عورتوں کا قبر پر جانے کا مسئلہ! اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک عورتوں کا قبروں پر جانا حرام ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوان عورتوں پر جو بہ کثرت قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔'' (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ، ص:۱۵۴)

بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور بعض کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ وہاں جزع فزع نہ کریں اور کسی غیر شرعی امر کا ارتکاب نہ کریں، ورنہ حرام ہے۔ اس زمانے میں عورتوں کا وہاں جانا مفسدہ سے خالی نہیں، اکثر بے پردہ جاتی ہیں، اور پھر وہاں جا کر غیر شرعی حرکتیں کرتی ہیں، منتیں مانتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں، اس لئے صحیح یہ ہے کہ جس طرح آج کل عورتوں کے وہاں جانے کا رواج ہے، اس کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں، بلکہ بالاجماع حرام ہے۔

روزہ اور فضائل رمضان

آدابِ رمضان

ماہِ رمضان کی فضیلت:

ارشادِ خداوندی ہے:

''شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدًی للناس وبینٰت من الهدی والفرقان، فمن شهد منکم الشهر فلیصمه، ومن کان مریضًا او علی سفر فعدة من ایام اخر، یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ما هدکم ولعلکم

تشکرون." (البقرۃ:۱۸۵)

ترجمہ:..... "ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا، جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، من جملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے، اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دُوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (اَحکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (اَحکام وقوانین مقرّر کرنے میں) دُشواری منظور نہیں، اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات وثمراتِ رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمتِ آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

احادیثِ مبارکہ:

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ: جنت کے دروازے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ: رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں)، اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور شیاطین پابندِ سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم پر

رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا، وہ محروم ہی رہا۔''

(احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کردیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ: اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رُک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کردیا جاتا ہے، اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔'' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا: ''اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنتِ مؤکدہ) بنایا ہے، جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستّر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے، اور اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔'' ہم نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ اِفطار کرائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دُودھ کے گھونٹ سے، یا ایک کھجور سے، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ اِفطار کرادیا، اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں)، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت، درمیان حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے، اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔'' (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حدیث:..... ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے، سال کے سرے سے اگلے سال تک، پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رَبّ! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔'' (رواہ البیھقی فی شعب الایمان، کما فی مشکوۃ، ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط کما فی المجمع ج:۳ ص:۱۴۲)

حدیث:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: ''یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔'' جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الأوسط، وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وھو ضعیف کما فی مجمع الزوائد، ج:۳ ص:۱۴۳)

روزے کی فضیلت:

حدیث:.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا، (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت اِفطار کے وقت ہوتی ہے، اور دُوسری فرحت اپنے رَبّ سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے.....الخ۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:.....عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے)، روزہ کہتا ہے: اے رَبّ! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ: میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے، چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔''

(بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رُؤیت ہلال:

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے، اس قدر دُوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے)، پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے؛ اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹ر شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

سحری کھانا:

حدیث:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہلِ کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبحِ صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے۔'' (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد اِفطار میں جلدی کرنا:

حدیث:..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ: ''مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے اِفطار کیا جائے؟

حدیث:.....سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی شخص روزہ اِفطار کرے تو کھجور سے اِفطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے اِفطار کرلے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث:.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ اِفطار کرتے تھے، اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے اِفطار فرماتے تھے، اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)

اِفطار کی دُعا:

حدیث:.....ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ اِفطار کرتے تو فرماتے:

"ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر ان شاء الله."

ترجمہ:..... ''پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں، اور اَجر انشاءاللہ ثابت ہوگیا۔''

حدیث:.....حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ اِفطار کرتے تو یہ دُعا پڑھتے:

"اللّٰهم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت."

(ابوداؤد مرسلاً، مشکوٰۃ)

ترجمہ:..... ''اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، اور تیرے رزق سے اِفطار کیا۔''

حدیث:.....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: ''رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔'' (رواہ الطبرانی فی اوسط، وفیہ ھلال بن عبدالرحمن وھو ضعیف کما فی المجمع، ج:۳،ص:۱۴۳)

حدیث:.....ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہعلیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ سے) آزاد کئے جاتے ہیں، اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دُعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف، مجمع الزوائد، ج:۳ ص:۱۳۴)

حدیث:.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین شخصوں کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی، روزہ دار کی، یہاں تک کہ اِفطار کرے، حاکمِ عادل کی، اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اُوپر اُٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور رَبّ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزّت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا، خواہ کچھ مدّت کے بعد کروں۔'' (احمد، ترمذی، ابنِ حبان، مشکوٰۃ، ترغیب)

حدیث:.....عبداللہ بن ابی ملیکہؒ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کی دُعا اِفطار کے وقت رَدّ نہیں ہوتی۔'' اور حضرت عبداللہؓ اِفطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے:

''اللّٰھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیء ان تغفر لی.'' (بیہقی، ترغیب)

ترجمہ:.....''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے، کہ میری بخشش فرما دیجئے۔''

رمضان کا آخری عشرہ:

حدیث:.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں ایسی عبادت ومحنت کرتے تھے جو دُوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔(صحیح مسلم،مشکوٰۃ)

حدیث:.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اوراپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔(بخاری ومسلم،مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

حدیث:.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے،اوراس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا، وہ ہر خیر سے محروم رہا، اوراس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا،سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔''

(ابن ماجہ،واسنادہ حسن،انشاءاللہ،ترغیب)

حدیث:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو!''

(صحیح بخاری،مشکوٰۃ)

حدیث:.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں،اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو(اس میں تلاوت، تسبیح وتہلیل اورنوافل سب شامل ہیں،الغرض کسی طریقے سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔''(بیہقی شعب الایمان،مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دُعا:

حدیث:.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھوں؟ فرمایا: یہ دُعا پڑھا کرو:

"اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی."

(احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

ترجمہ:..... "اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے، وہ اس کی تلافی نہیں کر سکتا (یعنی دُوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا، مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بخاری فی ترجمۃ الباب، مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

حدیث:..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: "رمضان مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے، اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے، پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے، یہ ہیں: "لا الٰہ الا اللہ" کی گواہی دینا اور استغفار کرنا، اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں، یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔" (ابن خزیمہ، ترغیب)

تراویح:

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا

روزہ رکھا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے، اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے، اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔''

(نسائی، ترغیب)

اِعتکاف:

حدیث:..... حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اِعتکاف کیا، اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔'' (بیہقی، ترغیب)

حدیث:..... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اِعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق ومغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی اوسط، بیہقی، حاکم، ترغیب)

روزہ اِفطار کرانا:

حدیث:..... حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامانِ جہاد دیا، اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔'' (بیہقی شعب الایمان، بغوی شرح السنۃ، مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآنِ کریم کا دور اور جود وسخاوت:

حدیث:..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود وسخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے، آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے، پس آپؐ سے قرآنِ کریم کا دور

کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی وسخاوت اور نفع رسانی میں بادِ رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً: غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔'' (بخاری، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے)، اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔'' (دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''روزہ ڈھال ہے (کہ نفس وشیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دِل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں! (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:..... حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔''

(نسائی، ابن خزیمہ، بیہقی، ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے؟ فرمایا: ''جھوٹ اور غیبت سے!'' (طبرانی الاوسط عن ابی ہریرہؓ، ترغیب)

حدیث:..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفار ہوگا۔'' (صحیح ابن حبان، بیہقی، ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ:

حدیث:..... حضرت عبید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام، کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے، اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت اور اعراض فرمایا، اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ: یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے، اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی، جس سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا، اس کی قے میں بھی خون، پیپ اور گوشت نکلا، جس سے پیالہ بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا، اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔'' (مسند احمد ج:۵ ص:۴۳۰، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۱)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ: روزے کے تین درجے ہیں۔ ۱: عام۔ ۲: خاص۔ ۳: خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے، جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ،

زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے، اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اوّل:..... آنکھ کی حفاظت، کہ آنکھ کو ہر مذموم ومکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظرِ بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دِل میں محسوس کرے گا۔'' (رواہ الحاکم ج:۴ ص:۳۱۴)

دوم:..... زبان کی حفاظت، کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر وتلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ: غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ: غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔'' (صحاح)

سوم:..... کان کی حفاظت، کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:..... بقیہ اعضاء کی حفاظت، کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے، اور اِفطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:..... افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔'' (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی

قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:..... اِفطار کے وقت اس کی حالت خوف ورجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردُود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرّبِ بارگاہ بن گیا، اور دُوسری صورت میں مطرود ومردُود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دُنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دُنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دُنیا ہی نہیں، بلکہ توشۂ آخرت ہے۔ بہرحال ذکرِ الٰہی اور فکرِ آخرت کو چھوڑ کر دیگر اُمور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اربابِ قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو اِفطاری مہیا ہوجائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزقِ موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں، یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم، ج:۱، ص:۱۶۸، ۱۶۹ ملخصاً)

روزے میں کوتاہیاں:

حضرت حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ نے ''اصلاح انقلاب'' میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں، اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے، یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں، راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی ''جامع المجددین'' ہے، ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں:

> ''بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے، ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے، ایسے ہی ایک شخص کو، جس نے عمر بھر روزہ نہ رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا، کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو، چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا، پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ

کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیو، ورنہ فلاں مہلک مرض ہو جائے گا، تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا، یہ دو دن نہ کھاوے گا، کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس! خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑاویں اور کھانے پینے سے عذابِ مہلک کی وعید فرمائیں اوران کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ!''

''بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح سے انکار کرنے لگتے ہیں، مثلاً: روزہ قوتِ بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیبِ نفس کے لئے ہے، اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کر چکے ہیں.....''

''اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں، مثلاً: ''روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو'' یا ''بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا'' سو یہ دونوں فریق بوجہ انکارِ فرضیتِ صوم، زُمرۂ کفار میں داخل ہیں، اور پہلے فریق کا قول محض ''ایمان شکن'' ہے، اور دُوسرے کا ''ایمان شکن'' بھی اور ''دِل شکن'' بھی.....''

''اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے، مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانے سے اِفطار کر دیتے ہیں، مثلاً: خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو، روزہ اِفطار کر دیا، کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا، روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابلِ مذمت ہیں، کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ شرعاً معذور

نہیں اس لئے گناہگار ہوں گے۔''

''بعضے لوگوں کا اِفطار تو عذرِ شرعی سے ہوتا ہے، مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے، اور شرعاً بقیہ دن میں اِمساک، یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے، مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے، مثلاً: سفرِ شرعی سے ظہر کے وقت واپس آ گیا، یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی، تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل واَحکام کی تعلیم وتعلّم ہے۔''

''بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں، لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدمِ بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو، جس طرح نماز کے لئے باوجود عدمِ بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے، اسی طرح روزے کے لئے بھی..... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو)، اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعۃً پابند ہونا دُشوار ہوتا ہے، تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام اَحکام شروع ہوں تو ایک بارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا، اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب اَحکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔''

''بعض لوگ نفسِ روزہ میں تو اِفراط وتفریط نہیں کرتے، لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرم گاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزے

کی نفسِ صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں، جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ: "لعلکم تتقون" ان سب کونظر انداز کر کے اپنے صوم کو "جسدِ بے رُوح" بنالیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی ومنہیات سے بچنا ہے، سوظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے، اگر غیبت کی عادت تھی، تو وہ بدستور رہتی ہے، اگر بدنگاہی کے خوگر تھے، وہ نہیں چھوڑتے، اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے، ان کی صفائی نہیں کرتے، بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں، کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا، اور باتیں شروع کیں، جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا، یا چوسر، گنجفہ، تاش، ہارمونیم، گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا۔ بھلا اس روزے کا کوئی معتد بہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا، جو فی نفسہٖ مباح ہے، جب روزے میں وہ حرام ہوگیا، تو غیبت وغیرہ دُوسرے معاصی، جو فی نفسہٖ بھی حرام ہیں، وہ روزے میں کس قدر سخت حرام ہوں گے! حدیث میں ہے کہ: "جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے، خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔" اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا، لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا، لیکن ادنیٰ درجے کا۔

جیسے اندھا، لنگڑا، کانا، گنجا، اپاہج آدمی، آدمی تو ہوتا ہے، مگر ناقص۔ لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے، کیونکہ ذات کا سلب، صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔"

پھر حضرتؒ نے روزے کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے، اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے:

''خلق سے بلاضرورت تنہا اور یکسو رہنا، کسی اچھے شغل مثلاً: تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا، یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذّت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے؟ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے، سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرلے، پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدّت رہ چکا ہو، وہ آسان ہوجاتا ہے، بالخصوص اہلِ باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمالِ صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔''

روزے کی نیت کب کرے؟

س.....رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج.....۱: بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔

۲:.....اگر صبحِ صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا، صبحِ صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے، تو اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔

۳:.....اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کرسکتے ہیں۔

۴:.....رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے، یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔

سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی کرنی چاہئے

س ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں، اور افطاری

کے وقت دیر سے اِفطار کرتے ہیں، کیاان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج..... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ اِفطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''میری اُمت خیر پر رہے گی، جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ اِفطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' (مسندِ احمد، ج:۵،ص:۱۷۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ اِفطار کرنے میں جلدی کریں گے۔'' (صحیح بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو اِفطار میں جلدی کرتے ہیں۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ، ص:۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''دین ہمیشہ غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ اِفطار میں جلدی کریں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ، ص:۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر

س..... رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے؟ یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک؟ ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں، کیاان کا یہ طرزِ عمل صحیح ہے؟

ج..... سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے، سائرن، اذان اس کے لئے ایک علامت ہے، آپ گھڑی دیکھ لیں، اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہوگیا، اب کچھ کھاپی نہیں سکتے۔

کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟ کن سے نہیں؟

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے

س..... مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک شخص کو قے آجاتی ہے، اب اس کا روزہ رہا کہ نہیں؟ یا اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ جانے یا جان کا خطرہ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

ج..... اگر آپ سے آپ قے آگئی تو روزہ نہیں گیا، خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں۔

اگر روزہ دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے، یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے، ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا دُرست ہے۔

بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے

س..... میں شروع سے ہی رمضان شریف کے روزے رکھتی تھی، لیکن آج سے پانچ سال قبل یرقان ہو گیا، جس کی وجہ سے میں آٹھ نو ماہ تک بستر پر رہی، ویسے میں تقریباً بارہ سال سے معدہ میں خرابی اور گیس کی مریض ہوں، لیکن یرقان ہونے کے بعد مجھے پیاس اتنی لگتی ہے کہ روزہ رکھنا محال ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں، پچھلے سال میں نے رمضان کا پہلا روزہ رکھا، لیکن صبح نو بجے ہی پیاس کی وجہ سے بدحال ہو گئی، اس وجہ سے مجھے روزہ توڑنا پڑا، آپ براہِ مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟ اور جو روزے نہیں رکھے گئے ان کا کفارہ کیا ہے؟

ج..... آپ نے رمضان کا جو روزہ توڑا وہ عذر کی وجہ سے توڑا، اس لئے اس کا

کفارہ آپ کے ذمہ نہیں، بلکہ صرف قضا لازم ہے، اور جو روزے آپ بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکیں ان کی جگہ بھی قضا روزے رکھ لیں، آئندہ بھی اگر آپ رمضان مبارک میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتیں تو سردیوں کے موسم میں قضا رکھ لیا کریں، اور اگر چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان روزوں کا فدیہ ادا کردیں، ایک دن کے روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

س.....کون سے عذرات کی بنا پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

ج.....۱:.....رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں، اور بغیر کسی صحیح عذر کے روزہ نہ رکھنا حرام ہے۔

۲:.....اگر نابالغ لڑکا، لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں۔

۳:.....جو بیمار روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اور روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو، اس پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

۴:.....اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر جب تندرست ہوجائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔

۵:.....جو شخص اتنا ضعیف العمر ہو کہ روزے کی طاقت نہیں رکھتا، یا ایسا بیمار ہو کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ صحت کی اُمید ہے، تو وہ روزے کا فدیہ دے دیا کرے، یعنی ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دیا کرے، یا صبح وشام ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے۔

۶:.....اگر کوئی شخص سفر میں ہو، اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ

ہوتو وہ بھی قضا کرسکتا ہے، دُوسرے وقت میں اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا، اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، اگر چہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔

۷:.....عورت کو حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں، مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا اس پر لازم ہے۔

۸:.....بعض لوگ بغیر عذر کے روزہ نہیں رکھتے اور بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر بعد میں قضا بھی نہیں کرتے، خاص طور پر عورتوں کے جو روزے ماہواری کے ایام میں رہ جاتے ہیں وہ ان کی قضا رکھنے میں سستی کرتی ہیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

دُودھ پلانے والی عورت کا روزہ کا قضا کرنا

س.....ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے دُودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو، اس کے لئے ماہِ رمضان میں روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیونکہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دُودھ کی کمی ہو جاتی ہے، اور وہ بھوکا رہتا ہے۔

ج.....اگر ماں یا اس کا دُودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کر سکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے، بعد میں قضا رکھ لے۔

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں

س..... رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو اس حالت میں روزے کھانے چاہئیں یا نہیں؟ اگر کھائیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

ج مجبوری (حیض ونفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں، بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔

دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا

س..... رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں، اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں، اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

ج..... یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے، عورت پاک ہی شمار ہوگی، اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا۔ رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں، مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

روزے کے دوران اگر ''ایام'' شروع ہو جائیں تو روزہ ختم ہو جاتا ہے

س..... ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد اگر دن میں کسی وقت ایام شروع ہو جائیں تو کیا اسی وقت روزہ کھول لینا چاہئے یا نہیں؟

ج..... ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ خود ہی ختم ہو جاتا ہے، کھولیں یا نہ کھولیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے، تراویح کی نہیں

س..... ماہِ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں، تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نمازِ تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج..... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے، قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں، چاہے وقفے وقفے سے

س..... جو روزے چھوٹ جاتے ہیں ان کی قضا لازم ہے، آج تک ہم اس سمجھ سے محروم رہے، اب اللہ نے دل میں ڈالی ہے تو یہ پتہ چلا تھا کہ مسلسل روزے رکھنا منع ہے، کیا میں ایک دن چھوڑ کے ایک دن یا ہفتہ میں دو دن روزہ رکھ کر اپنے روزوں کی قضا کر سکتی

ہوں؟ کیونکہ زندگی کا تو کوئی بھروسا نہیں، جتنی جلدی ادا ہو جائے بہتر ہے۔

ج..... جو روزے رہ گئے ہوں ان کی قضا فرض ہے، اگر صحت وقوت اجازت دیتی ہو تو ان کو مسلسل رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد قضا کر لینا بہتر ہے، ورنہ جس طرح سہولت ہو رکھ لئے جائیں۔

تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے

س..... رمضان المبارک میں ہمارے جو روزے مجبوراً چھوٹ جاتے ہیں وہ میں نے آج تک نہیں رکھے، انشاء اللہ اس بار رکھوں گی، اور پچھلے روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے لئے میں خدا سے معافی مانگتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں ان کے لئے صرف توبہ کر لینا کافی ہے یا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ یا پھر وہ روزے رکھنا ہوں گے؟ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے ہوں گے؟

ج..... اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جس کی ضرورت تمام مسلم خواتین کو ہے، اور جس میں عموماً ہماری بہنیں کوتاہی اور غفلت سے کام لیتی ہیں۔ عورتوں کے جو روزے ''خاص عذر'' کی وجہ سے رہ جاتے ہیں، ان کی قضا واجب ہے، اور سستی وکوتاہی کی وجہ سے اگر قضا نہیں کئے تب بھی وہ مرتے دَم تک ان کے ذمے رہیں گے، توبہ و اِستغفار سے روزوں میں تأخیر کرنے کا گناہ تو معاف ہو جائے گا، لیکن روزے معاف نہیں ہوں گے، وہ ذمے رہیں گے، ان کا ادا کرنا فرض ہے، البتہ اس تأخیر اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ جب سے آپ پر نماز روزہ فرض ہوا ہے، اس وقت سے لے کر جتنے رمضانوں کے روزے رہ گئے ہوں ان کا حساب لگا لیجئے اور پھر ان کو قضا کرنا شروع کیجئے، ضروری نہیں کہ لگاتار ہی قضا کئے جائیں، بلکہ جب بھی موقع ملے قضا کرتی رہیں، اور نیت یوں کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتی ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ پوری عمر میں بھی پورے نہ ہوں تو وصیت کرنا

فرض ہے کہ میرے ذمہ اتنے روزے باقی ہیں، ان کا فدیہ میرے مال سے ادا کر دیا جائے، اور اگر آپ کو یہ یاد نہیں کہ کب سے آپ کے ذمہ روزے فرض ہوئے تھے تو اپنی عمر کے دسویں سال سے روزوں کا حساب لگائیے، اور ہر مہینے جتنے دنوں کے روزے آپ کے رہ جاتے ہیں اتنے دنوں کو لے کر گزشتہ تمام سالوں کا حساب لگا لیجئے۔

اگر ''ایام'' میں کوئی روزے کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں؟

س..... خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد، بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے، ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں، دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہو تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے، تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا جبکہ ہم ایسا صرف شرم وحیا کی وجہ سے کرتے ہیں؟

ج..... ایسی باتوں میں شرم وحیا تو اچھی بات ہے، مگر بجائے یہ کہنے کے کہ: ''ہمارا روزہ ہے'' کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ: ''ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔''

عورت کے کفارے کے روزوں کے دوران ''ایام'' کا آنا

س..... ایک عورت نے رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا، اب کفارہ دینا تھا، کفارے کے روزے شروع کئے تو درمیان میں ایامِ حیض شروع ہو گئے، کیا اسے پھر سے روزے شروع کرنے ہوں گے؟

ج..... کفارے کے ساٹھ روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے، اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہو گیا تو گزشتہ تمام روزے کالعدم ہو جائیں گے، اور نئے سرے سے شروع کر کے ساٹھ روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتوں کے ایامِ حیض کی وجہ سے جو جبری ناغہ ہو جاتا ہے وہ معاف ہے، ایام حیض میں روزے چھوڑے، اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفے کے روزہ شروع کر دیا کرے، یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہو جائیں۔

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہوجاتا ہے؟

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھا پی لے تو صرف قضا ہوگی

س..... فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھالیا بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا، اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں، کچھ اور کھا پی لیا، تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا؟ اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھا پی لیا تو کیا حکم ہے؟

ج..... کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا تھا، اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی، اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، کچھ کھا پی لیا، تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا۔ لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

س..... آنکھ، ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو۔

ج..... آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا، لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا

س ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزے کی حالت میں مکروہ ہے، تاہم اگر حلق میں

نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س.....ایک بات میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روزے کی حالت میں کسی بچے کی پپی (بوسہ) لینے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج.....اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزے میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں، وہم نہ کریں

س.....میں بہت شکی وہمی قسم کی لڑکی ہوں، ہر وقت ایک اذیت اور ذہنی کرب کا شکار رہتی ہوں، نماز پڑھتی ہوں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ وضو ٹھیک سے کیا تھا یا نہیں؟ کچھ غلطی تو نہیں ہوگئی، تو تقریباً آدھا، آدھا گھنٹہ وضو کرتی رہتی ہوں، اور ایک ایک نماز کو کئی کئی دفعہ پڑھتی تھی، اب بھی سجدۂ سہو بہت ہی کرتی ہوں کہ مبادا کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اللہ معاف کردے۔ رمضان المبارک میں نماز کے لئے وضو کرتی ہوں تو کلی کرنے کے بعد دیر تک تھوکتی رہتی ہوں، یہاں تک کہ میرا گلا بالکل خشک اور عجیب سا ہو جاتا ہے، تھوک تھوک کر کراہیت ہونے لگتی ہے، براہِ کرم آپ اس مسئلے کو حل کردیں کہ روزے کے دوران وضو کس طرح سے کیا جائے؟ ناک میں پانی ڈالتے ڈر لگتا ہے کہ حلق تک نہ پہنچ جائے، اور اگر ذرا بھی شک ہو جائے کہ پانی غلطی سے بھی نیچے تک پہنچ گیا ہے تو کیا روزہ جاتا رہا، اسی ڈر کی وجہ سے میں فجر کے لئے وضو سحری ختم ہونے سے پہلے کرتی ہوں۔

ج.....کلی کر کے پانی گرا دینا کافی ہے، بار بار تھوکنا فضول حرکت ہے، اسی طرح ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے سے پانی دماغ تک نہیں پہنچتا، اس سلسلے میں بھی وہم کرنا فضول ہے۔ آپ کے وہم کا علاج یہ ہے کہ اپنے وہم پر عمل نہ کریں خواہ طبیعت میں کتنا ہی تقاضا ہو، اس طرح رفتہ رفتہ وہم کی بیماری جاتی رہے گی۔

قضا روزوں کا بیان

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیے کی وصیت کرے

س..... میری طبیعت کمزوری ہے، کبھی تو سارے روزے رکھ لیتی ہوں، اور کبھی دس چھوڑ دیتی ہوں، اب تک ستر (۷۰) روزے مجھ پر فرض چھوٹ چکے ہیں، میں نے حساب لگا کر بتایا ہے۔ خدا مجھے ہمت دے کہ ان کو بخوبی ادا کرسکوں، آمین۔ لیکن اگر خدانخواستہ اتنے روزے نہ رکھ سکوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے کہ مجھے کوئی گناہ نہ ہو؟ پچھلے ہفتے ایک بہن کے اس قسم کے سوال کا جواب سن مجھے بہت فکر ہوئی کہ واقعی ہم کتنے بے خبر ہیں۔

ج..... جو روزے ذمہ ہیں، ان کی قضا کرنا چاہئے، خواہ چھوٹے دنوں میں قضا کر لئے جائیں، لیکن اگر خدانخواستہ قضا نہ ہوسکیں تو مرتے وقت وصیت کر دینی چاہئے کہ ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔

''ایام'' کے روزوں کی قضا ہے، نمازوں کی نہیں

س..... ''ایام'' کے دنوں کے روزوں اور نمازوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

ج..... عورت کے ذمہ خاص ایام کی نمازوں کی قضا لازم نہیں، روزوں کی قضا لازم ہے۔

''ایام'' کے روزوں کی صرف قضا ہے، کفارہ نہیں

س..... ''ایام'' کے دنوں میں جو روزے ناغہ ہوتے ہیں، کیا ان کی قضا اور کفارہ دونوں ادا کرنا پڑیں گے؟

ج..... نہیں! بلکہ صرف قضا لازم ہے۔

''نفاس'' سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے

س..... میری بیوی نے رمضان سے ایک ہفتہ قبل جڑواں بچوں کو جنم دیا، اس نے چلہ نہانا تھا، ظاہر ہے روزے نہ رکھ سکی، اب بتائیے کہ اگر وہ بعد میں قضا روزے نہ رکھ

سکے، سستی کرے یا نہ رکھنا چاہے یا بچوں کو دُودھ پلانے کے چکر میں معذوری کا اظہار کرے تو کیا وہ روزے کا فدیہ دے سکتی ہے؟

ج..... فدیہ دینے کی اجازت صرف اس شخص کو ہے جو بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ روزہ رکھنے پر قادر ہوگا۔ آپ کی اہلیہ اس معیار پر پوری نہیں اُترتیں، اس لئے ان پر روزوں کی قضا لازم ہے، خواہ سردیوں کے موسم میں رکھ لیں، فدیہ دینا ان کے لئے جائز نہیں۔

دُوسرے کی طرف سے نماز روزے کی قضا نہیں ہوسکتی

س..... کیا بیوی اپنے خاوند کے قضا روزے، یا خاوند اپنی بیوی کے قضا روزے یا والدین اپنی اولاد کے قضا روزے یا اولاد اپنے والدین کے قضا روزے رکھ سکتی ہے؟

ج..... کوئی شخص دُوسرے کی طرف سے نہ نماز کی قضا کرسکتا ہے، نہ روزے کی۔

قضا روزوں کا فدیہ

نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے

س..... میری والدہ محترمہ نے بوجہ بیماری چھ مہینے روزے چھوڑے ہیں، اور اب بھی بیمار ہیں، اور روزے رکھنے کے قابل نہیں، ان کا تین مرتبہ رسولی کا آپریشن ہو چکا ہے، اب ان کو یہ فکر لاحق ہے کہ ان روزوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ آپ سے درخواست ہے کہ اس کا حل بتا کر مشکور فرمائیں، نیز روزوں کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟ کس چیز سے ادا ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آمین۔

ج..... آپ کی والدہ کو چونکہ روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے، اس لئے جتنے روزے ان کے ذمے ہیں ان کا فدیہ ادا کردیں، ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی دو سیر گندم یا اس کی قیمت، اس حساب سے قضا شدہ روزوں کا فدیہ دیں اور آئندہ بھی جتنے روزے ان کی زندگی میں آئیں اسی حساب سے ان کا فدیہ دیتی رہیں۔

کوئی اگر قضا کی طاقت بھی نہ رکھے تو کیا کرے؟

س..... میری والدہ کے بچپن میں کافی روزے چھوٹ گئے (یعنی جب سے روزے فرض ہوئے ہیں)، ذرا بھی طبیعت خراب ہوتی ان کے گھر کے بڑے افراد ان کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے، اوران کو ایسا ماحول نہیں ملا جوان کو معلوم ہوتا کہ فرض روزے رکھنا ضروری ہیں، چاہے وہ قضا ہی کیوں نہ رکھے جائیں۔

اب والدہ کو پوری حقیقت کا علم ہوا ہے اور وہ بڑی پریشان ہیں، کیونکہ اب وہ پچھلے روزوں کی قضا رکھنا چاہتی ہیں، لیکن جونہی روزے رکھنا شروع کرتی ہیں، تین یا چار گھنٹے بعد سر میں اتنا شدید درد شروع ہوجاتا ہے کہ وہ کسی کام کرنے کے قابل نہیں رہتیں، بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہیں ہوا۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ والدہ صاحبہ اپنے قضا روزے کیسے رکھیں یا پھر اس کا فدیہ ادا کریں؟ فدیہ اگر دیں تو فدیہ فی روزہ کتنا دیا جائے؟

ج..... اگر وہ اپنے ضعف اور مرض کی وجہ سے قضا نہیں کرسکتیں، تو فدیہ ادا کردیں، ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار نقد یا غلہ دے دیا جائے۔

اگر کسی کو اُلٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے؟

س..... حمل کے دوران مجھ کو پورے نو مہینے تک اُلٹیاں ہوتی رہتی ہیں، اور کوشش کے باوجود کسی طرح بھی کم نہیں ہوتیں، اب میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ خدا میرے روزے پورے کروائے، اُٹھ کر سحری کھاتی ہوں، اگر نہ کھاؤں تو ہاتھ پیروں میں دَم نہیں رہتا، اور بچوں کے ساتھ کام کاج ضروری ہے۔ مگر صبح ہوتے ہی منہ بھر کر اُلٹی ہوجاتی ہے اور پھر اتنی جان نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ سکوں۔ تو اب مولانا صاحب! کیا میں یہ کرسکتی ہوں کہ ایک مسکین کا کھانا روزانہ دے دیا کروں جس سے میرے روزے کا کفارہ پورا ہوجائے؟

ج حمل کی حالت تو عارضی ہے، اس حالت میں اگر آپ روزے نہیں رکھ سکتیں تو صحت کی حالت میں ان روزوں کی قضا لازم ہے، فدیہ دینے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہو، اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ ان

روزوں کی قضا رکھ سکے گا، آپ چونکہ دُوسرے وقت میں ان روزوں کو قضا کرسکتی ہیں اس لئے آپ کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں۔

دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کے کھانے کے لئے روزے کا فدیہ دیں

س..... میری والدہ ماجدہ ضعیف العمر ہیں، وہ انتہائی کمزور ہیں کہ روزے رکھنے کی ان میں طاقت نہیں ہے، وہ آزاد کشمیر راولاکوٹ کے ایک دیہات میں رہائش پذیر ہیں، میں ان کے روزوں کے بدلے میں کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ہمارے دیہات میں ایسا کوئی مسکین نہیں ہے کہ جسے روز دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، ہمارے مرکز میں ایک مسجد اور اس کے ساتھ دینی مدرسہ ہے، میں اس مدرسہ میں رقم بھیجنا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیجئے کہ میں ساٹھ روزوں کی پاکستان کے حساب سے کل کتنی رقم بھیجوں؟

ج..... دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کو فدیے کی رقم دی جاسکتی ہے، مدرسہ کی کسی دُوسری مد میں اس رقم کا استعمال جائز نہیں، ہر روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

ساٹھ روزوں کا فدیہ ساٹھ صدقۂ فطر کے برابر ہوا، جس دن آپ یہ فدیہ ادا کریں اس دن کی قیمت کے لحاظ سے رقم دے دیں۔

روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل

س..... مولانا صاحب! یہ بتایئے کہ قضا روزے کے بدلے میں تو صرف ایک روزہ رکھنے کا حکم ہے، لیکن کفارہ کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو جو کھانا کھلانے کا حکم ہے اس کے بارے میں وضاحت کریں کہ ساٹھ مسکینوں کا اکٹھا کھانا کھلانے کا حکم ہے یا پھر ایک وقت کے کھانے کا حساب لگا کر اتنی ہی رقم ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کی جائے یا پھر کھانا کھلانے کا ہی حکم ہے؟ مثلاً پانچ روپے فی کس فی کھانے کے حساب سے ساٹھ مسکینوں میں رقم تقسیم کی جائے؟

ج کفارہ کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱: جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہے، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ

نئے سرے سے شروع کرے۔

۲:.....اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کئے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے، خواہ یہ مہینے ۲۹،۲۹ کے ہوں یا ۳۰،۳۰ کے، لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔

۳:..... جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار کا غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔

۴:.....اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا، اور اگر الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزے کے لئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

۵:.....اگر میاں بیوی نے رمضان کے روزے کے درمیان صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم ہوگا۔

قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں

س.....مولانا صاحب! اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے، لگاتار روزے رکھنا ضروری ہیں؟

ج..... رمضان شریف کا روزہ توڑنے پر قضا بھی لازم ہے، اور کفارہ بھی۔ رمضان شریف کے روزے توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، درمیان میں وقفہ کرنا دُرست نہیں، اگر کسی وجہ سے درمیان میں ایک دن کا روزہ بھی رہ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے، یہاں تک کہ دو مہینے کے روزے بغیر وقفے کے پورے ہو جائیں۔ اور جو بیماری، کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

منّت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

س منّت کے مانے ہوئے روزے اگر نہ رکھیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ یا

جب وہ کام ہو جائے تو روزہ رکھنا چاہئے؟ یا جب بھی رکھیں؟

ج..... منّت کے روزے واجب ہوتے ہیں، ان کا ادا کرنا لازم ہے، اور ان کو ادا نہ کرنا گناہ ہے، اگر معین دنوں کے روزوں کی منّت مانی تھی تب تو ان معین دنوں کے روزے رکھنا واجب ہے، تأخیر کرنے پر گناہگار ہوگا، اس کو تأخیر پر اِستغفار کرنا چاہئے، مگر تأخیر کرنے سے وہ روزے معاف نہیں ہوں گے بلکہ اتنے روزے دُوسرے دنوں میں رکھنا واجب ہے۔ اور اگر دن معین نہیں کئے تھے، مطلقاً یوں کہا تھا کہ اتنے دن کے روزے رکھوں گا، تو جب بھی ادا کرلے ادا ہو جائیں گے، لیکن جتنی جلد ادا کرلے بہتر ہے۔

کیا مجبوری کی وجہ سے منّت کے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟

س..... میں نے کسی کام کے لئے منّت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں چھ روزے رکھوں گی، اب میں وہ روزے نہیں رکھ سکتی، کیونکہ میں ایک ملازمت پیشہ لڑکی ہوں اور بہت محنت کا کام کرتی ہوں، لہٰذا آپ مجھے بتائیں کہ اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج..... اگر آدمی بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے لاچار ہو جائے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے، تب روزے کا فدیہ دے سکتا ہے، آپ کو خدانخواستہ ایسی کوئی لاچاری نہیں، اس لئے آپ کے ذمہ چھ روزے رکھنے ہی واجب ہیں، اتنے دنوں کی چھٹی لے لیجئے، آپ کے لئے فدیہ ادا کر دینا کافی نہیں۔

اِعتکاف کے مسائل

عورتوں کا اعتکاف بھی جائز ہے

س میں صدقِ دِل سے یہ چاہتی ہوں کہ اس رمضان میں اعتکاف بیٹھوں، برائے مہربانی عورتوں کے اعتکاف کی شرائط اور طریقے سے آگاہ کریں۔

ج عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جس جگہ

نماز پڑھتی ہے اس جگہ کو یا کوئی اور جگہ مناسب ہو تو اس کو مخصوص کر کے وہیں دس دن سنت اِعتکاف کی نیت کر کے عبادت میں مصروف ہو جائے، سوائے حاجاتِ شرعیہ کے اس جگہ سے نہ اُٹھے، اگر اِعتکاف کے دوران عورت کے خاص ایام شروع ہو جائیں تو اعتکاف ختم ہو جائے گا، کیونکہ اِعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

زکوٰۃ کے مسائل

بالغ پر زکوٰۃ

س.....زکوٰۃ کتنی عمر کے لوگوں پر واجب ہے؟

ج.....زکوٰۃ بالغ پر واجب ہے، اور بلوغ کی خاص علامتیں مشہور ہیں، اگر لڑکا لڑکی پندرہ سال کے ہو جائیں مگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ تصوّر کیے جائیں گے۔

اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کر دیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

س.....میری تین بیٹیاں ہیں، عمر ۱۲ سال، ۱۰ سال اور ۸ سال۔ میں نے ان کی شادی کے لئے ۲۰ تولے سونا لے رکھا ہے، اس کے علاوہ اور دُوسری چیزیں مثلاً برتن کپڑے وغیرہ بھی آہستہ آہستہ جمع کر رہے ہیں، کیا ان چیزوں پر بھی زکوٰۃ دینا پڑے گی؟ بچیوں کے نام پر کوئی پیسہ وغیرہ جمع نہیں ہے۔

ج.....اگر آپ نے اس سونے کا مالک اپنی بچیوں کو بنا دیا ہے تو ان کے جوان ہونے تک تو ان پر زکوٰۃ نہیں، جوان ہونے کے بعد ان میں جو صاحبِ نصاب ہوں ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر بچیوں کو مالک نہیں بنایا، ملکیت آپ ہی کی ہے، تو اس سونے پر زکوٰۃ فرض ہے، برتن کپڑے وغیرہ استعمال کی جو چیزیں آپ نے ان کے لئے رکھی ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں۔

زیور کی زکوٰۃ

س..... جبکہ مرد حضرات پیسہ کماتے ہیں تو بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ شوہر کو دینی چاہئے یا بیوی کو اپنے جیب خرچ سے جوڑ کر؟ اگر شوہر زکوٰۃ ادا نہ کریں اگرچہ بیوی چاہتی ہو اور بیوی کے پاس روپیہ بھی نہ ہو کہ زکوٰۃ دے سکے تو گناہ کس کو ملے گا؟

ج..... زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے، اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گناہگار ہوگی۔ شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں، بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ ادا کرے یا زیوارت کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔

عورت پر زیور کی زکوٰۃ

س..... آپ نے اپنے کالم میں ایک صاحب کو ان کی بیوی کے زیورات پر زکوٰۃ کی ادائیگی ان کی بیوی کی ذمہ داری بتائی ہے۔ عرض یہ ہے کہ عورت تو شوہر پر انحصار کرتی ہے، اس کی تمام تر ذمہ داری شوہر پر ہوتی ہے، عورت کی کفالت تو مرد کرتا ہے، تو کیا ان زیورات پر جو عورت کو جہیز میں یا تحفے میں ملے ہیں، ان پر زکوٰۃ کی ذمہ داری شوہر پر نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر عورت کو کیا کرنا چاہئے کہ عورت زکوٰۃ ادا کر سکے؟

ج..... زکوٰۃ جن زیورات پر فرض ہو، وہ اگر عورت کی ملکیت ہے تو ظاہر ہے کہ زکوٰۃ مالک ہی پر فرض ہوگی، اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بھی مالک ہی پر ہوگی۔ شوہر اگر اس کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کرے تو ادا ہو جائے گی، ورنہ عورت پر لازم ہے کہ زکوٰۃ میں ان زیورات کا حصہ بقدرِ زکوٰۃ نکال دیا کرے۔

زیور کی زکوٰۃ اور اس پر حقِ وراثت

س..... زیور کی زکوٰۃ کس کو دینا ہوگی؟ میری بیوی اپنے جہیز میں دس تولے سونے کے زیورات لائی تھی، جو اَب تک وہ استعمال کر رہی ہے، میری شادی کو پانچ سال گزر چکے ہیں، میرے گھر جب سے آئی ہے ایک پیسہ بھی اس نے زکوٰۃ نہیں دیا ہے، زیور پہنتی ضرور ہے، لیکن میں اس کا حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہی میں اس پر اپنا کوئی حق سمجھتا

ہوں، مرنے کے بعد یہ حق اس نے اپنے بیٹے کو دیا ہے، وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے، میرے بیٹے کی عمر اس وقت چار سال ہے، اب آپ مجھے تفصیل سے یہ بتائیں کہ اس زیور کی زکوٰۃ کس کو ادا کرنا چاہئے؟

ج.....اس زیور کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے، ان سے کہئے کہ اگر ان کے پاس پیسے نہیں تو زیور بیچ کر پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کریں، اور مرنے کے بعد بیٹے کو حق دار بنانا بھی شرعاً غلط ہے، اس کے مرنے کے وقت جتنے وارث ہوں گے، حصہ اس میں سب کا ہوگا۔

بیٹی کے لئے زیور پر زکوٰۃ

س.....میں زکوٰۃ کے بارے میں کچھ زیادہ محتاط ہوں، اس لئے اس فرض کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں، تو قبلہ! میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ "ماں اگر اپنا زیور اپنی لڑکی کے لئے اُٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اور جب یہ زیور یا سونا لڑکی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لاکر زکوٰۃ ادا کرے" آپ یہ وضاحت کریں کہ لڑکی کے لئے کوئی زیور بنوا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

ج.....اگر لڑکی کو زیور کی مالک بنا دیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، بالغ ہونے کے بعد لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی، جبکہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے، صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا، زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا جاسکتا، جب تک کہ لڑکی کو اس کا مالک نہ بنا دیا جائے، اور لڑکی کو مالک بنا دینے کے بعد پھر اس زیور کا خود پہننا جائز نہیں ہوگا۔

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟

س زکوٰۃ کس کس چیز پر فرض ہے؟

ج زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر فرض ہے

۱: سونا، جبکہ ساڑھے سات تولہ (۸۷.۴۷۹ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

۲:.....چاندی جبکہ ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ء۳۵ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

۳:.....روپیہ، پیسہ اور مالِ تجارت، جبکہ اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی (۶۱۲ء۳۵ گرام) کے برابر ہو۔

نوٹ:.....اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہے، کچھ چاندی ہے، کچھ نقد روپے ہیں، کچھ مالِ تجارت ہے، اوران کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اسی طرح اگر کچھ سونا ہے، کچھ چاندی ہے، یا کچھ سونا ہے، کچھ نقد روپیہ ہے، یا کچھ چاندی ہے، کچھ مالِ تجارت ہے، تب بھی ان کو ملاکر دیکھا جائے گا کہ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت بنتی ہے یا نہیں؟ اگر بنتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے، ورنہ نہیں۔ الغرض سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت میں سے دو چیزوں کی مالیت جب چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۴:.....ان چیزوں کے علاوہ چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، اور بھیڑ بکری، گائے، بھینس اور اُونٹ کے الگ الگ نصاب ہیں، ان میں چونکہ تفصیل زیادہ ہے، اس لئے نہیں لکھتا، جو لوگ ایسے مویشی رکھتے ہوں وہ اہلِ علم سے دریافت کریں۔

۵:.....عشری زمین کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، جس کو ''عشر'' کہا جاتا ہے، اس کی تفصیلات آگے ملاحظہ کریں۔

زکوٰۃ کب واجب ہوئی؟

س..... میرے پاس سال بھر سے کچھ رقم تھی، جسے میں خرچ بھی کرتی رہی، شوال کے مہینے سے رجب تک میرے پاس دس ہزار روپے بچے، اور رجب میں ہی ۳۵ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی، اب یہ بتائیں کہ رمضان میں صرف دس ہزار کی زکوٰۃ نکالنی ہوگی یا ۳۵ ہزار بھی اس میں شامل کئے جائیں گے جبکہ ۳۵ ہزار پر رمضان تک صرف تین ماہ کا عرصہ گزرا ہوگا؟

ج جو آدمی ایک بار نصاب کا مالک ہو جائے تو جب اس نصاب پر ایک سال

گزرے گا تو سال کے دوران حاصل ہونے والے کل سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہوگی، ہر رقم پر الگ الگ سال گزرنا شرط نہیں، اس لئے رمضان المبارک میں آپ پر کل رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی جو اس وقت آپ کے پاس ہو۔

نصاب سے کم اگر فقط سونا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں

س..... اگر کسی عورت کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اگر کسی عورت کے پاس ۵، ۶ تولہ سونا ہو چاندی اور نقدی وغیرہ کچھ نہ ہو اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتی، یہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج..... اگر صرف سونا ہو، اس کے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ اور دیگر کوئی چیز قابلِ زکوٰۃ نہ ہو تو ساڑھے سات تولے (۸۷ء۵ گرام) سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں۔

زیور کی زکوٰۃ قیمتِ فروخت پر

س..... واجب زکوٰۃ سونے کی قیمت پر کیسے لگائی جائے؟ آیا بازار کی موجودہ قیمتِ فروخت (جس پر سنار بیچتے ہیں) یا وہ قیمت لگائی جائے جو اگر ہم بیچنا چاہیں تو ملے (جو سنار ادا کریں)؟

ج..... جس قیمت پر زیور فروخت ہوسکتا ہے، اتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

س..... زکوٰۃ کن لوگوں پر واجب ہے؟ کیا آرام و آسائش کی چیزوں (مثلاً: ریڈیو، ٹی وی، فریج، واشنگ مشین، موٹر سائیکل، وغیرہ) پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے؟

ج..... زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں۔

پیشگی زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا

س میں ہر مہینے زکوٰۃ کے روپے نکالتی ہوں، اور رمضان شریف میں دے

دیتی ہوں، اگر کوئی عام دنوں میں مجھ سے یہ روپے قرض مانگے تو کیا میں دے سکتی ہوں؟

ج..... جب تک وہ رقم آپ کے پاس ہے، آپ کی ملکیت ہے، آپ اس کا جو چاہیں کر سکتی ہیں۔

سیّد کی بیوی کو زکوٰۃ

س..... ہمارے ایک عزیز جو کہ سیّد ہیں، جسمانی طور پر بالکل معذور ہونے کے باعث کمانے کے قابل نہیں ہیں، ان کے گھر کا خرچہ ان بیوی جو کہ غیر سیّد ہیں، بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اور کچھ قریبی عزیزوں کی مدد سے چلاتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ چونکہ ان کی بیوی غیر سیّد ہیں اور گھر کی کفیل ہیں تو باوجود اس کے شوہر اور بچے سیّد ہیں، ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

ج..... بیوی اگر غیر سیّد ہے اور وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، اس زکوٰۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کر سکتی ہے۔

بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س.....۱: عام طور پر بیوی کی کل کفالت شوہر کے ذمہ ہے، اگر بدنصیبی سے شوہر غریب ہو جائے اور بیوی مال دار ہو تو شرعاً شوہر کے بیوی پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں؟

۲:..... مذکورہ شوہر کو بیوی سے زکوٰۃ لے کر کھانا کیا درست ہوگا؟

ج.....۱: عورت پر شوہر کے لئے جو حقوق ہیں، وہ شوہر کی غربت اور مال داری دونوں میں یکساں ہیں، شوہر کے غریب ہونے پر بیوی پر شرعاً یہ حق ہے کہ شوہر کی غربت کے پیشِ نظر صرف اس قدر نان ونفقہ کا مطالبہ کرے جس کا شوہر متحمل ہو سکے، البتہ اخلاقاً بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار وغیرہ کرنے کی اجازت دے۔

۲: چونکہ شوہر اور بیوی کے منافع عادۃً مشترک ہیں، اور وہ دونوں ایک دوسرے کی چیزوں سے عموماً استفادہ کرتے رہتے ہیں، اس لئے شوہر اور بیوی کا آپس میں

ایک دُوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

ضرورت مند لیکن صاحبِ نصاب بیوہ کی زکوٰۃ سے امداد کیسے؟

س..... ایک ضرورت مند خاتون جو اَب بیوہ ہیں، ان کے شوہر کا ایک ہفتہ قبل انتقال ہوگیا، ان خاتون کا کوئی ذریعہ معاش نہیں، مرحوم کی ایک بچی کی عمر ۹ سال ہے، کرایہ کے مکان میں رہتی ہیں، ماہانہ کرایہ ۵۰۰ روپے ہے، ان بیوہ خاتون کے پاس ایک سیٹ سونے کا شادی کے وقت کا ہے، وزن تقریباً دس تولے ہے، موجود ہے، بیوہ اس کو بیٹی کے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں، یعنی اس زیور کی ملکیت ۹ سال کی بچی کے نام کرنا چاہتی ہیں، ان حالات میں کیا مذکورہ بیوہ کو شرعاً مستحقِ زکوٰۃ قرار دیتی ہے؟ یعنی ان کی ضرورت بہ زکوٰۃ ماہانہ وظیفہ کی شکل میں پوری کی جاسکتی ہے؟

ج اگر سونے کا سیٹ اپنی لڑکی کے نام ہبہ کردیا تو بیوہ مذکورہ زکوٰۃ کی مستحق ہے، اور اس کی امداد زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کے مسائل

س..... صدقۂ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

ج..... صدقۂ فطر کے مسائل حسبِ ذیل ہیں:

۱:..... صدقۂ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو، واجب ہے۔

۲:..... جس شخص کے پاس اپنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہوجائے تو یہ شخص صاحبِ نصاب کہلائے گا، اور اس کے ذمہ صدقۂ فطر واجب ہوگا (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کرلی جائے)۔

۳:..... ہر شخص جو صاحبِ نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد

کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

۴:..... جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے، صدقۂ فطر ان پر بھی واجب ہے، جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحبِ نصاب ہوں۔

۵:..... جو بچہ عید کی رات صبحِ صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا، اس کا صدقۂ فطر لازم ہے، اور اگر صبحِ صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

۶:..... جو شخص عید کی رات صبحِ صادق سے پہلے مر گیا، اس کا صدقۂ فطر نہیں، اور اگر صبحِ صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقۂ فطر واجب ہے۔

۷:..... عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا بہتر ہے، لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے، اور جب تک ادا نہیں کرے گا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

۸:..... صدقۂ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے، اور اتنی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

۹: ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک سے زیادہ فقیروں محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے، اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

۱۰:..... جو لوگ صاحبِ نصاب نہیں، ان کو صدقۂ فطر دینا درست ہے۔

۱۱: اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتے، اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ، دادا دادی کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتی۔

۱۲: صدقۂ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا فرض ہے، اس لئے صدقۂ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے کام میں لگانا درست نہیں۔

خاتونِ جنت کی کہانی من گھڑت ہے اوراس کی منّت ناجائز

س.....اگرکوئی خاتون یہ منّت مانے کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہوجائے تو خاتونِ جنت کی کہانی سنوں گی۔ میں نے بھی تین سو دفعہ خاتونِ جنت کی کہانی سننے کی منّت مان رکھی ہے، لیکن تین سو دفعہ سننا دُشوار ہورہا ہے، آپ کوئی حل بتلائیں۔

ج.....خاتونِ جنت کی کہانی من گھڑت ہے، نہ اس کی منّت دُرست ہے، نہ اس کا پورا کرنا جائز، آپ اس منّت سے توبہ کریں، اس کے پورا نہ کرنے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔

حج اور عمرہ کی فرضیت

کیا صاحبِ نصاب پر حج فرض ہوجاتا ہے؟

س.....ایک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ: جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا باون تولہ چاندی ہو وہ صاحبِ مال ہے، اوراس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ یعنی جو صاحبِ زکوٰۃ ہے اس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ اسلام کی روشنی میں جواب دیں۔

ج.....اس سے حج فرض نہیں ہوتا، بلکہ حج اس پر فرض ہے جس کے پاس حج کا سفرخرچ بھی ہو اور غیر حاضری میں اہل وعیال کا خرچ بھی ہو۔

عورت پر حج کی فرضیت

س.....حج کیا صرف مردوں پر فرض ہے یا عورتوں پر بھی؟

ج.....عورت پر بھی فرض ہے جبکہ کوئی محرم میسر ہو، اور اگر محرم میسر نہ ہو تو مرنے سے پہلے حجِ بدل کی وصیت کردے۔

پہلے حج یا بیٹی کی شادی؟

شادی کرسکتا ہے، براہِ کرم مطلع فرمائیں کہ وہ پہلے حج کرے یا پہلے اپنی بیٹی کی شادی کرے؟ اگراس نے اپنی بیٹی کی شادی کردی تو پھروہ حج نہیں کرسکے گا۔

ج.....اس پر حج فرض ہے، اگرنہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

محدود آمدنی میں لڑکیوں کی شادی سے قبل حج

س.....ایک شخص صاحبِ استطاعت ہے اور حج اس پر فرض ہے، لیکن موصوف کی اولاد ہے کہ غیر شادی شدہ ہے، جن میں دو لڑکیاں جوان ہیں، رقم اتنی ہے کہ اگر حج ادا کرے تو کسی ایک لڑکی کی شادی بھی ممکن نظر نہیں آتی کیونکہ آج کل شادی بیاہ پر کم از کم تیس چالیس ہزار کا خرچہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں کوئی شخص جس کے یہ حالات ہوں کیا فرض ہوتا ہے، حج یا شادی؟

ج.....فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ یا وہ اپنی شادی کرسکتا ہے یا حج کرسکتا ہے تو اگر حج کے ایام ہوں تو اس کے ذمہ حج فرض ہے۔ اسی سے اپنے مسئلے کا جواب سمجھ لیجئے، اس سلسلے میں دیگر علمائے کرام سے بھی رُجوع کرلیجئے۔

منگنی شدہ لڑکی کا حج کو جانا

س.....اگر حج کی تیاری مکمل ہو اور لڑکی کی منگنی ہوجائے تو کیا وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حج نہیں کرسکتی؟

ج.....ضرور جاسکتی ہے۔

بیوہ حج کیسے کرے؟

س خاوند کا انتقال اگر ایسے وقت ہو کہ حج کے وقت تک اس کی عدّت پوری نہ ہوتی ہو تو وہ حج کی بابت کیا کرے؟

ج عدّت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے۔

بیٹی کی کمائی سے حج

س..... اگر بیٹی اپنی کمائی سے اپنی ماں کو حج کرانا چاہے تو کیا یہ جائز ہے؟ جبکہ اس کے بیٹے اس قابل نہیں۔

ج..... بلاشبہ جائز ہے، لیکن عورت کا محرم کے بغیر حج جائز نہیں، حرام ہے۔

حاملہ عورت کا حج

س..... کیا حاملہ عورت حج کرسکتی ہے؟ اگر وہ حج کرسکتی ہے تو کیا وہ بچہ یا بچی جو کہ اس کے بطن میں ہے اس کا بھی حج ہوگا یا نہیں؟

ج..... حاملہ عورت حج کرسکتی ہے، پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوتا۔

بغیر محرم کے حج

محرم کسے کہتے ہیں؟

س..... ایک میاں بیوی اکٹھے حج کے لئے جارہے ہیں، میاں مردِ صالح و پرہیزگار ہے، بیوی کی ایک رشتہ دار عورت ان میاں بیوی کے ہمراہ حج کے لئے جانا چاہتی ہے اور وہ رشتہ دار عورت ایسی ہے جس کا نکاح بیوی کی زندگی میں یا دورانِ نکاح اس کے میاں سے نہیں ہوسکتا، مثلاً: بیوی کی بھتیجی، بیوی کی بھانجی، بیوی کی سگی بہن۔

ج..... محرم وہ ہوتا ہے جس سے کبھی بھی نکاح نہ ہوسکے۔ بیوی کی بہن، بھانجی اور بھتیجی شوہر کے لئے نامحرم ہیں، ان کے ساتھ جانا جائز نہیں۔

عورتوں کے لئے حج میں محرم کی شرط کیوں ہے؟ نیز منہ بولے بھائی کے ساتھ سفرِ حج

س..... ایک لڑکی نے منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کیا، کیا یہ اس کا محرم ہے؟ اس کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور پھر عورتوں کے لئے حج میں محرم کی شرط کیوں ہے؟

ج..... کسی اجنبی آدمی کو بھائی بنانے سے وہ محرم نہیں بن جاتا، اس لئے نکاح

جائز ہے۔ میں شرعی مسئلہ بتاتا ہوں، ''کیوں'' کا جواب نہیں دیا کرتا۔ مگر آپ کے اطمینان کے لئے لکھتا ہوں کہ بغیر محرَم کے عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ کے سفر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، کیونکہ ایسے طویل سفر میں اس کا اپنی عزّت وعصمت کو بچانا ایک مستقل مسئلہ ہے، اور اس ناکارہ کے علم میں ہے کہ بعض عورتیں محرَم کے بغیر حج پر گئیں اور گندگی میں مبتلا ہوکر واپس آئیں۔ علاوہ ازیں ایسے طویل سفر میں حوادث پیش آسکتے ہیں اور عورت کو اُٹھانے، بٹھانے کی ضرورت پیش آسکتی ہے، اگر کوئی محرَم ساتھ نہیں ہوگا تو عورت کے لئے یہ دُشواریاں پیش آئیں گی۔

بغیر محرَم کے حج کا سفر

س..... بغیر محرَم کے حج کے لئے جانے کے بارے میں مشروع حکم کیا ہے؟ محرَم کے بغیر عورت کا حج کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حکومتِ وقت نے حج کی درخواستیں قبول کرنے کے لئے عورت کے لئے محرَم کا نام و پتہ وغیرہ لکھنے کی ضروری شرط عائد کر رکھی ہے، جو عورتیں غیر محرَم کو محرَم دِکھا کر حج کرنے چلی جائیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج..... محرَم کے بغیر حج کا سفر جائز نہیں، اور نامحرَم کو محرَم دِکھا کر حج کا سفر کرنا دُہرا گناہ ہے۔

حج کے لئے غیر محرَم کو محرَم بنانا گناہ ہے

س..... ایک خاتون جو دو مرتبہ حج کر چکی ہیں اور جن کی عمر بھی ساٹھ سال سے تجاوز کر چکی ہے، تیسری مرتبہ حجِ بدل کی نیت سے جانا چاہتی ہیں، اس صورت میں گروپ لیڈر کو جو شرعی محرَم نہیں ہے، اس کو اپنا محرَم قرار دے کر جبکہ اسی گروپ میں پندرہ بیس دیگر خواتین بھی گروپ لیڈر ہی کو محرَم بنا کر (جو ان کا شرعی محرَم نہیں ہے) حج پر جارہی ہیں، ایسی خواتین کا حج دُرست ہوگا یا نہیں؟

ج..... محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، گو حج ادا ہو جائے گا، لیکن جھوٹ اور بغیر محرَم

کے سفر کا گناہ سر پر رہے گا۔

ضعیف عورت کا ضعیف نامحرم مرد کے ساتھ حج

س..... کیا ۵۰ سال، ۶۰ سال یا ۷۰ سال کی نامحرم عورت ۷۰ سال کے نامحرم مرد کے ساتھ حج، عمرہ کر سکتی ہے؟ اگر عمرہ عورت نے کر لیا تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج..... نامحرم کے ساتھ حج و عمرہ کا سفر بوڑھی عورت کے لئے بھی جائز نہیں، اگر کر لیا تو حج کی فرضیت تو ادا ہو گئی، لیکن گناہ ہوا، توبہ و استغفار کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

ممانی کا بھانجے کے ساتھ حج کرنا

س..... مسئلہ یہ ہے کہ میری والدہ اس سال حج پر جانا چاہتی ہیں اور میرے والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ میرے پھوپھی زاد بھائی اپنی والدہ، خالہ اور پھوپھی کے ساتھ جا رہے ہیں اور میری والدہ ان کے ساتھ جانا چاہ رہی ہیں، میری والدہ رشتے میں میرے پھوپھی زاد بھائی کی سگی ممانی ہوتی ہیں، شرعی لحاظ سے قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ ممانی بھی بھانجے کے ساتھ حج کرنے جا سکتی ہیں یا کوئی اور صورت اس کی ہو سکتی ہے؟

ج..... ممانی شرعاً محرم نہیں، اس لئے وہ شوہر کے حقیقی بھانجے کے ساتھ حج پر نہیں جا سکتی۔

بہنوئی کے ساتھ حج یا سفر کرنا

س..... اگر بہنوئی کے ساتھ حج یا کسی اور ایسے سفر پر جہاں محرم کے ساتھ جانا ہوتا ہے، جا سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ بہن بھی ساتھ جا رہی ہو۔

ج..... بہنوئی کے ساتھ سفر کرنا شرعاً درست نہیں۔

س..... مسئلہ یہ ہے کہ اگر میاں اور بیوی حج کو جانا چاہتے ہوں تو کیا ان کے ہمراہ بیوی کی بہن بھی بطور محرم جا سکتی ہے؟ شرعی طور پر ایک بیوی کی موجودگی میں اس کی ہمشیرہ سے نکاح جائز نہیں، اس لحاظ سے تو سالی محرم ہی ہوئی۔ بہر حال اگر حکومتِ پاکستان اس مسئلے کی وضاحت اخباروں میں شائع کرا دے تو بہت سے لوگ ذہنی پریشانی سے بچ جائیں گے۔

ج.....محرَم وہ ہے جس سے نکاح کسی حال میں بھی جائز نہ ہو۔ سالی محرَم نہیں، چنانچہ اگر شوہر بیوی کو طلاق دیدے یا بیوی کا انتقال ہوجائے تو سالی کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے۔اور نامحرَم کو ساتھ لے جانے سے حاجی مجرم بن جاتا ہے۔

جیٹھ یا دُوسرے نامحرَم کے ساتھ سفرِ حج

س.....الف و ب دو بھائی ہیں، چھوٹے بھائی الف کی اہلیہ ب (شوہر کے بڑے بھائی) کے ساتھ حج پر جانا چاہتی ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

ج.....عورت کا جیٹھ نامحرَم ہے، اور نامحرَم کے ساتھ سفرِ حج پر جانا جائز نہیں۔

عورت کا بیٹی کے سسر و ساس کے ساتھ سفرِ حج

س.....میں اور میری بیوی کا اس سال حج پر جانے کا مصمم ارادہ ہے، میرے ہمراہ میرے سالے کی بیوی جو کہ میرے لڑکے کی ساس بھی ہے، وہ بھی حج پر جانا چاہتی ہے اور اس کی عمر ۶۰ سال ہے، جبکہ میرے سالے کے انتقال کو دو سال گزر چکے ہیں، وہ بضد ہے کہ آپ لوگوں سے اچھا میرا ساتھ جانے والا کوئی نہ ہوگا۔ بے حد خواہش ہے کہ دیارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرسکوں، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، میرا فارم بھی ساتھ ہی بھرنا، میں آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں گی۔ لہٰذا مسئلہ یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ کس صورت سے حج پر جاسکتی ہیں؟

ج.....آپ اس کے محرَم نہیں اور محرَم کے بغیر سفرِ حج جائز نہیں، اگر چلی جائے گی تو حج ادا ہوجائے گا، مگر گناہ گار ہوگی۔

بہن کے دیور کے ساتھ سفرِ حج وعمرہ

س.....میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے حج نہیں کیا، کیا میں عمرہ کرسکتی ہوں؟ میری بہن کا دیور اس مرتبہ حج پر جارہا ہے، وہ ہمارا رشتہ دار بھی ہے اور شادی شدہ بھی ہے، کیونکہ مجھے یہاں پر بہت سے لوگوں نے کہا کہ جوان لڑکی دُوسرے آدمی کے ساتھ نہیں جاسکتی، کیا میں اس کے ساتھ حج پر جاسکتی ہوں؟

ج.....بہن کا دیور محرم نہیں ہوتا، اور محرم کے بغیر حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں۔

عورت کا منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا

س.....نامحرم کے ساتھ حج پر جانا کیسا ہے؟ اگر عورت بغیر محرم کے حج پر جائے یا کسی نامحرم کو محرم بنا کر اس کے ہمراہ جائے تو اس کا یہ عمل کیسا ہوگا؟ ہماری پھوپھی امسال حج پر گئی ہیں، انہوں نے حج کا سفر اپنے ایک منہ بولے بھائی کے ہمراہ کیا اور انہیں محرم ظاہر کیا، حالانکہ ان کے بیٹے بیٹیاں بھی ہیں، مگر وہ اکیلی منہ بولے بھائی کے ہمراہ گئیں۔ کیا منہ بولے بھائی کو محرم بنایا جاسکتا ہے؟ کیا اس کے ہمراہ ارکانِ حج ادا کر سکتے ہیں؟ کیا ان کا حج ہوگیا؟

ج.....عورت کا بغیر محرم کے سفر پر جانا گناہ ہے، حج تو ہو جائے گا، لیکن عورت گناہ گار ہوگی۔ منہ بولا بھائی محرم نہیں ہوتا، اس کو محرم ظاہر کرنا غلط بیانی ہے۔

عورت کا ایسی عورت کے ساتھ سفرِ حج کرنا جس کا شوہر ساتھ ہو

س.....ایک خاتون بغرض حج جانا چاہتی ہیں، شوہر کا انتقال ہوگیا، کسی اور محرم کا انتظام نہیں ہو پاتا۔ کیا یہ خاتون کسی ایسے مرد کے ساتھ جاسکتی ہے جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو یا کسی ایسی خاتون کے ساتھ جاسکتی ہیں جن کے ساتھ ان کا محرم ہو؟

ج.....عورت کے لئے محرم کے بغیر حج پر جانا جائز نہیں ہے، اور نہ مذکورہ صورت کے تحت جانا جائز ہے۔

اگر عورت کو مرنے تک محرم حج کے لئے نہ ملے تو حج کی وصیت کرے

س.....ہماری والدہ صاحبہ پر حج فرض ہو چکا ہے، جبکہ ان کے ساتھ حج پر جانے کے لئے کوئی محرم نہیں ملتا، تو کیا اس صورتمیں وہ کسی غیر محرم کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہیں؟ نیز ان کی عمر تقریباً ۶۳ سال ہے۔

ج.....عورت بغیر محرم کے حج کے لئے نہیں جاسکتی، اس میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے، اگر محرم میسر نہ ہو تو اس پر حج کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں نامحرم کے

ساتھ جانا جائز نہیں ہے، اگر چلی گئی تو حج تو ادا ہو جائے گا البتہ گناہ گار ہوگی۔ اگر آخر حیات تک اسے جانے کے لئے محرم میسر نہ ہوا، تو اسے چاہئے کہ وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حجِ بدل کرایا جائے۔

عورتوں کا اِحرام میں چہرے کو کھلا رکھنا

س..... میں نے سنا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت کا اِحرام چہرے میں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کھلا رکھنا چاہئے، حالانکہ قرآن وحدیث میں عورت کو چہرہ کھولنے سے سختی سے منع فرمایا ہے، لہٰذا ایسی کیا صورت ہوگی جس سے اِس حدیث پر بھی عمل ہو جائے اور چہرہ بھی ڈھکا رہے؟ کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اس کی کوئی صورت شریعتِ مطہرہ میں ضرور بتائی گئی ہوگی۔

ج..... یہ صحیح ہے کہ اِحرام کی حالت میں چہرے کو ڈھکنا جائز نہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اِحرام کی حالت میں عورت کو پردے کی چھوٹ ہوگئی، بلکہ جہاں تک ممکن ہو پردہ ضروری ہے، یا تو سر پر کوئی چھجا سا لگایا جائے اور اس کے اُوپر سے کپڑا اس طرح ڈالا جائے کہ پردہ ہو جائے، مگر کپڑا چہرے کو نہ لگے، یا عورت ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے اور اسے چہرے کے آگے کرلیا کرے۔ اس میں شبہ نہیں کہ حج کے طویل اور پُر ہجوم سفر میں عورت کے لئے پردے کی پابندی بڑی مشکل ہے، لیکن جہاں تک ہو سکے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے، اور جو اپنے بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

عورت کے اِحرام کی کیا نوعیت ہے؟ اور وہ اِحرام کہاں سے باندھے؟

س مردوں کے لئے احرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، عورتوں کے لئے احرام کی کیا شکل ہوگی؟ اور کیا احرام مجھے اور میرے بچوں کو گھر سے باندھنا ہوگا؟ جبکہ میں برقعے کی حالت میں ہوں؟

ج.....مردوں کو اِحرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ممنوع ہیں، اس لئے وہ اِحرام باندھنے سے پہلے دو چادریں پہن لیتے ہیں، عورتوں کو اِحرام باندھنے کے لئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں، اس لئے وہ معمول کے کپڑوں میں اِحرام باندھ لیتی ہیں، البتہ عورت کا اِحرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے، اس لئے اِحرام کی حالت میں وہ چہرے کو اس طرح نہ ڈھکیں کہ کپڑا ان کے چہرے کو لگے، مگر نامحرموں سے چہرے کو چھپانا بھی لازم ہے، اس لئے ان کو چاہئے کہ سر پر کوئی چیز ایسی باندھ لیں جو چھجے کی طرح آگے کو بڑھی ہوئی ہو، اس پر نقاب ڈال لیں تاکہ نقاب کا کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔ حج کا اِحرام میقات سے پہلے باندھنا ضروری ہے، گھر سے باندھنا ضروری نہیں۔

عورت کا ماہواری کی حالت میں اِحرام باندھنا

س.....جدہ روانگی سے قبل ماہواری کی حالت میں اِحرام باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج.....حیض کی حالت میں عورت اِحرام باندھ سکتی ہے، بغیر دوگانہ پڑھے حج یا عمرہ کی نیت کرلے اور تلبیہ پڑھ کر اِحرام باندھ لے۔

حج میں پردہ

س.....آج کل لوگ حج پر جاتے ہیں، عورتوں کے ساتھ کوئی پردہ نہیں کرتا ہے، حالتِ اِحرام میں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اگر پردہ کرایا جائے تو منہ کے اُوپر کپڑا لگے گا، تو اس کے لئے کیا کیا جائے؟

ج.....پردے کا اہتمام تو حج کے موقع پر بھی ہونا چاہئے، اِحرام کی حالت میں عورت پیشانی سے اُوپر کوئی چھجا سا لگائے تاکہ پردہ بھی ہو جائے اور کپڑا چہرے کو لگے بھی نہیں۔

طواف سے پہلے سعی کرنا

س.....حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کا دوائی وغیرہ کا استعمال کرنا ماہواری کو روکنے کے لئے، آیا یہ عمل بغیر کراہت کے دُرست ہے یا نہیں؟

ج کوئی حرج نہیں۔

س.....دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اپنے ایامِ خاص میں سعی کو مقدم (طواف پر) کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کرسکتی تو کس طرح عمرے کو ادا کرے گی؟ آیا وہ تاخیر کرے گی حالتِ طہارت تک یا اِحرام کو اُتار دے گی؟

ج.....اس صورت میں سعی طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں، پاک ہونے کے بعد طواف وسعی کرکے اِحرام کھولے، اس وقت تک اِحرام میں رہے۔

حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کا بوسہ لینا

س.....مسئلہ یہ ہے کہ اکثر طواف کے دوران دیکھا گیا ہے کہ مرد اور عورتیں رُکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کا بوسہ بہت اہتمام سے ادا کرتے ہیں، اور بعض مرتبہ اس عمل کو ادا کرتے وقت کثرتِ ہجوم اور رش کی بنا پر وہ حالت ہوتی ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا، یعنی کھلم کھلا مرد اور عورتوں کا اختلاط پایا جاتا ہے، اس کے باوجود اس عمل کو ترک نہیں کیا جاتا، پوچھنا یہ ہے کہ یہ عمل سنت ہے یا واجب؟ جس پر اتنا اہتمام ہوتا ہے، اگر ادا کرنا مشکل ہو (یعنی حجرِ اَسود وغیرہ کا بوسہ) تو اس کا بدل کیا ہے؟ براہِ مہربانی تفصیل سے جواب دیں۔

ج.....حجرِ اَسود کا اِستلام سنت ہے، بشرطیکہ بوسہ لینے سے اپنے آپ کو یا کسی اور کو ایذا نہ ہو، اگر اس میں دھکم پیل کی نوبت آئے اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچے تو یہ فعل حرام ہے اور طواف میں فعلِ حرام کا ارتکاب کرنا اور اپنی اور دُوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا بہت ہی بے عقلی کی بات ہے۔ اگر آدمی آسانی سے حجرِ اَسود تک پہنچ سکے تو اس کو چوم لے ورنہ دُور سے اپنے ہاتھوں کو حجرِ اَسود کی طرف بڑھا کر یہ تصوّر کرے کہ گویا میں نے ہاتھ حجرِ اَسود پر رکھ دیئے ہیں اور پھر ہاتھوں کو چوم لے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، ان شاء اللہ۔

اور رُکنِ یمانی کو بوسہ نہیں دیا جاتا، نہ اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، بلکہ اگر چلتے چلتے اس کو داہنا ہاتھ لگانے کی گنجائش ہو تو ہاتھ لگادے (ہاتھ کو بھی نہ چومے)، ورنہ بغیر اشارہ کئے گزر جائے۔

حج کے دوران عورتوں کے لئے اَحکام

س.....میرا اسی سال حج کا ارادہ ہے، مگر میں اس بات سے بہت پریشان ہوں کہ اگر حج کے دوران عورتوں کے خاص ایام شروع ہو جائیں تو کیا کرنا چاہئے اور مسجدِ نبویؐ میں چالیس نمازوں کا حکم ہے، اس دوران اگر ایام شروع ہو جائیں تو کیا کیا جائے؟

ج.....آپ کی پریشانی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہے، حج کے افعال میں سوائے بیت اللہ شریف کے طواف کے کوئی چیز ایسی نہیں جس میں عورتوں کے خاص ایام رُکاوٹ ہوں۔

اگر حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو عورت غسل یا وضو کر کے حج کا اِحرام باندھ لے، اِحرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، وہ نہ پڑھے۔ حاجی کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلا طواف (جسے طوافِ قدوم کہا جاتا ہے) سنت ہے، اگر عورت خاص ایام میں ہو تو یہ طواف چھوڑ دے، منیٰ جانے سے پہلے اگر پاک ہوگئی تو طواف کر لے ورنہ ضرورت نہیں، اور نہ اس پر اس کا کفارہ ہی لازم ہے۔

دُوسرا طواف دس تاریخ کو کیا جاتا ہے، جسے ''طوافِ زیارت'' کہتے ہیں، یہ حج کا فرض ہے، اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہو تو طواف میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

تیسرا طواف مکہ مکرمہ سے رُخصت ہونے کے وقت کیا جاتا ہے، یہ واجب ہے، لیکن اگر اس دوران عورت خاص ایام میں ہو تو اس طواف کو بھی چھوڑ دے، اس سے یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے، باقی منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں جو مناسک ادا کئے جاتے ہیں ان کے لئے عورت کا پاک ہونا کوئی شرط نہیں۔

اور اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو پاک ہونے تک عمرہ کا طواف اور سعی نہ کرے، اور اگر اس صورت میں اس کو عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا کہ منیٰ روانگی کا وقت آ گیا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور یہ عمرہ جو توڑ دیا تھا اس کی جگہ

بعد میں عمرہ کر لے۔

مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مردوں کے لئے مستحب ہے، عورتوں کے لئے نہیں، عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے، اوران کو مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر حرمین شریفین آنا

س.....بعض ہماری بہنوں کو حرمین شریفین میں دیکھا گیا ہے کہ حرم میں نماز کے لئے اس حالت میں آتی ہیں کہ باریک دوپٹہ پہن کر اور بغیر پردے کے آتی ہیں، اسی حالت میں نماز وطواف وغیرہ کرتی ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ منع ہے تو وہ کہتی ہیں کہ یہاں کوئی منع نہیں، اللہ تعالیٰ دِلوں کو دیکھتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ وہاں کیا پردہ نہیں ہوتا؟ کیا وہاں اس طرح نماز وطواف ادا ہو جاتا ہے جس میں بال تک نظر آتے ہیں؟

ج.....آپ کے سوال کے جواب میں چند مسائل کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

اوّل:.....عورت کا ایسا کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔

دوم:.....ایسے باریک دوپٹے میں نماز بھی نہیں ہوتی جس سے بال نظر آتے ہوں۔

سوم:.....مکہ ومدینہ جا کر عام عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں، اور مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ یہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حرمین شریفین میں نماز باجماعت کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو وہاں جا کر بھی اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم ہے، اور گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ ذرا غور فرمایئے! کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خود بنفس نفیس نماز پڑھا رہے تھے اس وقت یہ فرما رہے تھے کہ: ''عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے'' جس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مقتدی ہوں، جب اس جماعت کے بجائے

عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہو تو آج کی جماعت عورت کے لئے کیسے افضل ہو سکتی ہے؟ حاصل یہ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ جا کر عورتوں کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنی چاہئے اور یہ گھر کی نماز ان کے لئے حرم کی نماز سے افضل ہے، حرم شریف میں ان کو طواف کے لئے آنا چاہئے۔

ج ۲:..... اِحرام کی حالت میں عورت کو حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرے کو نہ لگے، لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہو، نامحرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب اِحرام نہ ہو تو چہرے کا ڈھکنا لازم ہے۔ یہ غلط ہے کہ مکہ مکرمہ میں یا سفرِ حج میں پردہ ضروری نہیں۔ عورت کا باریک کپڑا پہن کر (جس میں سے سر کے بال جھلکتے ہوں) نماز اور طواف کے لئے آنا حرام ہے اور ایسے کپڑے میں ان کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ طواف میں عورتوں کو چاہئے کہ مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں اور حجرِ اَسود کا بوسہ لینے کی بھی کوشش نہ کریں، ورنہ گناہ گار ہوں گی اور ''نیکی برباد، گناہ لازم'' کا مضمون صادق آئے گا۔ عورتوں کو چاہئے کہ حج کے دوران بھی نمازیں اپنے گھر پر پڑھیں، گھر پر نماز پڑھنے سے پورا ثواب ملے گا، ان کا گھر پر نماز پڑھنا حرم شریف میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور طواف کے لئے رات کو جائیں اس وقت رش نسبتاً کم ہوتا ہے۔

(شیطان کو کنکریاں مارنا) رات کے وقت رَمی کرنا

س..... رَمیٔ جمرات کے وقت کافی رش ہوتا ہے اور حجاج پاؤں تلے دَب کر مرجاتے ہیں، تو کیا کمزور مرد و عورت بجائے دن کے رات کے کسی حصے میں رَمی کر سکتے ہیں؟ جبکہ وہاں کے علماء کا کہنا ہے کہ چوبیس گھنٹے رَمیٔ جمار کر سکتے ہیں۔

ج..... طاقت ور مردوں کو رات کے وقت رَمی کرنا مکروہ ہے، البتہ عورتیں اور کمزور مرد اگر عذر کی بنا پر رات کو رَمی کریں تو ان کے لئے نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

کسی سے کنکریاں مروانا

س تمیں نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کیا ہے، چونکہ میرے شوہر بہت بیمار

ہو گئے تھے اور میرے ساتھ اپنا کوئی خاص نہیں تھا، جس کی وجہ سے میں کنکریاں خود نہیں مار سکی، نہ میرے شوہر۔ ہمارے ساتھ جو اور لوگ تھے ان کی بھی کوئی عورت نہیں گئی کنکریاں مارنے، ان کی طرف سے اور میری اور میرے شوہر کی طرف سے ہمارے ساتھ والے مردوں نے ہی کنکریاں ماردیں۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جو آدمی نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکتا ہے وہ کنکریاں خود مارے، اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا فدیہ دے۔ اب مجھے بہت فکر ہوگئی ہے، آپ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ ہم نے اپنی قربانی بھی انہیں لوگوں کی معرفت کرائی تھی۔

ج..... آپ کے ذمہ قربانی لازم ہوگئی، مکہ جانے والے کسی آدمی کے ہاتھ رقم بھیج دیجئے اور اس کو تاکید کر دیجئے کہ وہ بکری ذبح کرادے۔

کیا ہجوم کے وقت خواتین کی کنکریاں دُوسرا مار سکتا ہے؟

س..... خواتین کو کنکریاں خود مارنی چاہئیں، دن کو رش ہو تو رات کو مارنی چاہئیں، کیا خواتین خود مارنے کے بجائے دُوسروں سے کنکریاں مروا سکتی ہیں؟

ج..... رات کے وقت رَش نہیں ہوتا، عورتوں کو اس وقت رَمی کرنی چاہئے۔ خواتین کی جگہ کسی دُوسرے کا رَمی کرنا صحیح نہیں، البتہ اگر کوئی ایسا مریض ہو کہ رَمی کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کی جگہ رَمی کرنا جائز ہے۔

شوہر یا باپ کا اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹنا

س..... کیا شوہر یا باپ اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے؟

ج..... احرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنی بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے، عورتیں یہ کام خود بھی کرلیا کرتی ہیں۔

خواتین کو طوافِ زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے

س بعض خواتین طواف زیارت خصوصی ایام کے باعث وقت مقررہ پر نہیں

کرسکتیں اوران کی فلائٹ بھی پہلے ہوتی ہے۔کیا ایسی خواتین کوفلائٹ چھوڑ دینی چاہئے یا طوافِ زیارت چھوڑ دینا چاہئے؟

ج.....طوافِ زیارت حج کا رُکنِ عظیم ہے، جب تک طوافِ زیارت نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے، بلکہ اس معاملے میں اِحرام بدستور باقی رہتا ہے۔اس لئے خواتین کو ہرگز طوافِ زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے، بلکہ پرواز چھوڑ دینی چاہئے۔

عورت کا اَیامِ خاص کی وجہ سے بغیر طوافِ زیارت کے آنا

س.....اگر کسی عورت کی ۱۲ ذوالحجہ کی فلائٹ ہے اور وہ اپنے خاص اَیام میں ہے تو کیا وہ طوافِ زیارت ترک کرکے وطن آجائے اور دَم دیدے یا کوئی مانع چیز (دوائی وغیرہ) استعمال کرکے طواف ادا کرے؟ براہِ مہربانی واضح فرمائیں کہ ایسی صورت میں کیا کرے؟

ج..... بڑا طواف حج کا فرض ہے، وہ جب تک ادا نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے اور اِحرام ختم نہیں ہوتا۔اگر کوئی شخص اس طواف کے بغیر آجائے تو اس پر لازم ہے کہ نیا اِحرام باندھے بغیر واپس جائے اور جاکر طواف کرے، جب تک نہیں کرے گا، میاں بیوی کے تعلق میں اِحرام رہے گا، اوراس کا حج بھی نہیں ہوتا، اس کا کوئی بدل بھی نہیں۔دَم دینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ واپس جاکر طواف کرنا ضروری ہوگا۔

جو خواتین ان دنوں میں ناپاک ہوں ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کردیں اور جب تک پاک ہوکر طواف نہیں کرلیتیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں۔اگر کوئی تدبیر اَیام کے روکنے کی ہوسکتی ہے تو پہلے سے اس کا اختیار کرلینا جائز ہے۔

ج۲:.....طوافِ زیارت حج کا اہم ترین رُکن ہے، جب تک یہ طواف نہ کرلیا جائے، نہ تو حج مکمل ہوتا ہے، نہ میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال ہوتے ہیں۔جن خواتین کو طوافِ زیارت کے دنوں میں ''خاص اَیام'' کا عارضہ پیش آجائے، انہیں چاہئے کہ پاک ہونے تک مکہ مکرمہ سے واپس نہ ہوں، بلکہ پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت

سے فارغ ہوکر واپس ہوں۔ اگران کی واپسی کی تاریخ مقرر ہوتو اس کو تبدیل کرالیا جائے۔ اگر طوافِ زیارت کے بغیر واپس آ گئی تو اس کا حج نہیں ہوگا اور نہ وہ اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی، جب تک کہ واپس جا کر طوافِ زیارت نہ کرلے، اور جب تک طوافِ زیارت نہ کرلے، اِحرام کی حالت میں رہے گی۔ جو شخص طوافِ زیارت کے بغیر واپس آ گیا ہو، اسے چاہئے کہ بغیر نیا اِحرام باندھنے کے مکہ مکرمہ جائے اور طوافِ زیارت کرے، تاخیر کی وجہ سے اس پر دَم بھی لازم ہوگا۔

عورت ناپاکی یا اور کسی وجہ سے طوافِ زیارت نہ کرسکے تو حج نہ ہوگا

س..... ناپاکی (حیض) کے باعث عورت طوافِ زیارت نہ کرسکی کہ واپسی کا سرکاری حکم ہوگیا، اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج..... طوافِ زیارت حج کا اہم ترین رُکن ہے، جب تک یہ طواف نہ کرلیا جائے، نہ تو حج مکمل ہوتا ہے، نہ میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال ہوتے ہیں۔ جن خواتین کو طوافِ زیارت کے دنوں میں ''خاص اَیام'' کا عارضہ پیش آجائے، انہیں چاہئے کہ پاک ہونے تک مکہ مکرمہ سے واپس نہ ہوں، بلکہ پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت سے فارغ ہوکر واپس ہوں۔ اگران کی واپسی کی تاریخ مقرر ہوتو اس کو تبدیل کرالیا جائے۔ اگر طوافِ زیارت کے بغیر واپس آ گئی تو اس کا حج نہیں ہوگا اور نہ وہ اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی، جب تک کہ واپس جا کر طوافِ زیارت نہ کرلے، اور جب تک طوافِ زیارت نہ کرلے، اِحرام کی حالت میں رہے گی۔ جو شخص طوافِ زیارت کے بغیر واپس آ گیا ہو، اسے چاہئے کہ بغیر نیا احرام باندھنے کے مکہ مکرمہ جائے اور طوافِ زیارت کرے، تاخیر کی وجہ سے اس پر دَم بھی لازم ہوگا۔

طوافِ وداع کب کیا جائے؟

مکرمہ سے روانگی ہے تو عشاء کی نماز کے لئے حرم شریف میں نہ جائے۔ کیا یہ خیال دُرست ہے؟ نیز اگر گیا تو کیا طوافِ وداع کا اعادہ ضروری ہے؟

ج..... اگر کسی نے طوافِ وداع کرلیا اور اس کے بعد مکہ معظمہ میں رہا تو وہ مسجدِ حرام میں جاسکتا ہے اور اس پر طوافِ وداع کا اعادہ واجب نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ جب مکہ سے چلنے لگے تو طوافِ وداع کرے تاکہ اس کی آخری ملاقات بیت اللہ شریف کے ساتھ ہو، چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی دن کو طوافِ وداع کر کے عشاء تک مکہ میں ٹھہر گیا تو میرے نزدیک بہت پسندیدہ ہے کہ وہ وداع کی نیت سے دُوسرا طواف کرے تاکہ نکلنے کے ساتھ اس کا طواف متصل ہو۔ الغرض یہ خیال کہ طوافِ وداع کے بعد حرم شریف میں نہیں جانا چاہئے، بالکل غلط ہے۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے مسائل کی تفصیل

عورت اگر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے

س..... کیا عورت کو اپنی قربانی خود کرنی چاہئے یا شوہر کرے؟ اکثر شوہر حضرات بہت سخت ہوتے ہیں، اپنی بیویوں پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں تنگ دست رکھتے ہیں، ایسی صورت میں شرعی مسئلہ بتایئے۔

ج..... عورت اگر خود صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے، ورنہ مرد کے ذمہ بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، گنجائش ہو تو کردے۔

برسرِ روزگار صاحبِ نصاب لڑکے، لڑکی سب پر قربانی واجب ہے چاہے ابھی ان کی شادی نہ ہوئی ہو

س..... والد محترم اچھے عہدے پر فائز ہیں، پہلی بیوی سے ماشاء اللہ سے پانچ بہن بھائی ہیں، جس میں تین لڑکیاں بھی ہیں، جبکہ دونوں جوان بھائی اور ایک بہن برسرِ ملازمت ہیں۔ سوتیلی ماں کی دو چھوٹی بچیاں ہیں جو اسی گھر میں الگ الگ کمرے میں رہتی

ہیں۔ والد محترم نے دو بکروں کی قربانی کی اور دونوں بیٹے، ایک بیٹی نے گائے میں حصہ لیا جو کہ تینوں غیر شادی شدہ ہیں، اپنی کمائی سے انہوں نے گائے میں حصہ لیا تھا جبکہ دونوں نوجوان بھائی کمار ہے ہیں اور والد بھی اچھی خاصی انکم لا رہے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ ہونے کے باوجود غیر شادی شدہ لڑکی کا قربانی کرنا جائز ہے؟ باپ بیٹے اور بیٹی سب نے مل کر پانچ قربانیاں کی ہیں، کیا ایک گھر میں پانچ قربانی کرنا جائز ہے؟

ج..... اگر باپ، بیٹے اور بیٹیاں سب برسرِ روزگار اور صاحبِ نصاب ہیں تو ہر ایک کے ذمہ الگ الگ قربانی واجب ہے، اس لئے گھر میں اگر پانچ قربانیاں ہوئیں تو ٹھیک ہوا۔ کیونکہ ہر عاقل بالغ مرد عورت پر مالکِ نصاب ہونے کی صورت میں قربانی واجب ہے، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

قربانی کتنے دن کر سکتے ہیں؟

س..... قربانی کے بارے میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قربانی سات دن تک جائز ہے، حالانکہ ہم لوگ صرف تین دن قربانی کرتے ہیں۔ وضاحت فرمائیں کہ تین دن کر سکتے ہیں یا سات دن بھی کر سکتے ہیں؟

ج..... جمہور ائمہ کے نزدیک قربانی کے تین دن ہیں، امام شافعی چوتھے دن بھی جائز کہتے ہیں، حنفیہ کو تین دن ہی قربانی کرنی چاہئے۔

قربانی کا مسنون طریقہ

س..... قربانی کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج..... اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا افضل ہے، اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے بھی ذبح کرا سکتا ہے، مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔ قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں، البتہ ذبح کرنے کے وقت ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہنا ضروری ہے۔

عورت کا ذبیحہ حلال ہے

س..... ہماری امی، نانی اور گھر کی دُوسری خواتین بذاتِ خود مرغی وغیرہ ذبح کرلیا کرتی ہیں، میں نے کالج میں اپنی سہیلیوں سے ذکر کیا تو چند نے کہا کہ عورتوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مکروہ ہوتا ہے، بعض نے کہا کہ حرام ہوتا ہے۔ برائے کرم بتائیں کہ عورت کا طعام کی نیت سے جانوراور پرندوں (حلال) کوذبح کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج..... جائز ہے، آپ کی سہیلیوں کا مسئلہ غلط ہے۔

عقیقہ

عقیقے کی اہمیت

س..... اسلام میں عقیقے کی کیا اہمیت ہے؟ اوراگر کوئی شخص بغیر عقیقہ کئے مرگیا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج..... عقیقہ سنت ہے، اگر گنجائش ہوتو ضرور کردینا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں، صرف عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے۔

عقیقے کا عمل سنت ہے یا واجب

س..... بچہ پیدا ہونے کے بعد جو عقیقہ کیا جاتا ہے اور بکرا صدقہ کیا جاتا ہے، یہ عمل سنت ہے یا واجب؟

ج..... عقیقہ سنت ہے، لیکن اس کی میعاد ہے ساتویں دن یا چودھویں دن یا اکیسویں دن، اس کے بعد اس کی حیثیت نفل کی ہوگی۔

بالغ لڑکی لڑکے کا عقیقہ ضروری نہیں اور نہ بال منڈانا ضروری ہے

س..... عقیقہ کس عمر تک ہوسکتا ہے؟ بالغ مرد وعورت خود اپنا عقیقہ اپنی رقم سے کرسکتے ہیں یا والدین ہی کرسکتے ہیں؟ بڑی لڑکیوں یا بالغ عورت کا عقیقے میں سر منڈانا چاہئے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کتنے بال کاٹے جائیں اور کس طریقے پر؟

ج..... عقیقہ سنت ہے، اس سے بچے کی اَلا بلا دُور ہوتی ہے۔ سنت یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کے سر کے بال اُتارے جائیں، ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کردی جائے اور لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا کیا جائے۔ اسی دن بچے کا نام بھی رکھا جائے۔ اگر گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ساتویں دن عقیقہ نہ کرسکے تو بعد میں کردے، مگر ساتویں دن کے بعد بعض فقہاء کے قول کے مطابق اس کی وہ حیثیت نہیں رہ جاتی۔ بڑی عمر کے لڑکوں لڑکیوں کا عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں، نہ عقیقے کے لئے ان کے بال اُتارنے چاہئیں۔

عقیقے کے جانور کی رقم صدقہ کرنے سے عقیقے کی سنت ادا نہیں ہوگی

س..... کیا بچی کے عقیقے کے لئے خریدی جانے والی بکری کی رقم اگر کسی ضرورت مند اور غریب رشتہ دار کو دے دی جائے تو عقیقے کی سنت پوری ہوجائے گی؟

ج..... اس سے سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ صدقہ اور صلہ رحمی کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

اگر کسی کو پیدائش کا دن معلوم نہ ہو تو وہ عقیقہ کیسے کرے؟

س..... کہتے ہیں کہ عقیقہ پیدائش کے ساتویں دن ہونا چاہئے، اگر کوئی اپنا عقیقہ کرنا چاہے اور اس کو اپنی پیدائش کا دن معلوم نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

ج..... ساتویں دن عقیقہ کرنا بالاتفاق مستحب ہے، اسی طرح دار قطنی کی ایک روایت کے مطابق چودھویں دن بھی مستحب ہے۔ جبکہ امام ترمذیؒ کے نقل کردہ ایک قول کے مطابق اگر کسی نے ان دو دنوں میں عقیقہ نہیں کیا تو اکیسویں دن بھی کرلینا مستحب ہے۔ بہرحال اگر کوئی شخص ساتویں دن، چودھویں دن اور اکیسویں دن کے علاوہ کسی اور دن عقیقہ کرے تو نفس عقیقہ ہوجائے گا البتہ اس کا وہ استحباب اور ثواب جو کہ ساتویں دن، چودھویں دن اور اکیسویں دن کرنے میں تھا وہ حاصل نہ ہوگا، اگر بعد میں کرے تو ساتویں دن کی رعایت رکھنا بہتر ہے، یاد نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

اعضاء کی پیوند کاری

چھ ماہ کی حاملہ عورت کے مرنے پر بچے کو آپریشن کے ذریعہ نکالنا

س.....اسلامی عقیدے کے مطابق ۱۲۰ دن میں بچہ ماں کے پیٹ میں جاندار شمار ہوتا ہے، یعنی ۱۲۰ دن میں ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے میں جان آجائے گی۔ جبکہ میڈیکل تھیوری کے لحاظ سے بھی ۱۲۰ دن کے بعد بچے میں جان پیدا ہوجاتی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے یا دِل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے حاملہ عورت ۶ ماہ کے حمل میں وفات پاجاتی ہے جبکہ بچے کی پیدائش ۹ ماہ میں ہوتی ہے، اب اگر بچے کو آپریشن کے ذریعے مردہ ماں کے پیٹ سے نکال لیا جائے تو شاید وہ بچ جائے، لیکن اگر ماں کے پیٹ میں رہنے دیا جائے اور مردہ عورت کو دفنا دیا جائے تو جاندار بچے کو بھی زندہ درگور کردیا گیا، اب اس صورت میں کہ اگر عورت ۶ ماہ کے حمل میں وفات پاجائے تو اس بچے کا کیا بنے گا جو ماں کے پیٹ میں پرورش پارہا تھا؟

ج.....اگر اس کا وثوق ہو کہ بچہ زندہ ہے اور یہ کہ اگر آپریشن کے ذریعہ بچے کو نکالا جائے تو اس کے زندہ رہنے کے امکانات ہیں تو آپریشن کے ذریعہ بچے کو نکال لینا صحیح ہے۔

خون کے عطیہ کا اہتمام کرنا اور مریضوں کو دینا شرعاً کیسا ہے؟

س.....ہم لوگ ڈاؤ میڈیکل کالج میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور چونکہ تیسرے اور چوتھے سال سے ہمارا تعلق براہِ راست مریضوں کی دیکھ بھال سے ہوجاتا ہے، جس میں ہم لوگوں نے محسوس کیا کہ بہت سارے مریض غربت کی وجہ سے اپنا علاج معالجہ صحیح طور پر نہیں کراسکتے اور نہ ہی دوائیاں وغیرہ خرید سکتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگوں نے ایک امدادی جماعت ''پیشنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن'' (مریضوں کی امدادی جماعت) کے نام سے بنائی ہے۔ جس میں ہم مختلف لوگوں سے چندہ وغیرہ لے کر دوائیاں خریدتے ہیں اور پھر خود مریضوں کو مہیا کرتے ہیں۔ اب ہماری اس انجمن نے اپنے کالج میں ''بلڈ بینک'' بنانا

شروع کیا ہے، جس میں ہم خون جمع کر کے رکھا کریں گے تا کہ جاں بلب مریضوں کو خون پہنچا سکیں۔ اس کا طریقۂ کار یہ ہوگا کہ ہم اس مریض کے کسی رشتہ دار سے خون لے کر اپنے بینک میں رکھ لیا کریں گے اور اس مریض کے نمبر کا خون اس مریض کو مہیا کر دیا کریں گے۔ کیا اس طرح ہم لوگوں کا مریضوں کے لئے خون جمع کرنا اور پھر مریضوں کو مہیا کرنا شریعت کے مطابق دُرست ہے یا نہیں؟ اور ہم طلبہ کو اس کام کا ثواب ملے گا؟

ج..... اِضطرار کی حالت میں مریض کی جان بچانے کے لئے خون دینا جائز ہے، اور اسی ضرورت کے پیشِ نظر خون کا مہیا رکھنا اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے، اور خدمتِ خلق جبکہ حدِ جواز کے اندر ہو، ظاہر ہے کہ بڑے ثواب کا کام ہے۔

انسانی اعضاء کی حرمت

س..... میں ایم بی بی ایس کے سال آخر کی طالبہ ہوں، میں آپ کے مشورے اخبار ''جنگ'' کے کالم میں پڑھتی رہتی ہوں، اس وقت میں بھی اپنا ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ اس وقت میری سول اسپتال کے وارڈ S.I.U.T (سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلائیزیشن) میں پوسٹنگ لگی ہوئی ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں پہلی دفعہ Cadaver Kidney Transplantation (مردہ جسم سے گردہ نکال کر زندہ آدمی کے لگانا) ہوا ہے۔ یہ S.I.U.T میں ہی پرفارم کیا گیا ہے اور آج کل میں دُوسرا اس نوعیت کا آپریشن ہونے والا ہے۔ یہ دونوں گردے جو مردہ اشخاص کے جسم سے نکالے گئے، باہر کے ملک سے بھیجے گئے ہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس وارڈ کی جو ایڈمنسٹریشن ہیں وہ ہم سب اسٹوڈنٹس کے ساتھ مل کر یہ ڈسکشن کرنا چاہتی ہیں کہ آیا اگر کوئی ہم سے کہے کہ ہم مرنے کے بعد اپنے جسم کا کوئی عضو کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانے کے لئے دے دیں تو ہمارا کیا رَدِّعمل ہوگا؟ ان کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ اسلامی نقطۂ نظر سے اس بات کو غلط سمجھتے ہیں، تو سعودی عرب بھی ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں شاید ۷ یا ۸ سال سے کیڈاویور ٹرانسپلانٹ ہو رہا ہے۔ میری کچھ اور

دوستوں کا کہنا یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک انسان کی جان بچانا ساری انسانیت کی جان بچانا ہے۔ تو اس لئے اگر ہم Donorcard بھر دیں کہ ہمارے مرنے کے بعد ہمارے جسم سے ہمارا کوئی بھی عضو نکال کر کسی کے لگا دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میرا اپنا اس بارے میں یہ خیال ہے کہ اس طرح کرنا مُردے کی بے حرمتی ہے اور یہ اسلام میں جائز نہیں۔ اب میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ فرمایئے کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ پلیز آپ اپنے دلائل ثبوت کے ساتھ دیجئے گا تا کہ مجھے آپ کا موقف دُوسروں تک پہنچانے اور سمجھانے میں آسانی رہے۔

ج.....اس مسئلے میں آپ کا موقف صحیح ہے، اور آپ کی رفیقاؤں کا موقف غلط ہے، اس سلسلے میں چند باتیں ذہن میں رکھی جائیں:

۱:.....آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے ایسی وصیت کر جائے کہ اس کے جسم کے اجزاء نکال کر کسی ضرورت مند کے بدن میں لگا دیئے جائیں، تب تو اس کے بدن کے اجزاء نکالے جاتے ہیں، ورنہ نہیں۔ گویا یہ اُصول تسلیم کر لیا گیا ہے کہ مرنے والے کی اجازت کے بغیر اس کے بدن کے اجزاء استعمال نہیں کئے جا سکتے۔

۲:.....اب جو لوگ کہ کسی دین و مذہب کے قائل ہی نہیں، یا دین و مذہب کے قائل تو ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ مذہب ہماری زندگی کے جائز و ناجائز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، ایسے لوگوں کو تو مذکورہ بالا اجازت نامے کے لئے مذہب سے اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا ہمارا دین و مذہب اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ اگر مذہب کی طرف سے اجازت ہو تو مذکورہ بالا وصیت جائز ہوگی، ورنہ ایسی وصیت غلط اور لغو و باطل ہوگی۔

۳:..... یہ اُصول طے ہوا، تو اَب یہ دیکھنا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے اعضاء کا اور اس کے وجود کا مالک بنایا ہے؟ آدمی ذرا بھی غور کرے تو معلوم ہو جائے گا کہ انسان کا وجود اور اس کے اعضاء اس کی ملکیت نہیں۔

بلکہ یہ ایک سرکاری مشین ہے جو اس کے استعمال کے لئے اس کو دی گئی ہے، اور

سرکاری چیز سمجھ کر اس کی حفاظت ونگرانی بھی اس کے ذمہ لگائی ہے، لہٰذا اس کو ان اعضاء کے تلف کرنے کی اجازت نہیں، نہ فروخت کرنے ہی کی اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو خودکشی کی اجازت نہیں بلکہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص خودکشی کرے وہ تا قیامت اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ پس جب انسان اپنے وجود کا مالک نہیں تو اعضاء کو فروخت بھی نہیں کرسکتا، نہ ہبہ کرسکتا ہے، نہ اس کی وصیت کرسکتا ہے، اور اگر ایسی وصیت کر جائے تو یہ وصیت غیر ملک میں ہونے کی وجہ سے باطل ہوگی۔

۴:.....علاوہ ازیں احترامِ آدمیت کا بھی تقاضا ہے کہ اس کے اعضاء کو ''بکاؤ مال'' اور استعمال کی چیز نہ بنایا جائے، پس اعضاء ہبہ کی وصیت کرنا احترامِ آدمیت کے خلاف ہے۔

۵:.....عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد آدمی بے حس ہوتا ہے، یہ خیال بھی صحیح نہیں، وہ صرف ہمارے جہان اور ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے بے حس نظر آتا ہے، ورنہ دُوسری زندگی کے اعتبار سے اس میں احساس موجود ہے۔ اس بنا پر مردہ کے جسم کی چیر پھاڑ جائز نہیں کہ اس سے مردہ کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسی زندہ آدمی کو تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے یعنی: ''میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا۔'' (مشکوٰۃ، باب دفن المیت، فصل دوم کی آخری حدیث نمبر: ۱۷۱۴)

۶:.....لوگ اپنی زندگی میں نہ آنکھوں کا عطیہ دیتے ہیں، نہ گردوں کا، کیونکہ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں اس کو خود ان اعضاء کی ضرورت ہے، لیکن مرنے کے بعد کے لئے بڑی فیاضی سے وصیت کر جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس زندگی کو تو زندگی سمجھتے ہیں لیکن مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے، یوں سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اعضاء گل سڑ جائیں گے، خاک میں مل جائیں گے اور ان اعضاء کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہی عقیدہ کفارِ مکہ کا تھا اور یہی عقیدہ عام کافروں کا ہے۔ جو مسلمان ایسی وصیت کرتے ہیں وہ بھی انہی کافروں کے عقیدے کے مطابق مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے۔

الغرض! اعضائے انسانی کی پیوندکاری جائز نہیں، اور ان اعضاء کے ہبہ کی وصیت باطل ہے۔

شادی بیاہ کے مسائل

شادی کون کرے اور کس سے؟

اگر بیوی سے ظلم و ناانصافی کرنے کا یقین ہوتو نکاح حرام ہے، غالب گمان ہوتو مکروہِ تحریمی، اور معتدل حالات میں سنتِ مؤکدہ

س..... مسلمان مرد اور عورت پر کتنی عمر میں شادی کرنی واجب ہے؟ میں نے سنا ہے کہ لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہو اور لڑکے کی عمر ۲۵ سال تو اس وقت ان کی شادی کرنی چاہئے۔

ج..... شرعاً شادی کی کوئی عمر مقرر نہیں، والدین بچے کا نکاح نابالغی میں بھی کر سکتے ہیں اور بالغ ہوجانے کے بعد اگر شادی کے بغیر گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتو شادی کرنا واجب ہے، ورنہ کسی وقت بھی واجب نہیں، البتہ ماحول کی گندگی سے پاکدامن رہنے کے لئے شادی کرنا افضل ہے۔

درمختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر نکاح کے بغیر گناہ میں مبتلا ہونے کا یقین ہوتو نکاح فرض ہے، اگر غالب گمان ہوتو نکاح واجب ہے (بشرطیکہ مہر اور نان ونفقہ پر قادر ہو)، اگر یقین ہو کہ نکاح کر کے ظلم و ناانصافی کرے گا تو نکاح کرنا حرام ہے، اور اگر ظلم و ناانصافی کا غالب گمان ہوتو نکاح کرنا مکروہِ تحریمی ہے، اور معتدل حالات میں سنتِ مؤکدہ ہے۔

بیوہ اور رنڈوا کب تک شادی کر سکتے ہیں؟

س..... بیوہ عورت اور رنڈوا مرد کس عمر تک دُوسرا یا تیسرا نکاح کر سکتے ہیں؟

ج..... جب تک اس کی ضرورت ہو، اور جب تک میاں بیوی کے حقوق ادا کرنے کی صلاحیت ہو، بہرحال شریعت میں دُوسرے اور تیسرے نکاح کا حکم وہی ہے جو پہلے نکاح کا ہے۔

والدین اگر شادی پر تعلیم کو ترجیح دیں تو اولاد کیا کرے؟

س..... میرے والدین اگر چہ ہم سب کو بڑی محنت اور توجہ سے تعلیم حاصل کروا رہے ہیں، لیکن انہوں نے یہ سوچ رکھا ہے کہ سب کچھ تعلیم ہی ہے، میں اگر چہ بہت چھوٹا ہوں لیکن میری بڑی بہنیں ہیں، جنھیں اعلیٰ تعلیم دِلوائی جارہی ہے، لیکن میرے والدین کو ذرا بھی ان کی شادی کی فکر نہیں جبکہ وہ خود بوڑھے ہورہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج کل کا زمانہ کتنا خراب ہے، اور میں ابھی بہت چھوٹا ہوں اور جب میں بڑا ہوں گا تو اس وقت تک میری بہنیں ادھیڑ عمر کی ہوچکی ہوں گی، پھر تو رشتہ ملنا ہی مشکل ہوگا، جبکہ اس وقت رشتے آرہے ہیں، لیکن میرے والد صاحب سب سے ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں، جبکہ میں جانتا ہوں میری بہنیں ان رشتوں پر خوش ہیں۔ اگر والدین کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہے تو کیا اولاد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سول میرج کرلیں؟ جبکہ دونوں ہی مسلمان ہیں اور اسلام میں یہ بات جائز بھی ہے۔

ج..... آج کل اعلیٰ تعلیم کے شوق نے والدین کو اپنے اس فریضے سے غافل کر رکھا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی عمر کالج اور یونیورسٹیوں کے چکر میں ڈھل جاتی ہے، اور جب وقت گزر جاتا ہے تو ماں باپ کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ مجھے اس طرح کے سینکڑوں خطوط موصول ہوچکے ہیں کہ لڑکی کی عمر ۳۰-۳۵ برس کی ہوگئی، کوئی رشتہ نہیں آتا اور جو آتا ہے وہ بھی دیکھ دا کھ کر چپ سادھ لیتا ہے۔ کوئی تعویذ، وظیفہ اور عمل بتاؤ کہ بچیوں کی شادی ہوجائے۔ لڑکی پڑھی لکھی قبول صورت اور سگھڑ ہے، مگر رشتہ نہیں ہو پاتا، وغیرہ وغیرہ۔ خدا جانے کتنے خاندان اس سیلاب میں ڈوب چکے ہیں اور کتنے لڑکے لڑکیاں غلط راستے پر چل نکلی ہیں، اس لئے آپ نے جو لکھا ہے وہ ایک دِلخراش حقیقت ہے، حدیث میں ہے کہ:

"عن أبي سعيد وابن عباس رضي الله عنهما قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه، فاذا بلغ فليزوجه، فان بلغ ولم يزوجه فأصاب اثما فانما اثمه على أبيه." (مشکوۃ ص ۲۷۱)

ترجمہ:..... ''حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ..... جب اولاد بالغ ہوجائے اور والدین ان کے نکاح سے آنکھیں بند کئے رکھیں، اس صورت میں اگر اولاد کسی غلطی کی مرتکب ہوتو والدین بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔''

باقی رہا یہ سوال کہ اگر والدین غفلت برتیں تو کیا لڑکا لڑکی خود اپنا نکاح بذریعہ عدالت کرسکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر دونوں ہر حیثیت سے برابر ہوں تو یہ نکاح صحیح ہوگا، ورنہ نہیں۔ البتہ لڑکے کا کسی جگہ خود شادی کرلینا تو کوئی مسئلہ نہیں، لیکن لڑکی کے لئے مشکل ہے، بہرحال اگر لڑکی خود شادی کرنا چاہے تو اس کو یہ ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا کہ جس لڑکے سے وہ عقد کرنا چاہتی ہے وہ ہر حیثیت سے لڑکی کے جوڑ کا ہو، اس کو فقہ کی زبان میں ''کفو'' کہتے ہیں۔

لڑکی اور لڑکے کی کن صفات کو ترجیح دینا چاہئے؟

س..... جس وقت رشتوں کا سلسلہ ہوتا ہے، یہ بات مشاہدے میں ہے کہ لڑکیوں کو اس طرح دیکھا جاتا ہے جیسے بھیڑ بکریوں کو عید کے موقع پر دیکھا جاتا ہے، کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟ دُوسری بات یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا اس سلسلے میں معاملہ تجارتی بنیادوں پر بھی ہوتا ہے، مثلاً: لڑکا کتنا امیر ہے؟ (چاہے حرام ہی کماتا ہو)، لڑکی کتنا جہیز لائے گی؟ (چاہے حرام آمدنی کا کیوں نہ ہو)، اس سلسلے میں اَحکامِ اسلامی کیا ہوں گے؟

ج..... اسلام کا حکم یہ ہے کہ رشتہ کرتے وقت لڑکے اور لڑکی دونوں کی دِین داری اور شرافت وامانت کو ترجیح دی جائے۔ جو لڑکا حرام کماتا ہو، اس سے وہ لڑکا اچھا ہے جو رزقِ حلال کماتا ہو خواہ مالی حیثیت سے کمزور ہو، اور جو لڑکی دِین دار ہو، عفیفہ ہو، شوہر کی فرمانبردار ہو وہ بہتر ہے خواہ وہ جہیز نہ لائے یا کم لائے۔

اگر والدین ۲۵ سال سے زیادہ عمر والی اولاد کی شادی نہ کریں؟

س..... اگر والدین اولاد کی شادی نہ کریں اور ان کی عمریں ۲۵ سال سے بھی تجاوز کر گئی ہوں تو کیا وہ اپنی مرضی سے شادی کر سکتے ہیں؟ اس طرح کہیں والدین کی نافرمانی تو نہیں ہو جائے گی؟

ج..... ایسی صورت میں اولاد کو چاہئے کہ کسی ذریعہ سے والدین کو احساس دِلائیں اور ان کو اولاد کی شادی کرنے پر رضامند کریں، لیکن اگر والدین اس کی پروانہ کریں تو اولاد اپنی شادی خود کرنے میں حق بجانب ہے۔

لڑکے کا کسی جگہ خود شادی کر لینا تو کوئی مسئلہ نہیں، لیکن لڑکی کے لئے مشکل ہے، بہر حال اگر لڑکی بطور خود شادی کرنا چاہے تو اس کو یہ ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا کہ جس لڑکے سے وہ عقد کرنا چاہتی ہے، وہ ہر حیثیت سے لڑکی کے جوڑ کا ہو، اس کو فقہ کی زبان میں ''کفو'' کہتے ہیں۔

منگنی

منگنی توڑنا وعدہ خلافی ہے، منگنی سے نکاح نہیں ہوتا

س..... ایک شخص نے اپنے رشتہ دار سے کہا کہ میں آپ کی لڑکی کا رشتہ اپنے لڑکے کے لئے چاہتا ہوں، اس پر ان صاحب نے رضامندی کا اظہار کیا اور بروز جمعہ کو منگنی کی رسم ادا کرنے کے لئے طے پایا۔ لڑکی کے والد نے لڑکے کے باپ سے مخاطب ہو کر کہا: میں نے اپنی فلاں لڑکی تمہارے بیٹے کو دی۔ اس نے کہا: میں نے یہ لڑکی اپنے فلاں بیٹے کے لئے قبول کی۔ تقریباً ایک ماہ دس دن گزرنے کے بعد لڑکی کی والدہ لڑکے کے گھر گئی اور ان سے معذرت کرنے لگی کہ میرے رشتہ دار ناراض ہوتے ہیں، لہٰذا یہ رشتہ ہم لوگ منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن لڑکے والے منسوخ کرنا نہیں چاہتے، کیا یہ رشتہ لڑکے کی مرضی کے خلاف منسوخ ہو سکتا ہے؟

ج..... منگنی رشتہ لینے دینے کے وعدے کا نام ہے، مگر منگنی سے نکاح نہیں ہوتا، اس لئے منگنی توڑنا وعدہ خلافی ہے اور بغیر کسی معقول اور صحیح عذر کے وعدہ خلافی گناہ ہے، مگر چونکہ عقدِ نکاح نہیں ہوا، اس لئے لڑکے سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں۔

لڑکا دِین دار نہ ہو تو کیا منگنی توڑ سکتے ہیں؟

س.....۱: ہماری ایک بیٹی ہے، ہمارے گھرانے کو الحمدللہ دِین دار کہہ سکتے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی بیٹی کی منگنی ایک دِین دار لڑکے کے بجائے ایک دُنیا دار لڑکے سے کی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اگر ایک دِین دار لڑکے سے کرتے تو ان کی اولاد اِن شاءاللہ حافظِ قرآن اور باعمل عالم ہوتی، اس کے برعکس ان کے گھر میں ٹی وی، وی سی آر اور ہر طرح کی لغویات ہیں، جس کی وجہ سے ہماری بیٹی کے اعمال بھی خراب ہوں گے۔ مجھے یہ خوف دامن گیر ہے کہ اس رشتے کے ذمہ دار ہم ہیں، تو کیا آخرت میں ہماری بیٹی کے متوقع گناہوں کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی؟ کیونکہ ایک باشرع رشتے کے موجود ہوتے ہوئے دُوسری جگہ کا انتخاب کیا جارہا ہے، کیا اس بارے میں قرآنی آیات یا احادیثِ مبارکہ ہیں؟ اگر ہیں تو از راہ کرم مجھ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

س.....۲: اور شرعی لحاظ سے رشتے کے سلسلے میں کیا چیزیں دیکھنا ضروری ہیں کہ جن کا خیال رکھا جائے؟

س.....۳: کیا منگنی وعدے کے ضمن میں ہے؟ اگر نہیں تو کیا اس کو ختم کر سکتے ہیں؟ اور اگر میں ختم کروں تو گنہگار تو نہ ہوں گی؟

ج.....۱: یہ تو ظاہر ہے کہ جب آپ اپنی بیٹی کا رشتہ ایک ایسے لڑکے سے کریں گی جو دِین سے بے بہرہ ہے تو متوقع گناہوں کا وبال آپ پر بھی پڑے گا، اور قیامت کے دن ان گناہوں کا خمیازہ آپ کو بھی بھگتنا ہوگا۔ قرآنِ کریم اور احادیث شریفہ میں یہ مضمون بہتر کثرت سے آیا ہے کہ جو شخص کسی نیکی کا ذریعہ بنے اس کو اس نیکی میں برابر کا حصہ ملے گا اور نیکی کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جو شخص کسی گناہ اور بُرائی کا ذریعہ بنے گا اس کو اس گناہ

میں بھی برابر کا حصہ ملے گا اور گناہ کرنے والوں کے بوجھ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ج.....۲: رشتہ تجویز کرتے ہوئے والدین خود ہی بہت سی چیزوں کو ملحوظ رکھتے ہیں، حسب ونسب، مال ومتاع اور ذریعہ معاش کے علاوہ اخلاق وکردار کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے، شریعت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ لڑکے اور لڑکی کی دِین داری کو بطورِ خاص ملحوظ رکھا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے اس کے حسب ونسب، اس کے حسن وجمال، مال ومتاع اور دِین کی خاطر نکاح کیا جاتا ہے، تم دِین دار کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

ج.....۳: منگنی وعدہ ہے، اور اگر لڑکا دِین دار نہ ہو تو اس رشتے کو ختم کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

طریقِ نکاح اور رُخصتی

الگ الگ شہروں میں اور مختلف گواہوں سے ایجاب وقبول نہیں ہوتا

س..... میری شادی اس طرح ہوئی کہ میں اپنے گاؤں میں تھی اور وہ لڑکا (جو اَب میرا شوہر ہے) کراچی میں مقیم تھا، ہم آپس میں مل نہیں سکتے تھے، چنانچہ میرے شوہر نے مجھے لکھا کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، بہ عوض بیس ہزار روپے مہر کے، اگر قبول ہو تو فارم پر دستخط کردیں۔ اس فارم پر میرے شوہر کے دستخط اور دو گواہوں کے دستخط تھے۔ ادھر میں نے بھی اسی فارم پر دستخط کئے اور میری دو سہیلیوں اور ایک مرد کو (جو میری سہیلی کا بھائی تھا) گواہ کیا، ان سے بھی دستخط لئے، بعد میں میرے شوہر آئے اور ہم چپ چاپ کراچی آگئے۔ اب جبکہ ہماری اولاد بھی ہوگئی ہے، میرے والدین کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح غلط تھا۔ یہ بتایئے کہ جن حالات میں، میں تھی اور جیسے ہم نے دُور دو الگ مقامات پر رہ کر نکاح کیا ہے، دِل سے ہم نے قبول کیا، تو کیا یہ نکاح صحیح نہ تھا؟ بعد میں بہرحال ہم نے یہ بھی کرلیا کہ سول کورٹ گئے اور وہاں قاعدے کے مطابق سب کچھ کرلیا، مگر کیا اس سے پہلے ہم

میاں بیوی ''حرام'' کے مرتکب ہوئے؟

ج.....آپ کا نکاح دُرست نہیں تھا، اس لئے کہ نکاح میں ایجاب وقبول ایک ہی مجلس میں ہونا چاہئے، اور مزید یہ کہ نکاح کے گواہ دُولہا اور دُلہن دونوں کے مشترکہ ہونے چاہئیں، جبکہ یہاں نہ تو ایجاب وقبول زبانی ہوااور نہ ایک مجلس میں ہوا، اور گواہ بھی مشترکہ نہیں تھے، بلکہ شوہر کے گواہ کراچی میں تھے اور آپ کے گواہ گاؤں میں تھے۔ سِول کورٹ میں جاکر آپ نے شرعی ضابطے کے مطابق شادی کرلی ہے تو آپ میاں بیوی ہیں، جبکہ اس سے قبل آپ دونوں حرام کے مرتکب ہوئے، خدا سے مغفرت طلب کریں۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ آپ کے سوال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے والدین اس نکاح میں شریک نہیں ہوئے، ورنہ پہلے ''خفیہ نکاح'' کرنے کی اور بعد میں سِول کورٹ جاکر نکاح کرنے کی ضرورت پیش کیوں آتی؟ سوایسا نکاح جو والدین کی اجازت کے بغیر کیا جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر لڑکا ہر اعتبار سے لڑکی کے جوڑ کا ہو تب تو نکاح صحیح ہے، ورنہ صحیح نہیں، خواہ عدالت میں کیا گیا ہو۔ پس اگر آپ کے شوہر آپ کے جوڑ کے ہیں تو سِول کورٹ میں جو نکاح کیا گیا وہ صحیح ہے، اور اگر آپ کے شوہر کم تر حیثیت کے مالک ہیں تو سِول کورٹ والا نکاح نہیں ہوا، والدین کی اجازت کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا جائے۔

ٹیلیفون پر نکاح نہیں ہوتا

س.....ٹیلیفون پر نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟ میرا بھائی امریکہ میں ہے اور اس کی جہاں شادی کی بات چل رہی تھی تو لڑکی والوں نے اچانک جلدی کرنا شروع کردی۔ لڑکا اتنی جلدی نہیں آسکتا تھا، اس لئے فوری طور پر ٹیلیفون پر نکاح کرنا پڑا، ابھی رُخصتی نہیں ہوئی ہے، بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ نکاح نہیں ہوا۔

ج.....نکاح کے لئے ضروری ہے کہ ایجاب وقبول مجلسِ عقد میں گواہوں کے سامنے ہو اور ٹیلیفون پر یہ بات ممکن نہیں، اس لئے ٹیلیفون پر نکاح نہیں ہوتا۔ اور اگر ایسی ضرورت ہو تو ٹیلیفون پر یا خط کے ذریعہ لڑکا اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنادے اور وہ وکیل

لڑکے کی طرف سے ایجاب وقبول کرلے۔ چونکہ آپ کی تحریر کردہ صورت میں نکاح نہیں ہوا اس لئے اب رُخصتی سے پہلے ایجاب وقبول گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کرالیا جائے۔

لڑکی کے دستخط اور لڑکے کا ایک بار قبول کرنا نکاح کے لئے کافی ہے

س..... ایک دن میری ہمشیرہ کا اور دُوسرے دن میری کزن کا نکاح ہوا، جس میں محلّہ کے اِمام صاحب نے نکاح پڑھایا، مگر دُولہا سے دومرتبہ پوچھا: ''تمہیں قبول ہے؟'' مگر دُلہن سے صرف ایک دستخط کرائے، استفسار پر جواباً فرمانے لگے کہ شریعت میں ایک مرتبہ پوچھنا ہوتا ہے دُوسری مرتبہ گواہوں کی تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ آپ ہماری ذہنی خلش کو دُور فرمادیں کیا یہ نکاح دُرست ہوئے ہیں؟

ج..... صرف ایک دفعہ کے ''قبول ہے'' سے بھی نکاح ہوجاتا ہے، اور لڑکی نے جب دستخط کردیئے تو گویا اپنی رضامندی سے مولوی صاحب کو وکیل بنادیا، اس لئے نکاح صحیح ہے۔

لڑکی کے قبول کئے بغیر نکاح نہیں ہوتا

س..... ایک لڑکا اور لڑکی آپس میں بہت پیار کرتے تھے اور دونوں کا شادی کا بھی ارادہ تھا، جب یہ سب کچھ لڑکی کے والدین کو معلوم ہوا تو لڑکی کے والدین نے لڑکی کی شادی دُوسرے لڑکے سے کرادی۔ جب لڑکی کا نکاح ہونے لگا تو لڑکی نے وکیلوں اور گواہوں کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ لڑکی کے باپ نے جھوٹے وکیلوں اور گواہوں کے ساتھ سیٹ کردیا، اسی جھوٹی گواہی سے مولوی صاحب سے نکاح پڑھوالیا۔ اب بتایئے کہ یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز ہے؟ اور ان دونوں میاں بیوی کی اولاد جائز ہوگی یا نہیں؟

ج..... عاقلہ بالغہ لڑکی کا نکاح کو قبول کرنا ضروری ہے، بغیر اس کے نکاح نہیں ہوتا، آپ کی تحریر کردہ صورت میں لڑکی نے نکاح کی اجازت بھی نہیں دی اور نکاح ہونے کے بعد اس کو مسترد کردیا، تو یہ نکاح نہیں ہوا۔ البتہ نکاح کے بعد اگر لڑکی نے زبان سے اس

نکاح کو مسترد نہیں کیا تھا بلکہ خاموش رہی تھی اور پھر جب لڑکی کو رُخصت کیا گیا تو وہ چپ چپ رُخصت ہوگئی اور جس شخص سے اس کا نکاح کیا گیا تھا اس کو میاں بیوی کے تعلق کی اجازت دے دی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے والدین کے کئے ہوئے نکاح کو عملاً قبول کرلیا، لہٰذا نکاح صحیح ہوگیا اور اولاد بھی جائز ہے۔

صرف نکاح نامے پر دستخط کرنے سے نکاح نہیں ہوتا، بلکہ گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ضروری ہے

س..... مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے کوئی رشتہ دار نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے کورٹ میں شادی کا فیصلہ کیا، اور ہم دونوں کورٹ گئے اور کورٹ کے باہر جو ٹائپسٹ بیٹھے ہوتے ہیں ان سے حلف نامے کے فارم پر نکاح نامہ ٹائپ کروایا اور میں نے دستخط کئے، جبکہ میرے شوہر نے دستخط نہیں کئے، اس نے اس کے بارے میں کہا: ''میں مجسٹریٹ کے دستخط کے بعد دستخط کروں گا اور تمہیں مجسٹریٹ کے سامنے حلف دینا پڑے گا''، میں خاموش ہوگئی، دُوسرے دن کہنے لگے کہ: ''تم کو کورٹ نہیں جانا پڑے گا، میں نے ایک وکیل سے بات کرلی ہے وہ فیس لے کر مجسٹریٹ کے سائن کرادے گا۔'' وہ گئے اور مجسٹریٹ کے سائن کروا کر لے آئے اور کہنے لگے کہ: ''اب تم میری بیوی ہوگئی ہو، بیوی کے حقوق ادا کرو۔'' میں نے کہا کہ یہ تو کوئی نکاح نہیں ہوا۔ کہنے لگے کہ: ''تم نے دو گواہوں کے سامنے دستخط کردیئے، یعنی دو گواہوں کے سامنے اقرار کرلیا، اس لئے نکاح ہوگیا ہے۔'' وہ دو گواہ ٹائپسٹ تھے جبکہ ان دونوں کے دستخط نہیں ہوئے تھے، اس وقت نہ ہی میرے شوہر کے دستخط ہوئے، ہم دونوں میں بحث ہوتی ہے، میں کہتی ہوں کہ نکاح نہیں ہوا، وہ کہتا ہے کہ نکاح ہوگیا ہے۔

ج..... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس سے نکاح نہیں ہوا، نکاح میں فریقین کی طرف سے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہوا کرتا ہے، جو نہیں ہوا۔ اب تک آپ لوگوں نے جو کچھ کیا ناجائز کیا، آئندہ حرام سے بچنے کے لئے باقاعدہ نکاح کرلیجئے۔

بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا

س..... میری ایک دوست اپنی مرضی سے ایک لڑکے سے شادی کرنا چاہتی تھی،

وہ لڑکا بھی اسے خلوصِ دِل سے چاہتا تھا، دونوں بالغ تھے لیکن اس کام کے لئے حالات سازگار نہیں تھے، اس لئے دونوں نے رمضان کی ستائیسویں شب قرآنِ کریم پر ہاتھ رکھ کر ایک دُوسرے کے جسم کو اپنے لئے حلال کرلیا، اور اب اسی دن کے بعد سے وہ دُنیا والوں سے چھپ کر باقاعدہ ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کتاب وسنت میں کہیں اس قسم کا نکاح جائز ہے یا وہ زنا کاری کے مرتکب ہو رہے ہیں؟

ج..... نکاح کے لئے دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرنا شرط ہے، جو صورت آپ نے لکھی ہے، اس سے نکاح نہیں ہوا بلکہ وہ فعلِ حرام کے مرتکب ہیں، انہیں چاہئے کہ اس فعلِ حرام سے توبہ کریں اور والدین کی اجازت سے باقاعدہ نکاح کرلیں۔

بالغ لڑکی اگر انکار کردے تو نکاح نہیں ہوتا

س..... میری ایک سہیلی کے والدین نے بچپن ہی میں یعنی تین چار سال کی عمر میں اس کے چچا کے لڑکے سے اس کی بات کی تھی، نکاح وغیرہ کچھ نہیں ہوا اور ابھی تک لڑکی کو کوئی علم نہیں تھا، اب وہ بالغ ہوچکی ہے اور وہ اپنے چچا کے لڑکے کو پسند نہیں کرتی بلکہ اس سے نفرت کرتی ہے اور لڑکی کے والدین کو بھی اس کا علم ہے، لیکن اس کے باوجود والدین اپنی جھوٹی غیرت اور زبان کی وجہ سے اس پر زبردستی کرتے ہیں اور اسے راضی کرتے ہیں، لیکن وہ کسی قیمت پر تیار نہیں۔ اب والدین کہتے ہیں کہ جیسا بھی ہو ہم اس کی شادی کریں گے یعنی زبردستی۔ تو کیا یہ نکاح ہوجائے گا جبکہ لڑکی لڑکے کو دِل سے نہ مانے اور کسی کے ڈر کی وجہ سے وہ زبان سے ہاں کردے، دِل اس کا نہ چاہے؟ کیا اسلام میں لڑکی کو اپنی رائے کا حق نہیں؟ اور اگر یہ نکاح نہیں ہوتا اور شادی کے بعد یہ اپنے شوہر سے ملتی ہو تو اس کا گنہگار کون ہوگا والدین یا لڑکی؟

ج..... اگر لڑکی نے زبان سے ''ہاں'' کہہ دی تو نکاح ہوجائے گا، اور اگر پوچھنے پر خاموش رہی تب بھی ہوجائے گا، اور اگر انکار کردیا تو نہیں ہوگا۔ اسلام میں لڑکی کی رائے

کا احترام ہے اور اس کی منظوری کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اور والدین کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ لڑکی کی رائے کو ملحوظ رکھیں اور اپنی مرضی کو اس کی مرضی پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں، لیکن اگر لڑکی اپنی خواہش کے خلاف محض والدین کی عزت کی خاطر والدین کی تجویز پر ہاں کردے تو نکاح ہوجائے گا۔

گونگے کی رضامندی کس طرح معلوم کی جائے؟

س..... ایک لڑکی پیدائشی گونگی، بہری، نابینا ہے، یعنی نہ دیکھ سکتی ہے، نہ سن سکتی ہے اور نہ بول سکتی ہے۔ اب وہ جوان ہوگئی اس کی شادی کا مسئلہ ہوا، تو اس کی رضامندی کیسے پتا چلے گی؟

ج..... گونگا اشاروں کے ذریعہ اپنی رضامندی و ناراضی کا اظہار کرسکتا ہے، اور اشاروں سے اس کو بات سمجھائی جاسکتی ہے۔

خدا کی کتاب اور خدا کے گھر کو بیچ میں ڈالنے سے نکاح نہیں ہوتا

س..... میں بنگلہ دیش میں رہتی تھی، ہمارا چھوٹا سا خاندان تھا، وہ سب جنگ میں مارا گیا، میں نے ایک گھر میں نوکری کرلی، وہاں ایک ڈرائیور تھا، بہت شریف خاندانی اور پڑھا لکھا۔ ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ ہم شادی کرلیتے ہیں، ہم دونوں نے یہ فیصلہ کیا کہ خدا کی کتاب اور اللہ کا گھر ہے، اس کے سامنے کھڑے ہوکر ہم نے خدا کے سامنے وعدہ کیا کہ: ''اے اللہ! ہم دونوں کا نکاح قبول فرما۔'' پھر ہم دونوں نے ازدواجی زندگی بسر کرنا شروع کردی۔ ہمارا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا ہے تو وہ طریقہ بتلائیں کہ کس طرح سے ہمارا نکاح ہوجائے۔

ج..... آپ نے جس طرح نکاح کیا ہے، اس طرح نکاح نہیں ہوتا، دو مسلمان عاقل بالغ گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرنا ضروری ہے، موجودہ حالات میں تو آپ دونوں غلط کاری میں مبتلا ہیں، اگر آپ کسی عالم کے پاس جانے سے بھی شرماتے ہیں تو کم از کم دو مسلمان عاقل بالغ گواہوں کو بٹھا کر ان کے سامنے نکاح کا ایجاب وقبول کرلیجئے اور

مہر بھی مقرر کر لیجئے۔

رُخصتی کتنے سال میں ہونی چاہئے؟

س..... لڑکی کی رُخصتی کر دی جاتی ہے جبکہ لڑکے کی عمر صرف ۱۶ سال، لڑکی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال ہوتی ہے، اس عمر میں رُخصتی کے انتہائی تباہ کن نتائج دیکھنے میں آئے ہیں جن کی تفصیل یہاں ممکن نہیں۔ آپ مہربانی فرما کر یہ بتایئے کہ اتنی کم عمر میں رُخصتی جائز ہے؟

ج..... شرعاً جائز ہے، اور کوئی خاص رُکاوٹ نہ ہو تو لڑکے لڑکی کے جوان ہو جانے کے بعد ائی میں مصلحت بھی ہے، ورنہ بگڑے ہوئے معاشرے میں غلط کاریوں کے نتائج اور بھی تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ حلال کے لئے ''تباہ کن نتائج'' (جو محض فرضی ہیں) پر نظر کرنا اور حرام کے ''تباہ کن نتائج'' (جو واقعی اور حقیقی ہیں) پر نظر نہ کرنا، فکر و نظر کی غلطی ہے۔

بغیر ولی کی اجازت کے نکاح

ولی کی رضامندی صرف پہلے نکاح کے لئے ضروری ہے

س..... ایک لڑکی کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، اس نے عدت کے بعد تایازاد بہن کے لڑکے سے نکاح کیا، اس نے بھی طلاق دے دی، اور عدت گزرنے کے بعد اس نے پہلے شوہر سے نکاح کر لیا، دوبارہ نکاح میں لڑکی کے رشتہ دار شامل نہ ہو سکے کیونکہ صرف ماں راضی تھی گو بھائی شامل نہ ہوں اور گواہ میں کوئی دُوسرے شامل ہوں تو نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج..... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس کے مطابق پہلے شوہر سے نکاح صحیح ہے، خواہ بھائی یا رشتہ دار اس نکاح میں شامل نہ ہوئے ہوں تب بھی یہ نکاح صحیح ہے۔ اولیاء کی رضامندی پہلی بار نکاح کے لئے ضروری ہے، اسی شوہر سے دوبارہ نکاح کے لئے ضروری نہیں، کیونکہ وہ ایک بار اس شوہر سے نکاح پر رضامندی کا اظہار کر چکے ہیں۔ بلکہ اگر لڑکی پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو اولیاء کو اس سے روکنے کی قرآنِ کریم میں ممانعت

آئی ہے، اس لئے اگر بھائی راضی نہیں تو وہ گنہگار ہیں، لڑکی کا نکاح پہلے شوہر سے صحیح ہے۔

باپ کی غیر موجودگی میں بھائی لڑکی کا ولی ہے

س..... جب مسلمان کے گھر میں لڑکی جوان ہو جائے اور اس کے لئے مناسب رشتے بھی آتے ہوں لیکن لڑکی کے ماں باپ بضد ہیں کہ ہم لڑکی کا بیاہ نہیں کریں گے اور اس کے بَرخلاف لڑکی کا بڑا بھائی کہتا ہے کہ بہن کی شادی کر دینی چاہئے لیکن ماں بالکل نہیں مانتی کہ میں بیٹی کی شادی نہیں کرنے دُوں گی اور لڑکی گھر پر بیٹھی رہے گی۔ اس ضمن میں لڑکی کے ماں باپ پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ اور لڑکی کا بھائی اصرار کرتا ہے کہ لڑکی کی شادی ضرور ہوگی، لیکن ماں باپ نہیں مانتے، تو اَب لڑکی کے بھائی کا خاموش رہنا بہتر ہے یا کہ سختی سے اس فرض کو پورا کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے؟

ج..... لڑکی کے بھائی کا موقف صحیح ہے، والدین اگر بلاوجہ تاخیر کرتے ہیں تو گنہگار ہیں، اور اگر باپ نہیں صرف ماں ہے تو لڑکی کا ولی حقیقی بھائی ہے، وہ لڑکی کی رضامندی سے عقد کرا سکتا ہے، ماں کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔

بغیر گواہوں کے اور بغیر ولی کی اجازت کے نکاح نہیں ہوتا

س..... میں ایک کنواری، عاقل، بالغ، حنفی، سنی مسلمان لڑکی ہوں، میں نے ایک لڑکے سے خفیہ نکاح کر لیا ہے، نکاح اس طرح ہوا کہ لڑکے نے مجھ سے تین بار کہا کہ اس نے مجھے بہ عوض پانچ سو روپیہ حق مہر شرعی محمدی کے بموجب اپنے نکاح میں لیا، میں نے تینوں بار قبول کیا۔ اس ایجاب وقبول کا کوئی وکیل، کوئی گواہ نہیں۔ کسی مجبوری کے تحت ہم نکاح کی تشہیر بھی نہیں چاہتے۔ کیا شرعاً یہ نکاح منعقد ہو گیا کہ نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو کیسے ہوگا؟ براہ کرم آپ کا جواب خالصتاً فقہ کی رُو سے ہونا چاہئے۔

ج..... یہ نکاح دو وجہ سے فاسد ہے، اوّل یہ کہ نکاح کے صحیح ہونے کے لئے دو عاقل بالغ مسلمان گواہوں کا ہونا ضروری شرط ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، حدیث میں ہے:

"البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن من غير بينة."

(البحر الرائق، ج:۳، ص:۹۴)

ترجمہ:..... "وہ عورتیں زانیہ ہیں جو گواہوں کے بغیر اپنا نکاح کر لیتی ہیں۔" (مشکوٰۃ شریف، البحر الرائق، ج:۳، ص:۹۴)

دُوسری وجہ یہ ہے کہ والدین کی اطلاع واجازت کے بغیر خفیہ نکاح عموماً وہاں ہوتا ہے جہاں لڑکا، لڑکی کے جوڑ کا نہ ہو۔ اور ایسی صورت میں والدین کی اجازت کے بغیر نکاح باطل ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ:

"عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أيما المرأة نكحت نفسها بغير اذن وليها فنكاحها باطل، فنكاحها باطل، فنكاحها باطل."

(مشکوٰۃ شریف، ص:۲۷۰)

ترجمہ:..... "جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔" (مشکوٰۃ شریف، البحر الرائق، ج:۳، ص:۱۱۸)

بہر حال آپ کا نکاح نہیں ہوا، آپ دونوں الگ ہو جائیں، اور اگر میاں بیوی کا تعلق قائم ہو چکا ہے تو اس لڑکے کے ذمہ آپ کا مقرر کردہ مہر پانچ سو روپیہ لازم نہیں، بلکہ اس کے ذمہ مہرِ مثل لازم ہے۔ مہرِ مثل سے مراد یہ ہے کہ اس خاندان کی لڑکیوں کا جتنا مہر عموماً رکھا جاتا ہے اتنا دِلوایا جائے۔ بہر صورت آپ دونوں الگ ہو جائیں اور توبہ کریں۔

عائلی قوانین کے تحت غیر کفو میں نکاح کی حیثیت

س حکومت پاکستان کے عائلی قوانین کی رُو سے ایک بالغہ لڑکی اور لڑکا عمر سرٹیفکیٹ اور کورٹ سرٹیفکیٹ حاصل کر کے، بغیر والدین و رشتہ داروں کی رضامندی کے غیر کفو میں نکاح کر سکتے ہیں، یہ ان کا قانون ہے، آیا ایسا نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

ج عائلی قوانین کی کئی دفعات اسلام کے خلاف ہیں، اور غیر اسلامی قانون

کے مطابق عدالتی فیصلہ شرعی نقطۂ نظر سے کالعدم متصوّر ہوتا ہے، اس لئے ایسے نکاحوں کا بھی وہی حکم ہے جواُوپر ذکر کیا گیا ہے۔

نکاح کا وکیل

کیا ایک ہی شخص لڑکی، لڑکے دونوں کی طرف سے قبول کرسکتا ہے؟

س..... اگر کسی شادی میں لڑکی کا باپ نکاح میں کہے کہ: ''میں لڑکی کے والد کی حیثیت سے اپنی لڑکی کا نکاح فلاں لڑکے سے کرتا ہوں'' پھر کہے کہ: ''لڑکے کے سرپرست کی حیثیت سے میں قبول کرتا ہوں'' تین بار کہے تو کیا نکاح ہوگیا یا کہ نہیں؟

ج..... جو شخص لڑکے اور لڑکی دونوں کی جانب سے وکیل یا ولی ہو، اگر وہ یہ کہہ دے کہ: ''میں نے فلاں لڑکی کا فلاں لڑکے سے نکاح کردیا'' تو نکاح ہوجاتا ہے۔ یعنی اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ ایک بار یوں کہے کہ: ''میں فلاں لڑکی کا فلاں لڑکے سے نکاح کرتا ہوں''، اور دُوسری بار یوں کہے کہ: ''میں اس لڑکے کی طرف سے قبول کرتا ہوں''، اور تین بار دہرانے کی بھی ضرورت نہیں، صرف ایک بار گواہوں کے سامنے کہہ دینے سے نکاح ہوجائے گا۔

بالغ لڑکے، لڑکی کا نکاح ان کی اجازت پر موقوف ہے

س..... لڑکے کی عمر تقریباً بیس بائیس سال ہے، لڑکی کی عمر اَٹھارہ تا بیس سال ہے، دونوں عاقل بالغ شرعی اعتبار سے خودمختار ہیں، ان کا نکاح اس طرح کرایا گیا ہے کہ لڑکی اور لڑکے کے باپ کو مولوی صاحب نے اس طور سے ایجاب وقبول کرایا کہ لڑکی کے باپ سے مولوی صاحب نے پوچھا کہ: ''تم نے اپنی لڑکی بہ عوض حق مہر ان صاحب کے بیٹے کے نکاح میں دی؟'' انہوں نے جواب دیا کہ: ''میں نے دی!'' لڑکے کے باپ سے پوچھا کہ: ''تم نے اپنے لڑکے کے واسطے قبول کی؟'' انہوں نے کہا: ''قبول کی!'' اس کے بعد لڑکا اور لڑکی ہر دو کے والدین نے اپنے بچوں کو اس نکاح سے مطلع نہیں کیا، اب لڑکا

علیحدہ زندگی بسر کررہا ہے، اس نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نکاح ہوا یا نہیں؟

ج..... یہ نکاح تو ہوگیا، مگر لڑکے اور لڑکی دونوں کی اجازت پر موقوف رہا، اطلاع ہونے کے بعد اگر دونوں نے قبول کرلیا تھا تو نکاح صحیح ہوگیا، اور اگر ان میں سے کسی ایک نے انکار کردیا تھا تو نکاح ختم ہوگیا۔

نابالغ اولاد کا نکاح

نابالغ لڑکے، لڑکی کا نکاح جائز ہے

س..... عرض یہ ہے کہ ہماری برداری میں لڑکے یا لڑکی ابھی چار پانچ سال کے بھی نہیں ہوتے کہ ان کی شادی کردی جاتی ہے، جب وہ جوان ہوتے ہیں تو ان کی رُخصتی کردیتے ہیں۔ لڑکے یا لڑکی کی طرف سے ایجاب وقبول ان کے والدین کرتے ہیں جبکہ لڑکے یا لڑکی کی رضامندی نہیں ہوتی۔ اس طرح کی شادیاں ہمارے اسلام میں جائز ہیں یا نہیں؟

ج..... نابالغ لڑکے، لڑکی کا نکاح ان کے ولی کے ایجاب وقبول کے ساتھ صحیح ہے، اور بالغ ہونے کے بعد باپ دادا کے کئے ہوئے نکاح کو مسترد کرنے کا اختیار ان کو نہیں۔

باپ دادا کے علاوہ دُوسرے کا کیا ہوا نکاح لڑکی بلوغت کے بعد فسخ کرسکتی ہے

س..... مسماۃ زینب کا نکاح مسمّٰی زید سے اس وقت منعقد ہوا جب زینب بالغ نہیں تھی، چنانچہ زینب کی طرف سے زینب کے والدین کی عدم موجودگی میں زینب کے ماموں نے قبول کیا، دو سال بعد زینب بالغ ہوگئی، بلوغت کے ساتھ ہی زینب نے اس نکاح کو فسخ کرڈالا، اس صورت میں مسماۃ زینب کے لئے شرعاً وقانوناً دُوسرے شوہر کے نکاح میں جانے کا جواز ہے یا نہیں؟ جانے میں عدت کا مسئلہ طے ہوگا کہ نہیں؟

ج..... نابالغ بچی کا نکاح اگر اس کے باپ دادا کے علاوہ کسی اور نے کردیا ہو تو اس بچی کو بالغ ہونے کے بعد اختیار ہے، خواہ اس نکاح کو برقرار رکھے یا مسترد کردے۔ چونکہ زینب نے بالغ ہونے کے فوراً بعد اس نکاح کو، جو اس کے ماموں نے کیا تھا، مسترد

کر دیا اس لئے یہ نکاح فسخ ہو گیا، لڑکی دُوسری جگہ عقد کر سکتی ہے، چونکہ ماموں کا کیا ہوا نکاح رُخصتی سے پہلے ہی کالعدم ہو گیا اس لئے لڑکی کے ذمہ عدت بھی نہیں۔

نابالغ لڑکی کا نکاح اگر باپ کر دے تو بلوغت کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہیں

س..... ایک نابالغ لڑکی کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا، پھر اس کا والد فوت ہو گیا، وہ لڑکی اپنی والدہ کے ساتھ رہتی ہے، یہاں تک کہ اب بالغ ہے، اب لڑکے والے اصرار کرتے ہیں کہ لڑکی ہمارے ہاں رُخصتی کر دو لیکن لڑکی کی ماں اور لڑکی نہیں مان رہی ہیں۔ اب کیا کیا جائے؟ اور لڑکے والے چھوڑ نہیں رہے، اب عدالت میں لڑکے سے طلاق دِلوائی جائے یا لڑکی کو بھیج کر پھر وہ خود بخود طلاق دے دے یا مہر واپس کر کے طلاق لی جائے؟

ج..... جب نابالغ کا نکاح اس کے والد نے کر دیا اور نکاح گواہوں کے سامنے ہوا تو یہ نکاح برقرار ہے، اور لڑکے والے اپنے مطالبے میں حق بجانب ہیں، اور لڑکی اور اس کی والدہ کا انکار صحیح نہیں، اب اگر لڑکی وہاں آباد نہیں ہونا چاہتی تو اس کے شوہر سے طلاق لے لی جائے، اور اگر شوہر مہر معاف کرنے کے بدلے میں طلاق دینا چاہتا ہے تو مہر چھوڑ دیا جائے۔ لڑکے کو بھی چاہئے کہ جب لڑکی اس کے گھر آباد ہونا نہیں چاہتی تو خواہ مخواہ اس کو روک کر گنہگار نہ ہو، بلکہ خوش اُسلوبی سے طلاق دے کر فارغ کر دے۔ بہر حال جب تک لڑکے سے طلاق نہ لی جائے (خلع بھی طلاق ہی کی ایک شکل ہے) تب تک یہ نکاح قائم ہے، محض لڑکی کے یا لڑکی کی والدہ کے انکار کر دینے سے نکاح فسخ نہیں ہوگا، اور لڑکی دُوسری جگہ عقد کرنے کی مجاز نہیں ہوگی۔

والد نے نابالغ لڑکی کا نکاح ذاتی منفعت کے بغیر کیا تھا تو لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد ختم کرنے کا اختیار نہیں

س..... الف نے اپنی بچی کی بچپن ہی میں وکیل بن کر ب سے منگنی اور باقاعدہ نکاح کیا، مگر بوجہ نابالغ ہونے کے رُخصتی ۱۲-۱۳ سال تک ممکن نہ تھی، مگر جب مذکورہ لڑکی جوان ہو گئی اور سمجھ دار ہو گئی تو اس نے ب سے رشتے کو پسند نہیں کیا اور صاف انکار کر گئی، تو

کیا اس صورت میں لڑکی اس نکاح کو ختم کر سکتی ہے یا کہ نہیں؟ ختم کر سکتی ہو تو محض زبان سے یا عدالت سے رُجوع لڑکی کے لئے اَز روئے شریعت ضروری ہے؟

ج.....اگر باپ نے اپنے کسی ذاتی مفاد کے لئے یہ نکاح نہیں کیا تھا تو لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں، اگر وہ اس گھر میں آباد نہیں ہونا چاہتی تو اپنے شوہر سے خلع لے سکتی ہے۔

کفو و غیرِ کفو

غیر کفو میں نکاح باطل ہے

س.....اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایک دُوسرے کو پسند کرتے ہیں، اور لڑکی والوں کا یہ قانون یا رواج ہے کہ وہ خاندان سے یا برادری سے باہر لڑکی نہیں دیتے، اور جس لڑکے کو لڑکی پسند کرتی ہے وہ غیر برادری کا ہے، اور تعلیم، اخلاق اور مالی حیثیت میں لڑکی سے کم نہیں ہے اور وہ دونوں گھر والوں سے چھپ کر شادی کر لیتے ہیں تو کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج.....اگر لڑکا ہر طرح لڑکی کی حیثیت کے برابر کا ہے کہ لڑکی کے وارثوں کو اس نکاح سے کوئی عار نہیں لاحق ہوتی تو نکاح صحیح ہے۔

س.....اگر باپ دادا اور بھائیوں کی غیر موجودگی میں نکاح باطل ہے تو شریعت کے مطابق اس نکاح کی اہمیت کیا ہے جو والدین سے چھپ کر کرتے ہیں، یعنی کورٹ میرج؟

ج.....اگر کفو میں ہو تو جائز ہے، اور غیر کفو میں ہو تو باطل ہے۔

لڑکی کا غیر کفو خاندان میں بغیر اجازت کے نکاح منعقد نہیں ہوتا

س.....ایک لڑکی نے والدین کی رضامندی کے بغیر کورٹ سے مختار نامہ لے کر اپنے سابقہ ڈرائیور سے شادی کر لی۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے یا والد کو فسخ کرنے کا حق ہے؟ جبکہ لڑکی میمن خاندان کی ہے، لڑکا پٹھان ہے۔ عادات و اخلاق کے اعتبار سے لڑکی والے اور لڑکے والوں میں بڑا فرق ہے، مالی اعتبار سے بھی لڑکے کی کچھ

حیثیت نہیں ہے، لڑکی کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچہ بھی نہیں دے سکتا۔ والدین کا خیال ہے کہ موجودہ نکاح غیر قانونی اور غیر شرعی ہے، لڑکی والوں کے خاندان پر بدنما داغ ہے، جبکہ لڑکے کی ایک بیوی پہلے سے موجود بھی ہے، اب کیا صورت ہوگی؟

ج..... اگر لڑکے اور لڑکی کے درمیان نسب کے اعتبار سے، مال کے اعتبار سے، دین کے اعتبار سے یا پیشے کے اعتبار سے جوڑ نہ ہو تو والدین کی رضامندی کے بغیر کیا گیا نکاح شرعاً صحیح نہیں ہے، اور دونوں کے درمیان تفریق کرادینا واجب ہے۔ مذکورہ سوال میں چونکہ پیشہ اور مال کے اعتبار سے لڑکا لڑکی ہم پلہ نہیں ہیں اس لئے نکاح منعقد نہیں ہوا۔ دونوں کے درمیان علیحدگی ضروری ہے۔ لڑکی اور لڑکا اگر علیحدگی پر رضامند نہیں تو لڑکی کے والدین کو شرعاً قانونی و عدالتی کاروائی کرنے کا حق ہے۔ بہرحال لڑکی کی رضامندی پر والدین کی مرضی کے خلاف غیر خاندان میں جو نکاح ہوا وہ صحیح نہ ہوا۔

سیّد کا غیر سیّد سے نکاح کرنے کا جواز

س..... ایک مسئلہ ''سیّد قوم کی خاتون کا نکاح غیر سیّد سے ہوسکتا ہے'' پڑھا۔ ہمارے یہاں پر ایک شاہ صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ خود حضور سیّد نہ تھے، بلکہ ''سیّد'' آلِ حسنؓ و حسینؓ کہلاتی ہے۔ آپ ذرا تفصیل سے اس مسئلے کی وضاحت فرمادیں۔

ج..... جس طرح ان شاہ صاحب کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیّد نہ تھے، اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سیّد نہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت فاطمہ سیّدہ تھیں، ان سیّدہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر سیّد سے کیا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحب زادیاں سیّدہ تھیں، ان کے نکاح غیر سیّدوں سے ہوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ساری صاحب زادیوں کے نکاح غیر سیّدوں سے ہوئے۔ اگر شاہ صاحب کے نزدیک آج کی سیّد زادیاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی اولاد سے زیادہ مقدس ہیں تو میں ان کو مسلمان ہی تصور نہیں کرتا۔ اور آج

تک کسی اِمام وفقیہ نے یہ نہیں کہا کہ سیّد زادی کا نکاح غیر سیّد سے نہیں ہوسکتا۔ شاہ صاحب کو شاید معلوم نہیں کہ اِمام زین العابدینؒ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اپنے ایک آزاد کردہ غلام سے کیا تھا۔

عقیدے کے لحاظ سے جن سے نکاح جائز نہیں

مسلمان عورت کی غیر مسلم مرد سے شادی حرام ہے، فوراً الگ ہوجائے

س..... کیا ایک مسلمان عورت کسی مجبوری کی وجہ سے یا بے آسرا ہونے کی وجہ سے کسی عیسائی مرد کے ساتھ شادی کرسکتی ہے؟ جبکہ اس عورت کی پہلے کسی مسلمان آدمی سے شادی ہوئی تھی اور اس عورت کی ایک لڑکی بھی ہے، اور اَب عیسائی مرد سے بھی دو بچے ہیں، کیا مسلمان عورت، عیسائی سے شادی کرسکتی ہے؟ کیا وہ اپنا مذہب تبدیل کرسکتی ہے یعنی مسلمان سے عیسائی ہوسکتی ہے؟ قرآن وحدیث میں اس کی کیا سزا ہے؟

ج..... کسی مسلمان عورت کی غیر مسلم سے شادی نہیں ہوسکتی، اس کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ اس عورت کو چاہئے کہ اس شخص سے فوراً الگ ہوجائے اور اپنے گناہ سے توبہ کرے، اور جن لوگوں نے اس شادی کو جائز کہا ہے وہ بھی توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں، اور کسی مسلمان کا عیسائی بن جانے کا ارادہ کرنا بھی کفر ہے، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں۔

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے نہیں ہوسکتا

س..... کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی یعنی شیعہ مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

ج..... جو شخص کفریہ عقیدہ رکھتا ہو، مثلاً: قرآنِ کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہو، یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صفاتِ اُلوہیت سے متصف مانتا ہو، یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت جبریل علیہ السلام غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے آئے تھے، یا کسی اور ضرورتِ دین کا منکر ہو، ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں، اور اس سے کسی سنی عورت کا نکاح دُرست نہیں۔ شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کے قائل ہیں،

تین چار افراد کے سوا باقی پوری جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو (نعوذ باللہ) کافر ومنافق اور مرتد سمجھتے ہیں، اور اپنے ائمہ کو انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل و برتر سمجھتے ہیں، اس لئے وہ مسلمان نہیں اور ان سے مسلمانوں کا رشتہ ناتا جائز نہیں۔ شیعہ عقائد ونظریات کے لئے میری کتاب ''شیعہ سنی اختلاف اور صراطِ مستقیم'' دیکھ لی جائے۔

قادیانی عورت سے نکاح حرام ہے، ایسی شادی کی اولاد بھی ناجائز ہوگی

س..... کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلے کے متعلق کہ کیا کسی قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے؟

ج..... قادیانی زِندیق اور مرتد ہیں، اور مرتدہ کا نکاح نہ کسی مسلمان سے ہوسکتا ہے، نہ کسی کافر سے اور نہ کسی مرتد سے۔

''ہدایہ'' میں ہے:

''اعلم أن تصرفات المرتد علی أقسام نفاذ بالاتفاق کالاستیلاء والطلاق .... وباطل بالاتفاق کالنکاح والذبیحة لأنه یعتمد الملة ولا ملة له.''

(ہدایہ، ج:۲، ص:۵۸۳)

ترجمہ:..... ''جاننا چاہئے کہ مرتد کے تصرفات کی چند قسمیں ہیں، ایک قسم بالاتفاق نافذ ہے، جیسے: استیلاء اور طلاق۔ دُوسری قسم بالاتفاق باطل ہے، جیسے: نکاح اور ذبیحہ، کیونکہ یہ موقوف ہے ملت پر اور مرتد کی کوئی ملت نہیں۔''

درمختار میں ہے:

''ولا یصلح (أن ینکح مرتد أو مرتدة أحدا) من الناس مطلقًا وفی الشامیة (قوله مطلقًا) ای مسلمًا أو کافرا أو مرتدًا.'' (فتاویٰ شامی، ج ۳، ص ۲۰۰)

ترجمہ:..... ''اور مرتد یا مرتدہ کا نکاح کسی انسان سے مطلقاً صحیح نہیں، یعنی نہ مسلمان سے، نہ کافر سے اور نہ مرتد سے۔''

فتاویٰ عالمگیری میں مرتد کے نکاح کو باطل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''فلا یجوز لہ أن یتزوج امرأة مسلمة ولا مرتدة ولا ذمیة ولا حرة ولا مملوکة.''

(فتاویٰ عالمگیری، ج:۳،ص:۵۸۰)

ترجمہ:..... ''پس مرتد کو اجازت نہیں کہ وہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے، نہ کسی مرتدہ سے، نہ ذمی عورت سے، نہ آزاد سے اور نہ باندی سے۔''

فقہِ شافعی کی مستند کتاب ''شرح مہذب'' میں ہے:

''لا یصح نکاح المرتد والمرتدة لأن القصد بالنکاح الاستمتاع ولما کان دمهما مهدرًا ووجب قتلهما فلا یتحقق الاستمتاع ولأن الرحمة تقتضی ابطال النکاح قبل الدخول فلا ینعقد النکاح معها.''

(شرح مہذب، ج:۱۶،ص:۲۱۴)

ترجمہ:..... ''اور مرتد اور مرتدہ کا نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نکاح سے مقصود نکاح کے فوائد کا حصول ہے۔ چونکہ ان کا خون مباح ہے اور ان کا قتل واجب ہے، اس لئے میاں بیوی کا استمتاع متحقق نہیں ہوسکتا، اور اس لئے بھی کہ تقاضائے رحمت یہ ہے کہ اس نکاح کو رخصتی سے پہلے ہی باطل قرار دیا جائے، اس بنا پر نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔''

فقہ حنبلی کے مشہور کتاب ''المغنی مع الشرح الکبیر'' میں ہے:

''والمرتدة یحرم نکاحها علی أی دین کانت

لأنه لم يثبت لها حكم أهل الدين الذى انتقلت اليه فى اقرارها عليه ففى حلها أولى."

(المغنی مع الشرح الکبیر، ج:۷، ص:۵۰۳)

ترجمہ:..... "اور مرتد عورت سے نکاح حرام ہے خواہ اس نے کوئی سا دِین اختیار کیا ہو، کیونکہ جس دِین کی طرف وہ منتقل ہوئی ہے اس کے لئے اس دِین کے لوگوں کا حکم ثابت نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہ اس دِین پر برقرار رکھی جائے، تو اس سے نکاح کے حلال ہونے کا حکم بدرجۂ اَوْلیٰ ثابت نہیں ہوگا۔"

ان حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ قادیانی مرتد کا نکاح صحیح نہیں، بلکہ باطلِ محض ہے۔

س..... اولاد کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

ج..... جب اُوپر معلوم ہوا کہ یہ نکاح صحیح نہیں تو ظاہر ہے کہ قادیانی مرتدہ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی جائز اولاد نہیں ہوگی، البتہ اُوپر جو صورتیں اس شخص کے مسلمان ہونے کی ذکر کی گئیں، اگر وہ صورتیں ہوں تو یہ "شبہ کا نکاح" ہوگا، اور اس کی اولاد جائز ہوگی، اور یہ اولاد مسلمان باپ کے تبع ہو تو مسلمان ہوگی۔

س..... اس شخص سے معاشرتی تعلقات روا رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ جسے علاقے کے لوگ مختلف اداروں میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اس کی بیوی قادیانی ہے۔ لوگوں کا موقف یہ ہے کہ اس کا مذہب اس کے ساتھ ہے، ہمیں اس کے مذہب سے کیا لینا؟ یہ ہمارے مسائل حل کراتا ہے۔ تو از روئے شریعت اس کا کیا حکم ہے؟

ج..... یہ شخص جب تک قادیانی عورت کو علیحدہ نہ کرونے اس وقت تک اس سے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔ جو لوگ مذہب سے بے پروا ہو کر محض دُنیوی مفادات کے لئے اس سے تعلقات رکھتے ہیں، وہ سخت گنہگار ہیں، اگر انہیں اپنا ایمان عزیز ہے اور اگر وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے خواستگار ہیں تو ان کو توبہ کرنی چاہئے، اور جب تک یہ شخص اس قادیانی مرتدہ کو علیحدہ نہیں کر دیتا اس سے تمام معاشرتی

تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ، اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ." (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ:..... "جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے، یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے....."

س..... اور اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ مرتد تو وہ ہوتا ہے جو دینِ اسلام سے پھر جائے، یعنی پہلے مسلمان تھا بعد میں نعوذ باللہ کافر ہو گیا، اس لئے جو شخص پہلے مسلمان تھا پھر اس نے مرزائی مذہب اختیار کر لیا وہ تو مرتد ہوا، لیکن جو شخص پیدائشی قادیانی ہو وہ تو مرتد نہیں، کیونکہ اس نے اسلام کو چھوڑ کر قادیانی کفر اختیار نہیں کیا بلکہ وہ ابتداء ہی سے کافر ہے، وہ مرتد کیسے ہوا؟

ج اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ہر قادیانی "زندیق" ہے، اور "زندیق" وہ شخص ہے جو اسلام کے خلاف عقائد رکھتا ہو، اس کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اور تاویلات

باطلہ کے ذریعہ اپنے عقائد کو عین اسلام قرار دیتا ہو۔ اور ''زِندیق'' کا حکم بعینہٖ مرتد کا ہے۔ البتہ ''زِندیق'' اور ''مرتد'' میں یہ فرق ہے کہ مرتد کی توبہ بالاتفاق لائقِ قبول ہے، اور زِندیق کی توبہ کے قبول کئے جانے یا نہ کئے جانے میں اختلاف ہے۔ اس ایک فرق کے علاوہ باقی تمام اَحکام میں مرتد اور زِندیق برابر ہیں۔ اس لئے قادیانی مرزائی خواہ پیدائشی مرزائی ہوں یا اسلام کو چھوڑ کر مرزائی بنے ہوں، دونوں صورت میں ان کا حکم مرتد کا ہے۔

قادیانی لڑکے سے مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں

س..... مسلمان لڑکی (جانتے ہوئے بھی) اگر قادیانی لڑکے کے ساتھ عشق میں مبتلا ہو کر اس سے شادی کی خواہش ظاہر کرے، اس صورت میں لڑکی اپنے مذہب پر رہے اور لڑکا اپنے مذہب پر، نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟ اگر لڑکی شادی کر لیتی ہے تو آخرت میں کن لوگوں میں شامل ہوگی؟

ج..... قادیانی مرتد ہیں، ان سے نکاح نہیں ہوگا، لڑکی ساری عمر زنا کے گناہ میں مبتلا رہے گی جیسے کسی سکھ کے عشق میں مبتلا ہو کر اس سے شادی کر لے۔

س..... شادی کے لئے لڑکی کی معاونت وحمایت کرنے والے کے لئے (جبکہ قادیانی لڑکا اَز خود شادی کرنے سے کئی بار انکار کر چکا ہو) اور اُسے عاشق لڑکی کی سہیلی وغیرہ نے کسی طور پر رضامند کیا ہو، جس میں لڑکی کے مذہب تبدیل کرنے کے امکانات کو رَدّ نہیں کیا جا سکتا، اور خود لڑکی کے لئے شریعت میں سزا کی حد کیا ہے؟ کیا لڑکی جبکہ مسلم گھرانے کی ہے اور غیر مسلم لڑکے سے شادی کا ارادہ کرنے کے شرعی جرم میں اور معاونت کرنے والے بھی واجب القتل نہیں ہیں؟

ج غیر مسلم کے ساتھ شادی کو جائز سمجھنا کفر ہے، لڑکی کی معاونت وحمایت کرنے والوں نے اگر اس شادی کو جائز سمجھا تو ان کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔

س بات چیت طے ہونے یعنی منگنی وغیرہ ہونے پر قادیانی لڑکے یا مسلم لڑکی کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے مشترکہ طور پر تقسیم کی گئی مٹھائی کھانا اور انہیں مبارک

باد دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مٹھائی کھا سکتے ہیں اور مبارک باد دے سکتے ہیں تو کیوں؟ جبکہ نکاح ہی جائز نہ ہوا اور یہ ایک ناجائز فعل کی ابتدا کے شگون میں تقسیم کی گئی ہو۔

ج..... مٹھائی کھانا اور مبارک باد دینا بھی رضا کی علامت ہے، ایسے لوگوں کو بھی اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔

س..... اس سلسلے کی مٹھائی کو جائز قرار دینے کے لئے میرے ایک دوست نے دلیل دی کہ ہندوستان میں لوگ (مسلمان) اپنے ہندو پڑوسی کے یہاں شادی وغیرہ کی تقریبات میں شرکت کرتے تھے اور کھاتے تھے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ وہ ہندوؤں کی آپس کی شادی ہوتی تھی، ایک ہی مذہب کا معاملہ تھا۔ لیکن یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان لڑکی بھی اب مرتد ہوگئی یا ہو جائے گی، لہٰذا یہ ایک مرتد اور زندیق میں اضافے پر یا لڑکی کے مذہب تبدیل کرنے، اسلام سے پھر جانے کی خوشی میں مٹھائی ہوگی۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ جنھوں نے مٹھائی کھائی اور اس فعل پر لڑکی لڑکے کو (منگنی کے بندھن میں بندھنے پر) مبارک باد دی، اب وہ کیا کریں؟ اگر انہوں نے اَن جانے میں ایسا کیا، اگر انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ناجائز فعل ہے ایسا کیا، اب وہ کیا کریں؟

ج..... غیر مسلموں کی آپس کی شادی میں مبارک باد دینے کا تو معمول رہا ہے، لیکن کسی مسلمان لڑکی کا عقد کسی غیر مسلم سے کر دیا جائے یا... نعوذ باللہ... کسی مسلم لڑکی کو مرتد کر کے غیر مسلم سے اس کی شادی کر دی جائے تو اس صورت میں کسی مسلمان کو کبھی مبارک باد پیش کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا، بلکہ غیرت مند مسلمانوں میں ایسے خبیث جوڑے کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی مثالیں موجود ہیں۔ بہر حال جو لوگ اس میں ملوث ہوئے ہیں ان کو توبہ کرنی چاہئے اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔

قادیانی کی بیوی کا مسلمان رہنے کا دعویٰ غلط ہے

س..... ہمارے علاقے میں ایک خاتون رہتی ہیں، جو بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتی ہیں، نیز محلہ کی مستورات تعویذ گنڈے اور دینی مسائل کے بارے میں موصوفہ

سے رُجوع کرتی ہیں۔ لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا شوہر قادیانی ہے، موصوفہ سے دریافت کیا گیا تو اس نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر میرا شوہر قادیانی ہے تو کیا ہوا، میں تو مسلمان ہوں، میرا عقیدہ میرے ساتھ اور اس کا اس کے ساتھ، اس کے عقائد سے میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ آپ سے دریافت کرنا مطلوب ہے کہ:

۱:..... کسی مسلمان مرد یا عورت کا کسی قادیانی مذہب کے حامل افراد سے زن و شوہر کے تعلقات قائم رکھنا کیسا ہے؟

۲:..... اہلِ محلّہ کے شرعی معاملات میں ان خاتون سے رُجوع کرنا، نیز معاشرتی تعلقات قائم رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج..... کسی مسلمان خاتون کا کسی غیر مسلم سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ قادیانی سے، نہ کسی دُوسرے غیر مسلم سے، اور نہ کوئی مسلمان خاتون کسی قادیانی کے گھر رہ سکتی ہے، نہ اس سے میاں بیوی کا تعلق رکھ سکتی ہے۔ یہ خاتون جس کا سوال میں ذکر کیا گیا، اگر اس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تو اس کو مسئلہ بتادیا جائے، مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اسے چاہئے کہ وہ قادیانی مرتد سے فوراً قطع تعلق کرلے، اور اگر وہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد بھی بدستور قادیانی کے ساتھ رہتی ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ درحقیقت خود بھی قادیانی ہے، محض بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے، محلے کے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ اس سے قطع تعلق کریں اور اس سے بھی وہی سلوک کریں جو قادیانی مرتدوں سے کیا جاتا ہے۔ اس سے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھوانا، تعویذ گنڈے لینا، دِینی مسائل میں اس سے رُجوع کرنا اور اس سے معاشرتی تعلقات رکھنا حرام ہے۔

کیا اَیامِ مخصوص میں نکاح جائز ہے؟

س..... بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ اَیامِ مخصوص میں عورت کا نکاح نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی جائے تو بعد میں دوبارہ نکاح پڑھانا پڑتا ہے، آپ یہ بتائیں کہ کیا اَیامِ مخصوص میں نکاح ہوسکتا ہے؟

ج.....نکاح ہوجاتا ہے، مگر میاں بیوی کی یکجائی صحیح نہیں، رُخصتی ان اَیام کے ختم ہونے کے بعد کی جائے گی۔

ناجائز حمل والی عورت سے نکاح کرنا

س.....ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا، جس سے حمل ٹھہر گیا۔ حمل ٹھہرنے کے فوراً بعد دونوں نے نکاح کرلیا، شرعی طور سے یہ بتایئے کہ بچہ حلال کا ہوگا یا حرام کا؟ اور دونوں کا نکاح قبول ہوگا کہ نہیں؟ اگر ہوگا تو کس طرح؟

ج..... یہ بچہ چونکہ نکاح سے پہلے کا ہے، اس لئے یہ تو صحیح النسب نہیں، مگر یہ نکاح صحیح ہے، پھر جس کا حمل تھا اگر نکاح بھی اسی سے ہوا تو صحبت جائز ہے، اور اگر نکاح کسی دُوسرے سے ہوا تو اس کو وضعِ حمل تک صحبت نہیں کرنی چاہئے۔

ناجائز حمل کی صورت میں نکاح کا جواز

س.....ایک لڑکی کے ناجائز تعلقات تھے اور عملاً ناجائز حمل ٹھہر گیا، اب مذکورہ آدمی اس لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، حمل کی صورت میں نکاح جائز ہے؟

ج.....نکاح تو اس سے بھی جائز ہے جس کا حمل ہے اور کسی دُوسرے سے بھی، مگر جس کا حمل ہے وہ نکاح کے بعد صحبت بھی کرسکتا ہے، دُوسرے سے اگر نکاح ہو تو اس کو وضعِ حمل تک صحبت کرنے کی اجازت نہیں۔

ناجائز تعلقات والے مرد وعورت کا آپس میں نکاح جائز ہے

س.....کسی عورت کے ساتھ کسی مرد کے ناجائز تعلقات ہوجائیں تو اس کے بعد اس عورت اور مرد کے درمیان نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر نکاح ہوسکتا ہے تو کیا سابقہ تعلقات کی بنا پر گناہ اس کے سر رہیں گے یا نہیں؟

ج نکاح ہوسکتا ہے، سابقہ تعلقات کا وبال ان پر بدستور رہے گا اور ان سے توبہ واستغفار لازم ہے، نکاح کے بعد ایک دُوسرے کے لئے حلال ہوں گے۔

بدکار چچی بھتیجے کی اولاد کا آپس میں نکاح

س..... چچی اور بھتیجے کے درمیان تقریباً دو سال ناجائز تعلقات رہے، اس عرصے میں کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی، اس کے بعد تعلقات منقطع ہوگئے، اب چچی اور بھتیجے کے بچے ہیں، کیا ان دونوں کی اولاد میں رشتے ہوسکتے ہیں؟

ج..... ہوسکتے ہیں۔

سوتیلی ماں کی بیٹی سے شادی جائز ہے

س..... زید کے والد دُوسری شادی کرتے ہیں، زید کی دُوسری والدہ اپنے ساتھ ایک لڑکی لے کر آتی ہیں، جو ان کے پہلے شوہر سے ہے، زید میں اور لڑکی میں کوئی خونی رشتہ نہیں ہے، کیا زید اس لڑکی سے شادی کرسکتا ہے؟

ج..... جی ہاں! کرسکتا ہے۔

سوتیلی ماں کے بھائی سے نکاح جائز ہے

س..... کیا لڑکی ایک ایسے شخص سے شرعی طور سے نکاح کرسکتی ہے جو اس لڑکی کی سوتیلی ماں کا سگا بھائی ہو؟

ج..... سوتیلی ماں کے بھائی سے نکاح جائز ہے، واللہ اعلم۔

جیٹھ سے نکاح کب جائز ہے؟

س کیا جیٹھ سے نکاح جائز ہے؟

ج شوہر نے طلاق دے دی ہو یا اس کا انتقال ہوگیا ہو، تو عدّت کے بعد اس کے بڑے بھائی سے نکاح جائز ہے۔

دو سگے بھائیوں کی دو سگی بہنوں سے اولاد کا آپس میں رشتہ

س زید اور بکر دو بھائیوں کو دو سگی بہنیں بیاہی گئیں، زید کا لڑکا ہے، بکر کی لڑکی ہے، بکر کے ذہن میں ہے کہ زید اس لڑکی کا رشتہ مانگے گا، زید کہتا ہے کہ دو سگے بھائیوں کو دو

سگی بہنیں بیاہی گئی ہوں تو ہم نے پڑھا اور بزرگوں سے سنا ہے کہ انہیں اپنے بچوں کی شادیاں آپس میں نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ ان کی اولاد ٹھیک ٹھاک پیدا نہیں ہوتی (خدانہ کرے)۔ ہمارا مذہب اس سلسلے میں کیا کہتا ہے؟

ج.....شرعی نقطے سے یہ بات بالکل غلط ہے۔

لے پالک کی شرعی حیثیت

س.....زید کے ہاں اولاد نہیں ہے، اس نے محمود سے بیٹی گود لے لی، زید کا محمود سے کوئی رشتہ نہیں ہے، اب زید کے ہاں وہ لڑکی جوان ہو جاتی ہے، آپ بتائیں کہ وہ لڑکی زید کے لئے محرم ہے یا غیر محرم؟ وہ اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج.....شریعت میں ''لے پالک'' بنانے کی کوئی حیثیت نہیں، وہ لڑکی اس کے لئے نامحرم ہے اور اس سے عقد بھی جائز ہے۔

لے پالک لڑکی کا نکاح حقیقی لڑکے سے جائز ہے

س.....اگر کوئی شخص کسی اور لڑکی کو لے کر پال لے تو اس لڑکی کی حیثیت اس شخص کے سگے بیٹے کے ساتھ کیا ہوگی؟ اگر وہ نامحرم قرار پاتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح بھی جائز ہونا چاہئے؟ اس طرح تو ایک گھر میں ساتھ ساتھ رہنا بھی مناسب نہیں۔

ج.....یہ لڑکی اس شخص کی اولاد کے لئے نامحرم ہے اور اس کے لڑکوں سے اس کا نکاح صحیح ہے، لہٰذا ان کا بے پردہ ایک ساتھ رہنا بھی جائز نہیں۔

بھتیجے اور بھانجے کی بیوہ، مطلقہ سے نکاح جائز ہے

س.....جس طرح بھتیجا یا بھانجا اپنے چچا اور ماموں کی بیوہ یا مطلقہ (اپنی چچی یا ممانی) کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں، اسی طرح ایک چچا یا ماموں بھی اپنے بھتیجے یا بھانجے کی بیوہ یا مطلقہ عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

تایازاد بہن کے لڑکے سے نکاح جائز ہے

س..... کیا تایازاد بہن کے لڑکے سے شادی ہوسکتی ہے؟ کیونکہ وہ لڑکا رشتے میں لڑکی کا بھانجا ہوتا ہے، ان دونوں کا رشتہ خالہ بھانجے کا ہوا۔

ج..... تایازاد بہن کے لڑکے سے نکاح جائز ہے، وہ سگا بھانجا نہیں۔

رشتے کے بھتیجے سے شادی جائز ہے

س..... میرے خالہ زاد بھائی کے لڑکے سے میرا نکاح جائز ہے کہ ناجائز؟ جبکہ مجھے اس سے شادی کرتے ہوئے شرم سی محسوس ہوتی ہے۔

ج..... خالہ زاد بھائی کے لڑکے سے نکاح جائز ہے۔

پھوپھی یا بہن کہہ دینے سے نکاح ناجائز نہیں ہوجاتا

س..... میں حیدرآباد میں رہتی ہوں، ہمارے ہمسائے میں ایک صاحب ہیں ان کی بیوی سے دوستی کی بنا پر میں ان کے گھر آتی جاتی تھی، ان کے بچے مجھے پھوپھو کہہ کر پکارتے تھے اور میں ان کو بھائی کہتی تھی، مگر انہوں نے شاید ایک دو بار مجھے بہن کہا ہو ورنہ نہیں۔ چار سال قبل ان کی بیوی کا انتقال ہوگیا تھا، جبکہ میرے شوہر کا انتقال دس ماہ قبل ہوا ہے۔ میرا کوئی بچہ نہیں، عدت ختم ہوتے ہی میرے ہمسائے کے نکاح کے لئے پیغام آنے شروع ہوگئے، اگر میں نکاح کرلوں تو جائز ہوگا یا نہیں؟

ج..... بچوں کے آپ کو پھوپھی کہنے سے یا آپ کے ان صاحب کو بھائی کہہ دینے سے نکاح ناجائز نہیں ہوگیا، اس لئے آپ عقد کرسکتی ہیں۔

سگی بھانجی سے نکاح کو جائز سمجھنا کفر ہے

س..... میرے ایک سگے ماموں ہیں جو کہ عمر میں مجھ سے ۱۰ سال بڑے ہیں، انہوں نے مجھے ایک بزرگ کا دھوکا دیا اور کہا کہ ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ماموں کی سگی بھانجی سے شادی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا انہوں نے مجھ کو بے وقوف بنا کر مجھ سے شادی کرلی۔ میں انٹر کی طالبہ ہوں، مجھے ان کی دھوکا بازیوں کا بعد میں علم ہوا، انہوں نے مجھ سے اپنا نکاح

نامہ بھی لکھوالیا ہے، اب میں بے حد پریشان ہوں، میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ اب میں کیا کروں؟ میرے گھر والے یعنی امی ابا، بہن بھائی اس بات سے بے خبر ہیں، میں نے کہا کہ ماموں یہ تو گناہ ہے تو کہنے لگے کہ کوئی گناہ نہیں ہے، یہ جائز ہے۔ اب مجھے ذرا یہ بھی بتادیں کہ اگر یہ ناجائز ہے، گناہ ہے تو اس کا کفارہ کیسے ادا ہوگا؟ آپ مجھے یہ بتادیں کہ کیا یہ شادی جائز ہے یا ناجائز ہے؟

ج..... ماموں بھانجی کا نکاح قرآنِ کریم کی نصِ قطعی سے حرام ہے، جو شخص اس کو جائز کہے جیسا کہ آپ کے بدقماش ماموں نے کہا، وہ کافر و مرتد ہے، اس کو چاہئے کہ اپنے ایمان کی تجدید کرے اور اس کفر سے توبہ کرے۔ آپ کو لازم تھا کہ آپ ان سے کہتیں کہ کسی مستند عالم کا فتویٰ لاؤ تب میں اس شادی کے لئے تیار ہوسکوں گی، بہرحال یہ نکاح نہیں ہوا، نہ ہوسکتا ہے۔ آپ اپنے والدین کو اس کی اطلاع کردیں۔

سوتیلے والد سے نکاح جائز نہیں

س..... رضیہ کی والدہ کی شادی پچیس سال پہلے ہوئی تھی، اور ایک سال بعد رضیہ نے جنم لیا، لیکن جب رضیہ کی عمر دس سال ہوئی تو اس کے والدین میں کچھ ناچاقی پیدا ہوگئی، جس سے رضیہ کے والد نے رضیہ کی والدہ کو طلاق دے دی، اور رضیہ کو مہر کی جگہ والدہ کو لکھ کر دے دیا۔ کچھ عرصہ گزرا تو رضیہ کی والدہ نے اپنے سے پندرہ سال کم عمر لڑکے سے شادی کرلی، رضیہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ رہتی رہی، لیکن خدا کو کچھ منظور نہ تھا، اس لئے دوسری شادی بھی کامیاب نہ رہی اور طلاق ہوگئی، اس وقت رضیہ کی عمر ۲۴ سال ہے اور اس کے سوتیلے باپ کی عمر ۳۵ سال ہے۔ رضیہ کا خیال ہے کہ وہ اس آدمی سے شادی کرلے جبکہ رشتے سے وہ رضیہ کا سوتیلا باپ لگتا تھا، لیکن اب کوئی رشتہ نہیں کیونکہ اس نے رضیہ کی والدہ کو طلاق دے دی ہے، اور نہ ہی یہ آدمی خاندان میں سے ہے۔ ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیے کہ کیا رضیہ کا نکاح اس آدمی سے ہوسکتا ہے؟

ج سوتیلا باپ ہمیشہ کے لئے باپ رہتا ہے، خواہ لڑکی کی والدہ مرگئی ہو یا

اسے طلاق دے دی ہو۔ رضیہ کا نکاح اس کے سوتیلے باپ سے نہیں ہوسکتا، سوتیلا باپ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح سگا باپ حرام ہے۔

نکاح پر نکاح کرنا

نکاح پر نکاح کو جائز سمجھنا کفر ہے

س..... ایک عورت جس کے شوہر عرصہ پندرہ سال سے انڈیا میں رہتے ہیں، اس عورت نے پاکستان میں کسی دُوسرے شخص سے نکاح کرلیا ہے، جبکہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی ہے، اس میں بھی کئی اشخاص شامل تھے جبکہ دُوسری مرتبہ نکاح پڑھوایا اور ان لوگوں کو علم بھی ہے کہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی ہے، اس کے متعلق بھی یہی سنا ہے کہ نکاح میں شامل ہونے والوں کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ کیا یہ شادی دُرست ہے؟ کیا ان لوگوں کا نکاح فسخ ہوگیا؟ اور اگر شوہر لاپتہ ہوجائے تو کتنے عرصے کے بعد عورت نکاح کرے؟ یا علم بھی ہو اور شوہر طلاق نہ دیتا ہو تو بھی عورت کتنے عرصے کے بعد نکاح کرسکتی ہے؟

ج..... جو عورت کسی کے نکاح میں ہو جب تک وہ اسے طلاق نہ دے اور اس کی عدّت نہ گزر جائے دُوسری جگہ اس کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ اس کو جائز سمجھ کر دُوسرے نکاح میں شریک ہونے والے اسلام سے خارج ہوگئے، ان کو لازم ہے کہ توبہ کریں اور اپنے ایمان و نکاح کی تجدید کریں۔

جس عورت کا شوہر لاپتہ ہوگیا ہو اس کو چاہئے کہ عدالت سے رُجوع کرے، عدالت میں اپنے نکاح کا ثبوت اور شوہر کی گمشدگی کا ثبوت پیش کرے۔ اس ثبوت کے بعد عدالت اس عورت کو مزید چار سال انتظار کرنے کا حکم دے، اور اس دوران اس کے لاپتہ شوہر کا پتہ چلانے کی کوشش کرے، اگر اس عرصے میں شوہر کا سراغ نہ مل سکے تو عدالت اس کی موت کا فیصلہ کردے۔ اس فیصلے کے بعد عورت اپنے شوہر کی موت کی عدّت (چار مہینے دس دن) پورکرے، عدّت پوری ہونے کے بعد یہ عورت دُوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے، لیکن جب تک عدالت سے اس کے لاپتہ شوہر کی موت کا فیصلہ نہ کرالیا جائے، عورت دُوسری جگہ

نکاح نہیں کرسکتی۔

جو شوہر نہ تو اپنی بیوی کو آباد کرتا ہو، نہ اسے طلاق دیتا ہو، وہ عورت عدالت سے رُجوع کرے اور عدالت تحقیق و تفتیش کے بعد شوہر کو حکم دے کہ وہ یا تو دستور کے مطابق بیوی کو آباد کرے، یا اسے طلاق دے دے، اگر وہ کسی بات پر بھی آمادہ نہ ہو تو عدالت، شوہر یا اس کے وکیل کی موجودگی میں ''فسخِ نکاح'' کا خود فیصلہ کردے، اس فیصلے کے بعد عورت عدّت گزارے، عدّت کے بعد عورت دُوسری جگہ نکاح کرسکے گی۔

نکاح پر نکاح کرنے والا زنا کا مرتکب ہے

س..... ہمارے محلے میں ایک لڑکی ہے جس کا نکاح والدین نے اپنے کسی رشتہ دار سے تقریباً ۸ سال کی عمر میں کیا تھا، اب اس لڑکی کے والدین نے کسی اور رشتہ دار سے دوبارہ نکاح کرایا ہے (دہرا نکاح ہے)، نکاح کے اُوپر نکاح کرایا گیا ہے، بتائیں کہ کیا یہ نکاح دُرست ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہ زنا ہے، اگر زنا ہے تو اس کی شریعتِ محمدیہ کے مطابق سزا دینی چاہئے یا اس میں کچھ معافی بھی ہے؟

ج..... لڑکی کا جو نکاح آٹھ سال کی عمر میں کیا گیا تھا وہ صحیح تھا، اب اگر اس لڑکی کو پہلے شوہر سے طلاق نہیں ہوئی تو دُوسرے نکاح کے غلط اور باطل ہونے میں کیا شک ہے...؟ اور اگر یہ لڑکا اور لڑکی جنسی تعلق قائم کریں گے تو اس کے زنا اور خالص زنا ہونے میں کیا شبہ ہے...؟ باقی شرعی سزا تو تمام حالات کی تحقیق کر کے جرم کی نوعیت کے مطابق شرعی عدالت ہی جاری کرسکتی ہے۔

لڑکی کی لاعلمی میں نکاح کا حکم

س..... ایک لڑکی جس کا والد تقریباً دس سال پہلے وفات پاچکا ہے اور اس کی والدہ نے اس کا رشتہ اپنے رشتہ داروں میں کیا، منگنی وغیرہ کی رسم ہوئی، کچھ عرصہ بعد والدہ کسی لالچ کی وجہ سے منگنی توڑ کر رشتہ دُوسری جگہ کرنا چاہتی تھی تو لڑکی نے انکار کردیا کہ میں اپنی عزت سرِعام نیلام نہیں کروں گی۔ اسے دھمکیاں دی گئیں، مارا پیٹا بھی مگر لڑکی برابر انکار ہی کرتی رہی، اور آخر

کار ایک دن زبردستی نکاح نامے پر دستخط کے بجائے (نشان) انگوٹھا لگوالیا جس کا لڑکی کو کوئی علم ہی نہ تھا، لڑکی پڑھی لکھی تھی، رُخصتی وغیرہ نہیں ہوئی تھی، اب جبکہ عیدالاضحیٰ کے بعد رُخصتی کرنا چاہتے تھے تو لڑکی اپنے پہلے والے رشتہ داروں کے پاس آگئی اور وہاں آکر کورٹ میں حلف نامہ لکھوا کر نکاح کرلیا ہے، کیونکہ پہلے والے نکاح کا تو لڑکی کو کوئی علم ہی نہ تھا، نہ ہی اس نے قبول کیا تھا، اس مسئلے پر تفصیل سے روشنی ڈالیں کہ کیا پہلے والا نکاح تھا یا نہیں؟

ج..... اگر لڑکی پڑھی لکھی تھی تو نکاح نامے پر اس کا انگوٹھا کیسے لگوالیا گیا اور اس کو علم کیسے نہیں ہوا؟ یہ بات تحقیق طلب ہے۔ اگر تحقیق سے ثابت ہوجائے کہ لڑکی کو واقعی نکاح کیے جانے کا علم نہیں تھا، نہ اس نے نکاح کو قبول کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا، اور اگر مار پیٹ کر صرف دستخط کرائے گئے، یا انگوٹھا لگوالیا گیا، جبکہ لڑکی اس نکاح پر رضامند نہیں تھی تب بھی نکاح نہیں ہوا، لہٰذا لڑکی کا وہ نکاح، جو اس نے پہلی منگنی کی جگہ کیا صحیح ہے۔

جھوٹ بول کر طلاق کا فتویٰ لینے والی عورت دُوسری جگہ شادی نہیں کرسکتی

س..... میرے دوست ''ف'' کی شادی ایک سال قبل اس کی چچازاد بہن ''ن'' سے ہوئی، جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ایک اچھے ادارے میں اعلیٰ پوسٹ پر کام کرتی ہے، جبکہ ''ف'' ایک کلرک کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ یہ شادی ''ف'' اور ''ن'' کی باہمی رضامندی اور پسند کے ساتھ ساتھ گھر والوں کی مرضی سے ہوئی تھی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد پیسہ، روپیہ اور اعلیٰ معیار کا مسئلہ ''ن'' اور ''ن'' کے گھر والوں کی طرف سے شروع ہوا۔ ''ف'' کی آمدنی محدود تھی اس لئے وہ لڑکی اور ان کے گھر والوں کی خواہش کے مطابق سامانِ آرائش وزیبائش فراہم نہ کرسکا۔ اس پر ''ن'' ناراض ہوکر اپنے والدین کے گھر چلی گئی، جب ''ف'' نے ''ن'' سے رُجوع کیا تو ''ن'' نے کہا کہ: آپ ابھی اپنی تعلیم مکمل کریں اور اپنے اعلیٰ معیار کو بڑھائیں۔ اور کہا کہ: آپ امتحان سے فارغ ہوجائیں تو پھر میں آپ کے پاس آؤں گی۔ ''ف'' اپنی پڑھائی میں مصروف ہوگیا، اسی دوران ''ن'' نے ایک خط دارالافتاء کے نام ارسال کیا جس کا متن یہ ہے کہ: ''میرے شوہر نے مجھے مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اور

نکالتے وقت یہ الفاظ بار بار کہے: جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔'' جس پر مولانا صاحب نے فتویٰ دیا کہ: ''اگر آپ کے شوہر نے یہ الفاظ بار بار کہے تو طلاق ہوگئی، اور آپ ایک دُوسرے کے لئے حرام ہوگئے۔'' یہ فتویٰ حاصل کرنے کے بعد ''ن'' نے علاقے کے چیئرمین پنچایت کمیٹی کو درخواست دی کہ مجھے اس فتویٰ کی رُو سے طلاق ہوچکی ہے، لہٰذا مجھے مہر دِلوایا جائے اور ساتھ ہی عدّت کے اخراجات بھی۔ پنچایت کمیٹی کے سمن پر ''ف'' نے حاضری دی تو چیئرمین نے ''ف'' سے حقیقت دریافت کی تو ''ف'' نے حلفیہ بیان دیا کہ میں نے نہ تو ''ن'' کو گھر سے نکالا اور نہ ہی ایسے الفاظ کہے۔ اس پر طے پایا کہ ''ن'' کو پنچایت کمیٹی کے سامنے حاضر کیا جائے اور دونوں کے بیان قلم بند ہوں گے۔ مگر ''ن'' چیئرمین پنچایت کمیٹی کے سامنے حاضر نہ ہوئی۔ جنابِ والا! میرا دوست اس مسئلے کی وجہ سے بہت پریشان ہے، آپ سے گزارش ہے کہ آپ قرآن وسنت سے اس کی رہنمائی کریں:

الف:..... کیا لڑکی کی غلط بیانی سے لیا ہوا فتویٰ قابلِ قبول ہے؟

ب:..... کیا اس فتویٰ کی رُو سے طلاق ہوگئی؟

ج:..... قرآن وسنت کی روشنی میں غلط بیانی سے فتویٰ حاصل کرنے والے کی کیا حیثیت ہے؟

د:..... کیا لڑکی اس فتویٰ کے بعد دُوسری شادی کرسکتی ہے؟

جواب..... مفتی کا جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے، مفتی کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ سوال میں واقعات صحیح بیان کئے گئے ہیں یا غلط؟ یہ تحقیق کرنا عدالت کا کام ہے۔ آپ نے جو کہانی لکھی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عورت طلاق دینے کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر اس سے انکار کرتا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان جب یہ اختلاف ہو تو بیوی اگر دو ثقہ اور قابلِ اعتبار گواہ پیش کردے جو حلفاً شہادت دیں کہ ان کے سامنے شوہر نے طلاق دی ہے تو عورت کا دعویٰ دُرست تسلیم کیا جائے گا، اور اگر طلاق پر دو گواہ پیش نہ کرسکے تو شوہر سے حلفاً پوچھا جائے کہ اس نے طلاق دی ہے یا نہیں؟ اگر وہ حلفاً کہے کہ اس نے طلاق نہیں دی تو عورت کا دعویٰ جھوٹا ہوگا اور شوہر کی یہ بات صحیح ہوگی کہ اس نے طلاق نہیں

دی۔ آپ کے مسئلے میں چونکہ بیوی کے پاس گواہ نہیں، لہٰذا اس کا دعویٰ قابلِ اعتبار نہیں، وہ بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے، دُوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔

نکاح پر نکاح کرنا اور اس سے متعلق دُوسرے مسائل

س..... میری عمر ۳۲ سال ہے اور میں ایک پڑھی لکھی خاتون ہوں، میں گورنمنٹ اسکول میں بحیثیت معلّمہ کے فرائض انجام دے رہی تھی کہ میری زندگی میں بہت بڑا سانحہ پیش آیا۔ میں نے آج تک اپنی زندگی کے متعلق کبھی سوچا بھی نہیں تھا، میرے تین بھائی ہیں، اور ہم دو بہنیں ہیں، ایک بہن کی شادی تقریباً ۲۵ سال قبل ہوئی، دُوسری میں ہوں، میری باجی عمر میں ۱۴ سال بڑی ہیں، اور تینوں بھائی مجھ سے چھوٹے ہیں۔ تو عرض کر رہی تھی کہ میں نے کبھی بھی زندگی کے متعلق سوچا تک نہ تھا کہ کیا ہوگا؟ کیسے گزرے گی؟ حالانکہ تعریف اپنی نہیں کرنی چاہئے، توبہ توبہ کرکے عرض کرتی ہوں کہ خدا نے شکل وصورت ایسی دی ہے کہ آج تک دیکھنے والے رشک کرتے ہیں اور سیرت بھی ایسی تھی کہ اس پورے علاقے میں لوگ میری مثالیں دیا کرتے تھے۔ مگر یہاں مسئلہ میرا نہیں اس معاشرے کا تھا کہ میرے ماں باپ کے پاس جہیز کے نام پر دینے کے لئے اتنا کچھ نہیں تھا کہ کوئی ڈھنگ کا رشتہ آتا، ایسے رشتے آتے جو معیار پر پورے نہ اُترتے یا جن کے مطالبے پورے نہ ہوسکتے تھے۔

پھر یکا یک میری زندگی میں ایسا موڑ آیا کہ میرے بھائی تینوں جوان ہوگئے، میں تینوں کی نظر میں کانٹا بن گئی، صاف صاف الفاظ سننے میں آنے لگے کہ اس منحوس کی وجہ سے ہماری شادیاں نہیں ہورہی ہیں، ماں کے منہ سے بھی یہی الفاظ نکلتے کہ میرے بیٹوں کا گھر نہیں بسانا چاہتی۔ پھر میں نے اپنے دِل پر پتھر رکھ لیا اور تہیہ کرلیا کہ بھائیوں کی شادی جلد اور اپنے ہاتھوں سے کرکے پھر خود بھی شادی کروں گی، لیکن اپنی ذات پر اپنے بھائیوں یا والدین کا روپیہ پیسہ نہیں لگنے دُوں گی۔ آج سے تقریباً آٹھ ماہ قبل میں نے اپنی زندگی کا

ساتھی چن لیا، اور دو بھائیوں کی شادی بالترتیب ۱۷ر فروری ۱۹۸۴ء اور ۱۸ر فروری ۱۹۸۴ء کو کردی اور پھر میں نے والدین کی مرضی کے خلاف ۲۷ر فروری ۱۹۸۴ء کو شادی کر لی۔ سارے حالات اور واقعات کا علم والدین کو کر دیا اور راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کے بعد میں نے اپنا حقِ شرعی اور قانونی استعمال کیا، والدین کسی بھی صورت میں راضی نہیں ہوئے اور اپنی بے انتہا کوششوں کے بعد مجبوراً پھر مجھے ۲۷ر فروری ۱۹۸۴ء کو کورٹ میرج کرنی پڑی۔ ۲۵ر فروری کو کورٹ سے باقاعدہ قانونی مختار نامہ حاصل کیا، ۲۷ر فروری ۱۹۸۴ء کو باقاعدہ چار گواہوں کی موجودگی میں باقاعدہ رجسٹرڈ مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا شرعی طریقے سے، اور باقاعدہ حکومتِ پاکستان کے نکاح نامے کے جو کاغذات تھے ان پر میرے اور میرے شوہر اور چار گواہوں نے دستخط کئے اور کاغذات باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئے۔

ٹھیک چوتھے دن یعنی یکم مارچ ۱۹۸۴ء کو میرے گھر والوں کو علم ہوگیا، میں نوکری کرتی تھی لیکن میرے گھر والوں نے زبردستی مجھے مارا پیٹا، گردن پر چھری رکھ کر ۳ر مارچ ۱۹۸۴ء کو میرا استعفیٰ لکھوا کر میرے دستخط کرا کر میری نوکری ختم کرائی، پھر میرے شوہر سے ۵ر مارچ ۱۹۸۴ء کو طلاق نامے پر اس کے گھر والوں سے زبردستی دباؤ ڈلوا کر طلاق نامے پر دستخط کرائے، مجھے معلوم نہیں کیسے کرائے گئے، میں اس دن سے گھر پر ہوں، نوکری ختم ہوگئی ہے، ہمارا نکاح صرف ۸ دن رہا، میں ان دنوں سے حکم خداوندی کے تحت عدت کے دن گھر پر گزار رہی ہوں۔ میرے والدین اور بھائیوں کا کہنا ہے کہ کورٹ سے نکاح کوئی نکاح نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے یہ نکاح بخوشی اور اپنی مرضی سے کیا تھا، اس میں کسی قسم کا جبر یا تشدد نہیں تھا۔ والد صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے ایک مولوی سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ کورٹ میرج کوئی شادی نہیں ہوتی اس لئے اس کا نکاح فوری کہیں بھی ہوسکتا ہے، لیکن میں نے یہ دلیل دے کر گھر والوں کو قائل کیا کہ اگر یہ شادی، شادی نہ تھی تو آپ لوگوں کو طلاق کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ بھائی نے طلاق کی نقل باقاعدہ کورٹ میں نکاح نامے کے ساتھ منسلک تک کرائی ہے اور ایک نقل کونسلر صاحب کے دفتر میں جمع کرائی ہے۔ میں دن رات روتی رہتی ہوں اور میرا دل یقین ہی نہیں کرتا کہ مجھے طلاق ہوئی ہے،

جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے خدا کسی دُشمن کے ساتھ بھی نہ کرے، آمین۔ میرے ذہن میں مندرجہ ذیل سوالات اُبھر رہے ہیں، اُمید ہے کہ آپ نمبروار سوالوں کا جواب دے کر مجھے مطمئن ضرور کریں گے اوران سوالوں کا جواب جلد تحریر کریں گے کیونکہ میں پھر دوبارہ نوکری کی تلاش کرنا چاہتی ہوں۔

س..... کیا کورٹ میرج کے طریقے پر نکاح جائز ہے؟ جس میں تمام شرعی تقاضے پورے کئے گئے ہوں؟

ج..... اگر لڑکا اور لڑکی جوڑ کے ہوں تو یہ نکاح صحیح ہے، ورنہ نہیں۔

س..... کیا صرف زبردستی طلاق نامے پر دستخط کرالینے سے طلاق ہوجاتی ہے یا زبان سے طلاق کا لفظ تین بار نکالنے سے ہوتی ہے؟

ج..... اگر طلاق نامہ کسی اور نے لکھا ہو اور زبردستی اس پر دستخط کرائے جائیں تو اس سے طلاق نہیں ہوتی، اور اگر طلاق نامہ خود شوہر نے لکھا ہو یا زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کئے ہوں تو طلاق ہوجاتی ہے۔

س..... ہوسکتا ہے کہ زبان سے یہ الفاظ نہ کہے ہوں اور طلاق نامہ پر دُوسروں کے کہنے پر دستخط کردیئے ہوں، ایسی صورتِ حال پیش آئی ہو تو کیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

ج..... اگر اپنی خوشی سے دستخط کئے ہوں تو طلاق ہوجائے گی، زبردستی دستخط لینے سے طلاق نہیں ہوتی۔

س..... میرے گھر والے عدّت کے دنوں کے اندر دُوسری جگہ نکاح کرنا چاہتے ہیں، کیا وہ جائز ہوگا؟

ج..... آپ کے مسئلے کی تین صورتیں ہیں:

۱:..... جو نکاح آپ نے والدین کی اجازت کے بغیر کیا تھا اگر وہ غیر کفو میں تھا تو وہ نکاح نہیں ہوا، مگر چونکہ نکاح کے شبہ میں صحبت ہوچکی ہے اس لئے عدّت لازم ہے، چنانچہ عدّت سے پہلے دُوسرا نکاح ہرگز جائز نہیں۔

۲: اور اگر پہلا نکاح کفو میں ہوا تھا اور طلاق نامے پر زبردستی دستخط لئے گئے

تھے،تو چونکہ طلاق نہیں ہوئی، اس لئے پہلا نکاح باقی ہے،لہٰذا دُوسرا نکاح نہیں ہوسکتا۔

۳:.....اوراگر پہلا نکاح کفو میں ہوا تھا،اور طلاق بھی صحیح طریقے سے لی گئی تھی تو طلاق کی عدّت گزارنا لازم ہے،عدّت پوری ہونے سے پہلے دُوسرا نکاح نہیں ہوسکتا۔

س.....میرے گھر والے دُوسری جگہ جونکاح کرنا چاہتے ہیں وہ ان لوگوں کو پہلے نکاح کا ہرگز نہیں بتارہے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

ج:.....پہلی اور تیسری صورت میں عورت پر عدّت لازم ہے اور عدّت سے پہلے دُوسرا نکاح ہرگز جائز نہیں، بہرحال آپ کے والدین جہاں آپ کا عقد کرنا چاہتے ہیں ان کو اس تمام صورتِ حال سے آگاہ کرنا ضروری ہے، تاکہ وہ نادانستہ اس حرام میں مبتلا نہ ہوں، اور دُوسری صورت میں چونکہ پہلا نکاح بدستور باقی ہے،اس لئے عدّت کا یا دُوسرے نکاح کا سوال ہی غلط ہے۔

س.....عدّت کی مدّت کتنا عرصہ ہے؟ سنا ہے ۳ ماہ ۱۰ دن ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج.....طلاق کی عدّت تین حیض ہے، تین بار ایام سے پاک ہونے سے عدّت پوری ہوجاتی ہے، تین ماہ دس دن عدّت نہیں۔

جبر واکراہ سے نکاح

بچپن کی منگنی کی بنیاد پر زبردستی نکاح جائز نہیں

س.....ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً چھ سال تھی، اس کی منگنی کی گئی، اب وہ جوان ہے اور میٹرک پاس ہے، اب وہ شادی سے انکار کرتی ہے، شادی سے اس کے ماں باپ نے لڑکے والوں کو منع کردیا کہ لڑکی رضامند نہیں ہے، لڑکے والے راضی نہیں ہورہے ہیں اور عدالت تک پہنچنا چاہتے ہیں، زبردستی شادی کرنا چاہتے ہیں، آپ اس کا جواب قرآن و سنت کی روشنی میں دیں مشکور ہوں گا۔

ج اگر لڑکی وہاں رضامند نہیں تو اس کی رضا کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا، یہ رشتہ ختم کردینا چاہئے، اور لڑکے والوں کو بھی اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے، عدالت میں پہنچ

کر کیا کریں گے...؟

کیا والدین بالغہ لڑکی کی شادی زبردستی کر سکتے ہیں؟

س..... والدین نے لڑکی کی شادی اس کی مرضی کے خلاف کر دی، لڑکے نے لڑکی کو خوش رکھنے کی کوشش کی، لیکن لڑکی کے دِل میں لڑکے کی جگہ نہ بن سکی، تو اس سلسلے میں لڑکے کو کیا کرنا چاہئے؟ براہ مہربانی اس کا جواب شریعت کی رُو سے ارسال فرمائیں۔

ج..... عاقلہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کرنا جائز نہیں، اگر لڑکی نے والدین کے کہنے کی وجہ سے نکاح منظور کر لیا تھا تو نکاح تو ہو گیا، لیکن چونکہ دونوں میاں بیوی کے درمیان اُلفت پیدا نہیں ہو سکی اس لئے لڑکے کو چاہئے کہ اگر لڑکی خوش نہیں تو اسے طلاق دے کر فارغ کر دے۔

قبیلے کے رسم و رواج کے تحت زبردستی نکاح

س..... کسی عورت کا نکاح قبیلے کے رسم و رواج کا سہارا لے کر زبردستی کرانے سے نکاح ہو جاتا ہے؟

ج..... اگر عورت نے قبول کر لیا تو نکاح ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔

بادِلِ نخواستہ زبان سے اقرار کرنے سے نکاح

س..... اگر لڑکی کسی شخص سے نکاح کرنا نہیں چاہتی، والدین کی عزّت اور اپنی عزّت کا خیال کر کے بھری محفل میں اقرار کر لے، جبکہ وہ دِل سے نہ چاہتی ہو تو کیا یہ نکاح دُرست ہے؟

ج..... اگر اس نے زبان سے اقرار کر لیا تو نکاح صحیح ہے۔

رضامند نہ ہونے والی لڑکی کا بیہوش ہونے پر انگوٹھا لگوانا

س ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً ۱۹ سال ہو گی، اس کی شادی ایک ۳۵ سال سے زیادہ عمر کے شخص سے ہوئی، اس شخص کی پہلی بیوی سے بھی اولاد تھی جو اس لڑکی سے بھی

زیادہ عمر کی تھی، نکاح کے وقت جب لڑکی سے اجازت نامے پر دستخط کروانے گئے تو اس نے انکار کر دیا، کیونکہ لڑکی اس شادی پر تیار نہ تھی، وہ مسلسل رو رو کر انکار کر رہی تھی، اور روتے روتے بیہوش ہوگئی، اور بیہوشی کی حالت میں اجازت نامے پر انگوٹھا لگوایا گیا، یعنی گواہوں نے ہاتھ پکڑ کر لگایا۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ کیا یہ نکاح ہوگیا؟ اگر نہیں تو ان کو کیا کرنا چاہئے؟

ج..... نکاح کے لئے لڑکی کا اجازت دینا شرط ہے، آپ نے جو واقعات لکھے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو اس لڑکی کی طرف سے نکاح کی اجازت ہی نہیں ہوئی، اس لئے نکاح نہیں ہوا۔

بالغہ لڑکی نے نکاح قبول نہیں کیا تو نکاح نہیں ہوا

س..... ہمارے مذہب اسلام میں ہر بالغہ لڑکی کو پسند کی شادی کرنے کی اجازت ہے، اگر ماں باپ بالغہ لڑکی کا نکاح کسی لڑکے سے زبردستی اس کی مرضی کے خلاف کر دیں تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج..... اگر بالغہ لڑکی نے نکاح قبول نہیں کیا بلکہ نکاح کا سن کر اس نے انکار کر دیا تو نکاح نہیں ہوا، اور اگر والدین کی عزت وآبرو کا خیال کر کے اس نے انکار نہیں کیا بلکہ خاموش رہی، نکاح قبول کر لیا تو نکاح صحیح ہوگیا۔

مار پیٹ کر بیہوشی کی حالت میں انگوٹھا لگوانے سے نکاح نہیں ہوا

س..... ایک لڑکی جس کی عمر ۱۵ سال ہے اس کے والد کو الگ کمرے میں بند کر کے اور لڑکی کو دوسرے کمرے میں بند کر کے لڑکی سے اجازت نامے پر دستخط کروانے لگے تو اس نے انکار کر دیا، کیونکہ وہ دلی طور پر رضامند نہ تھی، لڑکی کو مارا پیٹا گیا جس سے لڑکی بیہوش ہوگئی اور بیہوشی کی حالت میں انگوٹھا لگوایا گیا، کیا یہ نکاح ہوگیا؟ اگر نہیں تو کیا کرنا چاہئے؟

ج بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا، اور بیہوشی کی حالت میں انگوٹھا لگوانے کو اجازت نہیں کہتے، اس لئے یہ نکاح نہیں ہوا۔

بیوہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف جائز نہیں

س..... کیا شرعاً عدّتِ وفات کے اندر بیوہ کا نکاح یا نکاح کا پیغام دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا عدّت کے بعد بیوہ کی مرضی کے خلاف نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ عورت کی مرضی نہ ہو۔

ج..... عدّت کے اندر نکاح نہیں ہوسکتا، بلکہ عدّت کے دوران نکاح کا پیغام دینا بھی حرام اور ممنوع ہے۔ عدّت کے بعد عورت کا نکاح دُوسری جگہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ عورت بھی راضی ہو، اس کی مرضی کے خلاف اس کے شوہر والوں کو یا کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ زبردستی اس بیوہ کا نکاح کرائے۔

رضاعت یعنی بچوں کو دُودھ پلانا

رضاعت کا ثبوت

س..... میری، میرے ماموں کی لڑکی کے ساتھ منگنی ہوئی ہے، میری والدہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کو دُودھ پلایا تھا، اور کسی وقت کہتی ہیں نہیں۔ میرا، میرے ماموں کی لڑکی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج..... رضاعت کا ثبوت دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ہوتا ہے، پس جب آپ کی والدہ کو بھی یقین نہیں اور دُودھ پلانے کے گواہ بھی نہیں تو رضاعت ثابت نہ ہوئی، اس لئے نکاح ہوسکتا ہے، البتہ اس نکاح سے پرہیز کیا جائے تو بہتر ہے۔

عورت کے دُودھ کی حرمت کا حکم کب تک ہوتا ہے؟

س..... ایک میاں بیوی جو خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے تین بچوں سے نوازا ہے، سب سے چھوٹی شیر خوار بچی جس کی عمر تقریباً ڈیڑھ سال ہے اور ماں کا دُودھ پیتی ہے، ایک روز رات کے وقت بچی نے دُودھ نہیں پیا جس کی وجہ سے

اس عورت کا دُودھ بہت چڑھ آیا، تکلیف کی وجہ سے مجبوراً اس عورت کو اپنا دُودھ خود نکالنا پڑا، اس نے اپنا دُودھ نکال کر کسی برتن میں اس غرض سے رکھا کہ بعد میں کسی صاف جگہ یہ دُودھ ڈال دیں گی یا ڈلوادیں گی، کیونکہ اس عورت نے کسی سے سن رکھا تھا کہ ویسے ہی عام جگہ یا گندی جگہ پر اس قسم کا دُودھ پھینکنا گناہ ہے، حسبِ معمول وہ صبح کی چائے کے لئے بھی رات ہی کو دُودھ منگوا کر رکھ لیا کرتے تھے، یعنی اس کا شوہر چائے کے لئے دُودھ لا کر رکھ دیا کرتا تھا، صبح اس کے شوہر نے اُٹھ کر چائے بنائی اور غلطی سے چائے والا دُودھ چائے میں ڈالنے کے بجائے اپنی بیوی کا وہ نکالا ہوا دُودھ چائے میں ڈال کر چائے بنائی اور وہ چائے دونوں میاں بیوی اور بچوں نے پی لی۔ چائے پینے کے کچھ دیر بعد جب اس کی بیوی نے وہ اپنا نکالا ہوا دُودھ کسی صاف جگہ ڈلوانے کے لئے اپنے شوہر کو دینا چاہا تو دیکھا کہ اس برتن میں دُودھ نہیں۔ اس بارے میں اس نے اپنے شوہر سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس برتن والا دُودھ تو میں چائے میں ڈال چکا ہوں، اور جب اس نے دیکھا تو چائے والا دُودھ ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا۔ بیوی یہ دیکھ کر حیران اور پریشان ہوئی تو شوہر نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو بیوی نے بتایا کہ اس برتن میں تو میں نے اپنا دُودھ رات کے وقت تمہارے سامنے نکال کر رکھا تھا جو تم نے چائے میں ڈال دیا اور وہ چائے ہم سب نے پی لی ہے۔ اب دونوں میاں بیوی سخت پریشان ہوئے تو انہوں نے ایک عالم صاحب سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا، تمام واقعات سننے کے بعد اس عالم صاحب نے بتایا کہ تم دونوں میاں بیوی کا نکاح ٹوٹ چکا ہے اور اَب تم دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے کسی صورت میں بھی نہیں رہ سکتے، کیونکہ تمہاری بیوی اب تمہاری رضاعی ماں بن چکی ہے، اب یہ بیوی تم پر حرام ہے۔

لہٰذا اب آپ اس مسئلے پر قرآن وسنت کے مطابق روشنی ڈالیں کہ کیا واقعی ان دونوں میاں بیوی کا نکاح ٹوٹ گیا؟ کیا ان دونوں میاں بیوی کے مابین طلاق ہوگئی؟ کیا اب یہ عورت اپنے میاں پر حرام ہے؟ کیا رُجوع کرنے سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟ کیا حلالہ کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟

ج عورت کے دُودھ سے حرمت جب ثابت ہوتی ہے جبکہ بچے نے دو سال

کی عمر کے اندر اس کا دُودھ پیا ہو، بڑی عمر کے آدمی کے لئے دُودھ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، نہ عورت رضاعی ماں بنتی ہے۔ لہٰذا ان دونوں میاں بیوی کا نکاح قائم ہے۔ اس عالم صاحب نے مسئلہ قطعاً غلط بتایا، ان دونوں کا نکاح نہیں ٹوٹا، اس لئے نہ حلالہ کی ضرورت ہے، نہ دوبارہ نکاح کرنے کی، اور نہ کسی کفارے کی، اطمینان رکھیں۔

رضاعت کے بارے میں عورت کا قول، ناقابلِ اعتبار ہے

س..... میرے چچازاد دو بھائیوں کے لڑکا اور لڑکی (جو آپس میں رضاعی بہن بھائی بتائے جاتے ہیں) نے نکاح کیا، جس مولوی صاحب نے نکاح پڑھوایا، اس کو بعد میں بتایا گیا کہ معاملہ تو ایسا ہے، مولوی صاحب نے جواباً کہا کہ تین آدمیوں کی شہادت پیش کرو کہ یہ دُودھ پیا گیا ہے، لڑکا اور لڑکی کے والدین کا کہنا ہے کہ یہ بات جھوٹ ہے، لڑکے نے لڑکی کی سوتیلی ماں کا دُودھ نہیں پیا ہے، میں اور خاندان کے چند اور بھائیوں نے اسی دوران اس بات پر لڑکے اور لڑکی کے والدین کے ساتھ فتویٰ لے کر قطع تعلق کیا، چونکہ تین شہادتیں ہمارے پاس نہیں تھیں۔ البتہ جس عورت کا دُودھ پیا گیا تھا، چونکہ لڑکی کے والد نے دُوسری شادی کی اور پہلی عورت سے ناچاقی ہوگئی ہے اس لئے وہ اپنے والدین کے ہاں رہائش پذیر ہے، ہم تین آدمی اس عورت کے پاس چلے گئے اور اس کے حالات معلوم کئے تو اس عورت نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں نے اس لڑکے کو دُودھ پلایا ہے، اور اس کے خاوند کا کہنا ہے کہ چونکہ میرے اس عورت کے ساتھ تعلقات دُوسری شادی کی وجہ سے اچھے نہیں، اس لئے وہ مجھ سے انتقام لینا چاہتی ہے اور جھوٹ الزام لگاتی ہے۔

اب چونکہ یہ بات مشکوک ہوگئی ہے کہ عورت سچ بولتی ہے یا جھوٹ اور تین گواہ بھی ہمارے پاس نہیں ہیں، اس لئے گزارش ہے کہ ہمیں اس بات کا فتویٰ صادر فرمایا جائے کہ آیا میں نے جو قطع تعلق کیا ہے یہ جائز ہے یا ناجائز؟

ج..... رضاعت کے ثبوت کے لئے دو گواہوں کی چشم دید شہادت ضروری ہے، صرف دُودھ پلانے والی کا یہ کہنا کہ: ''میں نے دُودھ پلایا ہے'' کافی نہیں، اس لئے صورتِ

مسئولہ میں نکاح صحیح ہے اوراس عورت کا قول نا قابلِ اعتبار ہے۔

لڑکے اورلڑکی کو کتنے سال تک دُودھ پلانے کا حکم ہے؟

س..... بچے کو دُودھ پلانے کے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریعت میں لڑکی کو پونے دوسال اورلڑکے کو دوسال کی عمر تک دُودھ پلانے کا حکم ہے، کیا دونوں کو دو سال تک دُودھ پلانے کا حکم ہے، یا دونوں کی مدّت کے درمیان فرق ہے؟

ج..... دونوں کے لئے پورے دوسال دُودھ پلانے کا حکم ہے، دونوں کا دُودھ پہلے چھڑادینا بھی جائز ہے، اگر اس کی ضرورت ومصلحت ہو۔ بہرحال دونوں کی مدّتِ رضاعت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

اگر رضاعت کا شبہ ہوتو احتیاط بہتر ہے

س..... ایک عورت نے اپنی ہی ایک خواہرزادی کو دُودھ پلایا، اس کا اس عورت نے خود اقرار بھی کیا اور دوسال تک بھرپور انداز میں اس کو تسلیم بھی کیا۔ خاندان کے بقیہ افراد نے بھی اس کو تسلیم کیا، لیکن اچانک اس بچی کے رشتے کے لئے بیان کو حلفاً تبدیل کیا، اس عورت نے اقرار اس انداز میں کیا کہ: ''یہ بچی مجھے بہت پسند ہے میں اپنے بچے سے اس کا رشتہ کردیتی مگر اس نے میرا دُودھ پیا ہے۔'' بعدازاں اس کے شوہر کے بھائی کے لئے اس رشتے کی بات چلی تو اس عورت نے اپنا بیان تبدیل کرلیا کہ اس نے میرا دُودھ نہیں پیا، ''میرے علم میں نہیں''، جواب طلب مسئلہ یہ ہے کہ کیا اس عورت کا رشتے کے حصول کے لئے بیان تبدیل کرنا جائز ہے؟

ج..... دُوسرے معاملات کی طرح دُودھ پلانے کا ثبوت بھی دو گواہوں کی شہادت سے ہوتا ہے، محض دُودھ پلانے والی کے کہنے سے نہیں ہوتا، تاہم جبکہ ایک عرصے تک دُودھ پلانے والی کے قول پر اعتماد کرکے یہ یقین کیا جاتا رہا کہ فلاں بچے نے فلاں عورت کا دُودھ پیا ہے، اس کے بعد اس عورت کا اپنے اقرار سے انحراف شک وشبہ کا موجب ہے، اس لئے اس بچی کا نکاح اس عورت کے دیور سے کرنا خلاف احتیاط ہے، لہٰذا نہیں کرنا

چاہئے، جیسے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جس چیز کے بارے میں تمہیں شک ہو اس کو ترک کردو۔''

۷-۸ سال کی عمر میں دُودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

س..... میری والدہ نے میری خالہ کا وہ دُودھ جو کہ وہ پھینکنے کے لئے دیا کرتی تھیں، تقریباً ۷-۸ سال کی عمر میں پی لیا تھا، جس کا میری خالہ کو قطعی علم نہیں تھا، اب آپ یہ فرمائیں کہ آیا میرا خالہ زاد بھائی میری والدہ کا دُودھ شریک بھائی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ میری بہن کی شادی میرے خالہ زاد بھائی سے ہوسکتی ہے یا نہیں؟

ج..... رضاعت کی مدّت دو سال (اور ایک قول کے مطابق اڑھائی سال) ہے، اس مدّت کے بعد رضاعت کے اَحکام جاری نہیں ہوتے، لہٰذا ۷-۸ سال کی عمر میں دُودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اس لئے آپ کی بہن کا عقد خالہ زاد سے ہوسکتا ہے۔

بڑی بوڑھی عورت کا بچے کو چپ کرانے کے لئے پستان منہ میں دینا

س..... ہمارے وطن میں رواج ہے کہ جب گھر کی عورتیں کام کاج میں لگ جاتی ہیں اور چھوٹے بچے جب رونا شروع کردیتے ہیں تو ان کو خاموش کرنے کے لئے گھر کی معمر ترین خاتون دُودھ پلانا شروع کردیتی ہے، جبکہ اس عورت کا دُودھ نہیں ہوتا۔ کیا اس سے یہ بچہ اس کی اولاد بن جاتا ہے؟ یہ صورت کبھی یوں بھی پیش آجاتی ہے کہ پڑوس کی کوئی عورت کسی کام کو جاتی ہے تو اپنا شیر خوار بچہ معمر عورت کے سپرد کردیتی ہے کہ سنبھال کر رکھے، ایسی صورت میں بچے کے رونے پر معمر خاتون دُودھ پلادیتی ہے حالانکہ دُودھ ہوتا نہیں ہے، کیا اس طرح یہ بچہ اس عورت کا بچہ بن جاتا ہے؟

ج جن عورتوں کو زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے دودھ نہیں آتا صرف بچوں کو خاموش کرانے کی غرض سے بچوں کو گود میں لیتی ہیں تو اس سے وہ بچے ان کی اولاد نہیں بنتے، کیونکہ اولاد بننے کے لئے شرط ہے کہ دُودھ پیا جائے، اور ان عورتوں کے دُودھ کا امکان ہی نہیں۔

اگر دوائی میں دُودھ ڈال کر پلایا تو اس کا حکم

س.....ایک عورت نے ایک بچے کو دوائی میں اپنا دُودھ ڈال کر پلا دیا، اب اس کا رشتہ اس عورت کی اولاد کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟ اس صورت میں کہ دُودھ غالب ہو۔

ج:.....جائز نہیں۔

س.....اس صورت میں کہ دوائی دُودھ پر غالب ہو؟

ج.....جائز ہے۔

س.....اس صورت میں کہ دوائی اور دُودھ دونوں برابر ہوں؟

ج.....جائز نہیں۔

دُودھ پلانے والی عورت کی تمام اولاد دُودھ پینے والے کے لئے حرام ہوجاتی ہے

س.....میرے چھوٹے بھائی نے بچپن میں ہماری ممانی کا دُودھ پیا ہے، اب ان کی دونوں لڑکیوں سے ہم دونوں بھائیوں کی شادی کی بات چیت طے پائی ہے، میں نے بھائی کے سلسلے میں ان سے اختلاف کیا، جہاں تک میری ناقص معلومات کا تعلق ہے وہ یہ کہ کسی عورت کا دُودھ پی لینے کے بعد اس کی لڑکیوں سے دُودھ پینے والے لڑکے کا نکاح جائز نہیں ہے۔ لیکن ان کا (میرے بزرگوں کا) استدلال یہ ہے کہ دُودھ پیتے ہوئے جس کے حصے کا دُودھ پیا ہو، وہی اس کے لئے جائز نہیں، بعد کی یا پہلے کی اولاد سے نکاح ہوسکتا ہے۔ ہماری رہنمائی کر کے ہم پر احسان کریں، عین نوازش ہوگی۔

ج.....جس بچے نے شیر خوارگی کے زمانے میں کسی عورت کا دُودھ پیا ہو وہ اس کی رضاعی ماں بن جاتی ہے، اور اس عورت کی اولاد، خواہ پہلے کی ہو یا بعد کی، اس بچے کے بہن بھائی بن جاتے ہیں، اس لئے آپ کی رائے صحیح ہے، آپ کے بھائی کا نکاح آپ کی ممانی کی لڑکی سے جائز نہیں، آپ کے بزرگوں کا خیال غلط ہے۔

جس نے خالہ کا دُودھ پیا فقط اس کے لئے خالہ زاد اولاد محرَم ہیں، باقی کے لئے نہیں

س..... ایک عورت نے اپنی ہمشیرہ کے بڑے بچے کو دُودھ پلایا ہے، اب وہ خواہش مند ہے کہ اپنے چھوٹے لڑکے کی شادی اپنی بہن کی چھوٹی بچی سے کردے، لیکن بعض علماء صاحبان نے ممنوع فرمایا ہے۔ کیا آپ کی نظر میں ان کا یہ رشتہ ہوسکتا ہے؟

ج..... جس لڑکے نے اپنی خالہ کا دُودھ پیا ہے اس کا نکاح اس خالہ کی کسی لڑکی سے نہیں ہوسکتا، اس کے علاوہ دونوں بہنوں کی اولاد کے رشتے آپس میں ہوسکتے ہیں۔

کیا دادی کا دُودھ پینے والی لڑکی کا نکاح چچاؤں اور پھوپھیوں کی اولاد سے جائز ہے؟

س..... میں نے بچپن میں ایک دفعہ اپنی دادی کا دُودھ پیا تھا، میری دادی کی سب سے چھوٹی اولاد یعنی میرے سب سے چھوٹے چچا بھی مجھ سے تقریباً چار پانچ سال بڑے ہیں، ان کے بعد میری دادی کے کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی۔ میں نے بہت سے علماء سے سنا ہے کہ کسی عورت کی اولاد ہونے کے بعد اگر دو سال کے اندر اس عورت کا دُودھ پیا جائے تو اس کے بچوں سے رضاعی بھائی بہن کا رشتہ ہوتا ہے، دو سال کے بعد پینے سے رضاعی بھائی بہن کا رشتہ نہیں ہوتا، اس لئے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیونکہ میری دادی کی سب سے چھوٹی اولاد بھی مجھ سے تقریباً چار پانچ سال بڑی ہے تو آپ یہ بتائیں کہ میں اپنے چچاؤں اور پھوپھیوں کی رضاعی بہن ہوں یا نہیں؟ اور میرا ان کے لڑکوں سے رشتہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج..... اگر اس وقت آپ کی دادی کی چھاتیوں میں دُودھ تھا تو آپ اپنی دادی کی رضاعی بیٹی اور چچاؤں اور پھوپھیوں کی رضاعی بہن بن گئیں، اور اگر چھاتیوں میں دُودھ نہیں تھا یونہی بچی کو بہلانے کے لئے دادی نے ایسا کیا تھا تو حرمت ثابت نہیں ہوئی۔

چھوٹی بہن کو دُودھ پلا دیا تو ان کی اولاد کا نکاح آپس میں جائز نہیں

س..... دو سگی بہنیں ہیں، ایک شادی شدہ ہے اور ایک چھ ماہ کی، کسی مجبوری کے تحت بڑی بہن چھوٹی بہن کو اپنا دُودھ پلا دیتی ہے، چھوٹی بہن بھی اب بال بچے دار ہے، اب وہ اپنی بڑی بہن کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کرنا چاہتی ہے، کیا وہ شریعت کی رُو سے ایسا کر سکتی ہے؟ جبکہ دونوں خاندان راضی ہیں۔

ج..... جب بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دُودھ پلایا تو چھوٹی بہن رضاعی بیٹی بن گئی، اور بڑی بہن کی اولاد اس کے رضاعی بہن بھائی بن گئے، جس طرح سگے بہن بھائیوں سے اس کی اولاد کا رشتہ نہیں ہوسکتا، اسی طرح رضاعی بہن بھائیوں سے بھی نہیں ہوسکتا۔

نانی کا دُودھ پینے والے کے بھائی کا نکاح خالہ زاد بہن سے جائز ہے

س..... میری منگنی میرے خالہ زاد سے ہوئی، اور میرے جیٹھ نے میری نانی کا دُودھ پیا ہے، جس کی وجہ سے وہ میرے ماموں بھی ہوئے، مجھے آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ آیا میری شادی میرے خالہ زاد سے ہوسکتی ہے یا نہیں؟ جس سے میری شادی ہوگی انہوں نے میری نانی کا دُودھ نہیں پیا مگر ان سے بڑے بھائی نے دُودھ پیا ہے۔

ج..... جس لڑکے نے آپ کی نانی کا دُودھ نہیں پیا اس سے نکاح جائز ہے، اس کا بڑا بھائی آپ کا رضاعی ماموں ہے اور رضاعی ماموں کے حقیقی بھائی سے نکاح دُرست ہے۔

جہیز

موجودہ دور میں جہیز کی لعنت

س..... ٹی وی پروگرام ''تفہیمِ دِین'' میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مقرر نے غیر مشروط طور پر جہیز کو کافرانہ رسم اور رسمِ بد قرار دیا۔

۱: کیا قرآن وسنت کی رُو سے جہیز کو کافرانہ رسم اور رسمِ بد کہنا صحیح ہے؟

۲: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کو جہیز دیا تھا؟

ج..... ''جہیز'' ان تحائف اور سامان کا نام ہے جو والدین اپنی بچی کو رُخصت کرتے ہوئے دیتے ہیں، یہ رحمت ومحبت کی علامت تھی، بشرطیکہ نمود ونمائش سے پاک ہو اور والدین کے لئے کسی پریشانی واذیت کا باعث نہ بنتا ہو، لیکن مسلمانوں کی شامتِ اعمال نے اس رحمت کو زحمت بنادیا ہے۔ اب لڑکے والے بڑی ڈھٹائی سے یہ دیکھتے ہی نہیں بلکہ پوچھتے بھی ہیں کہ جہیز کتنا ملے گا؟ ورنہ ہم رشتہ نہیں لیں گے۔ اسی معاشرتی بگاڑ کا نتیجہ ہے کہ غریب والدین کے لئے بچیوں کا عقد کرنا وبالِ جان بن گیا ہے۔ فرمایئے! کیا اس جہیز کی لعنت کو ''کافرانہ رسم'' اور ''رَسمِ بد'' سے بھی زیادہ سخت الفاظ کے ساتھ یاد نہ کیا جائے...؟

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت فرمایا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحب زادیوں کو جہیز دیا تھا؟ جی ہاں! دیا تھا، لیکن کسی سیرت کی کتاب میں یہ پڑھ لیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کیا جہیز دیا تھا؟ دو چکیاں، پانی کے لئے دو مشکیزے، چمڑے کا گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، اور ایک چادر۔ کیا آپ کے یہاں بھی بیٹیوں کو یہی جہیز دیا جاتا ہے...؟ کاش! ہم سیرتِ نبوی کے آئینے میں اپنی سیرت کا چہرہ سنوارنے کی کوشش کریں۔

جہیز کی نمائش کرنا جاہلانہ رسم ہے

س..... ہمارے قبیلے کا یہ رواج ہے کہ ماں باپ لڑکی کو جو جہیز دیتے ہیں اسے سرِعام دِکھاتے ہیں جس میں عورت کے کپڑے بھی دِکھائے جاتے ہیں، اور یہاں بہت سے مرد بھی جہیز دیکھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا عورت کے کپڑے اور زیور نامحرموں کو سرِعام دِکھانا دینِ اسلام میں جائز ہے؟

ج..... لڑکی کو دیئے جانے والے جہیز کا سرِعام دِکھانا جاہلی رسم ہے، جس کا منشا محض نمود ونمائش ہے۔ اور مستورات کے زیور اور کپڑے غیر مردوں کو دِکھانا بھی بُری رسم ہے، شرفاء کو اس سے غیرت آتی ہے۔

لڑکی کو ملنے والے تحفے تحائف اس کی ملکیت ہیں یا شوہر کی؟

س..... لڑکی کو جو ماں باپ نے تحفے تحائف دیئے تھے وہ کس کی ملکیت ہیں؟ ان کی حق دار لڑکی ہے یا شوہر؟

ج..... ہر وہ چیز جو لڑکی کو والدین اور شوہر والوں کی طرف سے ملی ہے وہ اس کی ملکیت ہے، شوہر کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

عورت کی وفات کے بعد جہیز کس کو ملے گا؟

س..... میرے دوست نے اپنی بیوی کی معذوری کے باعث دُوسری شادی کی جس کی اجازت اس نے خود دی۔ پہلی بیوی کا حال ہی میں زندگی اور موت کی کشمکش میں رہنے کے بعد انتقال ہوگیا، جس سے اس کے ۴ بچے، دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ میرے دوست کی پہلی (مرحومہ) بیوی کے والدین اپنی بیٹی کے جہیز کی اشیاء کی واپسی کا تقاضا کر رہے ہیں، جبکہ جہیز میں کوئی قیمتی چیز نہیں تھی۔ شریعت کی رُو سے جواب عنایت فرمائیں کہ یہ حضرات اپنے مطالبے میں کہاں تک حق بجانب ہیں؟ اور میرے دوست کو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج..... والدین کا جہیز کی واپسی کا مطالبہ غلط ہے۔ مرحومہ کی ملکیت میں جو چیزیں تھیں ان کو شرعی وارثوں پر تقسیم کیا جائے گا، چنانچہ مرحومہ کا ترکہ ۷۲ حصوں پر تقسیم ہوگا، ان میں سے ۱۲-۱۲ حصے مرحومہ کے والدین کے ہیں، اٹھارہ حصے شوہر کے، دس دس حصے دونوں لڑکوں، اور پانچ پانچ دونوں لڑکیوں کے، نقشہ حسب ذیل ہے:

۷۲= والد ۱۲، والدہ ۱۲، شوہر ۱۸، بیٹا ۱۰، بیٹا ۱۰، بیٹی ۵، بیٹی ۵

لڑکے دونوں اپنے والد کے پاس رہیں گے، اور لڑکیاں جوان ہونے تک اپنی نانی اور نانی نہ ہو تو خالہ کے پاس رہیں گی، جوان ہونے کے بعد والد کے سپرد کر دی جائیں۔

عورت، شوہر کے انتقال پر کس سامان کی حق دار ہے؟

س میرا ایک لڑکا تھا جس کی شادی ہوئی، اور وہ اب انتقال کر گیا، بہو اپنی

مرضی سے میکے چلی گئی اور جو سامان ساتھ لائی تھی وہ لے گئی، اب وہ اس سامان کا مطالبہ کر رہی ہے جو ہم نے دیا تھا، جبکہ وہ سامان ہم نے اس لئے رکھا ہوا ہے کہ میری ایک پوتی بھی ہے جو میرے پاس ہی ہے، بعد میں وہ اس کے کام آجائے گا۔ علاوہ ازیں جہاں میں نے لڑکے کی شادی کی تھی وہاں بدلے میں اپنی ایک لڑکی بھی دی تھی، اب آپ بتائیں کہ اس سامان کے بارے میں علمائے کرام کا کیا فتویٰ ہے؟ اس کے علاوہ میری زمین اور مکان بھی ہے، اسے میں کس طرح تقسیم کروں؟ نیز میری پوتی کی عمر سات سال ہے اس کو ہم اپنے پاس رکھ سکتے ہیں یا والدہ کے حوالے کردیں؟ جواب سے نوازیں۔

ج..... جو سامان آپ نے شادی کے موقع پر بہو کو دیا تھا اگر اس کی ملکیت کر دیا تھا تو وہ سامان اسی کا ہے، اور آپ کو اس کا رکھنا جائز نہیں، اور اگر اس کی ملکیت نہیں کیا تھا بلکہ اس کو صرف استعمال کی اجازت دی تھی تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ سامان آپ کے مرحوم بیٹے کی ملکیت تھا، اس صورت میں اس کا آٹھواں حصہ اس کی بیوہ کا ہے، نصف اس کی بیٹی کا اور باقی آپ کا، اور اگر مرحوم کی والدہ بھی زندہ ہے تو چھٹا حصہ اس کا، گویا کل ۲۴ حصے کئے جائیں گے ان میں تین بیوہ کے، ۱۲ لڑکی کے، ۴ ماں کے اور ۵ والد کے۔

اور اگر سامان خود آپ کی اپنی ملکیت ہے، آپ کا بیٹا بھی اس کا مالک نہیں تھا تو بیوہ کا اس میں کوئی حصہ نہیں، آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ آپ کی جائیداد آپ کے انتقال کے بعد دو تہائی آپ کی تینوں لڑکیوں کو ملے گی (آپ کی اہلیہ زندہ ہیں تو آٹھواں حصہ ان کو ملے گا) اور باقی آپ کے جدی وارثوں کو دی جائے گی۔ آپ کی پوتی کو کچھ نہیں ملے گا۔ اگر آپ پوتی کو بھی کچھ دینا چاہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں؛ ایک یہ کہ آپ اپنی زندگی میں مناسب حصہ اس کے نام کردیں۔ دُوسری صورت یہ کہ آپ وصیت کر جائیں کہ آپ کی پوتی کو اتنا حصہ دیا جائے (تہائی مال کے اندر اندر وصیت کر سکتے ہیں)، اور اس پر گواہ بھی مقرر کرلیں۔ اگر آپ نے ایسی وصیت کردی تو جائیداد کی تقسیم سے پہلے آپ کی پوتی کو وہ حصہ دیا جائے گا، وارثوں کو بعد میں دیا جائے گا۔

بچی کے لئے حکم تو یہ ہے کہ بالغ ہونے تک اپنی والدہ کے پاس رہے، لیکن اگر

والدہ کا مطالبہ نہ ہو یا اس نے کسی ''غیر جگہ'' نکاح کرلیا ہو تو آپ رکھ سکتے ہیں۔

عورت کتنی شادیاں کرسکتی ہے؟

س.....اسلام میں مرد تو چار شادیاں کرسکتا ہے اور عورت کتنی کرسکتی ہے؟

ج.....شرعاً وعقلاً عورت ایک ہی شوہر کی بیوی رہ سکتی ہے، زیادہ کی نہیں۔

لاپتہ شوہر کا حکم

کیا گمشدہ شوہر کی بیوی دُوسری شادی کرسکتی ہے؟

س.....میری ایک رشتہ دار ہیں، بہت عرصہ پہلے ان کی شادی ہوئی، اولاد میں چار بچے ہیں، کوئی دس سال پہلے ان کے شوہر گھر سے چلے گئے اور جا کر دُوسری شادی رچالی۔ تاہم وہ ایک سال تک اپنی اس پہلی بیوی کے پاس بھی آتے رہے لیکن پھر وہ اچانک اپنی دُوسری بیوی کے ساتھ کہیں غائب ہوگئے، جس دفتر میں وہ ملازمت کرتے تھے، وہاں سے ملازمت بھی چھوڑ دی۔ انہیں غائب ہوئے نو سال سے اُوپر ہوگئے ہیں، اب وہ کہاں غائب ہیں؟ کسی کو کچھ پتا نہیں۔ یہ تک معلوم نہیں کہ وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں؟ اب ہم چاہتے ہیں یہ محترمہ دُوسری شادی کرلیں، کیا شرعاً ایسا جائز ہے؟

ج.....اس مسئلہ میں مالکی مسلک پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عورت عدالت میں دعویٰ کرے، اوّلاً شہادت سے ثابت کرے کہ اس کا نکاح فلاں شخص سے ہے، پھر شہادت سے یہ ثابت کرے کہ وہ اتنے عرصے سے مفقود الخبر ہے، اور اس نے اس عورت کے نان ونفقہ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ عدالت اس کی شہادتوں کی سماعت کے بعد اسے چار سال انتظار کرنے کا حکم دے اور اپنے ذرائع سے اس کو تلاش کرنے کی کوشش کرے اور چار سال کے عرصے میں اگر شوہر نہ آئے تو عدالت اس کے فسخِ نکاح کا فیصلہ کرے۔ اس فیصلے کے بعد عورت عدّت گزارے، عدّت کے بعد وہ دُوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ اور اگر عدالت محسوس کرے کہ مزید چار سال کے انتظار کی ضرورت نہیں تو عورت کی شہادتوں کے بعد وہ فوری طور پر فسخ نکاح کا فیصلہ بھی کرسکتی ہے۔ تاہم عدالت کے سامنے شہادتیں پیش کرنا اور عدالت کے

فیصلے کے بعد عدّت گزارنا شرطِ لازم ہے، اس کے بغیر دُوسری جگہ عقد نہیں ہوسکتا۔

گمشدہ شوہر اگر مدّت کے بعد گھر آجائے تو نکاح کا شرعی حکم

س..... میرا شوہر مجھ سے تقریباً ۱۳ سال تک بالکل غائب اور لاپتا رہا، اور اسی ۱۳ سال کے عرصے میں اس نے نئی شادی کی، اب ۱۳ سال کے بعد مجھ سے ملنے آیا ہے، آیا اس طویل جدائی کی وجہ سے میرا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟ مجھے دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے یا وہی پُرانا نکاح کافی ہے؟ واضح رہے کہ شوہر نے مجھے کوئی طلاق وغیرہ نہیں دی۔

ج..... وہی پُرانا نکاح باقی ہے، نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

شوہر کی شہادت کی خبر پر عورت کا دُوسرا نکاح صحیح ہے

س..... ہمارے گاؤں میں دو بھائی رہتے تھے، ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ایک بھائی لڑائی پر گیا اور اس کی بیوی دُوسرے بھائی کے پاس رہ گئی، جنگ ختم ہونے کے بعد اس کے بھائی کا کوئی پتا نہ لگا اور حکومتِ پاکستان نے اس کے گھر کے پتے پر اس کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ کچھ عرصے کے بعد دُوسرے بھائی نے اپنی بھابھی یعنی بھائی کی بیوی کے ساتھ شادی رچالی، اس طرح دونوں زندگی گزارنے لگے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ کے بعد دُوسرا بھائی جس کا حکومت نے شہادت کا تار دیا تھا، واپس گاؤں کو آیا، لیکن گداگری کے لباس میں، کیونکہ اسے معلوم ہوگیا تھا کہ بھائی صاحب نے میری بیوی کے ساتھ شادی کی ہے۔ وہ گداگری کے لباس میں گاؤں میں پھر کر چلا گیا، اس کے بعد اس کا پتا نہیں چلا، بھائی نے بہت تلاش کیا، کہیں نہیں ملا۔ اور اَبھی پتا چلا ہے کہ وہ کراچی شہر میں ہے، تو ایسے میں شرعی حکم کیا ہے کہ اس کی بیوی جو کہ اس کے دُوسرے بھائی کے نکاح میں ہے اور اس کی اولاد جو دُوسرے بھائی سے ہوئی ہے کیا صحیح ہے؟ مطلب یہ ہے کہ نکاح ہوا ہے؟ اگر نہیں ہوا تو بچے حرامی ہیں یا حلالی؟ کیونکہ یقین کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ دُوسرا بھائی ابھی زندہ ہے اور کراچی میں ہے۔

ج جب اس بھائی کے شہید ہونے کی اطلاع حکومت کی طرف سے آگئی تو عدّت کے بعد اس کی بیوی دوبارہ نکاح کرنے کی مجاز تھی، اس لئے وہ نکاح صحیح تھا، اور اولاد

بھی جائز ہے۔ رہا یہ کہ بھائی گداگری کے لباس میں آیا تھا، یہ محض افواہی بات ہے جس کا یقین نہیں کیا جا سکتا، جب تک کسی قطعی ذریعہ سے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ شہید نہیں ہوا، ابھی تک زندہ ہے، اس وقت تک اس کی بیوی کا دُوسرا نکاح صحیح قرار دیا جائے گا، اور اگر قطعی طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ پہلا شوہر زندہ ہے تب بھی دُوسرے نکاح سے جو بچے ہیں وہ حلالی ہیں، پہلے شوہر کو حق ہوگا کہ وہ اپنی بیوی واپس لے لے، یا اس کو طلاق دے کر فارغ کر دے، اس صورت میں عدّت کے بعد دُوسرے شوہر سے دوبارہ نکاح کر دیا جائے۔

لاپتا شوہر کی بیوی کا دُوسرا نکاح غلط اور ناجائز ہے

س..... میرے ایک دوست نے شادی کی اور شادی کے بعد وہ بیرون ملک چلے گئے، تقریباً چار سال سے نہ ان کا کوئی خط آیا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی حال احوال کچھ پتہ چلتا ہے کہ زندہ ہیں یا کہ نہیں۔ ادھر اس کی بیوی کی ماں اور بھائیوں نے اس کی دُوسری شادی کرادی اور اس دوران اس کے دو بچے بھی ہیں، پہلے والے شوہر کے ماں باپ نے بھی بیٹے کو مردہ سمجھ کر اس کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ لڑکا بیرون ملک فوج میں ہے تاہم آج تک نہ اس کا کوئی خط آیا اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی چیز آئی جس سے اس کی موت کا پتہ چل سکے۔

س..... قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ یہ شادی ہو سکتی ہے؟

ج..... نہیں۔

س..... ۲: لڑکی کا پہلا خاوند آجائے تو لڑکی کو کون سے شوہر کے پاس رہنا چاہئے؟

ج..... وہ پہلے شوہر کے نکاح میں ہے، دُوسرا نکاح اس کا ہوا ہی نہیں۔

س..... ۳: کیا اس طرح کرنے سے پہلا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

ج..... پہلا نکاح باقی ہے، وہ نہیں ٹوٹا۔

س..... ۴: اگر ٹوٹ جاتا ہے تو عدّت کتنے دن بیٹھ جانا چاہئے؟

ج جب نکاح باقی ہے تو عدّت کا کیا سوال...؟

مسئلہ: جو شخص لاپتہ ہو اس کی موت کا فیصلہ عدالت کر سکتی ہے، محض عورت کا

یا عورت کے گھر والوں کا یہ سوچ لینا کہ وہ مر گیا ہوگا اس سے اس شخص کی موت ثابت نہیں ہوگی، اس لئے یہ عورت بدستور اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں ہے، اس کا دُوسرا نکاح غلط اور ناجائز ہے، ان دونوں کو فوراً علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے۔ عورت کو لازم ہے کہ عدالت میں پہلے شوہر سے اپنا نکاح ثابت کرے، اور پھر یہ ثابت کرے کہ اتنے عرصے سے اس کا شوہر لاپتہ ہے، اس کے بعد عدالت اس کو چار سال انتظار کرنے کی تلقین کرے اور اس عرصے میں عدالت سرکاری ذرائع سے اس کے شوہر کو تلاش کرائے، اگر اس عرصے میں شوہر مل جائے تو ٹھیک، ورنہ عدالت اس کی موت کا فیصلہ کرے، شوہر کی موت کے فیصلے کے دن سے عورت چار مہینے دس دن (۱۳۰ دن) شوہر کی موت کی عدت گزارے، عدت ختم ہونے کے بعد عورت دُوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

حق مہر

مہرِ معجّل اور مہرِ مؤجل کی تعریف

س..... جہاں تک میں نے سنا ہے حق مہر کی دو اَقسام ہیں، ''مہرِ معجّل'' اور ''مہرِ مؤجل'' براہ کرم دونوں کی تعریف اور ان کا فرق واضح فرمائیں۔

ج..... ''مہرِ مؤجل'' اس کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے لئے کوئی خاص میعاد مقرر کی گئی ہو، اور جس کی ادائیگی فوراً یا عورت کے مطالبے پر واجب ہو وہ ''مہرِ معجّل'' ہے، مہرِ معجّل کا مطالبہ عورت جب چاہے کر سکتی ہے، لیکن مہرِ مؤجل کا مطالبہ مقررہ میعاد سے پہلے کرنے کی مجاز نہیں۔

مہرِ فاطمی کی وضاحت اور ادائیگیٔ مہر میں کوتاہیاں

س..... اگر کوئی اعتدال کے ساتھ مہر کی رقم مقرر کرنا چاہے تو آپ کی رائے میں کتنی رقم ہونی چاہئے؟ بعض لوگ ''مہرِ فاطمی'' یا ''مہرِ محمدی'' رکھتے ہیں، ان کی کیا تعریف ہے؟ اکثر گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ بیوی زندہ ہو یا مر جائے اس کے مہر کی ادائیگی کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا ہے، اس کوتاہی کا ذمہ دار کون ہے؟

ج.....مہر کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ طیبہ واضح ہیں، مثلاً:

"عن أبی سلمة قال: سألت عائشة رضی الله عنها: کم کان صداق النبی صلی الله علیه وسلم؟ قالت: کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیة ونش. قالت: أتدری ما النش؟ قلت: لا! قالت: نصف أوقیة فتلک خمسمائة درهم. رواه مسلم." (مشکوٰۃ،ص:۲۷۷)

ترجمہ:....."حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر (اپنی ازواجِ مطہراتؓ کے لئے) کتنا تھا؟ فرمایا: ساڑھے بارہ اوقیہ، اور یہ پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔" (صحیح مسلم،مشکوٰۃ)

"عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: ألا! لا تغالوا صدقة النساء فانها لو کانت مکرمة فی الدنیا وتقویٰ عند الله لکان أولکم بها نبی الله صلی الله علیه وسلم ما علمت رسول الله صلی الله علیه وسلم نکح شیئا من نساءه ولا أنکح شیئا من بناته علیٰ أکثر من اثنتی عشرة أوقیة. رواه أحمد والترمذی وأبو داوٗد والنسائی وابن ماجة والدارمی." (مشکوٰۃ ص:۲۷۷)

ترجمہ:....."حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دیکھو! عورتوں کے مہر زیادہ نہ بڑھایا کرو، کیونکہ اگر یہ دُنیا میں عزّت کا موجب اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی چیز ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے

مستحق تھے۔ مجھے علم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر پر نکاح کیا ہو، یا اپنی صاحب زادیوں میں سے کسی کا نکاح اس سے زیادہ مہر پر کیا ہو۔'' (مشکوٰۃ شریف)

بیویوں کے حقوق میں سب سے پہلا حق مہر ہے، جو شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے، ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم (تقریباً دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی) ہے، اور زیادہ مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں، حسبِ حیثیت جتنا مہر چاہیں رکھ سکتے ہیں، یوں تو کوئی نکاح مہر کے بغیر نہیں ہوتا، لیکن اس بارے میں بہت سی کوتاہیاں اور بے احتیاطیاں سرزد ہوتی ہیں:

۱:..... ایک کوتاہی لڑکی کے والدین اور اس کے عزیز و اقارب کی جانب سے ہوتی ہے کہ مہر مقرر کرتے وقت لڑکے کی حیثیت کا لحاظ نہیں رکھتے، بلکہ زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس میں تنازع اور جھگڑے کی شکل بھی پیدا ہو جاتی ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر بعض موقعوں پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اسی جھگڑے میں شادی رُک جاتی ہے۔ لوگ زیادہ مہر مقرر کرنے کو فخر کی چیز سمجھتے ہیں، لیکن یہ جاہلیت کا فخر ہے، جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ورنہ اگر مہر کا زیادہ ہونا شرف و سیادت کی بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادیوں کا مہر زیادہ ہوتا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی صاحب زادی کا مہر پانچ سو درہم سے زیادہ مقرر نہیں کیا۔ پانچ سو درہم کی ایک سو اکتیس تولے تین ماشے (۱۳۱ $\frac{۱}{۴}$) چاندی بنتی ہے۔ اگر چاندی کا بھاؤ پچاس روپے تولہ ہو تو پانچ سو درہم یعنی ۱۳۱ $\frac{۱}{۴}$ تولے چاندی کے چھ ہزار پانچ سو تریسٹھ (۶۵۶۳) روپے بنتے ہیں۔ (بھاؤ کی کمی بیشی کے مطابق اس مقدار میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، بہرحال ۱۳۱ $\frac{۱}{۴}$ تولے چاندی کا حساب رکھنا چاہئے)، اسی کو ''مہر فاطمی'' کہا جاتا ہے۔ بعض اکابر کا معمول رہا ہے کہ اگر ان سے نکاح پڑھانے کی فرمائش کی جاتی تو فرماتے کہ اگر ''مہر فاطمی'' رکھو تو

نکاح پڑھائیں گے، ورنہ کسی اور سے پڑھوالو۔ الغرض مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہی لائقِ فخر ہونا چاہئے اور مہر کی مقدار اتنی رکھنی چاہئے جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس ازواج اور پیاری صاحب زادیوں کے لئے رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کس کی عزت ہے؟ گو اس سے زیادہ مہر رکھنے میں بھی کوئی گناہ نہیں، لیکن زیادتی کو فخر کی چیز سمجھنا، اس پر جھگڑے کھڑے کرنا اور باہمی رنجش کی بنیاد بنالینا جاہلیت کے جراثیم ہیں جن سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

۲:..... ایک کوتاہی بعض دیہاتی حلقوں میں ہوتی ہے کہ سوا بتیس روپے مہر کو ''شرعِ محمدی'' سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ مقدار آج کل مہر کی کم سے کم مقدار بھی نہیں بنتی، مگر لوگ اسی مقدار کو ''شرعِ محمدی'' سمجھتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ خدا جانے یہ غلطی کہاں سے چلی ہے؟ لیکن افسوس ہے کہ ''میاں جی'' صاحبان بھی لوگوں کو مسئلے سے آگاہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی ۲ تولے $\frac{1}{2}$ ۷ ماشے چاندی ہے، جس کے آج کے حساب سے تقریباً ایک سو اکتیس[۱۳۱] روپے بنتے ہیں، اس سے کم مہر مقرر کرنا صحیح نہیں، اور اگر کسی نے اس سے کم مقرر کرلیا تو دس درہم کی مالیت مہر واجب ہوگا۔

۳:..... ایک زبردست کوتاہی یہ ہوتی ہے کہ مہر ادا کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی، بلکہ رواج یہی بن گیا ہے کہ بیویاں حق مہر معاف کردیا کرتی ہیں۔ یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ بیوی کا مہر بھی شوہر کے ذمہ اسی طرح کا ایک قرض ہے جس طرح دُوسرے قرض واجب الادا ہوتے ہیں۔ یوں تو اگر بیوی کل مہر یا اس کا کچھ حصہ شوہر کو معاف کردے تو صحیح ہے، لیکن شروع ہی سے اس کو واجب الادا نہ سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: ''جو شخص نکاح کرے اور مہر ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو، وہ زانی ہے۔''

۴: ہمارے معاشرے میں جو اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کے لئے مہر لینا بھی عیب سمجھا جاتا ہے، اور میراث کا حصہ لینا بھی معیوب سمجھا جاتا ہے، اس لئے وہ چار و ناچار معاف کردینا ہی خیر سمجھتی ہیں۔ اگر نہ

کرتیں تو معاشرے میں ''نکو'' سمجھی جاتی ہیں۔ دِین دار طبقے کا فرض ہے کہ اس معاشرتی بُرائی کو مٹائیں اور لڑکیوں کو مہر بھی دِلوائیں اور میراث کا حصہ بھی دِلوائیں۔ اگر وہ معاف کرنا چاہیں تو ان سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنا حق وصول کرلیں اور کچھ عرصہ تک اپنے تصرف میں رکھنے کے بعد اگر چاہیں تو واپس لوٹا دیں۔ اس سلسلے میں ان پر قطعاً جبر نہ کیا جائے۔

۵:.....مہر کے بارے میں ایک کوتاہی یہ ہوتی ہے کہ اگر بیوی مرجائے اور اس کا مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کو ہضم کرجاتے ہیں، حالانکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر خانہ آبادی سے اور میاں بیوی کی یکجائی سے پہلے بیوی کا انتقال ہوجائے تو نصف مہر واجب الادا ہوگا، اور اگر میاں بیوی کی خلوتِ صحیحہ کے بعد اس کا انتقال ہوا ہو تو پورا مہر ادا کرنا واجب ہوگا، اور یہ مہر بھی اس کے ترکہ میں شامل ہوکر اس کے جائز ورثاء پر تقسیم ہوگا، اس کا مسئلہ علماء سے دریافت کرلینا چاہئے۔

ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ اگر لڑکی کا انتقال سسرال میں ہو تو اس کا سارا اثاثہ ان کے قبضے میں آجاتا ہے اور وہ لڑکی کے وارثوں کو کچھ نہیں دیتے، اور اگر اس کا انتقال میکے میں ہو تو وہ قابض ہوکر بیٹھ جاتے ہیں اور شوہر کا حق دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ مردے کے مال پر ناجائز قبضہ جمالینا بڑی گری ہوئی بات بھی ہے اور ناجائز مال ہمیشہ نحوست اور بے برکتی کا سبب بنتا ہے، بلکہ بعض اوقات دُوسرے مال کو بھی ساتھ لے ڈُوبتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عقل وایمان نصیب فرمائے اور جاہلیت کے غلط رسوم ورواج سے محفوظ رکھے۔

شرعی مہر کا تعین کس طرح کیا جائے؟

س.....ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح ''شرعی مہر'' کے اعتبار سے کرنا چاہتا ہے، تو موجودہ دور میں اس کی کیا مقدار ہوگی؟

ج.....حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صاحب زادیوں کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا، اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ سو درہم ہوئے۔ موجودہ دور کے حساب سے ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ چاندی یا اس کی قیمت مہرِ فاطمی ہوگی۔ فقہِ حنفی کی رُو سے مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی ہے، جس کی قیمت آج کل تقریباً ۱۳۱ روپے ہے۔

مہر کی رقم کا ادا کرنے کا طریقہ

س..... مہر کی رقم ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج..... صحیح طریقہ یہ ہے کہ بلا کم و کاست مہر زوجہ کو ادا کر دیا جائے، اور مہر شب زفاف کے بعد لازم ہو جاتا ہے، یا دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے۔

دیا ہوا زیور حق مہر میں لکھوانا جائز ہے

س..... کیا شرع میں مہر کی کوئی حد مقرر ہے؟ لڑکے والے بری میں کپڑوں وغیرہ کے علاوہ لڑکی کو زیور بھی دیتے ہیں، کیا اس زیور کو لڑکے کی طرف سے مہر میں لکھایا جاسکتا ہے جبکہ سونے کی قیمت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے؟

ج..... مہر کی کم از کم مقدار حنفیہ کے نزدیک دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی کی مالیت ہے، زیادہ پر کوئی پابندی نہیں۔ لڑکے کی طرف سے جو زیور دیا جاتا ہے اس کو مہر میں لکھایا جاسکتا ہے۔

بیوی کی رضامندی سے مہر قسطوں میں ادا کرنا جائز ہے

س..... میں ایک ملازم ہوں، محدود آمدنی ہے، تقریباً ۷۵۰ روپے ماہانہ ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کا مہر جو کہ ۲۵۰۰۰ روپے ہے ادا کر دوں، برائے مہربانی آپ مجھے شریعت کی رُو سے ایسا طریقہ بتائیں کہ مہر ادا ہو جائے، کیا میں مہر کی رقم قسطوں میں ادا کر سکتا ہوں؟

ج..... بیوی کی رضامندی سے جائز ہے۔

مہر مرد کے ذمہ بیوی کا قرض ہوتا ہے

س اگر حق مہر طے ہوا ہو اور وہ شوہر نے ادا نہ کیا ہو اور نہ بخشا یا ہو تو اس کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟ کیونکہ ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے شادی کئے ہوئے بھی بیس سال ہو گئے ہیں اور میں نے حق مہر کے بارے میں کبھی خیال بھی نہیں کیا ہے۔

ج عورت کا مہر شوہر کے ذمہ قرض ہے، خواہ شادی کو کتنے ہی سال ہو گئے

ہوں وہ واجب الادا رہتا ہے، اور اگر شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس نے مہر نہ ادا کیا تو اس کے ترکہ میں سے پہلے مہر ادا کیا جائے گا پھر ترکہ تقسیم ہوگا۔

طلاق دینے کے بعد مہر اور بچوں کا خرچ دینا ہوگا

س..... اگر زید اپنی بیوی کو طلاق نامہ ارسال کر دے تو کیا شرعی حیثیت سے وہ حق مہر اور بچوں کے خرچ کا ذمہ دار ہوگا؟ جبکہ وہ بچے لینا نہیں چاہتا اور اس کے مالی وسائل بھی اتنے نہیں کہ وہ حق مہر کی کثیر رقم کے علاوہ بچوں کا خرچہ بھی یکمشت دے سکے۔ جبکہ زید کی سسرال والے طلاق نامہ ملنے پر یکمشت مہر کی رقم اور بچوں کے خرچے کا دعویٰ کریں گے، ایسی صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟

ج..... مہر تو دینا ہی پڑے گا، عورت اگر چاہے تو قسطوں میں وصول کر سکتی ہے، بچوں کو خرچ اس کو ماہوار دینا ہوگا، خرچ کی مقدار صلح صفائی سے بھی طے ہو سکتی ہے اور عدالت کے ذریعہ بھی۔

شوہر اگر مر جائے تو مہر وارثوں کے ذمہ ادا کرنا لازم نہیں

س..... زید اپنی اہلیہ کی مہر کی رقم ادا کئے بغیر فوت ہو گیا، اب زید کی اہلیہ اپنے بڑے بچے سے مہر کی رقم جو زید کے ذمہ واجب الادا تھی، یہ کہہ کر وصول کرنا چاہتی ہے کہ اپنے باپ کے قرض کی ادائیگی تم پر واجب الادا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا صورت کے پیشِ نظر زید کے بچے پر ماں کی مہر کی رقم کی ادائیگی من جانب زید مرحوم کے لازم ہے یا نہیں؟

ج..... عورت کا مہر شوہر کے ذمہ قرض ہے، پس اگر شوہر کوئی چیز چھوڑ کر مرے (خواہ گھر کا سامان، کپڑے، مکان وغیرہ ہو) اس سے یہ قرضہ ادا کیا جائے گا، اور اگر وہ کوئی چیز چھوڑ کر نہیں مرا تو اس کے وارثوں کے ذمہ ادا کرنا لازم نہیں بلکہ وہ گنہگار رہے گا اور قیامت کے دن اس کو ادائیگی کرنا ہوگی۔

طلاق کے بعد عورت کے جہیز کا حق دار کون ہے؟

س میری ایک رشتہ دار لڑکی کی شادی میرے ایک قریبی رشتہ دار لڑکے سے

ہوئی مگر ان کا آپس میں گزارا نہ ہوسکا، ہر بار لڑکا ہی تنگ نظری کرتا رہا، آخر میں اس نے ایک ساتھ تین طلاقیں دے دیں۔ اب لڑکی والے کہتے ہیں کہ ہمارا سامان واپس کریں مگر لڑکے والے کہتے ہیں کہ ہم نے جو خرچ کیا ہے شادی پر، وہ دیں۔ اس طرح برادری میں ایک جھگڑا ہونے کا خطرہ ہے، آپ شرعی طریقے سے جواب دیں کہ کیا ہونا چاہئے؟

ج..... لڑکی والوں نے اپنی بیٹی کو جو سامان دیا تھا، لڑکے والوں کا فرض ہے کہ اس کو واپس کردیں، اس کا رکھنا ان کے لئے حلال نہیں، کیونکہ یہ لڑکی کی ملکیت ہے، اور لڑکے والوں کا یہ کہنا کہ ہمارا شادی پر خرچ ہوا ہے، یہ عذر نہایت لغو اور فضول ہے۔ اوّل تو اس لئے کہ کیا لڑکے والوں کا ہی خرچ ہوا تھا، لڑکی والوں کا کچھ خرچ نہیں ہوا تھا؟ اور لڑکی والوں کا جو کچھ خرچ ہوا تھا کیا لڑکے والوں نے اس کا ہرجانہ ادا کردیا ہے؟ دوم یہ کہ اگر لڑکے والوں کا خرچ ہوا تھا تو ان کو کس حکیم نے مشورہ دیا تھا کہ وہ لڑکی کو شریفانہ طور پر نہ بسائیں یہاں تک کہ نوبت علیحدگی تک پہنچ جائے؟ اس علیحدگی میں قصور لڑکی کا بھی ہوسکتا ہے، مگر عموماً بڑا قصور شوہر کا اور اس کے رشتہ داروں کا ہوتا ہے۔ الغرض لڑکے والوں کی منطق قطعاً غلط ہے اور لڑکی کا سامان واپس کرنا ان پر فرض ہے۔ اس سامان کو جتنے لوگ استعمال کریں گے، وہ سب کے سب غاصب شمار ہوں گے اور قیامت کے دن ان کو بھگتنا پڑے گا۔ نیز لڑکی کا مہر اگر ادا نہ کیا، یا لڑکی نے معاف نہ کردیا ہو تو وہ بھی واجب الادا ہے۔

کیا خلع والی عورت مہر کی حق دار ہے؟

س..... مذہب اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے، سوال یہ ہے کہ خلع لینے کی صورت میں عورت مقررہ مہر کی حق دار رہتی ہے یا نہیں؟ یعنی شوہر کے لئے بیوی کا مہر ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج..... خلع میں جو شرائط طے ہوجائیں فریقین کو اس کی پابندی لازم ہوگی، اگر مہر چھوڑنے کی شرط پر خلع ہوا ہے تو عورت مہر کی حق دار نہیں، اور اگر مہر کا کچھ تذکرہ نہیں آیا کہ وہ بھی چھوڑا جائے گا یا نہیں، تب بھی مہر معاف ہوگیا، البتہ اگر مہر ادا کرنے کی شرط تھی تو

مہر واجب الادا رہے گا۔

حق مہر عورت کس طرح معاف کرسکتی ہے؟

س..... میں آپ سے ایک شرعی سوال پوچھنا چاہتی ہوں، میں نے اپنے شوہر کو حق مہر اپنی خوشی سے معاف کردیا، میں نے اپنی زبان سے اور سادہ کاغذ پر بھی لکھ کر دے دیا ہے، کیا اتنے کہنے اور لکھ دینے سے حق مہر معاف ہوجاتا ہے؟ اسلام اور شرعی حیثیت سے کیا یہ ٹھیک ہے؟

ج..... حق مہر عورت کا شوہر کے ذمہ قرض ہے، اگر صاحبِ قرض مقروض کو زبانی یا تحریری طور پر معاف کردے تو معاف ہوجاتا ہے، اسی طرح مہر بھی عورت کے معاف کردینے سے معاف ہوجاتا ہے۔

جھگڑے میں بیوی نے کہا ''آپ کو مہر معاف ہے'' تو کیا ہوگا؟

س..... میری بیوی نے تین یا چار مواقع پر لڑائی جھگڑے کے دوران کچھ ایسے جملے ادا کئے: ''آپ کو مہر معاف ہے'' اور ایسے ہی ملتے جلتے جملے، کیا ان جملوں سے مہر معاف ہوگیا یا نہیں؟

ج..... لڑائی جھگڑے میں ''آپ کو مہر معاف ہے'' کے الفاظ کا استعمال یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ مجھے طلاق دے دیں اس کے بدلے میں مہر معاف ہے، پس اگر آپ نے اس کی پیشکش کو قبول کرلیا تو طلاق بائن واقع ہوجائے گی اور مہر معاف ہوجائے گا، اور اگر قبول نہیں کیا تو مہر کی معافی بھی نہیں ہوئی۔

دعوتِ ولیمہ

مسنون ولیمے میں فقراء کی شرکت ضروری ہے

س..... طعامِ ولیمہ کی از رُوئے شریعت کیا حقیقت ہے؟ ابھی جو صورتِ حال پاکستان میں رائج ہے کیا یہ سنت محمدی کے مطابق ہے؟

ج..... مسنون ولیمہ یہ ہے کہ جس رات میاں بیوی کی پہلی خلوت ہو، اس سے اگلے دن حسب توفیق کھانا کھلایا جائے، مگر اس میں نمود و نمائش کرنا، قرض لے کر زیر بار ہونا

اور اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا منع ہے، نیز اس موقع پر فقراء ومساکین کو بھی کھلایا جائے، حدیث میں ارشاد ہے کہ:

"عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: شر الطعام طعام الوليمة يدعٰی لها الأغنياء ويترک الفقراء ....." (مشکوٰۃ ص:۲۷۸)

ترجمہ:..... "بدترین کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں اغنیاء کی دعوت کی جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، اور جس شخص نے دعوتِ ولیمہ قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کی۔"

(صحیح بخاری ومسلم)

آج کل جس انداز سے ولیمے کئے جاتے ہیں ان میں فخر ومباہات اور نام ونمود کا پہلو غالب ہے، سنت کی حیثیت بہت ہی مغلوب نظر آتی ہے، حدیث میں ہے کہ:

"عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما: أن النبی صلی الله عليه وسلم نهٰی عن طعام المتبارئين أن يؤکل. رواه أبو داؤد." (مشکوٰۃ ص:۲۷۹)

ترجمہ:..... "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر ومباہات والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

اس لئے ایسے ولیمے کی دعوت کا قبول کرنا بھی مکروہ ہے۔ علاوہ ازیں آج کل ولیمے کی دعوتوں میں مردوں اور عورتوں کا بے محابا اختلاط ہوتا ہے، کھانا عموماً میز کرسی پر یا کھڑے ہوکر کھایا جاتا ہے، اور اَب تو ویڈیو فلمیں بنانے کا بھی رواج چل نکلا ہے، بعض جگہ گانے بجانے کا شغل بھی رہتا ہے، اس طرح کی اور بھی بہت سی قباحتیں پیدا ہوگئی ہیں، جن کے ہوتے ہوئے ایسی دعوت میں جانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

ثبوتِ نسب

حمل کی مدّت

س..... عورت کے شکم میں بچے کی میعاد کتنی ہے، ۶ ماہ، ۷ ماہ، ۸ ماہ یا کہ صحیح وقت ۹ ماہ ہے؟ میرے گھر میں ساڑھے پانچ ماہ بعد بچہ پیدا ہو گیا، میں چھٹی کاٹ کر واپس یو اے ای میں پہنچا تو ساڑھے پانچ ماہ بعد ہی معلوم ہوا کہ بچہ پیدا ہو گیا اور ٹھیک تندرست صحت مند۔ خدارا مجھے قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا یہ بچہ صحیح جائز ہے یا ناجائز؟

ج..... جو بچہ عقد کے چھ ماہ بعد پیدا ہو وہ شرعاً جائز سمجھا جاتا ہے، چھ ماہ سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ شرعاً جائز نہیں، لہٰذا جس بچے کی پیدائش نکاح کے چھ مہینے سے پہلے ہوئی ہو اس کا نسب اس نکاح کرنے والے سے ثابت نہیں۔ آپ بچے کی پیدائش کا حساب نکاح کی تاریخ سے لگائیں، اپنی چھٹی سے واپسی کی تاریخ سے نہیں۔

س..... حمل کی مدّت کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو برس ہے، مطلب یہ ہوا کہ بچہ چھ ماہ سے پہلے پیدا نہیں ہوتا، اور زیادہ سے زیادہ دو برس پیٹ میں رہ سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔ شادی کے دو مہینے بعد شوہر صاحب کسی دُوسرے ملک چلے گئے، ٹھیک پندرہ مہینے بعد انہیں خط موصول ہوا کہ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ساس اور گھر کے دُوسرے افراد نے اعتراض کیا کہ یہ ہمارا پوتا نہیں ہے، جبکہ بچے کا باپ کہتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے، کیونکہ جب میں باہر جا رہا تھا تو بیوی مجھے بتا چکی تھی کہ وہ حمل سے ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ نہ بتاتی تو شاید میں بدظن ہو جاتا۔ سوال پھر یہ اُبھرتا ہے کہ اگر وہ خاتونِ خانہ اپنے شوہر کو نہ بتاتیں تو کیا بچہ حرامی کہلاتا؟ اسی طرح کے اور بھی بہت سے مسئلے ہیں، یعنی شوہر کے انتقال کے پندرہ مہینے بعد بچہ پیدا ہوا جسے حرامی کہتے ہیں۔

ج مدّت حمل زیادہ سے زیادہ دو سال ہے، دو سال کے اندر جو بچہ پیدا ہو وہ

اپنے باپ ہی کا سمجھا جائے گا، اس کو ناجائز کہنا غلط ہے۔

ناجائز اولاد صرف ماں کی وارث ہوگی

س..... روزمرّہ زندگی میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر کوئی لڑکی کسی دُوسرے لڑکے سے منہ کالا کرتی ہے تو اس گناہ کو چھپانے کے لئے دونوں کی شادی کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے، شادی کے چوتھے یا چھٹے ماہ ان کے ہاں جو پہلا بچہ پیدا ہوگا، اس کی حیثیت کیا ہوگی؟ یاد رہے کہ گناہ کرنے کے بعد ان کی باقاعدہ شادی بھی ہوئی ہے۔

ج..... زنا کی اولاد کا نسب غیر قانونی باپ سے ثابت نہیں ہوتا، خواہ عورت نے اس مرد سے شادی کرلی ہو، اس مرد کی اولاد صرف وہ ہے جو نکاح سے پیدا ہوئی، وہی اس کی وارث ہوگی۔ ناجائز اولاد اس کی وارث نہیں صرف اپنی ماں کی وارث ہوگی۔

''لعان'' کی وضاحت

س..... ایک صاحب کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ: ''اگر شوہر، بیوی پر تہمت لگائے تو بیوی ''لعان'' کا مطالبہ کرسکتی ہے، اور اگر کوئی شخص کسی دُوسرے پر تہمت لگائے تو ''حدِ قذف'' جاری ہوسکتی ہے''۔ مہربانی فرما کر ''لعان'' اور ''حدِ قذف'' کی وضاحت فرمائیں۔

ج..... ''قذف'' کے معنی ہیں کسی پر بدکاری کی تہمت لگانا، اور ''حدِ قذف'' سے مراد وہ سزا ہے جو ایسی تہمت لگانے والے کو دی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پاک دامن پر بدکاری کی تہمت لگائے اور اپنے دعویٰ پر چار گواہ پیش نہ کرسکے تو اس پر اَسّی کوڑے کی سزا جاری ہوگی، اسی کو ''حدِ قذف'' کہتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائے یا اس سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ کہے کہ یہ میرا نہیں ہے، اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو عورت اس کے خلاف عدالت میں استغاثہ کرسکتی ہے، عدالت میں شوہر چار مرتبہ قسم کھائے کہ میں نے اپنی بیوی پر جو الزام لگایا ہے میں اس میں سچا ہوں، اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اس الزام میں جھوٹا ہوں۔ اس کے بعد عورت چار مرتبہ حلف اُٹھائے کہ اس نے مجھ پر جو الزام لگایا ہے یہ اس میں جھوٹا ہے، اور

پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹے اگر یہ اپنے الزام میں سچا ہو۔ اس طرح میاں بیوی کا عدالت میں قسمیں کھانا ''لعان'' کہلاتا ہے۔ یہ ''لعان'' مرد کے حق میں ''حدِ قذف'' یعنی تہمت تراشی کی سزا کے قائم مقام ہوگا، اور عورت کے حق میں ''حدِ زنا'' کے قائم مقام ہوگا۔ جب وہ دونوں ''لعان'' کر چکیں تو عدالت ان دونوں کے درمیان علیحدگی کا فیصلہ کردے۔ لعان کے بعد یہ دونوں ایک دُوسرے کے لئے حرام ہو گئے، اب ان دونوں کا اس وقت تک نکاح نہیں ہو سکے گا جب تک کہ ان میں سے ایک اپنے آپ کو جھوٹا تسلیم نہ کرلے۔ ہاں! اگر شوہر تسلیم کرلے کہ اس نے جھوٹا الزام لگایا تھا، یا عورت تسلیم کرلے کہ اس کا الزام صحیح تھا تو دونوں کے درمیان لعان کی حرمت باقی نہیں رہے گی، اور دونوں دوبارہ نکاح کرسکیں گے۔ اگر مرد نے بچے کے نسب کی نفی کی تھی تو ''لعان'' کے بعد یہ بچہ شوہر کا تصور نہیں کیا جائے گا، بلکہ ''بن باپ'' کا بچہ سمجھا جائے گا، اور اس کا نسب صرف عورت سے ثابت ہوگا۔

شادی کے چھ مہینے کے بعد پیدا ہونے والا بچہ شوہر کا سمجھا جائے گا

س..... میری کزن کی شادی یکم مارچ کو ہوئی اور اس کے ہاں ۱۳ ستمبر کو بیٹا پیدا ہوا، آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ یہ بیٹا جائز ہوا کہ ناجائز؟ کیونکہ سب لوگ میری کزن کو بہت باتیں کررہے ہیں۔

ج..... بچے کی ولادت کم سے کم چھ مہینے میں ہوسکتی ہے، اس لئے شادی کے چھ مہینے بعد جو بچہ پیدا ہو وہ شوہر ہی کا سمجھا جائے گا، اور کسی کو اس کے ناجائز کہنے کا حق نہیں ہوگا، اور اگر شوہر یہ کہے کہ یہ میرا بچہ نہیں تو قرآنِ کریم کے حکم کے مطابق عورت کے مطالبے پر اس کو عدالت میں ''لعان'' کرنا ہوگا۔

زوجیت کے حقوق

لڑکی پر شادی کے بعد کس کے حقوق مقدم ہیں؟

س..... لڑکی پر شادی کے بعد ماں باپ کے حقوق مقدم ہیں یا شوہر نام دار کے؟

ج..... شوہر کا حق مقدم ہے۔

بغیر عذر عورت کا بچے کو دُودھ نہ پلانا ناجائز ہے

س..... خداوند کریم رازق العباد ہے، اس نے بچے کا رزق (دُودھ) اس کی ماں کے سینے میں اُتارا، اگر اس کی ماں بلا کسی شرعی عذر کے جبکہ ڈاکٹر نے بھی منع نہ کیا ہو، بلکہ صرف اس عذر پر کہ وہ ملازمت کرتی ہے، بچے کو دُودھ پلانے سے کمزوری واقع ہوگی یا حسن میں بگاڑ پیدا ہوگا، بچے کو اپنا دُودھ نہ پلائے تو کیا ایسی ماں کا شمار غاصبوں میں نہ ہوگا اور کیا وہ سزاوار نہ ہوگی؟ آپ اَز رُوئے شرع فرمایئے کہ ایسی عورت کو کیا سزا ملے گی؟

ج..... بچے کو دُودھ پلانا دیانتاً ماں کے ذمہ واجب ہے، بغیر کسی صحیح عذر کے اس کو انکار کرنا جائز نہیں، اور چونکہ اس کے اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں اس لئے ملازمت کا عذر معقول نہیں، اسی طرح حسن میں بگاڑ کا عذر بھی صحیح نہیں۔

شوہر کا غلط طرزِ عمل، عورت کی رائے

س..... روزنامہ ''جنگ'' صفحہ ''اقرأ'' پر مندرجہ بالا عنوان کے تحت جو واقعہ شائع ہوا تھا، پڑھ کر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، چونکہ اس قسم کے حالات سے ہم لوگ گزر رہے ہیں، تین بچے جن کی عمر اَٹھارہ اور اُٹھارہ سے زیادہ ہے، زیرِ تعلیم ہیں۔ ٹیوشنز کر کے اپنے اخراجات پورے کر رہے ہیں۔ دو بچے جن کی عمریں دس سال، گیارہ سال کی ہیں، اسکول میں زیرِ تعلیم ہیں۔ میں دِل کی مریضہ ہوں، قاعدے سے بیٹی کو میری دیکھ بھال کرنی تھی لیکن اس کو اپنی ضروریات سے اس قدر مجبور کر دیا گیا کہ پیروں میں چپل اور سر پر دوپٹہ نہ رہا تو اس نے مجبور ہو کر ملازمت کر لی، حالانکہ جس سرکاری ادارے سے میرے میاں کو ریٹائر کیا گیا ہے، وہاں سے طبی سہولتیں اب بھی بحال ہیں لیکن ہم بیمار پڑتے ہیں تو دوائیں لا کر نہیں دی جاتیں، میرا ہر ماہ چیک اَپ ہوتا ہے اسے بھی بڑی تگ و دو کے بعد لڑائی جھگڑے کے بعد کرایا جاتا ہے۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ علاج بند کرو، ڈاکٹر لکھ کر نہیں دیتا، حالانکہ اس سرکاری دفتر کے ڈاکٹر نے خود کہا کہ ہم ضرورت پڑنے پر ایک ماہ کی بجائے ہفتے بھر بعد بھی

مریضوں کو بھیج دیتے ہیں۔ دو وقت کی روٹی دے کر وہ ہمیں اتنے طعن و تشنیع دیتا ہے کہ اب ہمارے اعصاب برداشت نہیں کر پاتے، اگر احتجاج کیا جاتا ہے تو وہ مجھے طلاق کی دھمکی دیتا ہے، ہر وقت گھر میں ہنگامہ برپا رکھتا ہے۔ بڑے بیٹے نے صرف اتنا کہہ دیا تھا کہ آپ ہماری ماں کو بلاوجہ کیوں تنگ کرتے ہیں تو چپل اُٹھا کر کان پر ماری، کان کا پردہ پھٹ گیا۔ کہتا ہے کہ اگر لڑ کے بولے تو میں سڑک پر کپڑے پھاڑ کر نکل جاؤں گا اور کہوں گا کہ میری اولاد نے مجھے مارا ہے۔ جوان بیٹی گھر میں ہے، ہم اس کی عزت کی خاطر سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ جتنا فنڈ ملا تھا امریکہ لے کر چلا گیا، ایک سال بعد واپس آیا ہے تو ہر وقت چھوڑ دینے کی دھمکی اور طلاق کی دھمکی دیتا ہے۔ میں تعلیم یافتہ ہوں لیکن گھریلو ذمہ داریاں، بیماری نے ملازمت کے قابل نہیں چھوڑا، پھر ہر وقت کی ذہنی اذیت نے اعصاب پر بہت بُرا اثر ڈالا ہے، میں زیرِ تعلیم بچوں کو اس سے بچانے کے لئے سرگرداں ہوں، لیکن کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا۔ خودکشی کرنے سے میرے بچوں کا کیریئر ختم ہو جائے گا، جو میرا سہارا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر جب اتنا صبر کیا ہے تو اتنا بڑا گناہ اپنے سر کیوں لوں؟ خدارا ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں؟ آپ کو اللہ کا واسطہ جلد اس کا تفصیلی جواب شائع کریں۔

ج..... حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ:

"عن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: خیرکم خیرکم لأھلہ وأنا خیرکم لأھلی. رواہ البزار." (مجمع الزوائد، ج:۴، ص:۳۰۳)

ترجمہ:..... "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔"

میاں بیوی کی چپقلش گھر کو جہنم بنا دیتی ہے، جس میں وہ خود بھی جلتے ہیں اور اولاد کو بھی جلاتے ہیں، یہ تو دنیا کی سزا ہوئی، آخرت کی سزا الگ سر پر ہے، گھر کا سکون برباد کرنے میں قصور کبھی مرد کا ہوتا ہے، کبھی عورت کا، اور کبھی دونوں کا۔ جب دونوں کے درمیان ان بن

ہوتی ہے تو ہر ایک اپنے کو مظلوم اور دُوسرے کو ظالم سمجھتا ہے۔ گھر کی اصلاح کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک دُوسرے کے حقوق ادا کرے، خوش خلقی کا معاملہ کرے، نرمی اور شیریں زبان اختیار کرے اور اگر کوئی ناگوار بات پیش آئے تو اس کو برداشت کرے۔ خصوصاً مرد کا فرض ہے کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے، عورت فطرتاً کمزور اور جذباتی ہوتی ہے، اس کی کمزوری کی رعایت کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں عورتوں کے بارے میں خصوصی تاکید اور وصیت فرمائی تھی، اس کا لحاظ رکھے۔ اکثر گھروں میں میاں بیوی دونوں اللہ کی نافرمانیاں کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان نفرت اور عداوت پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے تمام مسلمان گھرانوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں اور گناہوں سے پرہیز کریں۔ بہت سے لوگ جانتے ہی نہیں کہ فلاں کام گناہ کا ہے، اور بعض جانتے ہیں مگر اس کو ہلکا سمجھ کر بے پروائی کرتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ وبال ڈالتے ہیں تو چلاتے ہیں، لیکن گناہوں کو پھر بھی نہیں چھوڑتے۔ بزرگانِ دین نے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے گناہوں کی ۳۶ قسم کی نحوستیں اور وبال ذکر فرمائے ہیں، جن میں عام طور سے ہم مبتلا ہیں، ان ہی میں سے ایک آپس کی نااتفاقی بھی ہے، حق تعالیٰ شانہ ہم پر رحم فرمائیں۔

بہر حال خودکشی یا ایک دُوسرے کی شکایات یا آپس میں طعن و تشنیع تو آپ کے مسئلے کا حل نہیں، صحیح حل یہ ہے کہ:

۱: ..... آج سے طے کر لیں کہ گھر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔

۲: ایک دُوسرے کے حقوق ادا کریں گے، اور دُوسرا فریق اگر حقوق کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے تب بھی صبر و تحمل سے کام لیں گے، اور گھر میں جھک جھک بک بک نہیں ہونے دیں گے۔

۳: گھر میں اگر کسی بات پر رنجش پیدا ہو جائے تو آپس میں صلح صفائی کر لیا کریں گے۔

شوہر سے اندازِ گفتگو

س.....اگر بیوی، شوہر کو ناحق بات پر ٹوکے اور وہ بات صحیح ہو، لیکن شوہر بُرا مان جائے تو کیا یہ گناہ ہے؟ اور وہ بات بے دھڑک اس وقت کہہ دیں یا بعد میں آرام سے کہیں؟

ج .....شوہر اگر غلط کام کرے تو اس کو ضرور ٹوکا جائے مگر لب ولہجہ نہ تو گستاخانہ ہو، نہ تحکمانہ، نہ طعن وتشنیع کا، بلکہ بے حد پیار ومحبت کا اور دانش مندانہ ہونا چاہئے، پھر ممکن نہیں کہ اس کی اصلاح نہ ہو جائے۔

شوہر بیوی کو والدین سے قطع تعلق کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا

س.....اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس کے والدین سے ملنے نہ دے تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟ جبکہ والدین کے بھی تو اولاد پر بے شمار احسانات ہوتے ہیں، تو شوہر کا حکم ماننا ضروری ہے یا والدین کو چھوڑ دینا؟

ج شوہر کو اس کا حق نہیں، اور نہ شوہر کے کہنے پر والدین سے تعلق توڑنا ہی جائز ہے، ہاں! شوہر کی ممانعت کی کوئی خاص وجہ ہو تو وہ لکھی جائے، ویسے عورت پر بہ نسبت والدین کے شوہر کا حق مقدم ہے۔

بیوی شوہر کے حکم کے خلاف کہاں کہاں جاسکتی ہے؟

س.....کیا بیوی شوہر کے حکم کے خلاف کہیں جاسکتی ہے؟

ج ..... نہیں جاسکتی، البتہ چند صورتوں میں جاسکتی ہے:

۱۔ اپنے والدین کو دیکھنے کے لئے ہر ہفتہ جاسکتی ہے۔

۲۔ دوسرے محرم عزیزوں سے ملنے کے لئے سال میں ایک مرتبہ جاسکتی ہے۔

۳۔ باپ اگر محتاج ہو، مثلاً: اپاہج ہو اور اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس کی خدمت کے لئے روزانہ جاسکتی ہے، یہی حکم ماں کے محتاج خدمت ہونے کا ہے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا

س کیا شوہر کے گھر کے اخراجات کے لئے دیئے ہوئے پیسوں میں سے

بیوی ان لوگوں پر برائے نام کچھ خرچ کرسکتی ہے جو جان اور مال سے بیوی کے کام آتے ہوں، گو شوہر کو کچھ ناگواری ہو؟

ج..... ایسے خرچ سے جو شوہر کو ناگوار ہو، احتراز کرنا چاہئے، البتہ اس کی تدبیر یہ ہوسکتی ہے کہ شوہر سے کچھ رقم اپنے ذاتی خرچ کے لئے لی جائے اور اس میں سے یہ خرچ کیا جائے۔

بیوی سے ماں کی خدمت لینا

س..... باپ کی خدمت کے لئے تو اس کے کام میں ہاتھ بٹا کر اور اس کا حکم مان کر کی جاسکتی ہے، اگر ماں بوڑھی ہو اور گھر کا پورا کام کاج نہ کرسکتی ہو تو کیا بیوی سے یہ نہ کہا جائے کہ وہ ماں کے کام میں ہاتھ بٹائے؟ اس طرح ماں کی خدمت بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن آپ پہلے فرما چکے ہیں کہ اگر بیوی ساس سے خوش نہ ہو تو اس کو الگ گھر میں لے جاؤ۔ اس طرح تو خدمت کرنے کا ذریعہ ختم ہو جائے گا، تو کیا اس صورت میں بیوی سے یہ نہ کہا جائے کہ وہ ماں کی خدمت کرے یا اس صورت میں بھی اس کو الگ گھر میں لے جایا جائے؟ اگر ایسا ہو تو پھر ماں کی خدمت کیسے ہوگی؟ کیونکہ صرف حکم ماننے سے تو ماں کی خدمت نہ ہوگی۔

ج..... بیوی اگر اپنی خوشی سے شوہر کے والدین کی خدمت کرتی ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے، اور بیوی کے لئے موجبِ سعادت۔ لیکن یہ اخلاقی چیز ہے، قانونی نہیں۔ اگر بیوی شوہر کے والدین سے الگ رہنا چاہے تو شوہر شرعی قانون کی رُو سے بیوی کو اپنے والدین کی خدمت پر مجبور نہیں کرسکتا۔

کیا شوہر مجازی خدا ہوتا ہے؟

س..... ایک ہفت روزہ میں ''مسائل'' کے کالم میں ایک عورت نے لکھا ہے کہ:

''اس کا شوہر بدصورت ہونے کی وجہ سے اسے ناپسند ہے، لہٰذا اس شخص کے ساتھ رہنے میں لغزش ہوسکتی ہے، اور وہ خلع چاہتی ہے، جبکہ اس عورت کے والدین کہتے ہیں کہ شوہر کو بدصورت کہنا گناہ ہوتا ہے۔'' تو اسے جواباً بتایا گیا کہ: ''شوہر کو خدا سمجھ لینے کا تصور ہندو عورتوں کا ہے، ورنہ اسلام میں نکاح طرفین کی خوشی سے ہوتا ہے اور اگر وہ عورت چاہے تو

لغزش سے بچنے کے لئے خلع لے سکتی ہے، کیونکہ نکاح کا مقصد ہی معاشرتی بُرائی سے بچنا ہے۔'' اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعی شوہر کو مجازی خدا سمجھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو میں نے اب تک اپنی اطاعت گزار بیوی پر خود کو مجازی خدا اور باحیثیت مرد حاکم سمجھ کر جو ظلم کئے ہیں کیا میں گنہگار ہوا ہوں، یا اپنی لاعلمی کی وجہ سے بے قصور ہوں، یا مجھے اپنی بیوی سے معافی مانگنی ہوگی؟ کہ خدا مجھ کو معاف کردے یا میں حق پر ہوں اور یہ بات غلط ہے کہ شوہر کو مجازی خدا سمجھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے؟

ج..... اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم بنایا ہے، مگر نہ وہ حقیقی خدا ہے اور نہ مجازی خدا۔ حاکم کی حیثیت سے اسے بیوی پر ظلم وستم توڑنے کی اجازت نہیں، نہ اس کی تحقیر وتذلیل ہی روا ہے۔ جو شوہر اپنی بیویوں پر زیادتی کرتے ہیں وہ بدترین قسم کے ظالم ہیں۔ آپ کو اپنی بیوی سے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور جو ظلم وزیادتی کر چکے ہیں اس کی تلافی کرنی چاہئے۔ شوہر کو خدائی منصب پر فائز سمجھنا ہندوؤں کا طریقہ ہو تو ہو اسلام کا طریقہ بہرحال نہیں۔ البتہ عورت کو اپنے شوہر کی عزّت واحترام کا یہاں تک حکم ہے کہ اس کا نام لے کر بھی نہ پکارے، اور اس کے کسی بھی جائز حکم کو مسترد نہ کرے، اور اگر شوہر سے عورت کا دِل نہ ملتا ہو، خواہ شوہر کی بدصورتی کی وجہ سے، خواہ اس کی بدخلقی کی وجہ سے، خواہ اس کی بددِینی کی وجہ سے، خواہ کسی اور وجہ سے، تو اس کو خلع لینے کی اجازت ہے۔

آپ اپنے شوہر کے ساتھ الگ گھر لے کر رہیں

س..... میں آپ کا کالم اخبار ''جنگ'' جمعہ ایڈیشن میں پابندی سے پڑھتی ہوں، اور آپ کے جواب سے بے حد متأثر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ میری شادی کو ڈھائی سال ہوگئے ہیں، اس عرصے میں میرے سسرال والوں سے میری معمولی معمولی بات میں نہیں بنتی، ان لوگوں نے مجھے کبھی پیار محبت سے نہیں دیکھا اور میری بیٹی کے ساتھ بھی وہ لوگ بہت تنگ مزاج ہیں، بات بات پر طنز کرنا، کھانے کے لئے جھگڑا کرنا، کاروبار ہمارے یہاں مل کر کرتے ہیں اور تمام محنت میرے شوہر ہی کرتے ہیں، الحمدللہ ہمارے یہاں رزق میں بے حد برکت ہے۔ ڈھائی سال کے عرصے میں، میں کئی بار اپنی والدہ کے یہاں آگئی، اور ان

لوگوں کے کہنے پر کہ اب کوئی جھگڑا نہیں ہوگا، بڑوں کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے والدین کا کہنا مانتے ہوئے میں معافی مانگ کر دوبارہ چلی جاتی۔ تھوڑے عرصے تک ٹھیک رہتا پھر وہی حال۔ اس بار بھی میرے شوہر اور ان کے والد میں معمولی بات پر جھگڑا ہو گیا اور میں مع شوہر اپنی والدہ کے یہاں ہوں۔ میرے شوہر اور میں دونوں چاہتے ہیں کہ ماں باپ کی دُعاؤں اور پیار محبت سے الگ مکان لے لیں، کاروبار سے الگ نہ ہوں، اس لئے کہ ماں باپ کی خدمت بھی ہو، وہ لوگ دوبارہ بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہم کچھ نہیں کہیں گے، جیسے پہلے کہتے تھے۔ آپ بتایئے کہ جب گھر میں روز جھگڑا ہو تو برکت کہاں سے رہے گی؟ آپ ہمیں مشورہ دیں کہ کیا ہم الگ مکان لے لیں؟ ان مسائل کا حل بتایئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اَجر دے گا اور میں تا زندگی دُعا دیتی رہوں گی، میں بے حد دُکھی ہوں۔

ج..... آپ کا خط غور سے پڑھا، ساس، بہو کا تنازع تو ہمیشہ سے پریشان کن رہا ہے اور جہاں تک تجربات کا تعلق ہے اس میں قصور عموماً کسی ایک طرف کا نہیں ہوتا بلکہ دونوں طرف کا ہوتا ہے۔ ساس، بہو کی ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر تنقید کیا کرتی اور ناک بھوں چڑھایا کرتی ہے، اور بہو جو اپنے میکے میں ناز پروردہ ہوتی ہے، ساس کی مشفقانہ نصیحت کو بھی اپنی توہین تصوّر کرتی ہے، یہ دو طرفہ نازک مزاجی مستقل جنگ کا اکھاڑہ بن جاتی ہے۔

آپ کے مسئلے کا حل یہ ہے کہ اگر آپ اتنی ہمت اور حوصلہ رکھتی ہیں کہ اپنی خوش دامن کی ہر بات برداشت کر سکیں، ان کی ہر نازک مزاجی کا خندہ پیشانی سے استقبال کر سکیں اور ان کی کسی بات پر ''ہوں'' کہنا بھی گناہ سمجھیں تو آپ ضرور ان کے پاس دوبارہ چلی جائیں، اور یہ آپ کی دُنیا و آخرت کی سعادت و نیک بختی ہوگی۔ اس ہمت و حوصلے اور صبر و استقلال کے ساتھ اپنے شوہر کے بزرگ والدین کی خدمت کرنا آپ کے مستقبل کو لائقِ رشک بنا دے گا اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ ہر شخص کھلی آنکھوں سے کرے گا۔

اور اگر اتنی ہمت اور حوصلہ آپ اپنے اندر نہیں پاتیں کہ اپنی رائے اور اپنی ''انا'' کو ان کے سامنے یکسر مٹا ڈالیں تو پھر آپ کے حق میں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے شوہر کے ساتھ الگ مکان میں رہا کریں۔ لیکن شوہر کے والدین سے قطع تعلق کی نیت نہ ہونی

چاہئے، بلکہ یہ نیت کرنی چاہئے کہ ہمارے ایک ساتھ رہنے سے والدین کو جو اذیت ہوتی ہے اور ہم سے ان کی جو بے ادبی ہوجاتی ہے، اس سے بچنا مقصود ہے۔ الغرض اپنے کو قصوروار سمجھ کر الگ ہونا چاہئے، والدین کو قصوروار ٹھہرا کر نہیں، اور الگ ہونے کے بعد بھی ان کی مالی و بدنی خدمت کو سعادت سمجھا جائے، اپنے شوہر کے ساتھ میکے میں رہائش اختیار کرنا موزوں نہیں، اس میں شوہر کے والدین کی سبکی ہے۔ ہاں! الگ رہائش اور اپنا کاروبار کرنے میں میکے والوں کا تعاون حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

میں نے آپ کی اُلجھن کے حل کی ساری صورتیں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں، آپ اپنے حالات کے مطابق جس کو چاہیں اختیار کرسکتی ہیں، آپ کی وجہ سے آپ کے شوہر کا اپنے والدین سے رنجیدہ و کبیدہ اور برگشتہ ہونا ان کے لئے بھی وبال کا موجب ہوگا اور آپ کے لئے بھی۔ اس لئے آپ کی ہر ممکن کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کے شوہر کے تعلقات ان کے والدین سے زیادہ سے زیادہ خوشگوار رہیں، اور وہ ان کے زیادہ سے زیادہ اطاعت شعار ہوں، کیونکہ والدین کی خدمت و اطاعت ہی دُنیا و آخرت میں کلیدِ کامیابی ہے۔

کن چیزوں سے نکاح نہیں ٹوٹتا؟

شوہر بیوی کے حقوق نہ ادا کرے تو نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن چاہئے کہ طلاق دے دے

س..... ہمارے ایک عزیز ہیں جو کہ عرصہ ۶ سال سے کسی بیماری کی وجہ سے اپنی بیوی کے حقوق کی طرف توجہ بالکل نہیں دے رہے۔ تقریباً ۶ سال سے زیادہ ہوگئے ہیں، کئی رشتہ دار کہتے ہیں کہ ان کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ ان کی بیوی شرم و حیا کی وجہ سے کچھ نہیں بولتی۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اس بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ کیا وہ میاں بیوی بن کر رہ سکتے ہیں؟

ج..... اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا، لیکن جو شخص بیوی کے حقوق ادا نہیں کرسکتا اس کے لئے اس عفیفہ کو قید رکھنا ظلم ہے، اس لئے اگر بیوی اس شخص سے آزادی چاہتی ہو تو بیوی کے خاندان کے لوگوں کو چاہئے کہ ثالثی کے ذریعہ شوہر سے کہلائیں کہ اگر وہ بیوی کے حقوق

ادا نہیں کر سکتا تو اسے طلاق دے دے۔

شوہر کے پاگل ہونے سے نکاح ختم نہیں ہوتا

س..... میں نے ایک ایسی عاقل و بالغ عورت سے آج سے تقریباً ۳۰ سال پہلے جائز طور پر نکاح کیا جس کا پہلا شوہر اپنا ہوش و حواس کھو چکا تھا، اور وہ عورت بے سہارا تھی۔ اس لئے جب وہ شخص پاگل خانے میں داخل کرا دیا گیا تو میں نے اس عورت کے ساتھ گواہوں کی حاضری میں نکاح کر لیا۔ لیکن اب تیس سال بعد مجھے لوگ طعنہ دیتے ہیں کہ میں نے غلط نکاح کیا ہے اور وہ شخص جو پاگل ہو چکا تھا اب واپس آ گیا ہے۔ آپ حدیث و فقہ کی روشنی میں جواب دیں کہ میرا نکاح جائز تھا یا نہیں؟ آپ کی عین نوازش ہوگی اور سائل کو دلی سکون حاصل ہوگا۔

ج..... محض شوہر کے پاگل ہو جانے سے نکاح نہیں ٹوٹ جاتا، البتہ اگر عورت کی درخواست پر عدالت فسخِ نکاح کا فیصلہ کر دے تو خاص شرائط کے ساتھ فیصلہ صحیح ہو سکتا ہے، اور عورت عدت گزار کر دُوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ آپ نے پاگل کی بیوی سے بطورِ خود جو نکاح کر لیا تھا یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، آپ کو اس سے فوراً علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے اور اس غلط روی پر دونوں کو توبہ بھی کرنی چاہئے، یہ عورت پہلے شوہر کے نکاح میں ہے، اس سے طلاق لینے اور عدت گزارنے کے بعد دُوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

بیوی اگر خاوند کو بھائی کہہ دے تو نکاح نہیں ٹوٹتا

س..... ایک دن میں اور میری بیوی دونوں باتیں کر رہے تھے کہ میری بیوی نے غلطی سے مجھے بھائی کہہ دیا، ہمارا نکاح تو نہیں ٹوٹا؟

ج..... اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

اولاد سے گفتگو میں بیوی کو ''امی'' کہنا

س اکثر لوگوں کی یہ عادت دیکھنے میں آتی ہے جب بچہ اپنے باپ سے کسی چیز کا تقاضا کرتا ہے تو باپ بچے سے کہتا ہے: ''جاؤ بیٹا! امی سے لے لو'' یا یوں بھی کہا جاتا

ہے کہ: ''بیٹے! اپنی اَمی کے پاس جاؤ''، ''بیٹے! اَمی کہاں ہیں؟'' جبکہ بیوی کو ماں کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، تو کیا اس قسم کے الفاظ بولنا دُرست ہے؟

ج.....اس سے بچے کی اَمی مراد ہوتی ہے، اپنی نہیں، اور بیوی کو ''اَمی'' کہنا جائز نہیں، لیکن ایسا کہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

بیوی کو ''بیٹی'' کہہ کر پکارنا

س.....کوئی شوہر اپنی بیوی کو ارادی یا غیر ارادی طور پر بار بار ''بیٹی'' کہہ کر پکارے تو کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا قائم رہتا ہے؟

ج.....اس سے نکاح تو نہیں ٹوٹتا، مگر بڑی لغو حرکت ہے۔

لڑکی کا نکاح کے بعد کسی دُوسرے مرد سے محوِ خواب ہونا

س.....اگر لڑکی نکاح ہونے کے بعد کسی دُوسرے مرد سے محوِ خواب ہو تو کیا اس کا نکاح برقرار رہے گا؟

ج.....عورت کا کسی کے ساتھ منہ کالا کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا، اس لئے نکاح باقی ہے۔

بیوی کا دُودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

س.....ایک شخص کی شادی ہوئی ہے، اس کے دو بچے بھی ہیں، اگر وہ کسی وقت بھی جوش میں آکر اپنی بیگم کا دُودھ منہ میں لے لیتا ہے، دُودھ پیتا نہیں ہے، یا یہ کہ دُودھ ہے ہی نہیں تو اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ آیا اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟ اس شخص کو یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا اس کے نکاح میں کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں؟ اگر نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو گنہگار ہوا یا نہیں؟ براہِ کرم تفصیل سے حل فرمادیں۔

ج بیوی کا دُودھ پینا حرام ہے، مگر اس سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، کیونکہ دُودھ کی وجہ سے جو حرمت پیدا ہوتی ہے، اس کے لئے یہ شرط ہے کہ بچے نے دُودھ دو، ڈھائی سال کی عمر کے اندر پیا ہو، بعد میں پئے ہوئے دُودھ سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

کیا داڑھی کا مذاق اُڑانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

س..... کیا داڑھی کا مذاق اُڑانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

ج..... جی ہاں! داڑھی اسلام کا شعار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ واجبہ ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت اور اسلام کے کسی شعار کا مذاق اُڑانا کفر ہے، اس لئے میاں بیوی میں سے جس نے بھی داڑھی کا مذاق اُڑایا وہ ایمان سے خارج ہوگیا اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا، اس کو لازم ہے کہ اس سے توبہ کرے، اپنے ایمان کی تجدید کرے اور دوبارہ نکاح کرے۔

میاں بیوی کے تین چار ماہ الگ رہنے سے نکاح فاسد نہیں ہوا

س..... ایک لڑکی کا بچپن یعنی ۷ سال کی عمر میں نکاح ہوا تھا، اب اس نکاح کو ہوئے ۱۶ سال گزر چکے ہیں، لڑکی کو بالغ ہوئے بھی ۸-۹ سال ہوگئے ہیں اور لڑکی ابھی تک اپنے خاوند کے گھر نہیں گئی، گھریلو چند وجوہات کی بنا پر ناچاقی ہوگئی تھی جس پر برادری کے بزرگوں نے لڑکی کے ماں باپ کو رضامند کیا کہ لڑکی کو لڑکے کے ساتھ اس کے سسرال بھیج دیں، جب لڑکی کو تیار کر کے لڑکے کے ساتھ بھیجنے لگتے تو لڑکا اور اس کا باپ لڑکی کو چھوڑ کر چلے جاتے، یہ واقعہ تین مرتبہ ہوا جس پر لڑکی نے جانے سے انکار کر دیا۔ لڑکی کے گھر والوں نے دو کونسلروں کے ذریعے نوٹس بھجوائے جس کا لڑکے اور اس کے گھر والوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ہم نے کئی مولانا صاحبان سے معلومات کیں جس پر کچھ مولانا حضرات نے کہا کہ اگر میاں بیوی شریعت کے طور پر تین یا چار ماہ نہ ملیں تو نکاح فاسد ہو جاتا ہے۔

ج..... میاں بیوی کے تین چار مہینے الگ رہنے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، جب تک کہ طلاق نہ دی جائے۔ آپ کے مسئلے میں جب لڑکا اور لڑکی دونوں آباد ہونے کے لئے تیار نہیں تو لڑکے کا فرض ہے کہ وہ اس کو طلاق دے کر الگ کر دے، اس غریب کو بلاوجہ قید نکاح میں رکھنا ناجائز اور گناہ ہے، اور برادری کے بزرگوں کو بھی چاہئے کہ لڑکے کو طلاق دینے پر مجبور کریں۔

میاں بیوی کے علیحدہ رہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا جب تک شوہر طلاق نہ دے

س.....خود بخود نکاح ٹوٹنے یا ختم ہو جانے کی کون کون سی صورتیں ہیں؟ کیا ان صورتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اگر کوئی عورت شوہر سے ایک طویل مدت یعنی ۴-۵ سال یا اس سے بھی زیادہ کے لئے علیحدگی اختیار کئے رکھے؟ شوہر کے سمجھانے بجھانے کے باوجود بھی اس کے گھر نہ آئے، شوہر اس کی کفالت بھی نہ کرے اور اس دوران خط سے بھی رابطہ نہ رہے تو کیا نکاح کو ختم سمجھ لیا جائے گا؟ یا نکاح اب بھی برقرار تصوّر ہوگا؟

ج.....اگر شوہر نے طلاق نہیں دی تو میاں بیوی کے الگ الگ رہنے سے نکاح ختم نہیں ہوتا۔

چار سال غائب رہنے والے شوہر کا نکاح نہیں ٹوٹا

س.....میرے بڑے بھائی کو لاپتہ ہوئے تقریباً چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے، جس کی وجہ سے ہم کافی پریشان ہیں، جبکہ بھابھی چار سال سے میکے میں ہیں، کیا ان چار سالوں میں نکاح ٹوٹ گیا ہے؟ اور کیا میری بھابھی دُوسرا نکاح کر سکتی ہیں؟

ج.....اس سے نکاح نہیں ٹوٹا، نہ آپ کی بھابھی دُوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ عورت مسلمان عدالت سے رُجوع کرے، اپنے نکاح کا اور شوہر کی گمشدگی کا ثبوت شہادت سے پیش کرے، عدالت اس کو چار سال تک انتظار کرنے کی مہلت دے، اور اس عرصے میں عدالت اس کے شوہر کی تلاش کرائے، اگر اس عرصے میں اس کے شوہر کا پتہ نہ چل سکے تو عدالت اس کی موت کا فیصلہ کر دے گی۔ اس فیصلے کے بعد عورت اپنے شوہر کی وفات کی عدّت (۱۳۰ دن) گزارے، عدّت ختم ہونے کے بعد عورت دُوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

نوٹ:.....عدالت اگر محسوس کرے کہ چار سال مزید انتظار کرنے کی ضرورت نہیں، تو اس سے کم مدّت بھی مقرر کر سکتی ہے (یا حالات کے پیشِ نظر بغیر مزید انتظار کے بھی شوہر کی موت کا فیصلہ کر سکتی ہے)، بہرحال جب تک عدالت اس کے شوہر کی موت کا فیصلہ نہیں کر دیتی، اور اس فیصلے کے بعد عورت ۱۳۰ دن کی عدّت نہیں گزار لیتی تب تک دُوسری

جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔

اپنے شوہر کو قصداً بھائی کہنے سے نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا

س..... کوئی شادی شدہ لڑکی، جس کے دو بچے بھی ہیں، اپنے شوہر کو سب کچھ جانتے ہوئے بھی اگر ''بھائی'' کہے اور یہ کہے کہ: ''میں طلاق چاہتی ہوں، اس سے میرا کوئی رشتہ نہیں ہے''، تو کیا نکاح باقی رہے گا؟ جبکہ لڑکی کسی بھی صورت میں اپنے سسرال جانے کو تیار نہیں ہے۔

ج..... لڑکی کے ان الفاظ سے تو طلاق نہیں ہوگی، جب تک کہ شوہر اس کو طلاق نہ دے، اگر وہ اپنے شوہر کے یہاں نہیں جانا چاہتی تو خلع لے سکتی ہے۔

شادی کے متفرق مسائل

لڑکی والوں سے دُولہا کے جوڑے کے نام پر پیسے لینا

س..... فلاں علاقے سے جن لوگوں کا تعلق رہا ہے ان کے ہاں شادی پر ایک رسم (شرط) یہ ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں سے دُولہا کے جوڑے کے نام پر دو چار یا دس بیس ہزار روپے نقد لیتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ میں نے سنا ہے کہ حرام ہے۔

ج..... شریعت نے نکاح کی مد میں عورت کا خرچہ شوہر کے ذمہ لازم کیا ہے، لڑکی یا لڑکی والوں پر شوہر کے لئے کوئی چیز بھی لازم نہیں، اگر کوئی اپنی خواہش سے ہدیہ یا تحفہ ایک دُوسرے کو دیتا ہے تو اس سے منع نہیں کیا۔ آپ نے جس رقم کا ذکر کیا ہے وہ ہدیہ یا تحفہ تو ہے نہیں، بلکہ بقول آپ کے شادی کی شرط ہے، اس لئے اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ ایسی غیر شرعی رسمیں مختلف معاشروں میں مختلف ہیں، مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان تمام غیر شرعی رُسوم کو ختم کردیں۔

شادی میں ہندوانہ رُسوم جائز نہیں

س..... سالہا سال سے شادی بیاہ کے مواقع پر ایک دو نہیں بلکہ سیکڑوں ہندوانہ

رسمیں نبھائی جاتی ہیں، انہی رسموں میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ لڑکی والے یہ جانتے ہوئے بھی کہ مرد کو سونا پہننا حرام ہے، شادی پر سونے کی انگوٹھی لڑکے کو دیتے ہیں اور دُولہا کو وہ انگوٹھی پہننا ضروری ہوتی ہے، کیونکہ مرد کے ہاتھ کی اُنگلی میں صرف چاندی کی انگوٹھی اس بات کی نشانی سمجھی جاتی ہے کہ اس شخص کی منگنی ہوچکی ہے، اور شادی کے بعد یہ بتانے کے لئے کہ اب شادی بھی ہوچکی ہے دُولہا سونے کی انگوٹھی پہنے رہتا ہے۔ اس کے علاوہ دُولہا کے ہاتھوں میں مہندی بھی لگائی جاتی ہے۔ نصیحت کرنے پر جواب یہ ملتا ہے کہ: ''خوشی میں سب کچھ جائز ہوتا ہے!'' کیا واقعی خوشی میں سب جائز ہوتا ہے؟

ج..... شادی کی یہ ہندوانہ رسمیں جائز نہیں، بلکہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہیں۔ اور ''خوشی میں سب کچھ جائز ہے'' کا نظریہ تو بہت ہی جاہلانہ ہے، قطعی حرام کو حلال اور جائز کہنے سے کفر کا اندیشہ ہے۔ گویا شیطان صرف ہماری گنہگاری پر راضی نہیں بلکہ اس کی خواہش یہ ہے کہ مسلمان، گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھیں، دِین کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہ جانیں، تاکہ صرف گنہگار نہیں بلکہ کافر ہوکر مریں۔ مرد کو سونا پہننا اور مہندی لگانا نہ خوشی میں جائز ہے نہ غمی میں۔ ہم لوگ شادی بیاہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے اَحکام کو بڑی جرأت سے توڑتے ہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ ایسی شادی آخرکار خانہ بربادی بن جاتی ہے۔

عورت پر رُخصتی کے وقت قرآن کا سایہ کرنا

س..... آج کل اس اسلامی معاشرے میں چند نہایت ہی غلط اور ہندوانہ رسمیں موجود ہیں، افسوس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب کسی رسم کو اَجر وثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ مثلاً: لڑکی کی رُخصتی کے وقت اس کے سر پر قرآن کا سایہ کیا جاتا ہے، حالانکہ اس قرآن کے نیچے ہی لڑکی (دُلہن) ایسی حالت میں ہوتی ہے جو قرآنی آیات کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور پامالی کرتی ہے۔ یعنی بناؤ سنگھار کرکے غیر محرموں کی نظر کی زینت بن کر کیمرے کی تصویر بن رہی ہوتی ہے۔ اگر لڑکی کہتی ہے کہ یوں دُرست نہیں بلکہ باپردہ ہونا لازم ہے

جو کہ اسی قرآن میں تحریر ہے جس کا سایہ کیا جاتا ہے، تو اسے قدامت پسند کہا جاتا ہے۔ اور اگر کہا جاتا ہے کہ پھر قرآن کا سایہ نہ کرو، تو اسے گمراہ کہا جاتا ہے۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ دُلہنوں کا یوں قرآن کے سایہ میں رُخصت ہونا، غیر محرَموں کے سامنے کیسا ہے؟ قرآن کیا اسی لئے صرف نازل ہوا تھا کہ اس کا سایہ کریں، چاہے اپنے اعمال سے ان آیات کو اپنے قدموں تلے روندیں؟

ج..... دُلہن پر قرآنِ کریم کا سایہ کرنا محض ایک رسم ہے، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، اور دُلہن کو سجا کر نامحرَموں کو دِکھانا حرام ہے، اور نامحرَموں کی محفل میں اس پر قرآنِ کریم کا سایہ کرنا قرآنِ کریم کے اَحکام کو پامال کرنا ہے، جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔

حاملہ عورت سے صحبت کرنا

س..... کیا ایک مرد اپنی بیوی سے جب وہ حاملہ ہو، صحبت کرسکتا ہے؟

ج..... شرعاً جائز ہے، لیکن بعض صورتوں میں طبّی طور پر مضر ہوتی ہے، اس کے لئے حکیم، ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جائے۔

شوہر کی موت کے بعد لڑکی پر سسرال والوں کا کوئی حق نہیں

س..... ہمارے ہاں یہ رواج چلا آرہا ہے کہ عموماً شادی سے ایک دو سال پہلے نکاح پڑھ لیتے ہیں، اب سلسلہ یہ ہے کہ کیا اس عرصے کے دوران شوہر کا انتقال ہوجائے تو اب لڑکی آزاد ہوجائے گی اور جس جگہ بھی چاہے شادی کرسکتی ہے؟ حالانکہ لڑکے کے والدین اس کو پسند نہیں کرتے بلکہ ان کے ہاں دُوسرا بیٹا بھی ہے، ان کے والدین چاہتے ہیں کہ لڑکی کی شادی دُوسرے بیٹے سے کرائی جائے، کیا شوہر کے مرنے کے بعد لڑکی پر کچھ پابندیاں عائد ہوتی ہیں یا نہیں؟

ج..... شوہر کے انتقال کے بعد لڑکی کے ذمہ شوہر کی موت کی عدّت (ایک سو تیس دن) واجب ہے، عدّت کے بعد لڑکی خود مختار ہے کہ وہ عدّت کے بعد جہاں چاہے اپنا عقد کرے، سسرال والوں کا اس پر کوئی حق نہیں۔ اگر وہ خود دُوسرے بھائی سے شادی پر

راضی ہوتو اس کا نکاح ہوسکتا ہے، مگر سسرال والے مجبور نہیں کر سکتے۔

کیا بیوی اپنے شوہر کا جھوٹا کھا پی سکتی ہے؟

س.....کیا اسلام کے قانون کی رُو سے ایک بیوی اپنے شوہر کا جھوٹا دُودھ پی سکتی ہے یا اور کوئی دُوسری اشیاء کھا سکتی ہے؟

ج.....ضرور کھا پی سکتی ہے۔

حمل کے دوران نکاح کا حکم

س.....میری دوست کے شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، اس کے دو ماہ کا حمل تھا، آیا اس کو طلاق ہوگئی؟ اگر اس نے عدّت کے دن پورے کر لئے تو وہ حمل کے دوران نکاح کر سکتی ہے؟ جبکہ اس کا کوئی قریبی عزیز نہیں جو اس کو رکھ سکے، اس کا نکاح جائز ہے کہ نہیں؟

ج.....حمل کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور ایسی عورت کی عدّت وضعِ حمل ہے، بچے کی ولادت تک وہ عدّت میں ہے، دُوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی۔ ولادت کے بعد دُوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، عدّت کے دوران اس کا نان نفقہ طلاق دہندہ کے ذمہ ہے۔

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

س.....اسلام میں طلاق دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ یعنی طلاق کس طرح دی جاتی ہے؟

ج.....طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

۱:.....ایک یہ کہ بیوی ماہواری سے پاک ہو تو اس سے جنسی تعلق قائم کئے بغیر

ایک ''رجعی طلاق'' دے، اور پھر اس سے رُجوع نہ کرے، یہاں تک کہ اس کی عدّت گزر جائے، اس صورت میں عدّت کے اندر اندر رُجوع کرنے کی گنجائش ہوگی، اور عدّت کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکے گا۔ یہ طریقہ سب سے بہتر ہے۔

۲:..... دُوسرا طریقہ یہ کہ الگ الگ تین طہروں میں تین طلاق دے، یہ صورت زیادہ بہتر نہیں، اور بغیر شرعی حلالہ کے آئندہ نکاح نہیں ہوسکے گا۔

۳:..... تیسری صورت ''طلاقِ بدعت'' کی ہے، جس کی کئی صورتیں ہیں، مثلاً یہ کہ بیوی کو ماہواری کی حالت میں طلاق دے یا ایسے طہر میں طلاق دے جس میں صحبت کرچکا ہو، یا ایک ہی لفظ سے، یا ایک ہی مجلس میں، یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے ڈالے، یہ ''طلاقِ بدعت'' کہلاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس طریقے سے طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے، مگر طلاق واقع ہوجاتی ہے، اگر ایک دی تو ایک واقع ہوئی، اگر دو طلاقیں دیں تو دو واقع ہوئیں، اور اگر اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہوگئیں، خواہ ایک لفظ میں دی ہو، یا ایک مجلس میں، یا ایک طہر میں۔

رُخصتی سے قبل ایک طلاق کا حکم

س..... کسی لڑکی کا نکاح ہوا ہو لیکن رُخصتی نہ ہوئی ہو، اگر لڑکا لڑکی کو صرف ایک بار کہہ دے ''طلاق دی'' اس بات کو چار ماہ سے زائد عرصہ ہوچکا ہو تو کیا طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟

ج..... ایسی حالت میں ایک دفعہ طلاق دینے سے ''طلاقِ بائن'' واقع ہوجاتی ہے، اور ایسی عورت کے لئے طلاق کی عدّت بھی نہیں، وہ لڑکی بلاتوقف دُوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے، اور فریقین کی رضامندی سے طلاق دینے والے سے بھی دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

طلاقِ رجعی کی تعریف

س..... اسلام میں ''طلاقِ رجعی'' کی تعریف کی کیا صورت اور کیا حکم ہے؟

ج ''رجعی طلاق'' یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ صاف لفظوں

میں طلاق دے دے اور اس کے ساتھ کوئی اور لفظ استعمال نہ کرے، جس کا مفہوم یہ ہو کہ وہ فوری طور پر نکاح کو ختم کر رہا ہے۔

''رجعی طلاق'' کا حکم یہ ہے کہ عدت کے پورا ہونے تک بیوی بدستور شوہر کے نکاح میں رہتی ہے اور شوہر کو یہ حق رہتا ہے کہ وہ عدت کے اندر جب چاہے بیوی سے رُجوع کر سکتا ہے۔ اور ''رُجوع'' کا مطلب یہ ہے کہ یا تو زبان سے کہہ دے کہ میں نے طلاق واپس لے لی یا بیوی کو ہاتھ لگا دے، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر عدت گزر گئی اور اس نے اپنے قول یا فعل سے رُجوع نہیں کیا تو اَب دونوں میاں بیوی نہیں رہے، عورت دُوسری جگہ اپنا عقد کر سکتی ہے، اور اگر ان دونوں کے درمیان مصالحت ہو جائے تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ اور ''رُجوع'' کے بعد اگرچہ طلاق کا اثر ختم ہو جاتا ہے، لیکن جو طلاقیں دے چکا ہے وہ چونکہ اس نے استعمال کر لیں لہٰذا اب اس کو صرف باقی ماندہ طلاقوں کا اختیار ہوگا۔ کیونکہ شوہر کو کل تین طلاقوں کا اختیار دیا گیا، اگر اس نے ایک ''رجعی طلاق'' دے دی تو اَب پیچھے اس کے پاس دو رہ گئیں، اور اگر دو ''رجعی طلاقیں'' دی تھیں تو اَب اس کے پاس صرف ایک طلاق باقی رہی۔ اب اگر یہ شخص اپنی بیوی کو کسی وقت ایک طلاق دے دے گا تو بیوی حرام ہو جائے گی اور بغیر شرعی حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکے گا۔

رجعی طلاق میں کب تک رُجوع کر سکتا ہے؟ اور رُجوع کا کیا طریقہ ہے؟

س..... رجعی طلاق میں رُجوع کرنے کی میعاد ایک ماہ ہے یا زیادہ؟ رُجوع کرنے سے مراد وظیفۂ زوجیت ادا کرنا ضروری ہے؟ اگر دونوں میں سے ایک یا دونوں اس قابل نہ ہوں تو کس طرح رُجوع کیا جائے؟

ج..... رجعی طلاق میں ''عدت'' کے اندر رُجوع کر سکتا ہے اور ''عدت'' کے لحاظ سے مطلقہ عورتوں کی تین قسمیں ہیں:

۱: حاملہ، اس کی عدت وضعِ حمل ہے۔ بچے، بچی کی پیدائش سے اس کی عدت ختم ہو جائے گی، خواہ بچے کی پیدائش جلدی ہو جائے یا دیر سے۔

۲:..... دُوسری قسم وہ عورت جس کو ''اَیام'' آتے ہوں، اس کی عدّت تین حیض ہیں، جب طلاق کے بعد وہ تیسری مرتبہ پاک ہوجائے گی تو اس کی عدّت ختم ہوجائے گی۔

۳:..... تیسری قسم ان عورتوں کی ہے جو نہ حاملہ ہوں اور نہ ان کو اَیام آتے ہوں، ان کی ''عدّت'' تین ماہ ہے۔

رجعی طلاق میں اگر مرد اپنی بیوی سے رُجوع کرنا چاہے تو زبان سے کہہ دے کہ میں نے رُجوع کرلیا، بس رُجوع ہوجائے گا۔ اور اگر زبان سے کچھ نہ کہا مگر میاں بیوی کا تعلق قائم کرلیا یا خواہش و رغبت سے اس کو ہاتھ لگایا تب بھی رُجوع ہوجائے گا۔

کیا طلاق کے بعد میاں بیوی اجنبی ہوجاتے ہیں؟

س..... ہمارے ایک دوست نے ۲۲ ماہ قبل ایک طلاق دی تھی، اس کے دو ماہ بعد اس کی بیوی نے پردہ کرنا شروع کردیا، پھر ان کی بیوی نے یہ کہا کہ طلاق ہوگئی، کیا یہ دُرست ہے؟

ج..... ایک طلاق دینے سے ایک طلاقِ رجعی واقع ہوجاتی ہے، عدّت کے اندر اندر شوہر رُجوع کرسکتا ہے، اور بغیر تجدید نکاح کے میاں بیوی کا تعلق بحال ہوسکتا ہے، اور عدّت (جو کہ تین حیض ہے) گزرنے کے بعد نکاح ختم ہوجاتا ہے اور دونوں اجنبی بن جاتے ہیں، چونکہ دو مہینے میں عدّت پوری ہوسکتی ہے اس لئے اگر شوہر نے رُجوع نہیں کیا تھا اور عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ان دو مہینوں میں وہ تین مرتبہ حیض سے فارغ ہوچکی ہے تو عورت کا دعویٰ لائقِ تسلیم ہے، اور دو مہینے کے بعد عورت کا پردہ کرنا بالکل صحیح تھا، اگر دونوں فریق رضامند ہوں تو دوبارہ نکاح اب بھی ہوسکتا ہے۔

ایک یا دو طلاق دینے سے مصالحت کی گنجائش رہتی ہے

س ہم سنتے آئے ہیں کہ جب تک تین دفعہ طلاق نہیں دی جاتی، واقع نہیں ہوتی، مگر آپ نے دو دفعہ کو مکمل طلاق قرار دے دیا، کس طرح؟

ج طلاق تو ایک بھی واقع ہوجاتی ہے، مگر ایک یا دو طلاق کے بعد رُجوع کی گنجائش ہوتی ہے، تین طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اس لئے عوام کا یہ سمجھنا

کہ طلاق ہوتی ہی نہیں، جب تک کہ تین مرتبہ نہ دی جائے، بالکل غلط ہے۔ تین طلاق بیک وقت دینا جائز نہیں اور اگر کوئی دے ڈالے تو مصالحت کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔

نوٹ:..... رُجوع کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں، یا تو زبان سے کہہ دے کہ میں نے طلاق سے رُجوع کیا، یا میاں بیوی کے تعلقات قائم کرلیں۔ اس کے علاوہ بوس وکنار سے بھی رُجوع ثابت ہو جاتا ہے، اسی لئے طلاقِ رجعی میں دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی، جب تک عورت کی عدّت ختم نہ ہو جائے۔

زبانی طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے

س..... میرے بہنوئی صاحب جو کہ ہمارے ساتھ ہی رہتے ہیں، انہوں نے ایک دن غصّے میں آکر میری بہن کو دو بار زبانی طلاق دی، آپ سے گزارش ہے کہ کیا اسلام کی رُو سے طلاق ہوگئی ہے کہ نہیں؟

ج..... زبانی طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے، لہٰذا آپ کی بہن کو دو طلاقیں ہوگئی ہیں، عدّت کے اندر رُجوع کرسکتے ہیں اور عدّت کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ آئندہ اگر ایک طلاق اور دیں گے تو طلاقِ مغلّظہ ہو جائے گی اور بغیر حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

طلاقِ بائن کی تعریف

س..... طلاقِ بائن کی تعریف کیا ہے؟ اگر تین مرتبہ یا اس سے زائد مرتبہ کہا جائے کہ: ''تم سے میرا کوئی تعلق نہیں'' یا ''میں نے تم کو آزاد کردیا ہے'' تو کیا دوبارہ اسی عورت سے نکاح ہوسکتا ہے؟

ج..... طلاق کی تین قسمیں ہیں: ''طلاقِ رجعی''، ''طلاقِ بائن'' اور ''طلاقِ مغلظہ''۔

''طلاقِ رجعی'' یہ ہے کہ صاف اور صریح لفظوں میں ایک یا دو طلاق دی جائے، اس کا حکم یہ ہے کہ ایسی طلاق میں عدّت پوری ہونے تک نکاح باقی رہتا ہے، اور شوہر کو اختیار ہے کہ عدّت ختم ہونے سے پہلے بیوی سے رُجوع کرلے، اگر اس نے عدّت کے اندر رُجوع کرلیا تو نکاح بحال رہے گا اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہ ہوگی، اور اگر اس نے

عدّت کے اندر رُجوع نہ کیا تو طلاق مؤثر ہوجائے گی اور نکاح ختم ہوجائے گا، اگر دونوں چاہیں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ لیکن جتنی طلاقیں وہ استعمال کرچکا ہے وہ ختم ہوگئیں، آئندہ اس کو تین میں سے صرف باقی ماندہ طلاقوں کا اختیار ہوگا، مثلاً: اگر ایک طلاق دی تھی اور اس سے رُجوع کرلیا تھا تو اَب اس کے پاس صرف دو طلاقیں باقی رہ گئیں، اور اگر دو طلاقیں دے کر رُجوع کرلیا تھا تو اَب صرف ایک باقی رہ گئی، اب اگر ایک طلاق دے دی تو بیوی تین طلاق کے ساتھ حرام ہوجائے گی۔

''طلاقِ بائن'' یہ ہے کہ گول مول الفاظ (یعنی کنایہ کے الفاظ) میں طلاق دی ہو یا طلاق کے ساتھ کوئی ایسی صفت ذکر کی جائے جس سے اس کی سختی کا اظہار ہو، مثلاً یوں کہے کہ: ''تجھ کو سخت طلاق'' یا ''لمبی چوڑی طلاق''۔ طلاقِ بائن کا حکم یہ ہے کہ بیوی فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے اور شوہر کو رُجوع کا حق نہیں رہتا، البتہ عدّت کے اندر بھی اور عدّت ختم ہونے کے بعد بھی دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

''طلاقِ مغلّظہ'' یہ ہے کہ تین طلاق دے دے، اس صورت میں بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوجائے گی اور بغیر شرعی حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

شوہر کا یہ کہنا کہ ''میرا تم سے کوئی تعلق نہیں'' یہ طلاقِ کنایہ ہے، اس سے ایک طلاقِ بائن واقع ہوجائے گی، اور دُوسری اور تیسری دفعہ کہنا لغو ہوگا، اور ''میں نے تم کو آزاد کردیا'' کے الفاظ اُردو محاورے میں صریح طلاق کے ہیں، اس لئے یہ الفاظ اگر ایک یا دو بار کہے تو ''طلاقِ رجعی'' ہوگی اور اگر تین بار کہے تو ''طلاقِ مغلّظہ'' ہوگی۔

اگر کسی نے کہا: ''تم اپنی ماں کے گھر چلی جاؤ، میں تم کو طلاق لکھ کر بھجواؤں گا'' تو کیا اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی؟

س... کیا بار بار شوہر کے یہ کہنے سے کہ: ''تم اپنی ماں کے گھر چلی جاؤ، میں تم کو طلاق لکھ کر بھجواؤں گا'' طلاق کا لفظ منہ سے ادا کر کے کہتے ہیں یعنی ''تم چلی جاؤ تو میں تم کو طلاق لکھ کر بھجواؤں گا'' کیا طلاق ہوگئی؟

ج.....اگر شوہر طلاق کی نیت سے یہ کہے کہ: ''تم اپنی ماں کے گھر چلی جاؤ'' تو اس سے طلاقِ بائن واقع ہو جاتی ہے، اس کے بعد بغیر تجدیدِ نکاح کے دوبارہ میاں بیوی کا تعلق رکھنا جائز نہیں رہتا۔ آپ کے شوہر نے جو الفاظ کہے ہیں ان سے طلاقِ بائن واقع ہوگئی۔

''میں آزاد کرتا ہوں'' صریح طلاق کے الفاظ ہیں

س.....آج سے تقریباً دو سال قبل ہم میاں بیوی میں کچھ اختلاف ہو گیا تھا اور میں اپنے میکے پنڈی چلی گئی، وہاں میرے شوہر نے میرے والد کے پاس ایک خط لکھا جس میں ان کے الفاظ یہ تھے: ''میں نے سوچا ہے کہ آج سے آپ کی بیٹی کو آزاد کرتا ہوں اور یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ بچار اور ہوش وحواس میں کیا ہے۔'' اس کے بعد جب میں نے ان سے ملنا چاہا تو انہوں نے کہلوا دیا کہ آپ اب میرے لئے نامحرم ہیں اور ملنا نہیں چاہتا۔ پھر خاندان کے بزرگوں نے انہیں سمجھانا چاہا تو انہوں نے کہہ دیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، لیکن پھر سب لوگوں کے سمجھانے پر وہ کچھ سمجھ گئے اور ان ہی بزرگوں میں سے ایک مولوی صاحب نے میرے شوہر کو کہا کہ کیونکہ تم نے طلاق کے الفاظ استعمال نہیں کئے ہیں، لہٰذا تم رُجوع کر سکتے ہو، جب سے اب تک ہم اکٹھے رہ رہے ہیں، اور ہماری چند ماہ کی ایک بچی بھی ہے۔

ج.....اُردو محاورے میں ''آزاد کرتا ہوں'' کے الفاظ صریح طلاق کے الفاظ ہیں، اس لئے مولوی صاحب کا یہ کہنا تو غلط ہے کہ طلاق کے الفاظ استعمال نہیں کئے، البتہ چونکہ یہ لفظ صرف ایک بار استعمال کیا اس لئے ایک طلاق واقع ہوئی۔ اور شوہر کا یہ کہنا کہ: ''اب آپ نامحرم ہیں'' اس بات کا قرینہ ہے کہ اس نے طلاقِ بائن مراد لی تھی، اس لئے نکاح دوبارہ ہونا چاہئے تھا، بہر حال بے علمی میں جو غلطی ہو چکی اس کی تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگئے اور فوراً دوبارہ نکاح کر لیں۔

تین طلاقیں دینے والا اب کیا کرے؟

س ایسے کسی مسئلے کی نشاندہی فرمائیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا گیا ہو کہ میں نے اپنی بیوی کو تیسری مرتبہ طلاق دے دی ہے، اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ مہربانی فرما کر حدیثِ مبارکہ مع ضروری حوالہ جات و روایات تحریر فرمائیں۔ واضح رہے کہ میرا استفسار اکٹھی، یکبارگی یا بیک مجلس تین یا زیادہ طلاقوں کے بارے میں نہیں ہے۔

ج..... امام بخاری رحمہ اللہ نے "باب من اجاز طلاق الثلاث" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے رفاعہ قرظی کی بیوی کا واقعہ نقل کیا ہے، کہ رفاعہ نے اسے تین طلاقیں دے دی تھیں، اس نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ وہ عورت سے صحبت پر قادر نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ (اس نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ نہیں ہوگا، یہاں تک کہ دُوسرے شوہر سے صحبت نہ کرو:

"حدثنا سعيد بن عفير قال: حدثني الليث، حدثني عقيل عن ابن شهاب قال: أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة أخبرته أن امرأة رفاعة القرظي جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله! ان رفاعة القرظي طلقني فبت طلاقي واني نكحت بعده عبدالرحمٰن بن الزبير القرظي وانما معه مثل الهدبة، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لعلك تريدين أن ترجعي الى رفاعة، لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته." (صحیح بخاری ج:۲ ص:۷۹۱)

اسی قسم کا ایک واقعہ فاطمہ بنت قیس کا بھی صحیح مسلم وغیرہ میں مروی ہے کہ ان کے شوہر نے تیسری طلاق دے دی تھی۔

تین طلاق کے بعد رُجوع کا مسئلہ

س..... ایک وقت میں تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں ہو جاتی ہیں، اور پھر سوائے حلالہ کے رُجوع کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی، یہ حنفیہ کا مسلک ہے۔ لیکن اہلحدیث حضرات کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابورکانہ نے اُمِّ رکانہ کو تین طلاقیں دیں، جب آپ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ان کو رُجوع کی اجازت دے دی۔

ج..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ تین طلاقیں خواہ ایک لفظ میں دی گئی ہوں یا ایک مجلس میں، وہ تین ہی ہوتی ہیں۔ ابورکانہ کا جو واقعہ آپ نے نقل کیا ہے اس میں بڑا اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ انہوں نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں، بلکہ ''طلاقِ البتہ'' دی تھی۔ بہرحال جب دُوسری احادیث میں وضاحت موجود ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ بھی اس پر متفق ہیں تو اس میں اختلاف کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اہلحدیث حضرات کا فتویٰ صحیح نہیں، ان کو غلط فہمی ہوئی ہے، اس لئے جو شخص شریعت کے حلال وحرام کی پابندی کرنا چاہتا ہو اس کو اہلحدیث کے اس فتویٰ پر عمل کرنا حلال نہیں۔

حلالہ شرعی کی تشریح

س..... کیا حلالہ جائز ہے یا ناجائز؟ قرآن پاک وحدیث کی رُو سے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ میری والدہ کو میرے والد صاحب نے سوچ سمجھ کر ۳ بار لفظ ''طلاق'' دہرا کر طلاق دی، اور پھر حلالہ کر کے عدت گزرنے کے بعد نکاح کروالیا۔ حلالہ کچھ اس طرح کیا کہ ایک شخص کو پوری تفصیل سے آگاہ کر کے نکاح کے بعد طلاق دینے پر آمادہ کیا، اس شخص نے نکاح کے دن بغیر ہم بستری کے اسی وقت دروازے کے قریب والدہ کے سامنے کھڑے ہو کر ۳ بار طلاق دے دی اور پھر عدت گزرنے کے بعد ہمارے والد نے ہماری ماں سے دوبارہ نکاح کروالیا اور ایک ساتھ رہنے لگے۔ یہ حلالہ صحیح ہوا یا غلط؟ اس کی روشنی

میں والدہ صاحبہ سے دوبارہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

ج..... قرآنِ کریم میں ارشاد ہے کہ اگر شوہر بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں رہتی یہاں تک کہ وہ عورت (عدّت کے بعد) دُوسرے شوہر سے نکاح (صحیح) کرے، (اور نکاح کے بعد دُوسرا شوہر اس سے صحبت کرے، پھر مرجائے یا اَز خود طلاق دے دے اور اس کی عدّت گزر جائے، تب یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی، اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا)، یہ ہے حلالہ شرعی۔

تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر نکاح کر دینا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا، یہ شرط باطل ہے، اور حدیث میں ایسا حلالہ کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ تاہم ملعون ہونے کے باوجود اگر دُوسرا شوہر صحبت کے بعد طلاق دے دے تو عدّت کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوجائے گی۔

اور اگر وہ صحبت کئے بغیر طلاق دے دے (جیسا کہ آپ نے اپنی والدہ کا قصہ لکھا ہے) تو عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

اور اگر دُوسرے مرد سے نکاح کرتے وقت یہ نہیں کہا گیا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا، لیکن اس شخص کا اپنا خیال ہے کہ وہ اس عورت کو صحبت کے بعد فارغ کر دے گا تو یہ صورت موجبِ لعنت نہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی نیت یہ ہو کہ وہ دُوسرے شوہر سے طلاق حاصل کر کے پہلے شوہر کے گھر میں آباد ہونے کے لائق ہوجائے گی، تب بھی گناہ نہیں۔

کیا مطلقہ، بچوں کی خاطر اسی گھر میں رہ سکتی ہے؟

س..... میری ایک سہیلی ہے، اس کے شوہر نے ایک دن غصے میں ایک تحریر لکھی، لیکن وہ بیوی کو نہیں دی بلکہ ان کے پاس ہی رہی، لیکن بیوی کی نظر اس پر پڑ گئی، اور اس نے وہ تحریر پڑھ لی، اب آپ بتائیں کہ طلاق ہوئی کہ نہیں؟ تحریر یہ ہے: ''میں نے تین طلاق دیں قبول کریں'' اگر طلاق ہو جاتی ہے اور میاں بیوی آپس میں ازدواجی تعلق نہ رکھیں لیکن

دُنیااور بچوں کی وجہ سے ایک ہی جگہ رہیں تو یہ ممکن ہے یانہیں؟ کیونکہ بچوں کے پاس ویسے بھی کوئی اور رشتہ دار خاتون کی ضرورت ہوگی تو اس حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج..... شوہر نے جب اپنی بیوی کے نام یہ تحریر لکھ دی تو تین طلاقیں واقع ہوگئیں، خواہ وہ پرچہ بیوی کو دیا ہو یا نہ دیا ہو، اب ان دونوں کی حیثیت اجنبی مرد وعورت کی ہے، عورت اپنے بچوں کے پاس تو رہ سکتی ہے مگر اس کی کیا ضمانت ہے کہ شیطان دونوں کو بہکا کر گناہ میں مبتلا نہیں کردے گا...؟ اس لئے دونوں کو الگ رہنا چاہئے۔

کیا تین طلاق کے بعد بچوں کی خاطر اسی گھر میں عورت رہ سکتی ہے؟

س..... مجھے شوہر نے طلاق دے دی ہے، جو اس طرح ہوئی کہ ایک دن گھریلو معاملے پر جھگڑا ہوا، انہوں نے مجھے مارا، پھر بلند آواز سے چیختے ہوئے کہا: ''میں نے تجھے طلاق دی، نکل جا میرے گھر سے۔'' محلے کے لوگ شور سن کر جمع ہوگئے تھے، انہیں سمجھانے لگے، مگر وہ نہیں مانے، پھر کہا: ''تجھے طلاق دی''۔ طلاق کے الفاظ اسی طرح دونوں بار تین مرتبہ سے بھی زیادہ دفعہ کہے۔ محلے والوں کے کہنے پر میں نے سارے حالات دارالعلوم لکھ کر بھیجے، جنھوں نے کہہ دیا کہ طلاق ہوگئی۔ میں اس واقعے کے بعد کئی ماہ تک وہیں الگ کمرے میں رہی، پھر جب مرد کی نیت خراب دیکھی تو وہاں سے اپنے عزیز کے گھر پنجاب چلی گئی۔ اور دو مہینے عدّت گزارنے کے بعد آئی تو وہ یہ کہہ کر کہ میرے سے کوئی واسطہ نہیں رہے گا، بچوں کی خاطر چل کر رہ۔ میں بچوں کی ممتا میں مجبور ہوکر چلی گئی، کچھ دن تو وہ ٹھیک رہا پھر اس کا ارادہ بدلنے لگا، وہ کسی مولوی صاحب سے لکھوا کر بھی لایا کہ طلاق نہیں ہوئی، مگر میں نہیں مانی اور اس سے صاف کہہ دیا کہ میں اپنی عاقبت خراب نہیں کروں گی، تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پر وہ مختلف بہانوں سے جھگڑے کرنے لگا، ایک دن تنگ آکر میں نے اپنی جان ہی ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا، مگر بچ گئی۔ میں سخت مصیبت میں ہوں، محلے والوں کو طلاق کا پتا ہے، ان کے سامنے ہوئی، میں نے ان لوگوں سے کہہ رکھا ہے کہ بچوں کی

خاطر رہ رہی ہوں، ان کے باپ سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے، میرے بچے بڑے ہیں، لیکن مذہب سے ناواقف ہیں۔ ان کا باپ ان کو ورغلاتا ہے، خدا کے خوف سے ڈرتی ہوں لہٰذا مجھے آپ بتائیں کہ تین مرتبہ کہنے سے طلاق ہو جاتی ہے؟ میرے ایک عزیز کہتے ہیں کہ غصے میں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی۔ مرد بھی اب اسی طرح کی باتیں کرتا ہے کہ میں نے دِل سے نہیں کہا تھا، اور مجھے گمراہ کرتا ہے۔ ایک رشتہ دار نے کہا شریف عورتیں مر کر گھر سے نکلتی ہیں۔ میں آپ سے خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں، تفصیل سے بتائیں اللہ آپ کو اس کی جزا دے گا۔ میں خدا کی خوشنودی اور آخرت کی اچھائی چاہتی ہوں، میں مرنا گوارا کرلوں گی لیکن گناہ اور حرام کاری کی زندگی بسر نہیں کروں گی۔

ج..... آپ کو پکی طلاق ہو چکی ہے، اس شخص کا آپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا، اگر آپ کو عزّت وآبرو کا خطرہ ہے تو وہاں کی رہائش ترک کر کے کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں، دارالعلوم کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔

''میں نے تم کو آزاد کیا اور میرے سے کوئی رشتہ تمہارا نہیں ہے'' تین دفعہ کہنے سے کتنی طلاقیں ہوں گی؟

س..... میری شادی کو چار سال ہو گئے ہیں، میرے شوہر نے مجھے تین مرتبہ یہ لفظ کہا کہ: ''میں نے تم کو آزاد کیا اور میرے سے کوئی رشتہ تمہارا نہیں ہے''، اور یہ کہہ کر گھر سے نکال دیا، اب آپ مجھے بتائیں کہ میں اپنے شوہر کے نکاح میں ہوں یا نہیں؟

ج..... ''تم کو آزاد کیا'' کا لفظ تین مرتبہ کہنے سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اور دونوں کا میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو گیا۔

شوہر نے طلاق دے دی تو ہو گئی، عورت کا قبول کرنا نہ کرنا، شرط نہیں

س میرے اور شوہر کے درمیان جھگڑا ہوا جو کہ تقریباً دو ماہ سے جاری تھا، لیکن اس دن طول پکڑ گیا اور نوبت مار پیٹ تک آئی، اور اسی دوران شوہر نے کہا: ''ایسی

بیوی پر لعنت ہے اور میں نے تم کو طلاق دی'' یہ الفاظ انہوں نے دو مرتبہ بڑی آسانی سے ادا کئے، تیسری مرتبہ کہا تھا کہ پڑوسن نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، لیکن ہاتھ ہٹانے کے بعد تیسری مرتبہ پھر انہوں نے یہ الفاظ ادا کئے، اور میں حلفیہ طور پر یہ بیان لکھ رہی ہوں، اور جواب میں، میں نے کہا کہ: ''میں نے طلاق منظور کی''۔ اس کے بعد جب کچھ غصہ ٹھنڈا ہوا تو کچھ لوگوں نے میرے شوہر سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کہا تھا؟ تو انہوں نے پہلے تو کہا کہ مجھ کو کچھ یاد نہیں ہے کہ میں نے کیا کہا؟ لیکن بعد میں کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا تھا کہ اگر تم چاہتی ہو تو میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ اور اس کے بعد میں نے علمائے دِین و مفتی سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر عورت تین مرتبہ سن لے اور جواب میں ہاں کہہ دے تو طلاق ہو جاتی ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج..... شوہر اگر تین مرتبہ طلاق دے دے تو تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں، خواہ عورت نے قبول کیا ہو یا نہ کیا ہو، گویا عورت کا قبول کرنا یا نہ کرنا کوئی شرط نہیں۔ آپ کے شوہر نے چونکہ تین مرتبہ طلاق دے دی جسے آپ نے اپنے کانوں سے سنا اس لئے میاں بیوی کا تعلق ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا، نہ طلاق سے رُجوع ہو سکتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح ہی کی گنجائش ہے، عدّت کے بعد آپ جہاں چاہیں عقد کر سکتی ہیں۔

''میں نے تجھے طلاق دی'' کہنے سے طلاق ہو گئی، خواہ طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو

س..... میرے شوہر نے مجھ سے ۱۵ یا ۱۶ دفعہ یہ کہا کہ: ''میں نے تجھے طلاق دی''۔ کہتے ہیں: ''میں تمہیں ۱۰۰ دفعہ بھی کہوں تو طلاق نہیں ہوتی، جب تک دِل سے نہ دی جائے۔'' لیکن میرا دِل بہت ڈرتا ہے، میں سمجھ رہی ہوں کہ طلاق ہو گئی ہے خواہ دِل سے نہ بھی کہیں، یہ فقرہ کہہ دینے سے طلاق ہو جاتی ہے، جبکہ ہم ازدواجی زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے کہ دوبارہ صحیح معنوں میں میاں بیوی کہلا سکیں؟

ج. ''میں نے تمہیں طلاق دی'' کا لفظ اگر شوہر زبان سے نکال دے خواہ دِل میں طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو، تب بھی اس سے طلاق ہو جاتی ہے، اور اگر یہ فقرہ تین بار استعمال کیا جائے تو میاں بیوی ہمیشہ کے لئے ایک دُوسرے کے لئے حرام ہو جاتے ہیں۔

شوہر ۱۵ یا ۱۶ بار آپ کو یہ لفظ کہہ چکے ہیں اس لئے آپ دونوں کے درمیان میاں بیوی کا تعلق نہیں رہا، فوراً علیحدگی اختیار کر لیجئے۔

حالتِ حیض میں بھی طلاق ہو جاتی ہے

س..... میرے شوہر نے مجھے سخت غصّے میں لفظ ''میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی'' پھر دو تین جملے بُرا بھلا کہا، پھر کہا کہ: ''جا چلی جا اب میں نے تجھے طلاق دے دی ہے۔'' میرا شوہر بعد میں بھی کئی بار کہتا رہا کہ: ''طلاق دی'' وغیرہ۔ کبھی ایک بار، کبھی دو بار، تین بار یاد نہیں کہ کہا یا نہیں، کیونکہ ہر بار یہی کہا کہ تیسری بار کہا تو برباد ہو جائے گی، دو تین بار جب کہا جب میں ناپاک (حیض کی حالت میں) تھی، پھر بھول گئے یہ باتیں، لیکن میں شدید اذیت میں گرفتار ہوں کہ کیا کروں؟

ج..... آپ کے بیان کے مطابق شوہر طلاق کے الفاظ تین بار سے زائد استعمال کر چکا ہے، اس لئے اب مصالحت کی گنجائش نہیں، دونوں ایک دُوسرے کے لئے حرام ہو چکے ہیں۔ آپ کے شوہر کو یہ غلط فہمی ہے کہ طلاق کے الفاظ بیک وقت تین بار کہے جائیں تو طلاق ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ یہ وہم غلط ہے، شریعت نے مرد کو کل تین طلاقوں کا اختیار دیا ہے، اب خواہ کوئی شخص یہ اختیار ایک ہی بار استعمال کرے یا متفرق طور پر کرے، جب تیسری طلاق دے گا تو بیوی حرام ہو جائے گی۔ اور آپ کا خیال ہے کہ حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ خیال بھی غلط ہے، حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں، لیکن اگر کوئی اس حالت میں طلاق دے دے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے۔

طلاق غصّے میں نہیں تو کیا پیار میں دی جاتی ہے؟

س..... میرے شوہر غصّے میں کئی بار لفظ ''طلاق'' کہہ چکے ہیں، مگر وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے، کہتے ہیں: ''غصّے میں طلاق نہیں ہوتی'' جبکہ میں کہتی ہوں کہ طلاق ہر حال میں ہو جاتی ہے۔ میری شادی کو صرف دو سال ہوئے ہیں اس درمیان تقریباً ۲۰ بار لفظ ''طلاق'' کہہ چکے ہیں، ذرا ذرا سی بات پر طلاق دے دیتے ہیں اور پھر رجوع بھی کر لیتے

ہیں۔ غصّے میں کہتے ہیں کہ: ''میں نے تجھے طلاق دے دی ہے، مگر پھر بھی تم بے غیرت بن کر میرے گھر میں رہتی ہو۔'' پھر جب غصہ فرو ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں: ''تم اسی گھر میں رہو گی تم تو میری بیوی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔''

ج..... جاہلیت کے زمانے میں یہ دستور تھا کہ بدمزاج شوہر جب چاہتا طلاق دے دیتا اور پھر جب چاہتا رُجوع کر لیتا، سو بار طلاق دینے کے بعد بھی رُجوع کا حق سمجھتا، اسلام نے اس جاہلی دستور کو مٹا دیا اور اس کی جگہ یہ قانون مقرر کیا کہ شوہر کو دو بار طلاق کے بعد تو رُجوع کا حق ہے، لیکن تیسری طلاق کے بعد بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی، شوہر کو رُجوع کا حق نہ ہوگا، سوائے اس صورت کے کہ اس مطلقہ عورت نے عدّت کے بعد کسی اور جگہ نکاح کر کے وظیفۂ زوجیت ادا کیا ہو، پھر وہ دُوسرا شوہر مر جائے یا طلاق دے دے تو اس کی عدّت ختم ہونے کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی۔ آپ کے شوہر نے پھر سے جاہلی دستور کو زندہ کر دیا ہے، آپ اس کے لئے قطعی حرام ہو چکی ہیں، اس منحوس سے فوراً علیحدگی اختیار کر لیجئے۔ اس کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ: ''غصّے میں طلاق نہیں ہوتی'' طلاق غصّے میں نہیں تو کیا پیار میں دی جاتی ہے...؟

طلاق کے گواہ موجود ہوں تو قسم کا کچھ اعتبار نہیں

س..... میرے داماد نے میری لڑکی کو میرے اور میری بیوی اور گھر کے سارے افراد کے سامنے کئی مرتبہ طلاق دی ہے، بلکہ ہمارے محلے میں آ کر انتہائی مشتعل انداز میں گالی گلوچ کے ساتھ اہلِ محلّہ سے مخاطب ہو کر کئی مرتبہ اس شخص نے کہا کہ: ''میں پورے ہوش و حواس کے ساتھ، محلّہ والوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے، طلاق دی ہے، طلاق دی ہے۔'' اس وقت محلّہ والے بہت سارے موجود تھے، اب وہ اتنے گواہ ہونے کے باوجود اس دی گئی طلاق سے منحرف ہو رہا ہے اور بڑی بڑی قسمیں کھاتا ہے، یہاں تک کہ وہ قرآن شریف بھی اُٹھانے کو کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے، اس تمام واقعے کو مدِنظر رکھتے ہوئے بتائیے کہ شریعت کے مطابق یہ طلاق ہو گئی یا نہیں؟

ج..... طلاق کے گواہ موجود ہیں تو اس کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شرعاً طلاق ہوگئی۔

زبردستی طلاق

س..... میرے والدین نے مجھے بہت تنگ کیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو، لیکن میں طلاق دینے پر رضامند نہیں تھا، کیونکہ میں اپنا گھر بسانا چاہتا تھا، لیکن میرے والد نے اور کچھ بڑوں نے مجھے مجبور کیا، لیکن میں نے پھر بھی کہا کہ میں طلاق نہیں دُوں گا، تو میرے والد نے ان آدمیوں کو کہا کہ اگر یہ لڑکا طلاق نہیں دیتا تو اسے جیل بھیج دو، میں غریب آدمی مجبور ہوگیا اور کچھ ڈر بھی گیا جس کی وجہ سے میں نے ''طلاق، طلاق، طلاق'' تین بار کہا، جبکہ میں نے نہ اپنی بیوی کا نام لیا اور نہ ہی اشارہ کیا صرف منہ سے تین بار مجبوری کی طلاق کہہ دیا۔ اور جب میں نے طلاق دی اس وقت میری بیوی حاملہ تھی، اب آپ سے گزارش ہے کہ مجھے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ طلاق ہوگئی یا نہیں؟

ج..... چونکہ گفتگو آپ کی بیوی کی طلاق ہی کی ہو رہی تھی، اس لئے جب آپ نے ''طلاق، طلاق، طلاق'' کہا تو گو بیوی کا نام نہیں لیا مگر طلاق بیوی کی طرف ہی منسوب ہوگی، اور چونکہ آپ نے دو صورتوں میں سے ایک کو ترجیح دیتے ہوئے بطورِ خود طلاق دی ہے، اگرچہ والد کے اصرار پر دی ہے، لیکن دی ہے اپنے اختیار اور ارادے سے، اس لئے تین دفعہ طلاق واقع ہوگئی، آپ دونوں ایک دُوسرے کے لئے حرام ہوگئے، بغیر تحلیلِ شرعی کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ والد صاحب سے کہئے کہ ان کی مراد تو پوری ہوگئی اب آپ کی شادی دُوسری جگہ کردیں۔

طلاق کے الفاظ تبدیل کردینے سے طلاق کا حکم

س..... ہمارے گاؤں میں ایک بہت ہی شریف اور نیک لڑکی ہے، جس کی شادی کو ابھی ایک سال بھی پورا نہیں ہوا، وہ حاملہ بھی ہے، کچھ دن پہلے اس کے میاں نے کسی معمولی سی بات پر اس کو ایک کاغذ پر لکھ دیا کہ: ''میں نے اپنی بیوی فلاں بنت فلاں کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔'' جب لڑکی نے اور اس کی ماں نے یہ پڑھا تو رونے لگیں

تو اس لڑکے نے وہ کاغذ ان سے چھین کر اس پر الف الف بڑھا دیا یعنی ''اطلاق دی، اطلاق دی، اطلاق دی''، اس کے بعد وہ لڑکا کہنے لگا کہ میں نے مذاق کیا ہے طلاق نہیں دی۔ لڑکی کا والد کہتا ہے کہ حاملہ کو طلاق نہیں ہوسکتی۔ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں کہ اس مسئلے میں شرعی حکم کیا ہے؟ اگر طلاق نہیں ہوئی تو وہ دونوں میاں بیوی بن کر ایک ساتھ رہیں، اگر طلاق ہوگئی ہے تو ان کو گنہگار ہونے سے منع کیا جائے۔

ج..... طلاق مذاق میں بھی ہوجاتی ہے اور حالتِ حمل میں بھی۔ اس لڑکی کو تین طلاقیں واقع ہوگئیں، اب دونوں ایک دُوسرے پر ہمیشہ کے لئے قطعی طور پر حرام ہوگئے ہیں، بغیر تحلیلِ شرعی کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

طلاق نامے کی رجسٹری ملے یا نہ ملے یا ضائع ہوجائے، بہرحال جتنی طلاقیں لکھیں، واقع ہوگئیں

س..... میری شادی میرے پھوپھی زاد کے ساتھ لندن میں ہوئی، ناچاقیوں کے بعد بات اتنی بڑھی کہ مجھے گھر سے نکلنے کے لئے کہا گیا اور کہا گیا کہ: ''ہم پھر تمہیں دوبارہ واپس گھر میں بلالیں گے۔'' چنانچہ میں پاکستان آگئی لیکن ابھی چار پانچ ماہ بھی پاکستان میں آئے ہوئے نہ ہوئے تھے کہ لندن سے طلاق روانہ کردی گئی۔ اب میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر مرد طلاق بذریعہ رجسٹری بھیج دے اور وہ بھی باہوش وحواس اور بارضا ورغبت دی گئی ہو تو وہ عورت جس کو طلاق روانہ کی گئی ہو، اسے پڑھے بغیر پھاڑ دے یا وصول ہی نہ کرے تو کیا اس سے طلاق نہیں ہوتی؟ اور اگر عورت کو معلوم نہ بھی ہو کہ رجسٹری میں طلاق آئی ہے اور گھر کا دُوسرا فرد اسے پڑھ کر پھاڑ دے اور عورت کو مطلع نہ کرے کہ تمہیں طلاق بھیجی گئی ہے تو اس سلسلے میں بھی یہی پوچھنا ہے کہ کیا اس طرح طلاق واقع نہ ہوگی؟ میرے لئے پریشان کن مسئلہ یہ ہے کہ اب وہ لوگ اس بات پر اصرار کررہے ہیں کہ طلاق قانونی لحاظ سے مؤثر نہیں کہ نہ ہی اس سلسلے میں وہاں یعنی لندن کے قانون سے، اور نہ ہی یہاں کے کسی قانونی ذریعے سے یہ دی گئی ہے، اس لئے یہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اس

لئے ہم سے رُجوع کرلیں جبکہ میں اس سلسلے میں تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مولوی حضرات سے (لندن میں) بھی پوچھا ہے، وہ کہتے ہیں طلاق واقع نہیں ہوئی کہ یہ ایک دم سے تین لکھ دی گئی ہیں، جبکہ طلاق وقفے وقفے سے دی جائے تو واقع ہوتی ہے، ورنہ بے شک دن میں سو بار بھی مرد یہ کہہ دے کہ: ''میں فلاں کو طلاق دیتا ہوں'' تو وہ ایک ہی گنی جائے گی، یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیا ایک بار ہی یا ایک ہی دن میں تین بار طلاق لکھ دینے یا کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی؟ ان لوگوں نے مجھے اس شک میں ڈال دیا ہے کہ جب تک علاقے کے کونسلر کو مطلع نہ کیا جائے طلاق واقع نہیں ہوتی، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب طلاق دی جائے تو علاقے کے کونسلر کو اطلاع کرنا ضروری ہے، اس کے علاوہ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ جب تک نکاح میں کونسلر صاحب موجود نہ ہوں تو نکاح بھی نہیں ہوتا۔ اگر میری طلاق غیر مؤثر ہے تو یہ کس طرح مؤثر ہوسکتی ہے؟ اس کا بھی تفصیلاً ذکر کردیں تو مہربانی ہوگی۔

ج..... شوہر کے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، خواہ بیوی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو، اور بیوی طلاق نامے کی رجسٹری وصول کرے یا نہ کرے، اور وصول کرکے خواہ اس کو رکھے یا پھاڑ دے، طلاق ہر حال میں واقع ہوجائے گی، اس لئے یہ عام خیال کہ اگر بیوی طلاق نامے کی رجسٹری وصول نہ کرے، یا وصول کرکے پھاڑ دے تو طلاق واقع نہیں ہوتی، بالکل غلط ہے۔

ایوب خان (سابق صدرِ پاکستان) کی نافذ کردہ ''شریعت'' جو (عائلی قوانین کے نام سے ہے) پاکستان میں نافذ ہے، اس کے مطابق کونسلر صاحب کو طلاق کی اطلاع دینا اور اس کی جانب سے مصالحت کی کوشش کا انتظار کرنا ضروری ہے، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں ایسی کوئی شرط نہیں، بلکہ جب شوہر نے طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوگئی، خواہ کونسلر صاحب کو اطلاع کی ہو یا نہ کی ہو۔

صحابہؓ و تابعین اور ائمہ اربعہ کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں،

اور اس کے بعد مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ لیکن ایوب خان کی ''شریعت'' میں جو پاکستان میں ''عائلی قوانین'' کے نام سے نافذ ہے، شوہر کو تین طلاق دینے کے بعد بھی مصالحت کا اختیار دیا گیا ہے۔ آپ کے شوہر نے آپ کو جو طلاق نامہ بھیجا ہے وہ میں نے پڑھا ہے اس میں ''طلاقِ مغلظہ'' کا لفظ لکھا گیا ہے، اس طلاق نامے کے بعد میاں بیوی کا رشتہ قطعی طور پر ختم ہو چکا ہے، نہ مصالحت کی گنجائش ہے اور نہ دوبارہ نکاح کرنے کی۔ جن مولویوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوتی، ان کا فتویٰ بالکل غلط اور تمام ائمہ فقہاء کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل اور مردود ہے، آپ اس فتویٰ کو ہرگز قبول نہ کریں ورنہ ساری عمر بدکاری کا گناہ ہوگا۔

کیا تین طلاق کے بعد دُوسرے شوہر سے شادی کرنا ظلم ہے؟

س..... ایک شخص بدکار، نشہ کرنے والا اور دیگر عیوب میں غرق ہے، اور اپنی بیوی کو جو نہایت پارسا، دِین دار اور نیک ہے، طلاق دیتا ہے۔ طلاق حالتِ نشہ میں نہیں دی تھی، بعد میں یہی شخص تائب ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی بیوی سے شادی کر لے، لیکن طلاق کے بعد جب تک وہ عورت کسی دُوسرے شخص کے نکاح میں نہ جائے وہ اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ مگر عورت کا عذر یہ ہے کہ غلطی خاوند کی تھی اور وہ اپنے پہلے شوہر کے علاوہ کسی دُوسرے شخص سے نکاح اور نکاح کے بعد مباشرت کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی۔ وہ کہتی ہے کہ اسلام میں بے گناہ پر کبھی ظلم نہیں جاری ہو سکتا ہے اور عورت کی غلطی نہیں ہے، لہٰذا اس کو کسی دُوسرے آدمی سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور وہ اپنے شوہر ہی سے نکاح چاہتی ہے۔ اسلام کی رُو سے انہیں مسئلے کا حل بتائیں، کیا عورت پر پہلے ظلم کے بعد اس کی مرضی کے خلاف دُوسرا نکاح لازم ہے؟ اجماع کیا ہے؟ اور حالات کے پیشِ نظر عورت کا یہ کہنا کہ میرے اُوپر ہی ظلم کیوں ہے اور کس قانون کی بنا پر؟ اور کیا قانون تبدیل نہیں ہو سکتا ہے؟

ج یہاں چند باتیں سمجھ لینا ضروری ہیں:

اوّل: یہ کہ تین طلاق کے بعد عورت طلاق دینے والے پر قطعی حرام ہو جاتی ہے، جب تک وہ دُوسری جگہ نکاح شرعی کر کے اپنے دُوسرے شوہر سے وظیفۂ زوجیت ادا نہ

کرے، اور وہ اپنی خوشی سے طلاق نہ دے اور اس کی عدّت گزر نہ جائے، یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی، نہ اس شرط کے بغیر ان دونوں کا دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے، یہ قرآنِ کریم کا قطعی اور دوٹوک فیصلہ ہے، جس میں نہ کوئی استثناء رکھا گیا ہے اور نہ اس میں کسی ترمیم کی گنجائش ہے۔

دوم:..... قرآنِ کریم کا فیصلہ عورت کو سزا نہیں، بلکہ اس مظلومہ کی حمایت میں اس کے طلاق دینے والے ظالم شوہر کو سزا ہے۔ گویا اس قانون کے ذریعہ اس شوہر کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزنش کی گئی ہے کہ اب تم اس شریف زادی کو اپنے گھر آباد کرنے کے اہل نہیں رہے ہو، بلکہ اب ہم اس کا عقد قانوناً دُوسری جگہ کرائیں گے اور تمہیں اس شریف زادی کو دوبارہ قیدِ نکاح میں لانے سے بھی محروم کردیا گیا ہے، جب تک کہ تمہیں عقل نہ آجائے کہ کسی شریف خاتون کو تین طلاق دینے کا انجام کیا ہوتا ہے۔

سوم:..... خالقِ فطرت کا ارشاد فرمودہ یہ قانون سراسر مظلوم عورت کی حمایت میں ہے، لیکن یہ عجیب وغریب عورت ہے کہ وہ ظالم کے ساتھ تو پیوند جوڑنا چاہتی ہے مگر خالقِ کائنات، جو خود اسی کی بھلائی کے لئے قانون وضع کررہا ہے اس کے قانون کو اپنے اُوپر ظلم تصوّر کرتی ہے۔ اور پھر ایک ایسا شخص جو شرابی ہے، ظالم ہے اور جس پر وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی ہے اس سے تو خدا تعالیٰ کی حد کو توڑ کر نکاح کرنے کی خواہش مند ہے اور اسے کسی نیک، پارسا، شریف النفس مسلمان کے ساتھ نکاح کرنے کا جو مشورہ دیا جارہا ہے، اسے اپنے حق میں ظلم تصوّر کرتی ہے۔ انصاف کیجئے! کہ اگر تین طلاق دینے والا ظالم ہے اور اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے تو یہ بیگم صاحبہ جو اس ظالم سے تعلق قائم کرنے میں خدا کے اَحکام کو بھی ظلم تصوّر کرتی ہیں، اس ظالم سے کیا کم ظالم ہیں...؟ یہ سزا عورت کو نہیں بلکہ اس ظالم مرد کو دی گئی ہے جسے عورت اپنی حماقت سے اپنے حق میں ظلم تصوّر کرتی ہے۔ وہ اس ظالم سے دوبارہ نکاح کرنے پر کیوں بضد ہے؟ اسے چاہئے کہ کسی اور جگہ اپنا عقد کرکے شریفانہ زندگی بسر کرے اور اس ظالم کو عمر بھر منہ نہ لگائے۔

چہارم:..... یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ جس طرح زہر کھانے کا اثر موت ہے، زہر دینے والا ظالم ہے، مگر جب اس نے مہلک زہر دے دیا تو مظلوم کو موت کا منہ بہرحال دیکھنا ہوگا۔ اسی طرح تین طلاق کے زہر کا اثر حرمتِ مغلظہ ہے، یعنی یہ خاتون دُوسری جگہ چاہے تو نکاح کرسکتی ہے (اس کو دُوسری جگہ نکاح کرنے پر کوئی مجبور نہیں کرتا)، لیکن پہلے شوہر کے لئے وہ حلال نہیں رہی۔ اگر وہ پہلے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہے تو یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک دُوسری جگہ عقد اور خانہ آبادی نہ ہو۔ پس جس طرح موت نتیجہ ہے زہر خوری کا، اسی طرح یہ حرمتِ مغلظہ نتیجہ ہے تین طلاق کا۔ اگر یہ ظلم ہے تو یہ ظلم بھی تین طلاق دینے والے ہی کی طرف سے ہوا ہے کسی اور کی طرف سے نہیں۔ اگر عورت اسی ظالم کے گھر بخوشی رہنا چاہتی ہے تو اسے اس کے ظلم کا نتیجہ بھی بخوشی بھگتنا ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ اس قانون میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔

طلاقِ معلق کا مسئلہ

س ..... میرے میاں نے مجھے میری بہن کے گھر جانے سے منع کیا اور کہا کہ: ''تم وہاں گئیں تو تم مجھ پر طلاق ہوجاؤ گی'' اور تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے کہ: ''میں تمہیں طلاق دے دُوں گا۔'' اور اس کے دُوسرے تیسرے دن ہی ہم وہاں چلے گئے، پہلے مجھے معلوم نہیں تھا کہ زبان سے کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے، لوگوں سے معلوم ہوا کہ اس طرح بھی طلاق ہوجاتی ہے، جبکہ میاں نہیں مان رہے اور کہہ رہے ہیں کہ: ''طلاق دینے کا میں نے وعدہ کیا ہے، اور طلاق نہیں دی'' جبکہ یہی الفاظ جو اَبھی لکھے ہیں، میرے میاں نے مجھے کہے تھے، کیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو اس کا حل کیا ہے؟

ج ..... آپ کے وہاں جانے کے بعد شوہر نے دو لفظ استعمال کئے ہیں، ایک یہ کہ: ''اگر تم وہاں گئیں تو مجھ پر طلاق ہوجاؤ گی'' اس سے ایک طلاق ہوگئی، مگر شوہر عدت کے اندر اندر زبان سے کہہ دے کہ: ''میں نے طلاق واپس لے لی'' یا میاں بیوی کا تعلق قائم

کرلے تو رُجوع ہوجائے گا، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں۔ دُوسرا فقرہ آپ کے شوہر کا جسے انہوں نے تین بار دہرایا، یہ تھا کہ: ''میں تمہیں طلاق دے دُوں گا'' یہ طلاق دینے کی دھمکی ہے، ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوئی۔

طلاقِ معلق کو واپس لینے کا اختیار نہیں

س..... اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے غصّے میں یہ کہہ دے کہ: ''اگر تم نے میری مرضی کے خلاف کام کیا تو تم میرے نکاح سے باہر ہوجاؤ گی'' اگر شوہر اس شرط کو ختم کرنا چاہے تو کیا وہ ختم ہوسکتی ہے؟ اور کس طرح؟ دُوسری بات یہ ہے کہ فرض کرو اگر بیوی اس کام کو کرلیتی ہے تو کیا وہ نکاح سے باہر ہوجاتی ہے؟

ج..... طلاق کو کسی شرط پر معلق کردینے کے بعد اسے واپس لینے کا اختیار نہیں، اس لئے اس شخص کی بیوی اگر اس کی مرضی کے خلاف وہ کام کرے گی تو طلاقِ بائن واقع ہوجائے گی، مگر دوبارہ نکاح ہوسکے گا۔

حاملہ کی طلاق

''میں تجھے طلاق دیتا ہوں'' کے الفاظ حاملہ بیوی سے کہے تو کیا طلاق واقع ہوجائے گی؟

س..... زید نے اپنی بیوی کو چار عورتوں کے سامنے ایک نشست میں تین دفعہ کہا کہ: ''میں تجھے طلاق دیتا ہوں'' اور عورتوں کو کہا کہ تم گواہ رہنا۔ ایک دفعہ جب طلاق دینے کو کہا تو زید کی ماں نے زید کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، کچھ دیر بعد جب ہاتھ ہٹایا تو زید نے پھر دو دفعہ کہا کہ: ''میں تجھے طلاق دیتا ہوں'' اور زید کی بیوی چھ ماہ کی اُمید سے ہے، ایسی صورت میں زید کی بیوی کو طلاق ہوگئی ہے؟ کیا یہ دوبارہ میاں بیوی بن سکتے ہیں؟

ج زید پر اس کی بیوی حرام ہوگئی، اب نہ تو رُجوع جائز ہے اور نہ ہی حلالہ شرعی کے بغیر عقد ثانی ہوسکتا ہے۔ زید کی بیوی کی عدّت بچے کا پیدا ہونا ہے، جب بچہ پیدا ہوجائے

گا عدّت پوری ہوجائے گی، عدّت بعد زید کی بیوی اگر کسی دُوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ واضح رہے کہ حالتِ حمل میں بھی اگر کوئی طلاق دے دے تو واقع ہوجاتی ہے، اس لئے زید کی بیوی اگرچہ حاملہ ہے پھر بھی زید کے طلاق دینے سے مطلقہ ہوگئی۔

کن الفاظ سے طلاق ہوجاتی ہے؟ اور کن سے نہیں؟

طلاق اگر حرف ''ت'' کے ساتھ لکھی جائے تب بھی طلاق ہوجائے گی

س..... طلاق اگر ''ط'' کے بجائے ''ت'' سے لکھ کر دی جائے تو کیا طلاق ہوجائے گی؟

ج..... جی ہاں! ہوجائے گی۔

طلاق کے لئے گواہ ہونے ضروری نہیں

س..... اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین بار منہ سے طلاق دے دے اور ان کے پاس کوئی آدمی نہ ہو تو کیا طلاق ہوجائے گی یا گواہ ضروری ہیں؟

ج..... طلاق صرف زبان سے کہہ دینے سے ہوجاتی ہے، خواہ کوئی سنے نہ سنے، گواہ ہوں یا نہ ہوں، اور بیوی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔

طلاق کے الفاظ بیوی کو سنانا ضروری نہیں

س..... زید نے اپنی بیوی کی نافرمانی، زبان درازی اور مشکوک چلن کردار اور گھریلو جھگڑوں سے بدظن ہوکر اپنے دِل میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر تین مرتبہ اپنے منہ سے یہ الفاظ ادا کئے: ''میں نے تجھے طلاق دی'' جبکہ زید کی بیوی کو اس طلاق کا قطعی علم نہیں، تو ازراہ کرم بتلائیں کہ کیا شرعاً طلاق ہوگئی؟

ج..... چونکہ یہ الفاظ زبان سے کہے تھے، لہٰذا طلاق ہوگئی، بیوی کو سنانا شرط نہیں۔

''ٹھیک ہے میں تمہیں تین دفعہ طلاق دیتا ہوں، تم بچی کو مار کر دِکھاؤ''

س ''ع'' اور ''س'' میں جھگڑا ہوا ہے، ''ع'' نے غصّے میں کہا کہ: ''میں تمہیں

چھوڑ دُوں گا'' تو ''س'' (بیوی) نے کہا کہ: اگر تم مجھے چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اور تمہاری بچی (جو کہ دو سال کی ہے) کو جان سے مار دُوں گی۔ تو ''ع'' نے کہا: ''ٹھیک ہے میں تمہیں تین دفعہ طلاق دیتا ہوں، تم بچی کو مار کر دِکھاؤ'' تو کیا ایسی صورت میں طلاق ہوگئی؟ یا جب بچی کو مارا جائے گا تب طلاق ہوگی؟ مہربانی فرما کر اس مسئلے میں ہماری رہنمائی کریں۔

ج..... طلاق فوراً ہوگئی، بچی کے مارنے پر موقوف نہیں۔

نشے کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

س..... ایک رات میرے خاوند نے شراب کے نشے میں اور غصّے میں یہ الفاظ کہے ہیں کہ: ''لوگ تین بار طلاق دیتے ہیں، میں نے تجھے دس بار طلاق دی ہے، طلاق، طلاق، طلاق.....، آج سے تو میری ماں بیٹی ہے اور یہ خیال نہ کرنا کہ میں نشے میں ہوں، بلکہ ہوش میں ہوں'' لیکن وہ تھے نشے میں، اب میں بہت پریشان ہوں، آپ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج..... نشے کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، آپ کے شوہر نے آپ کو دس طلاقیں دیں، تین طلاقیں واقع ہوگئیں، اور باقی اس کی گردن پر وبال رہیں، دونوں ہمیشہ کے لئے ایک دُوسرے پر حرام ہوگئے، اور آئندہ بغیر شرعی حلالہ کے نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

اگر بے اختیار کسی کے منہ سے لفظ ''طلاق'' نکل گیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

س..... میں اکیلے اپنے کمرے میں بیٹھ کر نکاح اور طلاق کے الفاظ کو ملا رہا تھا کہ ایسے میں میرے منہ سے نکل جاتا ہے کہ ''طلاق دی'' لیکن یہ الفاظ کہنے کے بعد میں نے فوراً کلمہ طیبہ پڑھا، کہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ جبکہ کمرے میں میرے علاوہ کوئی اور موجود نہیں تھا، یہ الفاظ منہ تک آتے ہیں مگر دِل اور دِماغ قبول نہیں کرتا۔

ج..... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس سے طلاق نہیں ہوئی۔

غصّے میں طلاق ہونے یا نہ ہونے کی صورت

س ایک خاوند کے منہ سے غصّے کی حالت میں بلا قصد اپنی بیوی کے لئے

طلاق کے الفاظ نکل جائیں تو کیا وہ طلاق ہو جائے گی؟

ج..... ''بلا قصد'' کا کیا مطلب؟ کیا وہ کوئی اور لفظ کہنا چاہتا تھا کہ سہواً اس کے منہ سے طلاق کا لفظ نکل گیا؟ یا کہ وہ غصّے میں آپے سے باہر ہو کر طلاق دے بیٹھا؟ پہلی صورت میں اگر چہ دیانتاً طلاق نہیں ہوئی، مگر یہ شوہر کا محض دعویٰ ہے، اس لئے قضاءً طلاق کا حکم کیا جائے گا، اور دُوسری صورت میں بھی طلاق ہوگئی۔

کیا پاگل آدمی کی طرف سے اس کا بھائی طلاق دے سکتا ہے؟

س..... ہمارے یہاں ایک شخص جو عقل مند، نوجوان اور بالغ تھا، شادی کے بعد اس شخص کا دماغی توازن بگڑ گیا اور بالکل پاگل ہو گیا ہے، بعد میں لوگوں نے یہ رائے دی کہ عورت کو طلاق شوہر کا بھائی دے سکتا ہے۔ چنانچہ اس شخص کے بھائی نے اس عورت کو طلاق دے دی اور اس عورت نے دُوسری شادی کر لی۔ اس مسئلے میں پاگل کی طرف سے طلاق کس طرح ہو سکتی ہے؟ کیا اس کے بھائی کی طرف سے طلاق ہوگئی؟

ج..... مجنون کی طرف سے کوئی دُوسرا آدمی طلاق نہیں دے سکتا، اس لئے وہ عورت ابھی تک اس کے نکاح میں ہے اور اس کا دُوسرا نکاح باطل ہے۔

''میں کورٹ جا رہا ہوں'' کے الفاظ سے طلاق کا حکم

س..... میرے شوہر نے ایک مرتبہ لڑائی کے دوران کہا کہ: ''میں عدالت میں جا رہا ہوں اور طلاق دُوں گا'' اسی طرح انہوں نے کئی مرتبہ کہا، لیکن کبھی طلاق کورٹ میں جا کر نہیں دی، کیا ان کے یہ کہنے سے: ''میں کورٹ جا کر طلاق دُوں گا'' طلاق ہو جائے گی؟

ج..... شوہر کے الفاظ سے کہ: ''کورٹ میں طلاق دُوں گا'' یا یہ کہ: ''طلاق دینے کے لئے کورٹ جا رہا ہوں'' طلاق نہیں ہوئی۔

کیا سرسام کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟

س کیا سرسام کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟ جبکہ دینے والے کو اپنا کوئی ہوش نہیں؟

ج..... بے ہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

خواب میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی

س..... رات میں گہری نیند سو رہا تھا، خواب میں یاد نہیں کہ کس بات پر بیوی کے ساتھ جھگڑ رہا تھا اور جھگڑے کے وقت گھر میں کافی رشتہ دار، میری والدہ صاحبہ اور سسر صاحب بھی موجود تھے، اور میں نے خاص طور پر والدہ اور سسر کو مخاطب کر کے بیوی کی طرف اُنگلی سے اشارہ کر کے کہا کہ: ''تم لوگ گواہ رہنا، میں اس عورت کو طلاق دیتا ہوں کیونکہ اس سے مجھے کسی طرح کا سکون نہیں مل رہا ہے'' اور اس طرح میں نے تین بار یہ الفاظ دہرائے، تو کیا میرے اس طرح کہنے سے طلاق ہو جائے گی؟

ج..... مطمئن رہئے! خواب کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

طلاق کے ساتھ ''اِن شاء اللہ'' بولا جائے تو طلاق نہیں ہوتی

س..... اگر کوئی آدمی یہ کہہ دے کہ: ''میں نے اِن شاء اللہ ایک طلاق، دُوسری طلاق اور تیسری طلاق دی'' تو اس طرح کہنے سے یعنی کہ طلاق کے ساتھ اِن شاء اللہ استعمال کرنے سے طلاق نہیں ہوتی، یہ میں نے ایک دوست سے سنا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج..... آپ نے ٹھیک سنا ہے، اِن شاء اللہ کے ساتھ طلاق نہیں ہوتی۔

خلع

خلع کسے کہتے ہیں؟

س..... خلع کیا ہے؟ یہ اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟ زید نے اپنی بیوی گلشن کو شادی کے بعد تنگ کرنا شروع کر دیا، بیوی نے خلع کے لئے کورٹ سے رُجوع کیا، دو سال کیس چلا اس کے بعد خلع کا آرڈر ہو گیا، اور دونوں میاں بیوی علیحدہ ہو گئے، لیکن بعد میں دونوں میاں بیوی میں پھر صلح ہو گئی اور بغیر نکاح یا حلالہ کے میاں بیوی پھر بن گئے، کیا یہ سب جائز تھا؟

ج..... خلع کا مطلب ہے کہ جس طرح بوقتِ ضرورت مرد کو طلاق دینا جائز ہے، اسی طرح اگر عورت نباہ نہ کرسکتی ہو تو اس کو اجازت ہے کہ شوہر نے جو مہر وغیرہ دیا ہے اس کو واپس کر کے اس سے گلوخلاصی کرلے۔ اور اگر شوہر آمادہ نہ ہو تو عدالت کے ذریعہ خلع لے لے۔ اور عدالت کے ذریعہ جو خلع لیا جاتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ عدالت اگر محسوس کرے کہ میاں بیوی کے درمیان موافقت نہیں ہوسکتی تو عورت سے کہے کہ وہ اپنا مہر چھوڑ دے، اور شوہر سے کہے کہ وہ مہر چھوڑنے کے بدلے اس کو طلاق دے دے، اور اگر شوہر اس کے باوجود بھی طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو عدالت شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کا فیصلہ نہیں کرسکتی۔ خلع سے ایک بائن طلاق ہوجاتی ہے، اگر میاں بیوی کے درمیان مصالحت ہوجائے تو نکاح دوبارہ کرنا ہوگا۔

طلاق اور خلع میں فرق

س..... اگر عورت خلع لینا چاہے تو اس صورت میں بھی کیا مرد کے لئے طلاق دینا ضروری ہے یا عورت کے کہنے پر ہی نکاح فسخ ہوجائے گا؟ اگر مرد کا طلاق دینا ضروری ہے تو پھر طلاق اور خلع میں کیا فرق ہے؟

ج..... طلاق اور خلع میں فرق یہ ہے کہ خلع کا مطالبہ عموماً عورت کی جانب سے ہوتا ہے، اور اگر مرد کی طرف سے اس کی پیشکش ہو تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف رہتی ہے، عورت قبول کرلے تو خلع واقع ہوگا، ورنہ نہیں۔ جبکہ طلاق عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں، وہ قبول کرے یا نہ کرے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

دُوسرا فرق یہ ہے کہ عورت کے خلع قبول کرنے سے اس کا مہر ساقط ہوجاتا ہے، طلاق سے ساقط نہیں ہوتا، البتہ اگر شوہر یہ کہے کہ تمہیں اس شرط پر طلاق دیتا ہوں کہ تم مہر چھوڑ دو اور عورت قبول کرلے تو یہ بامعاوضہ طلاق کہلاتی ہے اور اس کا حکم خلع ہی کا ہے۔

خلع میں شوہر کا لفظ ''طلاق'' استعمال کرنا ضروری نہیں، بلکہ اگر عورت کہے کہ: ''میں خلع (علیحدگی) چاہتی ہوں''، اس کے جواب میں شوہر کہے: ''میں نے خلع دے دیا''

تو بس خلع ہوگیا۔ خلع میں طلاقِ بائن واقع ہوتی ہے، یعنی شوہر کو اب بیوی سے رُجوع کرنے یا خلع کے واپس لینے کا اختیار نہیں، ہاں! دونوں کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

ظالم شوہر کی بیوی اس سے خلع لے سکتی ہے

س..... میری ایک رشتہ دار کو اس کا شوہر خرچ بھی نہیں دیتا اور نہ طلاق دیتا ہے، وہ بہت پریشان ہے کہ کیا کرے؟ وہ بچوں کے ڈر سے کیس بھی نہیں کرتی کہ بچے اس سے چھن نہ جائیں، اور تقریباً پانچ سال ہوگئے ہیں، اگر وہ چھوڑ دیتا ہے تو دُوسری شادی کر کے وہ عزّت کی زندگی گزارتی۔ تو آپ یہ بتائیں کہ شرعی رُو سے یہ نکاح اب تک قائم ہے کہ نہیں؟ اور وہ اس کے ساتھ رہتا بھی نہیں ہے۔

ج..... نکاح تو قائم ہے، عورت کو چاہئے کہ شرفاء کے ذریعہ اس کو خلع دینے پر آمادہ کرے، اگر شوہر خلع نہ دے تو عورت عدالت سے رُجوع کرے اور اپنا نکاح اور شوہر کا نان نفقہ نہ دینا شہادت سے ثابت کرے، عدالت تحقیقات کے بعد اگر اس نتیجے پر پہنچے کہ عورت کا دعویٰ صحیح ہے تو عدالت شوہر کو حکم دے کہ یا تو اس کو حسن وخوبی کے ساتھ آباد کرو اور اس کا نان ونفقہ ادا کرو، یا اس کو طلاق دو، ورنہ ہم نکاح فسخ ہونے کا فیصلہ کردیں گے۔ اگر عدالت کے کہنے پر بھی وہ نہ تو آباد کرے اور نہ طلاق دے تو عدالت خود نکاح فسخ کردے۔

عورت کے طلاق مانگنے سے طلاق کا حکم

س..... ایک شادی شدہ عورت اگر ۴، ۵ دفعہ اپنے خاوند کو بھری مجلس میں کہہ دے کہ: مجھے طلاق دے دو یا طلاق چاہئے تو اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ جبکہ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں، اور کیا مرد پر کوئی شرط عائد ہوتی ہے؟ ذرا وضاحت کریں۔

ج عورت کے طلاق مانگنے سے تو طلاق نہیں ہوتی، البتہ اگر عورت بغیر کسی معقول وجہ کے طلاق مانگے تو ایسی عورت کو حدیث میں منافق فرمایا گیا ہے۔ اور اگر مرد کے ظلم وجور سے تنگ آکر طلاق مانگے تو وہ گنہگار نہیں ہوگی، بلکہ مرد کے لئے لازم ہوگا کہ اگر وہ

شریفانہ برتاؤ نہیں کرسکتا تو طلاق دے دے۔ مرد وعورت کے حقوق تو بلاشبہ برابر ہیں (اگرچہ حقوق کی نوعیت اور درجے کا فرق ہے) لیکن طلاق ایک خاص مصلحت وحکمت کی بنا پر مرد کے ہاتھ میں رکھی گئی ہے، عورت کے سپرد اس کو نہیں کیا گیا، البتہ عورت کو خلع لینے کا حق دیا گیا ہے۔

عورت، ظالم شوہر سے خلاصی کے لئے عدالت کے ذریعہ خلع لے

س..... میری ایک دوست جو بعض وجوہات کی بنا پر اپنے شوہر سے خلع لینا چاہتی ہے اور بعض مؤثر ذرائع سے کہلوا بھی چکی ہے، اس کا شوہر جو بیرونِ ملک مقیم ہے مسلسل ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کئے جارہا ہے اور اسے آزاد کرنے کے بجائے مسلسل سات مہینے سے ذہنی کرب میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مرد کو بااختیار بنایا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے کسی عورت کی زندگی برباد کئے رکھے؟ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز میں توازن رکھا ہے، کیا اللہ کے ہاں ایسے انسانوں کی کوئی پکڑ نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں تاکہ بہت سے کلمہ گو مسلمانوں کو احساس ہو کہ یہ عمل اسلام میں کتنا ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

ج..... جو شوہر اپنی بیویوں سے زیادتی کرتے ہیں وہ بڑے ہی ظالم ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تاکید کے ساتھ عورتوں سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ہے، اگر زوجین میں موافقت نہ ہو تو عورت کو خلع لینے کا اختیار دیا ہے، وہ عدالت سے رُجوع کرے اور عدالت اس کے شوہر سے خلع دِلوائے، یہی توازن ہے جو شریعت نے اس نازک رشتے میں ملحوظ رکھا ہے۔

خلع سے طلاقِ بائن ہوجاتی ہے

س..... ایک سوال کے جواب میں آپ نے طلاق اور خلع میں فرق کی یہ تشریح کی کہ خلع قبول کرنے پر مہر ساقط ہوجاتا ہے اور طلاق میں نہیں۔ خلع قبول کرنا عورت کی مرضی پر ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ خلع کے بعد عدت بھی ضروری ہے یا نہیں؟ اور اگر عورت دوبارہ اسی سابقہ شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو بغیر حلالہ شرعی کے نکاح ہوسکتا ہے؟ کیونکہ شوہر

نے طلاق نہیں دی ہے۔

ج..... خلع کا حکم ایک بائن طلاق کا ہے، اگر میاں بیوی کے درمیان ''خلوت'' ہوچکی ہے تو خلع کے بعد عورت پر عدّت لازم ہوگی۔ اور سابقہ شوہر سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ البتہ اگر عورت کے خلع کے مطالبے پر شوہر نے تین طلاقیں دے دی تھیں تو حلالہ شرعی کے بغیر دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔

خلع کی ''عدّت'' لازم ہے

س..... میری شادی ادلے بدلے کی ہوئی، میرے بھائی کی بیوی نے طلاق لے لی، میرا شوہر اس طلاق کا بدلہ مجھے ذہنی اذیتوں اور ذلتوں میں دیتا رہتا ہے۔ آٹھ سال ہوگئے مجھے اس کے سلوک سے اور بچوں سے عدم دِلچسپی سے کچھ نفرت سی ہوگئی ہے۔ اس صورتِ حال میں کیا کیا جائے؟ کیا ایسا ممکن ہے کہ خلع لے کر اور شادی کرلوں تو خلع کی کیا صورت ہوگی؟ کیا خلع کی بھی عدّت ہوتی ہے؟

ج..... ''خلع'' کے معنی ہیں عورت کی جانب سے علیحدگی کی درخواست۔ عورت اپنے شوہر کو یہ پیشکش کرے کہ میں اپنا مہر چھوڑتی ہوں، اس کے بدلے میں مجھے ''خلع'' دے دو، اگر مرد اس کی اس پیشکش کو قبول کرلے تو طلاقِ بائن واقع ہوجاتی ہے، جس طرح طلاق کے بعد عدّت ہوتی ہے، اسی طرح خلع کے بعد بھی لازم ہے، عدّت کے بعد آپ جہاں دِل چاہے عقد کرسکتی ہیں۔

کیا خلع کے بعد رُجوع ہوسکتا ہے؟

س..... خلع کے مبہم ہونے کی صورت میں اگر ایک مفتی کہے کہ خلع ہوگیا اور دُوسرا کہے کہ نہیں ہوا، اور لڑکی نادم ہوکر نباہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تو کیا تجدید نکاح ہوسکتا ہے؟ نیز تجدید نکاح کون کرتا ہے اور کیسے ہوتا ہے؟

ج..... خلع میں اگر شوہر نے تین طلاقیں دے دی تھیں تو دوبارہ نکاح نہیں

ہوسکتا، اور اگر صرف خلع کا لفظ یا ایک طلاق کا لفظ استعمال کیا تھا تو نکاح دوبارہ ہوسکتا ہے۔ دوبارہ نکاح کرنے کو تجدیدِ نکاح کہتے ہیں۔ جس طرح پہلا نکاح ایجاب وقبول سے ہوتا ہے، اسی طرح دوبارہ نکاح بھی ایسے ہی ہوگا۔ چونکہ خلع کا علم سب تعلق والوں کو ہو چکا تھا، اس لئے دوبارہ نکاحِ بھی علی الاعلان ہونا چاہئے۔

اگر خاوند بے نمازی ہو تو بیوی کیا کرے؟

س..... اگر کسی شخص کی بیوی نماز نہ پڑھتی ہو تو کہتے ہیں کہ خاوند کو حق ہے کہ وہ بیوی کو سمجھا اور مار بھی سکتا ہے، اور اگر اس سے بھی باز نہ آئے تو طلاق بھی دے سکتا ہے۔ اب قابلِ دریافت اَمر یہ ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند باوجود سمجھانے کے بھی نماز نہیں پڑھتا تو شریعت ایسی عورت کو کیا حقوق دِلاتی ہے؟ کیا وہ اپنے شوہر سے مقاطعہ کرسکتی ہے؟ اس سے بھی باز نہ آئے تو وہ طلاق بھی لے سکتی ہے؟

ج..... عورت کو چاہئے کہ نہایت شفقت ومحبت سے اسے راہِ راست پر لانے کی کوشش کرے، اور حسنِ تدبیر سے اسے نماز روزہ کا عادی بنائے، لیکن اگر وہ منحوس کسی طرح بھی نہ مانے تو عورت اس سے خلع لے سکتی ہے۔

ظہار

(یعنی بیوی کو اپنی ماں، بہن یا کسی اور محرم خاتون کے ساتھ تشبیہ دینا)

ظہار کی تعریف اور اس کے اَحکام

س..... ظہار سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے اَحکام علمِ فقہ میں کیا ہیں؟

ج..... ظہار کے معنی یہ ہیں کہ: کوئی شخص اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: ''تو مجھ پر میری ماں یا بہن جیسی ہے'' اس کا حکم یہ ہے کہ اس لفظ سے طلاق نہیں ہوتی، لیکن کفارہ ادا کئے بغیر بیوی کے پاس جانا حرام ہے۔ اور کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے، تب اس کے لئے

بیوی کے پاس جانا حلال ہوگا۔

''تمہارا اور میرا رشتہ ماں بہن کا ہے'' کے الفاظ کا نکاح پر اثر

س..... ایک عورت کے خاوند نے محلے کے تین آدمیوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنی بیوی کو کہا کہ: ''آئندہ کے لئے تمہارا اور میرا رشتہ ماں، بہن کا ہے'' یہ الفاظ اس شخص نے دو یا تین دفعہ دہرائے۔ اب وہ عورت اپنے دو بچوں کی خاطر اسی گھر میں الگ رہتی ہے اور اس مرد کے ساتھ بول چال گزشتہ پانچ چھ ماہ سے ختم ہے۔ یعنی وہ ایک دُوسرے سے ناراض ہیں، ان حالات میں کیا عورت کو طلاق ہوگئی ہے یا نہیں؟

ج..... ''تمہارا اور میرا رشتہ ماں، بہن کا ہے'' یہ ''ظہار'' کے الفاظ ہیں، ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوتی، البتہ شوہر کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور کفارہ ادا کئے بغیر بیوی کے قریب جانا حرام ہے۔ اور کفارہ یہ ہے کہ شوہر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے، اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

بیوی، شوہر کو اس کی ماں کی مماثل رشتہ کہے تو نکاح نہیں ٹوٹتا

س..... بیوی نے اپنے شوہر کو کہا کہ: ''اگر تم میرے قریب آئے (میاں بیوی کے تعلقات قائم کئے) تو تم اپنی ماں بہن کے قریب آؤ گے'' تو ان الفاظ سے ان دونوں کے درمیان نکاح باقی ہے یا نہیں؟

ج..... بیوی کے ان بیہودہ الفاظ سے کچھ نہیں ہوا، البتہ بیوی ان ناشائستہ الفاظ کی وجہ سے گناہ کی مرتکب ہوئی ہے، اس کو ان الفاظ سے توبہ کرنی چاہئے۔

تنسیخِ نکاح

تنسیخ نکاح کی صحیح صورت

س میری بیوی نے میرے خلاف عدالت سے بمع مہر ۸۰۰۰ روپے کے طلاق حاصل کر لی ہے، عدالت میں میرے خلاف اس کی کوئی شہادت موجود نہیں، اور نہ ہی

عدالت نے شہادت طلب کی ہے، میری بیوی کے اپنے بیان میرے حق میں جاتے ہیں، اس کے باوجود بھی اس نے عدالت سے اثر و رُسوخ کی بنا پر طلاق حاصل کر لی ہے، وجہ طلاق صرف یہ ہے کہ اس کے والدین مجھے پسند نہیں کرتے، کیونکہ میں معمولی ملازم ہوں، حالانکہ اس کے بطن سے ۵ سال اور ۳ سال کے میرے دو بچے بھی ہیں۔ کیا اس کو شرعاً طلاق ہوگئی یا نہیں؟ کیا وہ شرعاً دُوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج..... شرعاً صحیح فیصلے کی صورت یہ ہے کہ عورت کے دعویٰ دائر کرنے پر عدالت شوہر کو طلب کرے اور اس سے عورت کی شکایات کے بارے میں دریافت کرے، اگر وہ عورت کی شکایات کو غلط قرار دے تو عدالت عورت سے اس کے دعویٰ پر شہادتیں طلب کرے، اور شوہر کو صفائی کا پورا موقع دے، اگر تمام کاروائی کے بعد عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ شوہر ظالم ہے اور عورت کی علیحدگی اس سے ضروری ہو تو عدالت شوہر سے کہے کہ وہ اس کو طلاق دے دے، اگر اس کے بعد بھی شوہر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور مظلوم عورت کی گلوخلاصی پر راضی نہ ہو تو عدالت از خود تنسیخِ نکاح کا فیصلہ کر دے۔ اگر اس طریقے سے فیصلہ ہوا ہو تو عورت عدّت کے بعد دُوسری جگہ عقد کر سکتی ہے، اور عدالت کا یہ فیصلہ صحیح سمجھا جائے گا۔

لیکن جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ محض عورت کی درخواست پر فیصلہ کر دیا گیا، نہ عورت سے گواہ طلب کئے اور نہ شوہر کو بلوا کر اس کا موقف سنا گیا، ایسا فیصلہ شرعاً کالعدم ہے، اور عورت بدستور اس شوہر کے نکاح میں ہے، اس کو دُوسری جگہ عقد کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

عدالت کے غلط فیصلے سے پہلا نکاح متاثر نہیں ہوا

س..... کسی شخص کی منکوحہ دُوسرے آدمی کے ساتھ بھاگ گئی، اس شخص نے عدالت عالیہ میں جھوٹا نکاح نامہ پیش کر دیا، جبکہ شوہر کے عزیزوں نے اصلی نکاح نامہ پیش کیا، لیکن اغوا کنندہ عدالت کو دھوکا دینے میں کامیاب ہوگیا، اور عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ شوہر نے اس مقدمے میں دلچسپی نہیں لی، نہ اس نے طلاق دی ہے۔ کیا

عدالت کے فیصلے کے بعد پہلا نکاح فسخ ہوگیا؟ اور کیا یہ عورت اغوا کنندہ کے پاس بیوی کی حیثیت سے رہ سکتی ہے؟ ازرُوے شریعت کیا حکم ہے؟

ج..... عدالت کے غلط فیصلے سے جو عدالت کو فریب دے کر حاصل کیا گیا، پہلا نکاح متاثر نہیں ہوا، وہ بدستور باقی ہے۔ جب تک اصلی شوہر اسے طلاق نہیں دے گا، یہ دُوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی۔ اگر یہ دونوں اسی حالت میں میاں بیوی کی حیثیت سے رہیں گے تو ہمیشہ کے لئے بدکاری کے مرتکب ہوں گے اور ان کی اولاد شرعاً بے نکاح کی اولاد ہوگی۔

کیا عدالت تنسیخِ نکاح کرسکتی ہے؟

س..... اگر ایک منکوحہ عورت کسی جج کی عدالت سے خاوند سے علیحدگی حاصل کرے اور اس عورت کے اعتراضات اس کے خاوند پر گواہان کی شہادتوں سے دُرست ثابت ہوجائیں، مگر خاوند عدالت وغیرہ میں شرعی حیثیت سے طلاق نہ دے بلکہ جج کسی عورت کی درخواست منظور کرے اور یوں اس عورت کو چھٹکارا مل جائے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اس عورت کو واقعی طلاق ہوگئی یا نہیں؟ یہ کہ بعد عدّتِ طلاق، کیا اس عورت کا نکاحِ ثانی حلال ہے؟

ج..... اگر عدالت معاملے کی پوری چھان بین اور گواہوں کی شہادت کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ عورت واقعی مظلوم ہے اور شوہر اس کے حقوق ادا نہیں کررہا اور عدالت کے حکم کے باوجود وہ طلاق دینے پر بھی آمادہ نہیں ہے، تو اس کا تنسیخ نکاح کا فیصلہ صحیح ہے، اور عورت عدّت کے بعد دُوسرا عقد کرسکتی ہے، اور اگر عدالت نے معاملے کی صحیح تفتیش اور گواہوں کی شہادت کے بغیر فیصلہ کیا، یا شوہر کی غیر موجودگی میں محض عورت کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے تنسیخ نکاح کا فیصلہ کردیا، تو یہ فیصلہ طلاق کے قائم مقام نہیں ہوگا اور اس فیصلے کے باوجود عورت کے لئے دُوسری جگہ عقد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

شوہر ڈھائی سال تک خرچہ نہ دے، بیوی عدالت میں استغاثہ کرے

س..... میری شادی کو چودہ برس کا عرصہ بیت چکا ہے، میرا ایک لڑکا ہے جو کہ ۹ سال کا ہے، اور ایک لڑکی تین برس اور چار ماہ کی ہے۔ میری اپنے شوہر سے سات برس پہلے علیحدگی ہوگئی تھی، علیحدگی سے میری مراد طلاق نہیں، بلکہ انہوں نے دُوسری شادی کر کے گھر بسالیا تھا۔ ان سات برسوں میں انہوں نے مجھے چار آنے تک نہیں دیئے، سات برسوں میں صرف ایک دفعہ چار سال بعد آئے تھے اور صرف پندرہ دن رہ کر چلے گئے۔ اب تین سالوں سے ان کا کوئی پتا نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ اب میرا اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ اگر شوہر ڈھائی سال تک خرچ نہ دے تو نکاح نہیں رہتا، آپ مجھے بتائیں کہ یہ بات کہاں تک سچ ہے؟

ج..... یہ تو کسی نے غلط کہا ہے کہ شوہر ڈھائی سال تک خرچ نہ دے تو نکاح نہیں رہتا۔ آپ اپنے شوہر کے خلاف عدالت میں استغاثہ کریں اور عدالت کا فرض ہے کہ وہ آپ کو نان ونفقہ دِلائے یا ایسے شوہر سے آپ کی گلوخلاصی کرائے۔

کیا فیملی کورٹ کے فیصلے کے بعد عورت دُوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے؟

س..... اگر ایک عورت ناچاقی کی صورت میں فیملی کورٹ میں نکاح فسخ کا دعویٰ دائر کرتی ہے، جج فیملی کورٹ مقدمے کی سماعت کے بعد عورت کے حق میں ڈگری دے دیتا ہے، یعنی عورت کو نکاحِ ثانی کی اجازت فیملی کورٹ سے مل جاتی ہے تو کیا از روئے شریعت عورت نکاحِ ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

ج..... فیملی کورٹ کا فیصلہ اگر شرعی قواعد کے مطابق ہو تو وہ فیصلہ شرعاً بھی نافذ ہوگا۔ اور اگر مقدمے کی سماعت میں یا فیصلے میں شرعی قواعد کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تو شرعی نقطۂ نظر سے وہ فیصلہ کالعدم ہے، شرعاً نکاح فسخ نہیں ہوگا، اور عورت کو نکاحِ ثانی کی اجازت نہ ہوگی۔

شرعی قواعد کے مطابق فیصلے کی صورت یہ ہے کہ عورت کی شکایت پر عدالت، شوہر

کو طلب کرے اور اس سے عورت کے الزامات کا جواب طلب کرے، اگر شوہر ان الزامات سے انکار کرے تو عورت سے گواہ طلب کئے جائیں یا اگر عورت گواہ پیش نہیں کر سکتی تو شوہر سے حلف لیا جائے، اگر شوہر حلفیہ طور پر اس کے دعویٰ کو غلط قرار دے تو عورت کا دعویٰ خارج کر دیا جائے گا، اور اگر عورت گواہ پیش کر دے تو عدالت شوہر کو بیوی کے حقوقِ شرعیہ ادا کرنے کی تاکید کرے۔ اور اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ ان دونوں کا یکجا رہنا ممکن نہیں تو شوہر کو طلاق دینے کا حکم دیا جائے، اور اگر وہ طلاق دینے پر بھی آمادہ نہ ہو (جبکہ وہ عورت کے حقوقِ واجبہ بھی ادا نہیں کرتا) تو عدالت از خود فسخِ نکاح کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ فیصلہ کرنے والا جج مسلمان ہو، ورنہ اگر جج غیر مسلم ہو (جیسا کہ پاکستان کی عدالتوں میں غیر مسلم جج بھی موجود ہیں) تو اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔

اگر کسی شخص نے پانچ یا چھ شادیاں کر لیں تو پہلی بیویوں کا کیا حکم ہے؟

س..... میری شادی اب سے دس سال قبل ایک ایسے انسان سے ہوئی جس نے خود کو کنوارا ظاہر کیا، جبکہ اس کی تین بیویاں موجود تھیں (جو کہ بعد میں پتا چلا)، انہوں نے نکاح نامہ میں بھی خود کو کنوارا لکھوایا، اس کے علاوہ ولدیت بھی غلط درج کرائی۔ اب سے دو سال قبل انہوں نے پانچویں شادی ایک عیسائی عورت سے کی اور پھر اس کے تین ماہ بعد ہی چھٹی شادی راولپنڈی میں اسلامی طریقے پر ایک مسلمان عورت سے کی۔ میں معلوم یہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارا مذہب ایک وقت میں چار بیویوں کی اجازت دیتا ہے، تو ایسی صورت میں آیا اس کی پہلی بیویاں نکاح سے خارج ہو گئیں یا پھر بعد کی شادیاں جائز نہ تھیں؟ میں ان کی چوتھی بیوی ہوں میں اپنے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میری کیا حیثیت ہے؟ میں ان کے نکاح میں ہوں یا طلاق ہو چکی ہے؟ اگر میں ان کے نکاح میں ہوں تو طلاق لینے کے لئے مجھے شرع کی روشنی میں کیا کرنا چاہئے؟

ج آپ کی شادی صحیح ہے۔ پانچویں اور چھٹی شادی جو اس نے کی وہ صحیح نہیں ہے، آپ عدالت سے رجوع کریں، اور آپ ان چیزوں کا ثبوت پیش کر کے اس شخص کو سزا

دِلوا سکتی ہیں۔

طلاق سے مُکر جانے کا حکم

شوہر طلاق دے کر مُکر جائے تو عورت کیا کرے؟

س..... میری ہمشیرہ کو میرے بہنوئی نے تین بار طلاق دی، جس پر ہمشیرہ گھر پر آ گئیں، اور والدین کو تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ میرے والدین نے جب میرے بہنوئی سے معلوم کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ جبکہ ہمشیرہ بضد ہیں کہ مجھے طلاق دے دی ہے، اب آپ مشورہ دیں کہ طلاق کیسے ہوئی؟

ج..... اُصول تو یہ ہے کہ اگر طلاق میں میاں بیوی کا اختلاف ہو جائے، بیوی کہے کہ اس نے طلاق دے دی ہے، اور شوہر انکار کرے تو گواہ نہ ہونے کی صورت میں عدالت شوہر کی بات کا اعتبار کرے گی۔ لیکن آج کل لوگوں میں دِین و دِیانت کی بڑی کمی آ گئی ہے، لوگ طلاق دینے کے بعد مُکر جاتے ہیں، اس لئے اگر شوہر دِین دار قسم کا آدمی نہیں ہے اور عورت کو یقین ہے کہ اس نے تین بار طلاق دی ہے تو عورت کے لئے شوہر کے گھر آباد ہونا جائز نہیں ہے۔ شوہر کی قانونی کاروائی سے بچنے کے لئے اس کا حل یہ ہے کہ عدالت سے رُجوع کیا جائے اور عورت کی طرف سے خلع کا مطالبہ کیا جائے اور عدالت دونوں کے درمیان تفریق کرا دے۔

شوہر کے مُکر جانے پر عورت کے لئے طلاق کے گواہ پیش کرنا ضروری ہے

س..... ایک سوال کے جواب میں آپ نے لکھا تھا کہ: ''عورت طلاق دینے کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر اس سے انکار کرتا ہے، میاں بیوی کے درمیان جب اختلاف ہو تو بیوی اگر قابلِ اعتماد گواہ پیش کر دے جو حلفاً شہادت دیں کہ ان کے سامنے شوہر نے طلاق دی ہے تو عورت کا دعویٰ دُرست تسلیم کر لیا جائے گا، ورنہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہوگا، اور شوہر کی یہ بات صحیح ہوگی کہ اس نے طلاق نہیں دی۔''

تو محترم فرض کیجئے! عورت کا دعویٰ بالکل صحیح ہو مگر وہ کوئی گواہ پیش نہیں کر سکتی اور مرد صرف اس لئے طلاق سے انکار کر رہا ہو کہ اس کو مہر نہ دینا پڑے یا وہ صرف تنگ کرنے کے لئے ہی انکار کر رہا ہو، تو ایسی صورت میں عورت اس شوہر کے پاس واپس جا کر گنہگار نہ ہوگی؟ جبکہ اس نے اپنے کانوں سے طلاق کے الفاظ سن لئے ہیں۔

ج..... ماشاء اللہ! بہت نفیس سوال ہے۔ جواب یہ ہے کہ آپ نے جس مسئلے کا حوالہ دیا ہے اس کا تعلق عدالت کے فیصلے سے ہے، عورت کے ذاتی کردار سے نہیں، جس صورت میں کہ شوہر انکار کر رہا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں ہیں تو عدالت یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگی کہ عورت کا دعویٰ غلط اور بے ثبوت ہے۔

جہاں تک عورت کے ذاتی کردار کا تعلق ہے تو جب عورت کو سو فیصد یقین ہو کہ شوہر اسے طلاق دے چکا ہے اور اب محض بے دینی کی وجہ سے انکار کر رہا ہے تو عورت کے لئے اس کے پاس واپس جانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اسے چاہئے کہ اس کے پاس جانے اور حقوقِ زوجیت ادا کرنے سے صاف انکار کر دے۔ نیز اسے چاہئے کہ اس سے گلوخلاصی کی کوئی تدبیر کرے، مثلاً اس کو خلع دینے پر مجبور کرے۔ بہرحال جب تک اس سے قانونی رہائی نہیں ہو جاتی اس کو اپنے قریب نہ آنے دے اور نہ اس کے گھر میں رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج:۱، ص:۳۵۴)

شوہر اگر طلاق کا اقرار کرے، تو بیوی اور ساس کا انکار فضول ہے

س..... میرا دوست جو کہ شادی شدہ ہے، اس کی بیوی سے اس کی کسی بات پر لڑائی ہوگئی اور معاملہ طلاق تک پہنچ گیا، میرے دوست نے باقاعدہ اپنے اور اس کے رشتہ داروں کے سامنے اپنی بیوی کو تین دفعہ طلاق دے دی، اور اس کی بیوی بھی دُوسرے کمرے میں بیٹھی تھی، اور میرا دوست تین دفعہ طلاق دے کر اپنے گھر چلا آیا۔ لیکن بعد میں اس کی بیوی اور اس کی ساس نے کہا کہ ہم نے تین دفعہ نہیں سنا، لہٰذا طلاق نہیں ہوئی۔ اب آپ بتائیے کہ طلاق ہوئی یا نہیں ہوئی؟

ج اگر آپ کے دوست کو اقرار ہے کہ تین دفعہ طلاق دی تھی تو تین طلاقیں

ہو گئیں، بیوی اور ساس کا انکار فضول ہے۔

طلاق کی تعداد میں شوہر بیوی کا اختلاف

س..... میرے شوہر مجھے تین بار طلاق کہہ کر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد واپس آ گئے اور کہنے لگے تو رو رہی ہے میں نے تو دو بار کہا تھا، رُجوع کی گنجائش ہے، مگر میں نہ مانی۔ بچے، گھر بار صرف گناہ کے ڈر سے چھوڑنے گوارا کر لئے، مگر وہ بضد ہیں کہ میں نے دو بار کہا ہے۔ میں نے کہا: قسم کھائیں! تو وہ بولے: ''ایمان سے دو بار کہا ہے، اور اگر تو نہیں مانتی تو چلو سب گناہ میرے سر!'' میں نے خدا سے دُعا کی کہ خدایا میں گنہگار نہیں سب گناہ ان کے سر ہیں، اگر یہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ تو بتائیں گناہ کس کے سر پر ہوگا؟

ج..... اگر آپ کو یقین ہے کہ تین بار کہا تھا تو ان کی قسم کا کوئی اعتبار نہ کیجئے، اور ان کے پاس جانے اور حقوقِ زوجیت ادا کرنے سے صاف انکار کر دیجئے، اور ہر حال میں ان سے گلوخلاصی کی کوئی تدبیر کیجئے۔ اور اگر آپ کو یقین نہیں تو گناہ و ثواب اس کے ذمہ ہے، آپ اس کی بات پر یقین کر سکتی ہیں۔

نامرد کی بیوی کا حکم

نامرد سے شادی کی صورت میں بیوی کیا کرے؟

س..... ایک نامرد شخص نے نکاح کیا اور عرصہ چار ماہ عورت اس کے پاس رہی اور اس کے مخصوص کمرے میں سوتی رہی، لیکن اس کی حیثیت کنواری کی ہے۔ اس کے بعد وہ عورت والدین کے گھر چلی آئی اور لڑکے سے اس کے والدین نے طلاق کا مطالبہ کیا، مگر وہ لڑکا رقم بٹورنے کے خیال میں طلاق نہیں دیتا، لہٰذا طلاق کی صورت اور حق مہر کی بابت مسئلہ واضح فرمائیں۔

ج..... شادی کے وقت عورت کنواری تھی تو عدالت کے ذریعہ نامرد خاوند کو ایک

سال کی مہلت بغرض علاج دی جائے گی، ایک سال بعد خاوند صحبت پر قادر ہوجائے تو منکوحہ کو رکھے اور اگر ایک سال میں بھی قادر نہ ہوسکے تو عدالت سے نکاح ختم کرنے کی درخواست دے کر نکاح ختم کرا سکتی ہے۔ عدالت کی تفریق طلاقِ بائن سمجھی جائے گی اور عورت پر عدّت لازم ہوگی اور مرد پر مہر پورا ادا کرنا لازمی ہوگا۔

س..... ایک لڑکا پیدائشی نامرد ہے، جس کی تصدیق خود ڈاکٹر اور لڑکا بھی کرتا ہے، اور علاج وغیرہ بھی کرایا گیا لیکن معالج نے صرف اس وجہ سے لڑکے کو جواب دے دیا کہ یہ پیدائشی طور پر صحیح نہیں ہے، اس لئے اس کا علاج نہیں ہوسکتا۔ اور عورت نے عدالت میں اپنے خاوند پر تنسیخِ نکاح کا دعویٰ کیا اور حاکمِ وقت نے فیصلہ بھی عورت کے حق میں دے دیا کہ یہ عورت بغیر اپنے خاوند سے طلاق لئے کسی اور جگہ نکاح کرسکتی ہے، جبکہ خاوند سے بار بار طلاق کا اصرار بھی کیا گیا، لیکن وہ بضد ہے اور طلاق نہیں دیتا۔ ان تمام صورتوں کے ہوتے ہوئے از رُوئے شریعتِ محمدی کیا حکم ہے؟

ج..... جب لڑکا پیدائشی نامرد ہے اور اس کی تصدیق ہوچکی ہے کہ اس کا علاج نہیں ہوسکتا تو لڑکے پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے، اور اگر وہ طلاق نہیں دیتا تو عدالت ان دونوں کے درمیان تفریق کا فیصلہ کردے، عدالت یہ فیصلہ طلاق کے حکم میں ہوگا، لہٰذا لڑکی دُوسری جگہ (عدّت کے بعد) نکاح کرسکتی ہے۔

عدّت کے احکام

عدّت کس پر واجب ہوتی ہے؟

س ہمارے یہاں عورتوں کا ایک غلط عقیدہ ہے، وہ یہ کہ اگر بیٹی کا انتقال ہوجائے تو اس لڑکی کی ماں عدّت کرتی ہے، ساس اور سسر کا انتقال ہو تو اس کی بہو، اگر زیادہ بہوئیں ہوں تو وہ سب عدّت اور گھونگھٹ کرتی ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ عدّت

صرف اس پر فرض ہے جس کا شوہر انتقال کر جائے نہ کہ بیٹی، ساس اور سسر اور کوئی عزیز رشتہ دار کے انتقال پر عدّت کرنا فرض ہے۔ یہ سب کہاں تک دُرست ہے؟

ج..... عدّت اسی عورت کے ذمہ ہے جس کے شوہر کا انتقال ہوا ہو، اس کے ساتھ دُوسری عورت کا عدّت میں بیٹھنا فضول حرکت ہے، البتہ نامحرموں سے پردہ اور گھونگھٹ عدّت کے بغیر بھی ہر عورت پر لازم ہے۔

عدّت کے ضروری اَحکام

س..... آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ شریعت میں عورت کو ''عدّت'' کس طرح کرنا چاہئے؟ بڑی بوڑھیاں کہتی ہیں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عورت عدّت کے اندر سر میں تیل نہیں ڈال سکتی، خواہ کتنا ہی سر میں درد ہو، اور تینوں کپڑے عورت کو سفید پہننے چاہئیں، ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں پہننا چاہئیں وغیرہ۔ آپ سے گزارش ہے کہ شریعت میں جس طرح عورت کو عدّت گزارنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ج..... عدّت کے ضروری اَحکام یہ ہیں:

۱:..... شوہر کی وفات کی عدّت چار مہینے دس دن ہے، اگر شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کو ہو تو چار قمری مہینے اور اس سے دس دن اُوپر عدّت گزارے، خواہ مہینے اُنتیس کے ہوں یا تیس کے۔ اور اگر پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ کو انتقال ہوا تو ایک سو تیس دن پورے کرے۔

۲:..... عدّت گزارنے کے لئے گھر میں کسی مخصوص جگہ بیٹھنا ضروری نہیں، گھر بھر میں جہاں جی چاہے رہے، چلے پھرے۔

۳:..... عدّت میں عورت کو بناؤ سنگھار کرنا، چوڑیاں پہننا، زیور پہننا، خوشبو لگانا، سرمہ لگانا، پان کھا کر منہ لال کرنا، مسی ملنا، سر میں تیل ڈالنا، کنگھی کرنا، مہندی لگانا، ریشمی، رنگے اور پھول دار اچھے کپڑے پہننا جائز نہیں، ایسے معمولی کپڑے پہنے جن میں زینت نہ ہو۔

۴:..... سر دھونا اور نہانا عدّت میں جائز ہے، اور سر میں درد ہو تو تیل لگانا بھی جائز

ہے، ضرورت کے وقت موٹے دندانوں کی کنگھی کرنا بھی جائز ہے، علاج کے طور پر سرمہ لگانا بھی جائز ہے، مگر رات کو لگائے، دن کو صاف کردے۔

۵:.....عدّت کے دوران گھر سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اگر وہ اتنی غریب ہے کہ اس کے پاس گزارے کے لئے خرچ نہیں، تو پردے کے ساتھ محنت مزدوری کے لئے جاسکتی ہے، لیکن رات اپنے گھر آ کر گزارے اور دن میں کام سے فارغ ہوکر فوراً آجائے، بلاضرورت باہر رہنا جائز نہیں۔

۶:.....اسی طرح اگر بیمار ہوجائے تو علاج کی مجبوری سے حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانا بھی جائز ہے۔

وفات کی عدّت

س.....ہمارے محلے میں ایک عورت کا شوہر مرگیا، جب اس کا جنازہ جانے لگا تو محلے کی عورتوں نے اسے گھر کے دروازے سے باہر نکال دیا، اور یہ کہا کہ جو عورت روتے ہوئے گھر سے باہر نکال دی جائے وہ عدّت نہیں کرتی۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیے کہ یہ بات کس حد تک ٹھیک ہے؟

ج.....ان عورتوں کی یہ بات بالکل غلط ہے، عورت پر وفات کی عدّت لازم ہے۔

رُخصتی سے قبل بیوہ کی عدّت

س.....ایک لڑکی کا نکاح ہوا، لیکن ابھی رُخصتی نہیں ہوئی تھی کہ اس کا شوہر ایک حادثے میں فوت ہوگیا، اب کیا اس عورت کو عدّت گزارنا ہوگی یا نہیں؟ اور مہر ملے گا؟ اگر ملے گا تو کتنا ملے گا؟

ج اگر رُخصتی سے قبل شوہر کا انتقال ہوجائے تب بھی لڑکی کے ذمہ ''عدّتِ وفات'' چار مہینے دس دن لازم ہے، اور وہ پورے مہر کی مستحق ہے، جو مرحوم کے ترکہ میں سے ادا کیا جائے گا، اور وہ شوہر کے ترکہ میں بیوہ کے حصے کی بھی مستحق ہے۔

حاملہ کی عدّت

س..... میری بیٹی کو میرے داماد نے غصّے میں آکر میرے ہی گھر میں میری موجودگی میں طلاق دے دی، کیونکہ وہ میری بیٹی کو رکھنے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایک مولوی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حاملہ پر طلاق نہیں ہوتی، اور جب تک طلاق نہیں ہوتی عدّت لازم نہیں۔ جبکہ میرا داماد مصر ہے کہ طلاق ہوجاتی ہے اور عدّت لازم ہے اس کو عدّت میں رکھا جائے جب تک وضعِ حمل نہ ہو۔ کیا طلاق ہوگئی اور عدّت لازم ہے؟

ج..... حمل کی حالت میں طلاق ہوجاتی ہے، اور حاملہ کی عدّت وضعِ حمل ہے، جب بچے کی پیدائش ہوجائے تو عدّت ختم ہوجاتی ہے۔ آپ کے داماد نے اگر ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہیں تو عدّت کے اندر رُجوع کرسکتا ہے، اور عدّت کے بعد فریقین کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے، اگر تین طلاقیں دیں تو رُجوع نہیں کرسکتا، بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی۔

پچاس سالہ عورت کی عدّت کتنی ہوگی؟

س..... بیوہ عورت جس کی عمر پچاس سال سے کم ہے اور بغیر حمل کے ہے، اس کی عدّت کی مدّت کتنی ہوگی؟ اور وہ گھر میں معمولی کام کاج مثلاً: جھاڑو دینا یا روٹی پکانا وغیرہ کرسکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ اس کے ساتھ بہو بھی رہتی ہے۔

ج..... شوہر کی وفات کی عدّت حاملہ کے لئے وضعِ حمل ہے، اور جو عورت حاملہ نہ ہو اس کی عدّت چار مہینے دس دن ہے، خواہ بوڑھی ہو یا جوان یا نابالغ۔ عدّت کے دوران گھر کا کام کاج کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

کیا شہید کی بیوہ کی بھی عدّت ہوتی ہے؟

س..... اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کہ شہید کو مردہ کہا جائے، بلکہ وہ زندہ ہے، لیکن ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔ مقصد یہ کہ جس طرح ایک عورت اپنے شوہر کے مرنے کے

بعد عدّت کرتی ہے کیا شہید کی بیوہ کو بھی عدّت کرنی ضروری ہے؟

ج..... شہید کی بیوہ کے ذمہ بھی عدّت ہے، اور عدّت کے بعد وہ دُوسری جگہ عقد بھی کرسکتی ہے۔ قرآن مجید کی آیت کا مطلب آپ نے صحیح نہیں سمجھا، کیونکہ جہاں یہ فرمایا ہے کہ: ''شہیدوں کو مردہ مت کہو'' وہاں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ: ''وہ زندہ تو ہیں مگر تم کو ان کی زندگی کا شعور نہیں'' اس سے معلوم ہوا کہ ان کی زندگی سے ہماری دُنیا کی زندگی مراد نہیں، بلکہ ایسی زندگی مراد ہے جو ہمارے حواس اور شعور سے بالاتر ہے، اس لئے شہیدوں پر دُنیا میں وفات پانے والے لوگوں کے اَحکام جاری ہوتے ہیں، چنانچہ ان کا جنازہ پڑھا جاتا ہے، ان کی وراثت تقسیم ہوتی ہے، ان کی بیواؤں پر عدّت لازم ہے اور عدّت کے بعد ان کو دُوسرا نکاح کرنا جائز ہے۔

رُخصتی سے پہلے طلاق کی عدّت نہیں

س..... میرے والدین نے میرا ایک جگہ نکاح کرادیا، ابھی رُخصتی نہیں ہوئی تھی کہ میں نے اسے طلاق دے دی، اور طلاق دینے کے بعد کہا کہ: ''یہ عورت مجھ سے آزاد ہے میرا اس پر کچھ دعویٰ نہیں'' کیا وہ عورت دُوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے؟ کیا عدّت بھی لازم ہے؟

ج..... رُخصتی سے پہلے جب طلاق دی گئی ہے تو آپ کی بیوی کو طلاقِ بائن ہوگی اور اس صورت میں عورت پر عدّت بھی لازم نہیں ہے، لہٰذا طلاق کے فوراً بعد لڑکی کا نکاح کسی دُوسرے شخص سے ہوسکتا ہے۔

طلاق کی عدّت کے دوران اگر شوہر انتقال کرجائے تو کتنی عدّت ہوگی؟

س..... اگر شوہر عورت کو طلاق دے اور عورت کی عدّت کے دوران شوہر کا انتقال ہوجائے تو عورت طلاق کی عدّت کے دن گزارے یا مرنے کی عدّت کے دن گزارے؟

ج..... اگر عورت طلاق کی عدّت گزار رہی تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو اس کی

تین صورتیں ہیں، اور تینوں کا حکم الگ الگ ہے:

۱:.....ایک صورت یہ ہے کہ عورت حاملہ ہو، اس کی عدّت وہ وضعِ حمل ہے، بچے کی پیدائش سے اس کی عدّت ختم ہوجائے گی، خواہ طلاق دہندہ کی وفات کے چند لمحوں بعد بچہ پیدا ہوجائے، عورت کی عدّت ختم ہوگئی۔

۲:.....دُوسری صورت یہ ہے کہ عورت حاملہ نہ ہو اور شوہر نے رجعی طلاق دی ہو اور عدّت ختم ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوجائے، اس صورت میں طلاق کی عدّت کالعدم سمجھی جائے گی اور عورت نئے سرے سے وفات کی عدّت گزارے گی، یعنی چار مہینے دس دن۔

۳:.....تیسری صورت یہ ہے کہ عورت حاملہ نہ ہو اور شوہر نے بائن طلاق دی تھی، پھر عدّت ختم ہونے سے پہلے مرگیا، اس صورت میں دیکھیں گے کہ طلاق کی عدّت زیادہ طویل ہے یا موت کی؟ ان دونوں میں سے جو زیادہ طویل ہوگی وہ اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ عورت اس صورت میں طلاق اور وفات دونوں کی عدّت بیک وقت گزارے گی، ان میں سے اگر ایک پوری ہوجائے اور دُوسری کے کچھ دن باقی ہوں تو ان باقی ماندہ دنوں کی عدّت بھی پوری کرے گی۔

کیا بے آسرا عورت عدّت گزارے بغیر نکاح کرسکتی ہے؟

س.....ایک عورت جو کہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار تھی، اور اس چھ ماہ کے عرصے میں وہ اپنے شوہر کے قریب تک نہیں گئی، اسی مدّت کے بعد اس کا شوہر انتقال کرگیا اور اس عورت کے پانچ بچے ہیں، جن کی کفالت کرنے والا کوئی نہیں، بالکل بے آسرا ہیں، تو کیا ایسی صورت میں وہ عورت بغیر عدّت گزارے دُوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ بغیر نکاح کے ان کے اخراجات وغیرہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

ج.....چار مہینے دس دن وفات کی عدّت شرعاً فرض ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ عورت نکاح نہیں کرسکتی بلکہ نکاح کی بات کرنا بھی حرام ہے۔ اگر واقعتاً وہ ایسی نادار ہے تو حکومت اور مسلمان معاشرے کا فرض ہے کہ عدّت کی مدّت تک اس کی کفالت کرے، یا وہ

عورت اتنے عرصے تک محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالے۔

کیا چار پانچ سال سے شوہر سے علیحدہ رہنے والی عورت پر عدّت واجب نہیں؟

س..... زید نے ایک عورت کو طلاق دِلائی اور دُوسرے دن اس سے نکاح کر لیا، زید کا کہنا ہے کہ عورت مذکورہ چار پانچ سال سے اسی شہر میں اپنے شوہر سے دُور رہی ہے، عدّت اس عورت پر واجب وفرض ہے جو شوہر کے ساتھ رہتی ہو۔

ج..... زید کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ اس عورت پر عدّت نہیں تھی، طلاق کے بعد عدّت ضروری ہے خواہ عورت شوہر کے پاس رہتی ہو یا عرصے سے شوہر سے الگ رہتی ہو۔ البتہ جس لڑکی کی رُخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے اس کے ذمہ عدّت نہیں۔ بہر حال زید کو اپنی جہالت سے توبہ کرنی چاہئے اور عدّت کے اندر جو اس نے نکاح کیا وہ کالعدم ہے، عدّت کے بعد دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔

نابالغ بچی کے ذمہ بھی عدّت ہے

س..... میری چھوٹی بہن جو اَبھی نابالغ ہے، ہم نے اس کا نکاح ایک اچھی جگہ دیکھ کر کیا کہ لڑکی کا نکاح جتنی جلدی ہو جائے اچھا ہے، لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ابھی نکاح کو صرف ایک ماہ ہی ہوا تھا کہ لڑکے کو کسی دُشمن نے قتل کر دیا۔ ہم لوگوں نے لڑکی کے بالغ ہونے پر رُخصتی رکھی تھی، اب مسئلہ یہ ہے کیا نابالغ لڑکی کا جس کی رُخصتی بھی نہ ہوئی ہو، عدّت کرنا ضروری ہے؟

ج..... وفات کی عدّت نابالغ بچی کے ذمہ بھی لازم ہے۔

اگر عورت کو تین طلاق دینے کے بعد بھی اپنے پاس رکھا تو عدّت کا شرعی حکم

س..... ایک شخص نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد بیوی کو اپنے ساتھ رہنے پر راضی کر لیا، اور عرصہ دو سال تک ایک ساتھ رہے، لوگوں کی ملامت پر وہ پاک زندگی بسر کرنے پر تیار ہیں، لیکن دریافت کرنا ہے کہ عورت کی عدّت ان دو سالوں میں پوری ہوگئی یا نہیں؟ یعنی اب وہ کسی دُوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے؟

ج.....عورت کی عدّت تو گزر چکی ہے، چونکہ ان دونوں نے میاں بیوی کا تعلق ختم نہیں کیا، دونوں کا علیحدگی اختیار کرنا لازم ہے، اور علیحدگی کے بعد عورت پر نئے سرے سے عدّت گزارنا ضروری ہوگا، اور جب عدّت پوری ہو جائے تب کسی دُوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔ نکاح کے بعد دُوسرے شوہر سے صحبت کرے، صحبت کے بعد دُوسرا شوہر از خود طلاق دے دے، یا مرجائے اور اس کی عدّت بھی گزر جائے تب پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ پہلے شوہر کے ساتھ پاک زندگی گزارنے کا کوئی طریقہ نہیں۔

بیوہ، مرحوم کے گھر عدّت گزارے

س.....لڑکی تین ماہ کی حاملہ ہے، جبکہ عدّت بھی لڑکی نے مرحوم کے گھر نہیں کی، بلکہ سوئم والے دن چلی گئی، مہر کی رقم بھی لڑکی نے میرے بھائی کے مرنے کے بعد معاف کردی تھی اور اب اگر وہ یہ کہے کہ ہم یہ بھی لیں گے تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

ج.....مرحوم کی بیوہ کو مرحوم کے گھر پر عدّت گزارنا لازم ہے، اور عدّت سے پہلے گھر سے نکل جانا سخت گناہ ہے، حاملہ کی عدّت وضعِ حمل ہے، مہر اگر وہ بخوشی معاف کرچکی ہے تو اس کا دوبارہ مطالبہ کرنا جائز نہیں۔

عدّت کے دوران عورت کی چوڑیاں اُتارنا

س.....اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی شادی شدہ مرد کا انتقال ہو جائے تو اس کی بیوہ کے ہاتھوں سے چوڑیاں اُتار دی جاتی ہیں یا توڑ دی جاتی ہیں۔ آیا اسلامی اُصولوں کے مطابق یہ کہاں تک صحیح عمل ہے؟ حدیث میں اس بات کا کہیں ذکر ملتا ہے یا نہیں؟

ج..... شوہر کے انتقال کے بعد عورت پر چار مہینے دس دن کی عدّت لازم ہے، اور عدّت کے دوران اس کے لئے زیب وزینت ممنوع ہے، اس لئے زیور اور چوڑیاں وغیرہ اُتار دی جاتی ہیں، البتہ اگر چوڑیوں کا اُتار لینا ممکن ہو تو ان کو توڑنا غلط ہے۔

عدّت کے دوران ظلم سے بچنے کیلئے عورت دُوسرے مکان میں منتقل ہوسکتی ہے

س..... ایک نوجوان عورت کا شوہر انتقال کرگیا، تقریباً ایک ہفتہ ہوا ہے، عورت مذکورہ اپنے متوفی شوہر کے گھر پر عدّتِ وفات گزار رہی ہے، لیکن شوہر کے خاندان کے بعض لوگ یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ اس بیوہ کا نکاح فلاں فلاں سے کردیا جائے، اس سبب سے عورت کو ڈرا دھمکا رہے ہیں، ایسی صورت میں وہ اپنے والدین کے گھر جاسکتی ہے؟

ج..... اَیامِ عدّت میں عورت سے نکاح کے سلسلے میں کسی قسم کی گفتگو حرام ہے۔ عورت کو اس اَمر کا شدید خوف وخطرہ ہو تو والدین کے مکان میں منتقل ہوسکتی ہے۔

کیا عدّت کے دوران عورت ضروری کام کے لئے عدالت جاسکتی ہے؟

س..... ایک عورت کو جو عدّت کے دن گزار رہی ہے، عدالت میں طلب کیا جاتا ہے، حاکمِ عدالت کے سامنے اس کو بیان دینا ہے، اور ضروری دستاویزات پر دستخط کرنا ہیں، نیز عدالت میں اس کی حاضری سے اس کا اور اس کے بچوں کا مالی مفاد بھی وابستہ ہے، ایسی صورت میں اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

ج..... اس ضرورت کے لئے عدالت میں جاسکتی ہے، شام کو گھر واپس آجائے، رات اسی گھر میں گزارنا ضروری ہے۔

کیا دورانِ عدّت عورت کسی عزیز کے گھر جاسکتی ہے؟

س..... کیا بیوہ اپنے عزیز کے گھر جاسکتی ہے؟ جس میں اور اس گھر میں جہاں عدّت گزار رہی ہے، فاصلہ صرف ایک دیوار کا ہے۔

ج..... بیوہ ضرورت کی بنا پر دن کو گھر سے باہر جاسکتی ہے، مگر رات اپنے گھر رہے اور دن کو بھی شدید ضرورت کے بغیر نہ جائے۔

عدّت کے دوران ملازمت کرنا

س..... مدّتِ عدّت میں کوئی بہتر ملازمت مل جائے تو وہ شرعی طور سے ملازمت کرسکتی ہے یا کوئی مضائقہ ہے؟

ج..... اگر خرچ کا انتظام نہ ہو تو محنت مزدوری اور ملازمت جائز ہے، اور اگر خرچ کا انتظام ہو تو ملازمت بھی جائز نہیں۔

عدّت نہ گزارنے کا گناہ کس پر ہوگا؟

س..... طلاق دینے کے بعد بیوی کو اس کی ماں کے گھر بھیج دیا تھا، طلاق کے بعد اس نے عدّت نہیں گزاری اور نہ کسی پر یہ ظاہر کیا تھا کہ طلاق ہوگئی ہے، عدّت نہ گزارنے کا گناہ کس پر عائد ہوتا ہے؟

ج..... عدّتِ طلاق شوہر کے گھر گزارنے کا حکم ہے، اس مدّت کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہے، اس لئے اس کو ماں کے گھر بھیج دینا جائز نہیں تھا۔ طلاق اگر ''رجعی'' ہو تو عورت بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں رہتی ہے، اس لئے اس کو چاہئے کہ خوب زیب و زینت کرے تاکہ شوہر کا دِل اس کی طرف مائل ہو اور وہ رُجوع کرلے۔

اور طلاقِ بائن اور موت کی عدّت میں عورت پر ''سوگ'' کرنا واجب ہے، نہ خوشبو لگائے، نہ اچھا کپڑا پہنے، نہ سرمہ لگائے، نہ تیل لگائے، نہ بغیر اضطراری حالت کے شوہر کے گھر سے نکلے۔

اگر عورت نے ان اُمور کی پابندی نہیں کی تو گنہگار ہوگی، اور عدّت کے دن پورے ہونے پر عدّت بہرحال ختم ہوجائے گی۔ آپ نے چونکہ طلاق کے بعد عورت کو ماں کے گھر بھیج دیا تھا اس لئے آپ بھی گنہگار ہوئے۔ اور اگر عورت نے عدّت کی شرائط پوری نہیں کیں تو وہ بھی گنہگار ہوئی۔

طلاق کے متفرق مسائل

مطلقہ بیوی کا انتقام اس کی اولاد سے لینا سخت گناہ ہے

س..... کوئی شخص اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے اور دُوسری شادی کرلے اور پہلی بیوی سے جو اولاد ہو، اس سے وہ انتقام پہلی بیوی کا لے، یعنی اس کو عاق کرنے کی [illegible] ذرا تفصیل سے بیان کریں، کیا یہ رویہ دُرست ہے؟

ج.....مطلقہ بیوی کا انتقام اس کی اولاد سے لینا اور اولاد کو عاق کرنا دونوں باتیں سخت گناہ ہیں، اور عاق کرنے سے بھی اس کی اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوگی۔

اگر بہو سسر پر زنا کا دعویٰ کرے تو حرمتِ مصاہرت!

س.....اگر ایک بہو اپنے سسر پر زنا کا دعویٰ کرے، اس پر حرمتِ مصاہرہ لازم آتی ہے یا کہ نہیں؟

ج.....اگر شوہر اس کی تصدیق نہیں کرتا تو حرمتِ مصاہرہ ثابت نہیں ہوگی۔

کسی کے پوچھنے پر شوہر کہے کہ ''میں نے طلاق دے دی ہے'' کیا طلاق ہوجائے گی؟

س.....میرے شوہر ہر بات پر یہ دھمکی دیتے تھے کہ: ''میں تمہیں طلاق دے دُوں گا، اور دُوسری شادی کرلوں گا'' یہ جملہ انہوں نے تقریباً ایک لاکھ دفعہ دہرایا ہوگا۔ ہر موقع پر ان کا یہی تکیہ کلام تھا، اس کے بعد انہوں نے مجھے میرے میکے بھیج دیا اور لوگوں سے کہنا شروع کردیا کہ: ''میں نے طلاق دے دی ہے، معاملہ ختم کردیا ہے'' ایک دو جگہ اس طرح بھی ہوا کہ کسی نے پوچھا کہ: تم کیا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ''طلاق!'' وہ مجھے واپس نہیں بلانا چاہتے اور طلاق دینا چاہتے ہیں، لیکن ان کی یہ کوشش ہے کہ میں طلاق کا مطالبہ کروں تاکہ مجھے مہر معاف کرنا پڑے اور مہر ادا کئے بغیر ان کی خواہش کی تکمیل ہوجائے۔

ج.....اگر کسی کے پوچھنے پر شوہر یہ کہہ دے کہ: ''میں نے طلاق دے دی ہے'' تو اس سے طلاق ہوجاتی ہے، آپ اپنے شوہر کے خلاف عدالت میں دعویٰ کریں اور شہادتوں کے ذریعہ ثابت کریں کہ فلاں فلاں اشخاص کے سامنے اس نے طلاق کے الفاظ کہے ہیں۔ عدالت شہادتوں کی سماعت کے بعد طلاق کا فیصلہ دے دی گی اور آپ کا مہر بھی دِلا دے گی۔

نکاح وطلاق کے شرعی اَحکام کو جہالت کی روایتیں کہنے والے کا حکم

س..... عید کے بعد سخت غصّے کی حالت میں خاوند نے مجھ سے صاف صاف الفاظ میں اس طرح کہا: ''میری طرف سے تجھے طلاق، طلاق، طلاق، تو آج سے میری ماں کے برابر ہے'' جب غصہ اُترا تو کہنے لگے: ''غصّے کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی، اس کے لئے باقاعدہ درخواست دینا پڑتی ہے، جب کہیں طلاق ہوتی ہے۔'' میں نے اپنے ایک ہمسایہ سے پوچھا، اس نے کہا: اب تو تمہیں طلاق پڑ چکی ہے۔ لیکن خاوند کسی طرح نہیں مانتا، میں نے قرآن شریف اور بہشتی زیور دِکھایا تو اس نے نعوذ باللہ بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو جہالت کے وقت کی روایتیں ہیں، آج پڑھا لکھا معاشرہ ہے، اس پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ ویسے میرا تو قرآن شریف اور حدیث پر پورا پورا ایمان ہے، لیکن یہ آدمی مجھے زبردستی گناہ کی زندگی گزارنے پر مجبور کر رہا ہے، لیکن میں اِن شاء اللہ انجام کی پروا کئے بغیر ایسا نہ کروں گی چاہے میری حالت کچھ ہو۔

ج..... طلاق غصّے ہی میں دی جاتی ہے، ہنسی خوشی میں طلاق کون دیا کرتا ہے؟ غصّے کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے اور زبانی طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ اس شخص کا یہ کہنا کہ: ''یہ تو جہالت کے وقت کی روایتیں ہیں'' کلمۂ کفر ہے، اس شخص کو اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔ اور آپ اس کے لئے بالکل حرام ہو چکی ہیں، اس سے علیحدگی اختیار کر لیجئے۔

پرورِش کا حق

باپ کو بچی سے ملنے کی اجازت نہ دینا ظلم ہے

س..... زید اور اس کی بیوی کے درمیان طلاق ہو گئی، ان کی ایک بچی بھی ہے جس کی عمر تقریباً پونے دو سال ہے اور جو اپنی ماں کے پاس اپنے نانا کے گھر ہے۔ زید اپنی مطلقہ کو ایامِ عدّت کا خرچ بھی دے چکا ہے، نیز بچی کی پرورِش کا خرچ بھی وہ بذریعہ منی

آرڈر متعدد بار بھیج چکا ہے جو کہ بچی کی ماں وصول نہیں کرتی، زید اپنی بچی سے ملنا چاہتا ہے جبکہ بچی کی ماں اوراس کے نانا بچی کو اپنے باپ سے قطعاً ملنے نہیں دیتے۔تو شریعت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟ آیا زید اپنی بچی سے مل سکتا ہے یا نہیں؟

ج..... باپ اپنی بچی سے جب چاہے مل سکتا ہے، اس سے نہ ملنے دینا ظلم ہے، غالباً ان کو یہ خطرہ ہوگا کہ باپ بچی کو نہ لے جائے اور ماں سے جدا نہ کردے، اگر ایسا اندیشہ ہوتو اس اندیشے کا تدارک کرنا چاہئے۔

بچہ سات برس کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا

س..... طلاق کی صورت میں بچوں کی پرورش کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

ج.....طلاق کے بعد بچہ سات سال کی عمر تک اپنی والدہ کے پاس رہتا ہے، اس کے بعد بچے کا والد اس کو لے سکتا ہے، اورلڑکی جوان ہونے تک والدہ کے پاس رہتی ہے، جوان ہونے کے بعد باپ اس کو لے سکتا ہے۔نکاح کرانے کا اختیار اسی کو ہے اور اگر فساد کا اندیشہ ہوتو باپ بچی کو ۹ برس کی مدت کے بعد لے سکتا ہے۔

نان ونفقہ

بلاوجہ ماں باپ کے ہاں بیٹھنے والی عورت کا خرچہ خاوند کے ذمہ نہیں

س.....میری بیوی عرصہ ۷ ماہ سے اپنے والدین کے گھر ناراض ہوکر بیٹھ گئی ہے، اور میں ہر ماہ باقاعدگی سے ان کا خرچہ اور بچوں کا خرچہ مسلسل بھیج رہا ہوں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ آخر کب تک بھیجتا رہوں گا، کیونکہ نہ ان کو میری فکر ہے اور نہ ہی لڑکی کے ماں باپ کو یہ فکر ہے کہ اپنی لڑکی کو شوہر کے پاس بھیجیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا مجھ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ میں ہر ماہ باقاعدگی سے ان کو خرچ وغیرہ بھیجتا رہوں یا نہیں؟

ج بیوی شوہر سے نان ونفقہ وصول کرنے کی اس وقت تک مستحق ہے جبکہ وہ

اپنے شوہر کے گھر آباد ہو، اگر وہ شوہر کی اجازت ومنشاء کے بغیر بلاوجہ اپنے میکے میں جا بیٹھے تو وہ شرعاً ''ناشزہ'' (نافرمان) ہے، اور ناشزہ کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ نہیں۔

بچے کے اخراجات

س..... خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، بیوی کے اصرار پر لڑکا جو کہ طلاق کے وقت پانچ ماہ کا تھا بیوی کے حوالے کر دیا، اب جب لڑکا چھ سال کا ہو گیا ہے تو خاوند نے کہا کہ بچہ مجھے دے دو، اس پر بیوی نے مقدمہ کیا کہ یا تو بچہ میرے پاس رہے یا یہ کہ چھ سال بچے کی پرورش کا خرچہ مجھے دے جو کہ بیس ہزار روپے ہے۔ کیا باپ کے ذمہ ان گزشتہ سالوں کا خرچ دینا لازمی ہے؟ جبکہ بیوی نے دُوسری شادی بھی کر لی ہے۔

ج..... بچے کا خرچ اس کے باپ کے ذمہ ہے، اس کا فرض تھا کہ بچے کے اخراجات ادا کرتا، اور اگر اس نے ادا نہیں کئے تو بچے کی ماں وصول کرنے کی مجاز ہے۔

مطلقہ عورت کے لئے عدّت میں خوراک ورہائش کس کے ذمہ ہے؟

س..... مطلقہ عورت نان ونفقہ وخوراک، لباس، مکان، علاج ومعالجے کے لئے کتنی رقم پانے کی مستحق ہے؟ کیا برادری والے اس قضیہ کا تصفیہ کر سکتے ہیں؟

ج..... مطلقہ عورت کو طلاق دہندہ کے گھر میں عدّت گزارنا لازم ہے، اور وہ عدّت پوری ہونے تک طلاق دہندہ کی جانب سے رہائش اور نان ونفقہ کی مستحق ہے، اور اس کی مقدار کا تعین مرد کی حیثیت کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جانا چاہئے۔

طلاق دینے والا مطلقہ کو کیا کچھ دے گا؟ اور بچہ کس کے پاس رہے گا؟

س میاں بیوی میں طلاق ہو جاتی ہے، ان کا ایک بچہ ہے جو تقریباً ایک سال کا ہے، وہ کس کے پاس رہے گا، باپ کے پاس یا ماں کے پاس؟ اس کے علاوہ خاوند بیوی کو کیا کچھ دے گا؟

ج مذکورہ صورت میں شوہر پر پورا مہر ادا کرنا لازم ہے (اگر پہلے ادا نہ کیا ہو یا

عورت نے معاف نہ کر دیا ہو)، اس کے علاوہ مطلقہ کو ایک جوڑا دینا مستحب ہے، اور عدت کے دوران کا نان ونفقہ بھی شوہر کے ذمہ ہے، اس کے علاوہ شوہر کے ذمہ کوئی چیز نہیں۔ بچہ سات برس کی عمر تک اپنی ماں کے پاس رہے گا، سات سال کے بعد باپ اس کو لے سکتا ہے، اور لڑکی جوان ہونے تک اپنی والدہ کے پاس رہے گی اس کے بعد باپ کے پاس۔

بیوی کا نان ونفقہ اور اقارب کے نفقات

س..... عرض یہ ہے کہ ازدواجی رشتہ فقہ کی رُو سے ''جدی'' ہے یا ''رحمی''؟ وضاحت سے سمجھائیے، جدی اور رحمی رشتے کے طرفین پر کیا حقوق ہیں؟ مرد کی ماہانہ کمائی اس کا اثاثہ ہوتا ہے، دورِ حاضر کی بیوی کل اثاثہ کی خود کو حق دار اور مختارِ کل متصوّر کرتی ہے، اور شوہر کو اس کے جدی حقوق کی تکمیل میں مختلف طریقوں سے رُکاوٹیں کھڑی کر دیتی ہے جس کی وجہ سے مرد سخت گنہگار ہوتا ہے۔ فقہِ حنفیہ کی روشنی میں پوری وضاحت سے سمجھایا جائے کہ شوہر کے ماہانہ اثاثے کے وارث اور حق دار جدی رشتے سے معمر والدین اور حقیقی بہن بھائی غیر شادی شدہ ہیں یا بر بنا رحمی رشتہ بیوی کے والدین اور ان کی اولاد ہیں؟

ج..... میاں بیوی کا رشتہ نہ جدی ہے، نہ رحمی، دونوں سے الگ ازدواجی رشتہ ہے۔ شوہر کے ذمہ بیوی کا نان ونفقہ ہے، اور دیگر اہلِ قرابت کے حقوق بھی مرد کے ذمہ ہیں۔ اگر بیوی ان حقوق کی ادائیگی سے مانع نظر آتی ہے تو یہ اس کی کم ظرفی و بے دِینی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ایک بڑے درجے کے اِمام، محدّث، فقیہ اور مجاہد ہوئے ہیں، وہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''عورتوں کا وہ فتنہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے، یہ ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے قطع رحمی کا سبب بنتی ہیں، اور ان کو معمولی رذیل پیشوں کا محتاج کرتی ہیں۔'' اس لئے جس عورت کا شوہر اس کے نان ونفقہ کے حقوق ادا کر رہا ہو اس کے لئے قطعاً جائز نہیں کہ اسے اپنے والدین اور عزیز واقارب کی مالی خدمت سے روکے۔ رہا عزیز رشتہ داروں کے حقوق کا تعین، تو یہ مسئلہ کافی تفصیل طلب ہے، اس کا اُصول اور ضابطہ میں عرض کئے دیتا ہوں۔ اگر والدین یا دُوسرے رشتہ دار خود غنی ہوں تو ان کی مالی کفالت آپ کے ذمہ نہیں، اور اگر وہ نادار ہوں تو ان کی کفالت کا بار حصہ رسدی ان لوگوں پر

آتا ہے جوان کے مرنے کے بعد وارث ہوں، مثلاً: آپ کا کوئی عزیز نادار ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ خدانخواستہ اس کا انتقال ہوجائے تو اس کی وراثت کا کتنا حصہ آپ کو ملے گا؟ بس اس کے مصارف کا اتنا حصہ ہی آپ کے ذمہ واجب ہے، اوراس سے زیادہ محض احسان ہے۔

قسم کھانے کے مسائل

کون سی قسم میں کفارہ لازم آتا ہے اور کس میں نہیں آتا؟

س..... سنا ہے کہ قسم کی کئی قسمیں ہیں، کفارہ کون سی قسم میں لازم آتا ہے؟

ج..... قسم تین طرح کی ہوتی ہے:

اوّل:..... یہ کہ گزشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے، مثلاً: قسم کھا کر یوں کہے کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا، حالانکہ اس نے کیا تھا، محض الزام کو ٹالنے کے لئے جھوٹی قسم کھالی، یا مثلاً: قسم کھا کر یوں کہا کہ فلاں آدمی نے یہ جرم کیا ہے، حالانکہ اس بے چارے نے نہیں کیا تھا، محض اس پر الزام دھرنے کے لئے جھوٹی قسم کھالی۔ ایسی جھوٹی قسم ''یمینِ غموس'' کہلاتی ہے، اور یہ سخت گناہِ کبیرہ ہے، اس کا وبال بڑا سخت ہے، اللہ تعالیٰ سے دن رات توبہ و استغفار کرے اور معافی مانگے، یہی اس کا کفارہ ہے، اس کے سوا کوئی کفارہ نہیں۔

دوم:..... یہ کہ کسی گزشتہ واقعہ پر بے علمی کی وجہ سے جھوٹی قسم کھالے، مثلاً: کھا کر کہا کہ زید آگیا ہے، حالانکہ زید نہیں آیا تھا، مگر اس کو دھوکا ہوا، اور اس نے یہ سمجھ کر کہ واقعی زید آگیا ہے، جھوٹی قسم کھالی، اس پر بھی کفارہ نہیں اور اس کو ''یمین لغو'' کہتے ہیں۔

سوم:..... یہ کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے، اور پھر قسم کو توڑ ڈالے، اس کو ''یمینِ منعقدہ'' کہتے ہیں، ایسی قسم توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے۔

قرآن پر ہاتھ رکھ کر جھوٹ بولنے والے کو گناہ ہوگا، نہ کہ فیصلہ کرنے والے کو

س..... آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، ہمارے برادری کے لوگ زیادہ تر فیصلے قرآن پاک پر کرتے ہیں، کچھ لوگ قرآن پر ہاتھ رکھ کر جھوٹ بول جاتے ہیں، مگر

فیصلہ کرنے والے کو اس کا بالکل علم نہیں ہوتا، تو کیا اس کا گناہ فیصلہ کرنے والے پر بھی ہوگا؟ جبکہ اسے اس کا بالکل علم نہیں ہوتا کہ گواہ یا ملزم نے غلط قسم کھائی ہے۔

ج..... فیصلہ کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں، قرآن پر ہاتھ رکھ کر جھوٹ بولنے والوں پر گناہ ہے، مگر برادری کے لوگوں کو چاہئے کہ قرآنِ کریم کی بے حرمتی نہ کرائیں، اگر کسی شخص کے بارے میں خیال ہو کہ وہ قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر بھی جھوٹ بول دے گا، اس سے ہاتھ نہ رکھوائیں۔

رسولِ پاک ﷺ کی قسم کھانا جائز نہیں

س..... گزارش ہے کہ میری والدہ نے قسم کھائی تھی کہ اگر میں سینما کی چوکھٹ پر قدم رکھوں تو مجھے رسولِ پاک ﷺ کی قسم۔ اب وہ یہ قسم توڑنا چاہتی ہے، اس کا کفارہ کیا ادا کیا جائے گا؟

ج..... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں، اور ایسی قسم کے توڑنے کا کوئی کفارہ نہیں، بلکہ اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔

جھوٹی قسم کھانے کا کفارہ سوائے توبہ اِستغفار کے کچھ نہیں

س..... قرآن شریف کے سامنے میں نے جھوٹی قسم کھائی تھی، کیونکہ میری زندگی کا مسئلہ تھا، اس کے لئے مجھے کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجھے معاف فرمادیں؟

ج..... قسم کھا کر اگر آدمی قسم توڑ ڈالے تو اس کا تو کفارہ ہوتا ہے، لیکن اگر جھوٹی قسم کھالے کہ میں نے یہ کام کیا، حالانکہ نہیں کیا تھا، یا یہ کہ میں نے یہ نہیں کیا، حالانکہ کیا تھا، تو اس کا کفارہ سوائے توبہ و اِستغفار کے کچھ نہیں۔

جھوٹی قسم کھانا گناہِ کبیرہ ہے

س..... اگر کوئی شخص جذباتی ہو کر غصے میں یا جان بوجھ کر قرآن کی قسم کھالے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ یہ گناہِ کبیرہ ہے یا صغیرہ؟ اس کی صفائی کی کیا صورت ہے؟

ج..... جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے، اس کا کفارہ توبہ و استغفار ہے۔ اور اگر یوں

قسم کھائی کہ فلاں کام نہیں کروں گا، اور پھر قسم توڑ دی تو دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے، اگر نہیں کھلا سکتا تو تین دن کے روزے رکھے۔

قسم توڑنے کے کفارہ کے روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے

س..... قسم توڑنے کے کفارہ میں تین روزے مسلسل رکھنا ضروری ہے یا فاصلے سے رکھے جاسکتے ہیں؟

ج..... بعض روایات میں کفارۂ قسم کے روزوں کو پے در پے مسلسل رکھنے کا حکم آتا ہے، اسی لئے امامِ اعظم ابوحنیفہؒ اور بعض دُوسرے ائمہؒ کا بھی ان روزوں میں یہی مذہب ہے کہ ان روزوں کو مسلسل رکھنا ضروری ہے۔

غیر اللہ کی قسم کھانا سخت گناہ ہے

س..... میں نے دیکھا ہے کہ لوگ خدا کے سوا اور بہت سی قسمیں بھی اُٹھا لیتے ہیں، مثلاً: تم کو میرے سر کی قسم، تم کو میری قسم، یا تم کو اپنی سب سے زیادہ عزیز چیز کی قسم وغیرہ، کیا اس قسم کی قسم جائز ہے؟

ج..... خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا سخت گناہ ہے، مثلاً یوں کہا کہ: باپ کی قسم، رسول کی قسم، کعبہ کی قسم، اولاد کی قسم، بھائی کی قسم، یا اگر کسی اور کی قسم کھائی تو شرعاً یہ قسم نہیں ہوتی۔ البتہ قرآنِ کریم کلامِ الٰہی ہے، اس لئے قرآن کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے، اور اس کے توڑنے پر کفارہ لازم ہے۔

مالی معاملات اور خرید وفروخت کے مسائل

عورت کے لئے کسبِ معاش

س..... مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء روزنامہ جنگ میں محترم بیگم سلمٰی احمد صاحبہ نے کراچی اسٹاک ایکسچینج کے نومنتخب عہدیداران کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے سورۂ نسأ کی آیت: ۳۱ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ''عورت جو کماتی ہے وہ اس کا حصہ ہے اور مرد جو کماتا ہے وہ اس کا حصہ ہے'' لہٰذا عورتوں کو کاروبار کرنے کی اجازت ہے، جب کہ قرآن مجید میں اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: ''کہ مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے۔''

قرآن مجید کے ترجمہ سے کہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں کاروبار اعلانیہ کرسکتی ہیں؟ جب کہ ہر شخص کی طرح عورتوں کو بھی ان کے اعمال کا حصہ ملے گا اور مردوں کو بھی ان کے اعمال کا حصہ ملے گا، تو محترمہ بیگم سلمٰی احمد صاحبہ نے کاروبار کا مفہوم کہاں سے نکال لیا، اس سے قبل جناب مولانا طاہر القادری صاحب نے بھی مرحوم جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے ریفرنڈم کے زمانہ میں خطاب کے دوران اسی قسم کا ترجمہ کیا تھا، کیونکہ مرحوم نے بھی اس زمانہ میں پاک پتن شریف میں تقریر کرتے ہوئے خواتین کے اجتماع سے خطاب کے دوران یہی ترجمہ کیا تھا کہ عورت کاروبار کرسکتی ہے، جس کی تائید کرنے پر مولانا محترم کو مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا گیا۔

لہٰذا آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ براہ کرم مندرجہ بالا آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ شائع فرما کر امت مسلمہ کو کسی نئے تنازعہ سے بچائیں۔

ج..... یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں۔ اوّل یہ کہ عورت کے لئے کسب معاش کا کیا حکم ہے؟ میں اس مسئلہ کی وضاحت پہلے بھی کر چکا ہوں کہ اسلام نے بنیادی طور پر کسب

معاش کا بوجھ مرد کے کندھوں پر ڈالا ہے، اور خواتین کے خرچ اخراجات ان کے ذمہ ڈالے ہیں، خاص طور پر شادی کے بعد اس کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی ہے، اور یہ ایک ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے، جس پر دلائل پیش کرنا کارعبث نظر آتا ہے، ابلیس مغرب نے صنف نازک پر جو سب سے بڑا ظلم کیا ہے وہ یہ کہ ''مساوات مرد وزن'' کا فسوں پھونک کر عورت کو کسب معاش کی گاڑی میں جوت کر مردوں کا بوجھ ان پر ڈال دیا، اور جن حضرات کا آپ نے تذکرہ کیا ہے وہ اسی مسلک کے نقیب اور داعی ہیں، اور اس کی وجہ سے جو جو خرابیاں مغربی معاشرہ میں رونما ہو چکی ہیں وہ ایک مسلمان معاشرہ کے لئے لائق رشک نہیں بلکہ لائق شرم ہیں۔

ہاں! بعض صورتوں میں بے چاری عورتوں کو مردوں کا یہ بوجھ اٹھانا پڑتا ہے، ایسی عورتوں کا کسب معاش پر مجبور ہونا ایک اضطراری حالت ہے، اور اپنی عفت وعصمت اور نسوانیت کی حفاظت کرتے ہوئے وہ کوئی شریفانہ ذریعہ معاش اختیار کریں تو اس کی اجازت ہے۔

دُوسرا مسئلہ بیگم صاحبہ کا قرآن کریم کی آیت سے استدلال ہے، اس کے بارے میں مختصراً یہی عرض کیا جا سکتا ہے کہ اس آیت شریفہ کا موصوفہ کے دعویٰ کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں بلکہ یہ آیت ان کے دعوے کی نفی کرتی ہے، کیونکہ اس آیت شریفہ کا نزول بعض خواتین کے اس سوال پر ہوا تھا کہ ان کو مردوں کے برابر کیوں نہیں رکھا گیا؟ مردوں کو میراث کا دوگنا حصہ ملتا ہے، چنانچہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں:

> ''ماقبل کی آیتوں میں میراث کے احکام گزرے ہیں، ان میں یہ بھی بتلایا جا چکا ہے کہ میت کے ورثا میں اگر مرد اور عورت ہو، اور میت کی طرف رشتہ کی نسبت ایک ہی طرح کی ہو تو مرد کو عورت کی بہ نسبت دوگنا حصہ ملے گا، اسی طرح کے اور فضائل بھی مردوں کے ثابت ہیں، حضرت ام سلمہؓ نے اس پر ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو آدھی میراث ملتی ہے، اور بھی فلاں فلاں فرق

ہم میں اور مردوں میں ہیں۔

مقصد اعتراض کرنا نہیں تھا بلکہ ان کی تمنا تھی کہ اگر ہم لوگ بھی مرد ہوتے تو مردوں کے فضائل ہمیں بھی حاصل ہوجاتے، بعض عورتوں نے یہ تمنا کی کہ کاش ہم مرد ہوتے تو مردوں کی طرح جہاد میں حصہ لیتے اور جہاد کی فضیلت ہمیں حاصل ہوجاتی۔

ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مرد کو میراث میں دوگنا حصہ ملتا ہے اور عورت کی شہادت بھی مرد سے نصف ہے تو کیا عبادات و اعمال میں بھی ہم کو نصف ہی ثواب ملیگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں دونوں قولوں کا جواب دیا گیا ہے، حضرت ام سلمہؓ کے قول کا جواب: "وَلَا تَتَمَنَّوْا" سے دیا گیا اور اس عورت کے قول کا جواب "لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ" سے دیا گیا۔ (تفسیر معارف القرآن ص:۳۸۸، ج:۲)

خلاصہ یہ کہ آیت شریفہ میں بتایا گیا کہ مرد وعورت کے خصائص الگ الگ اور ان کی سعی وعمل کا میدان جدا جدا ہے، عورتوں کو مردوں کی اور مردوں کو عورتوں کی ریس کیا؟ اس کی تمنا بھی نہیں کرنی چاہئے، قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی سعی وعمل کا پھل ملے گا، مردوں کو ان کی محنت کا، اور عورتوں کو ان کی محنت کا، مرد ہو یا عورت کسی کو اس کی محنت کے ثمرات سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

بیگم صاحبہ نے جو مضمون اس آیت شریفہ سے اخذ کرنا چاہا ہے وہ یہ ہے کہ مردوں کی دُنیوی کمائی ان کو ملے گی، عورتوں کا اس میں کوئی حق نہیں، اور عورتوں کی محنت مزدوری ان کی ہے، مردوں کا اس میں کوئی حق نہیں، اگر یہ مضمون صحیح ہوتا تو دنیا کی کوئی عدالت بیوی کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر نہ ڈالا کرتی، اور عدالتوں میں نان نفقہ کے جتنے کیس دائر ہیں ان سب کو یہ کہہ کر خارج کردینا چاہئے کہ بیگم صاحبہ کی "تفسیر" کے مطابق مرد کی کمائی مرد کے لئے ہے، عورت کا اس میں کوئی حق نہیں، استغفر اللہ! تعجب ہے کہ ایسی

کھلی بات بھی لوگوں کی عقل میں نہیں آتی۔

شوہر کی چیز بیوی بغیر اس کی اجازت کے نہیں بیچ سکتی

س.....ایک شخص جبکہ اپنے گھر میں موجود نہیں اور اس کی بیوی کسی وکیل کو پکڑ کر کوئی چیز وغیرہ فروخت کردے، جبکہ شوہر کو معلوم ہونے کے بعد غصہ آیا اور فوراً ایک خط انکار کا بھیجا، کیا یہ تصرف عورت کا جائز ہے؟

ج.....عورت کا شوہر کی کسی چیز کو اس کی اجازت کے بغیر بیچنا صحیح نہیں، شوہر کو اختیار ہے کہ معلوم ہونے کے بعد اس سودے کو جائز رکھے یا مسترد کردے۔

شوہر کا لایا ہوا رشوت کا پیسہ بیوی کو استعمال کرنے کا گناہ

س.....اگر شوہر رشوت لیتا ہو اور عورت اس بات کو پسند بھی نہیں کرتی ہو، اور اس کے ڈر سے منع بھی نہیں کرسکتی تو کیا اس کمائی کے کھانے کا عورت کو بھی عذاب ہوگا؟

ج.....شوہر اگر حرام کا روپیہ کما کر لاتا ہے تو عورت کو چاہئے کہ پیار محبت سے اور معاملہ فہمی کے ساتھ شوہر کو اس زہر کے کھانے سے بچائے، اگر وہ نہیں بچتا تو اس کو صاف صاف کہہ دے کہ: ''میں بھوکی رہ کر دن کاٹ لوں گی، مگر حرام کا روپیہ میرے گھر نہ لایا جائے، حلال خواہ کم ہو میرے لئے وہی کافی ہے۔'' اگر عورت نے اس دستور العمل پر عمل کیا تو وہ گناہگار نہیں ہوگی، بلکہ رشوت اور حرام خوری کی سزا میں صرف مرد پکڑا جائے گا، اور اگر عورت ایسا نہیں کرتی بلکہ اس کا حرام کا لایا ہوا روپیہ خرچ کرتی ہے تو دونوں اکٹھے جہنم میں جائیں گے۔

سود کی رقم سے بیٹی کا جہیز خریدنا جائز نہیں

س.....اگر ایک غریب آدمی اپنے پیسے بینک میں رکھتا ہے تو اس سے سود کی رقم چھ یا سات سو بنتی ہے، تو کیا وہ آدمی اسے اپنے اُوپر استعمال کرسکتا ہے؟ اگر نہیں کرسکتا تو کیا پھر اسے اپنی بیٹی کے جہیز کے لئے کوئی چیز خرید سکتا ہے؟

ج سود کا استعمال حرام اور گناہ ہے، اس سے بیٹی کو جہیز دینا بھی جائز نہیں۔

شوہر اگر بیوی کو سود کی رقم خرچ کے لئے دے تو وبال کس پر ہوگا؟

س..... کسی عورت کا شوہر زبردستی اس کو گھر کے اخراجات کے لئے سود کی رقم دے جبکہ عورت کا اور کوئی ذریعہ آمدنی نہ ہو، تو اس کا وبال کس کی گردن پر ہوگا؟

ج..... وبال تو شوہر کی گردن پر ہوگا، مگر عورت انکار کردے کہ میں محنت کر کے کھالوں گی، مگر حرام نہیں کھاؤں گی۔

بیوہ کو شوہر کی میراث قومی بچت کی اسکیم میں جمع کروانا جائز نہیں

س..... ایک شخص اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو بچے چھوڑ کر اس دارِ فانی سے رُخصت ہوگیا۔ اب اس کی بیوی دُوسری شادی کرنا نہیں چاہتی اور شوہر کی چھوڑی ہوئی رقم کو قومی بچت یا کسی اور منافع بخش اسکیم میں لگانا چاہتی ہے، اور اس کے منافع سے (جو دُوسرے معنوں میں سود کہلاتا ہے) اپنی اور اپنے بچوں کی گزراوقات کرنا چاہتی ہے، کیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟ جبکہ اسلام میں سود حرام ہے، یہاں تک کہ وہ بدن جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام روزی سے پرورش کیا گیا ہو۔

ج..... بیوہ کا اس کے شوہر کے ترکہ میں آٹھواں حصہ ہے، باقی سات حصے اس کے بچوں کے ہیں، سود کی آمدنی حرام ہے، اس روپے کو کسی جائز تجارت میں لگانا چاہئے۔

وراثت کے مسائل

باپ کی وراثت میں بیٹیوں کا بھی حصہ ہے

س..... والدین اپنی وراثت میں جو کچھ ترکہ میں چھوڑ کر جاتے ہیں اس پر بہن بھائیوں کا کیا قانونی حق بنتا ہے؟ جبکہ ایک بھائی باپ کے مکان میں رہائش پذیر ہے، جبکہ بھائیوں کا کہنا ہے کہ باپ کی وراثت میں بہنوں کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اَحکامِ قرآنی اور احادیث کے حوالے سے جواب صادر فرمائیں کہ بہن، بھائیوں کے خلاف قانونی کاروائی کا حق رکھتی ہے؟

ج..... قرآنِ کریم میں تو بھائیوں کے ساتھ بہنوں کا بھی حصہ (بھائی سے آدھا) رکھا ہے، وہ کون لوگ ہیں جو قرآنِ کریم کے اس قطعی اور دوٹوک حکم کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ باپ کی وراثت میں بہنوں کا (یعنی باپ کی لڑکیوں کا) کوئی حصہ نہیں...؟

دُوسرے ملک میں رہنے والی بیٹی کا بھی باپ کی وراثت میں حصہ ہے

س..... میرے سسر کا انتقال ہوگیا ہے، انہوں نے وارثوں میں بیوہ، تین لڑکے جن میں سے ایک کا انتقال ہو چکا ہے اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں، جس میں ایک لڑکی ہندوستان کی شہری ہے۔ مرحوم کی جائیداد کس طرح سے تقسیم ہوگی؟ کیا ہندوستانی شہریت رکھنے والی لڑکی بھی پاکستانی وراثت کی حق دار ہے؟ اگر نہیں تو اس کا حصہ کاٹنے کے بعد کتنا کتنا حصہ بنے گا؟ یعنی بیوہ، لڑکوں اور لڑکیوں کا الگ الگ۔

ج..... آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مرحوم کے جس لڑکے کا انتقال ہو چکا ہے، اس کا انتقال باپ سے پہلے ہوا ہے یا بعد میں؟ بہرحال اگر پہلے ہوا ہو تو مرحوم کا ترکہ (ادائے قرض اور نفاذِ وصیت کے بعد) اَسّی[۸۰] حصوں پر تقسیم ہوگا، ان میں سے دس حصے بیوہ کے، چودہ چودہ دونوں لڑکوں کے اور سات سات لڑکیوں کے، جو لڑکی ہندوستان میں ہے وہ بھی وارث ہوگی، اور جس لڑکے کا انتقال اس کے باپ کی زندگی میں ہو چکا ہے وہ وارث نہیں ہوگا۔ اور اگر اس لڑکے کا انتقال باپ کے بعد ہوا ہے تو ترکہ چھیانوے حصوں پر تقسیم ہوگا، بارہ حصے بیوہ کے، چودہ چودہ تینوں لڑکوں کے اور سات سات لڑکیوں کے، مرحوم لڑکے کا حصہ اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

بہنوں سے ان کی جائیداد کا حصہ معاف کروانا

س..... ہمارے معاشرے میں وراثت سے متعلق یہ روایت چل رہی ہے کہ باپ کے انتقال کے بعد اس کی اولاد میں سے بھائی اپنی بہنوں اور ماں سے یہ لکھوا لیتے ہیں کہ انہیں جائیداد میں سے کوئی حصہ نہیں چاہئے۔ بہنیں، بھائیوں کی محبت کے جذبے میں سرشار ہوکر اپنے حصے سے دستبردار ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح باپ کی تمام جائیداد بیٹوں کو منتقل

ہوجاتی ہے، کیا شرعی لحاظ سے اس طرح معاملہ کرنا دُرست ہے؟ کیا اس طرح بہنیں اپنی اولاد کا حق غصب کرنے کی مرتکب نہیں ہوتیں؟ اگر بہنیں اپنے حصے سے دستبردار ہوجائیں تو کیا ان کی اولاد کو مذکورہ حصہ طلب کرنے کا حق ہے؟

ج..... اللہ تعالیٰ نے باپ کی جائیداد میں جس طرح بیٹوں کا حق رکھا ہے اسی طرح بیٹیوں کا بھی حق رکھا ہے، لیکن ہندوستانی معاشرے میں لڑکیوں کو ان کے حق سے محروم رکھا جاتا رہا، اس لئے رفتہ رفتہ یہ ذہن بن گیا کہ لڑکیوں کا وراثت میں حصہ لینا گویا ایک عیب یا جرم ہے۔ لہٰذا جب تک انگریزی قانون رائج رہا کسی کو بہنوں سے حصہ معاف کرانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، اور جب سے پاکستان میں شرعی قانونِ وراثت نافذ ہوا، بھائی لوگ بہنوں سے لکھوا لیتے ہیں کہ انہیں حصہ نہیں چاہئے۔ یہ طریقہ نہایت غلط اور قانونِ الٰہی سے سرتابی کے مطابق ہے۔ آخر ایک بھائی دُوسرے کے حق میں کیوں دستبردار نہیں ہوجاتا...؟ اس لئے بہنوں کے نام ان کا حصہ کردینا چاہئے۔ سال دو سال کے بعد اگر وہ اپنے بھائی کو دینا چاہیں تو ان کی خوشی ہے، ورنہ موجودہ صورتِ حال میں وہ خوشی سے نہیں چھوڑتیں بلکہ رواج کے تحت مجبوراً چھوڑتی ہیں۔

اگر کسی بہن نے اپنا حصہ واقعتاً خوشی سے چھوڑ دیا ہو تو اس کی اولاد کو مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں، کیونکہ اولاد کا حق ماں کی وفات کے بعد ثابت ہوتا ہے، ماں کی زندگی میں ان کا ماں کی جائیداد پر کوئی حق نہیں، اس لئے اگر وہ کسی کے حق میں دستبردار ہوجائیں تو اولاد اس کو نہیں روک سکتی۔

کیا جہیز وراثت کے حصے کے قائم مقام ہوسکتا ہے؟

س..... ہمارے والد مرحوم ترکہ میں ایک بڑا مکان، مین بازار میں پانچ دُکانیں اور ایک تقریباً چار سو گز کا پلاٹ جو کمرشل استعمال میں ہے چھوڑ کر فوت ہوئے۔ اس تمام پراپرٹی کی مارکیٹ ویلیو تقریباً چالیس لاکھ ہے، ہمارے تمام بھائی ماشاء اللہ اچھی اچھی جگہوں پر برسرِ روزگار ہیں، گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں، مگر ہم شادی شدہ بہنوں کے گھریلو حالات صحیح نہیں، مشکل سے گزارا ہوتا ہے، مگر ہماری والدہ ہم بہنوں کا حصہ دینے کو تیار

نہیں، وہ کہتی ہیں: ''بہنوں کو جہیز دے دیا گیا، باقی تمام ترکہ لڑکوں کا ہے'' جبکہ شادی میں ہم لوگوں کو بمشکل چالیس پچاس ہزار کا جہیز دیا گیا، وہ بھی زیادہ تر خاندان والوں کے تحفے تحائف تھے۔ براہِ مہربانی فرمایئے کہ آیا ہماری والدہ کا فرمانا صحیح ہے یا ہم اپنا حصہ لینے میں حق بجانب ہوں گے، اوراس سلسلے میں والدہ پر دباؤ ڈالنا گستاخی تو نہ ہوگی؟ یا یہ کہ ہماری والدہ کو بحیثیت سرپرست اس وقت کیا دِینی ذمہ داری ادا کرنا چاہیئے؟

ج.....آپ کے مرحوم والد کے ترکہ میں لڑکیوں اور لڑکوں کا یکساں حق ہے، دو لڑکیوں کا حصہ ایک لڑکے کے برابر ہوگا، آپ کی والدہ محترمہ کا یہ کہنا کہ: ''لڑکیوں کو جہیز مل چکا ہے، لہٰذا اب ان کو جائیداد میں حصہ نہیں ملے گا'' چند وجوہ سے غلط ہے۔

اوّل:.....اگر لڑکیوں کو جہیز مل چکا ہے تو لڑکوں کی شادی پر اس سے دُگنا خرچ ہو چکا ہے، اب ازرُوئے انصاف یا تو لڑکوں کو بھی جائیداد سے محروم رکھا جائے یا لڑکیوں کو بھی شرعی حصہ دیا جائے۔

دوم:.....لڑکیوں کو جہیز تو والد کی زندگی میں دیا گیا اور وراثت کے حصے کا تعلق والد مرحوم کی وفات سے ہے، تو جو چیز والد کی وفات سے حاصل ہوئی اس کی کٹوتی والد کی زندگی میں کیسے ہوسکتی ہے...؟

سوم:.....ترکہ کا حصہ تو متعین ہوتا ہے کہ کل جائیداد اتنی مالیت کی ہے اور اس میں فلاں وارث کا اتنا حصہ ہے، لیکن جہیز کی مالیت تو متعین نہیں ہوتی بلکہ والدین حسبِ توفیق دیا کرتے ہیں۔ پس جہیز ترکہ کے قائم مقام کیسے ہوسکتا ہے؟

چہارم:..... پھر ایک چیز کے بدلے دُوسری چیز دینا ایک معاملہ، ایک سودا اور ایک لین دین ہے، اور کوئی معاملہ اور سودا دو فریقوں کے بغیر نہیں ہوا کرتا، تو کیا والدین اور لڑکیوں کے درمیان یہ سودا طے ہوا تھا کہ یہ جہیز تمہیں تمہارے حصہ وراثت کے بدلے میں دیا جاتا ہے...؟

الغرض آپ کی والدہ کا موقف قطعاً غلط اور مبنی برظلم ہے، وہ لڑکیوں کو حصہ نہ دے کر اپنے لئے دوزخ خرید رہی ہیں، انہیں اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

رہا سوال یہ کہ والدہ پر دباؤ ڈالنے سے ان کی گستاخی تو نہیں ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف مانگنا گستاخی نہیں۔ دیکھئے! بندے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، بچے اپنے والدین سے مانگتے ہیں اس کو کوئی گستاخی نہیں کہتا۔ ہاں! لہجہ گستاخانہ ہو تو یقیناً گستاخی ہوگی۔ پس اگر آپ ملتجیانہ لہجے میں والدہ پر دباؤ ڈالیں تو یہ گستاخی نہیں، اور اگر تحکمانہ لہجے میں بات کریں تو گستاخی ہے۔

وراثت کی جگہ لڑکی کو جہیز دینا

س..... جہیز کی لعنت اور وبا سے کوئی محفوظ نہیں ہے، بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ: ''ہم جہیز کی شکل میں اپنی بیٹی کو ''ورثہ'' کی رقم دے دیتے ہیں'' کیا یہ ممکن ہے کہ باپ اپنی زندگی میں ہی ورثہ بیٹی کو دے دے جہیز کے نام پر، اور اس کے بعد اس سے سبکدوش ہو جائے؟

ج..... ورثہ تو والدین کے مرنے کے بعد ہوتا ہے، زندگی میں نہیں۔ البتہ اگر لڑکی اس جہیز کے بدلے اپنا حصہ چھوڑ دے تو ایسا کر سکتی ہے۔

ماں کی وراثت میں بھی بیٹیوں کا حصہ ہے

س..... ہماری والدہ کا انتقال ہوئے تقریباً ساڑھے آٹھ سال ہو چکے ہیں، ہم چار بہنیں اور دو بھائی ہیں، ہماری والدہ کے ورثہ پر ہمارے والد صاحب اور بھائیوں نے قبضہ کر رکھا ہے، تمام جائیداد اور کاروبار سے والد اور بھائی مالی فائدہ اُٹھا رہے ہیں، ہم بہنیں جب والد صاحب سے اپنا حصہ مانگتی ہیں تو کہتے ہیں کہ: ''بیٹیوں کا ماں کے ورثے میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، اور یہ سب میرا ہے۔''

ج..... آپ کے والد کا یہ کہنا غلط ہے کہ ماں کی وراثت میں بیٹیوں کا کوئی حصہ نہیں ہوتا، بیٹیوں کا حصہ جس طرح باپ کی میراث میں ہوتا ہے اسی طرح ماں کی میراث میں بھی ہوتا ہے۔ آپ نے جو صورت لکھی ہے اس پر آپ کی والدہ کا ترکہ ۳۲ حصوں پر تقسیم ہوگا، آٹھ حصے آپ کے والد کے ہیں، ۶، ۶ حصے دونوں بھائیوں کے، اور ۳، ۳ چاروں بہنوں کے۔

مرحوم کے بعد پیدا ہونے والے بچے کا وراثت میں حصہ

س.....ایک شخص کا انتقال ہوگیا، اس نے اپنے پیچھے بیوہ، دولڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی۔ انتقال کے بعد ہی اس کا ترکہ شرع کے مطابق دونوں لڑکوں، لڑکی اور بیوہ میں تقسیم کر دیا گیا، مگر اس کے انتقال کے وقت بیوہ چار ماہ کی حاملہ تھی، اور پانچ مہینے بعد ایک اور لڑکی پیدا ہوئی۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا وہ لڑکی باپ کے ترکے کی حق دار ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو اس کا حق کس طرح ملے گا؟ کیونکہ تقسیم تو پہلے ہی ہو چکی ہے اور ہر حق دار اس کو مکمل طور پر استعمال کر چکا ہے۔

ج.....یہ لڑکی اپنے مرحوم باپ کی وارث ہے، اور اس کی پیدائش سے پہلے ترکہ کی تقسیم جائز ہی نہیں تھی، کیونکہ یہ معلوم نہیں تھا کہ بچے کی پیدائش ہوگی یا بچی کی؟ بہر حال پہلی تقسیم غلط ہوئی، لہٰذا نئے سرے سے تقسیم کی جائے اور اس بچی کا حصہ بھی رکھا جائے۔ مرحوم کا کل ترکہ ۴۸ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ان میں سے ۶ حصے بیوہ کے، ۱۴، ۱۴ دونوں لڑکوں کے، اور ۷، ۷ دونوں لڑکیوں کے ہوں گے۔

لڑکے اور لڑکی کے درمیان وراثت کی تقسیم

س.....اگر مسلمان متوفی نے ایک لاکھ روپے ترکہ میں چھوڑے اور وارثوں میں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوں تو از رُوئے شریعت ایک لاکھ روپے کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ کیا ہماری عدالتیں بھی اسلامی قانونِ وراثت کے مطابق فیصلے کرتی ہیں؟

ج.....اگر اور کوئی وارث نہیں تو مرحوم کی تجہیز و تکفین، ادائے قرضہ جات اور باقی ماندہ تہائی مال میں وصیت نافذ کرنے کے بعد (اگر اس نے کوئی وصیت کی ہو) مرحوم کا ترکہ چار حصوں میں تقسیم ہوگا، دو حصے لڑکے کے، اور ایک ایک حصہ دونوں لڑکیوں کا۔ ہماری عدالتیں بھی اسی کے مطابق فیصلہ کرتی ہیں۔

بھائی بہنوں کا وراثت کا مسئلہ

س..... ہم تین بہنیں اور ایک بھائی ہیں، ہماری والدہ اور والد انتقال کر چکے ہیں، ایک مکان ہمارے ورثہ میں چھوڑا ہے، جس کو ہم ۱۵۰,۰۰۰ روپے میں فروخت کر رہے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ بہنوں کے حصے میں کیا آئے گا اور بھائی کے حصے میں کیا رقم آئے گی؟ ہم مسلمان ہیں اور سنی عقیدے سے تعلق ہے۔

ج..... آپ کے والد مرحوم کے ذمہ کوئی قرض ہو تو اس کو ادا کرنے، اور کوئی جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کے اندر اسے پورا کرنے کے بعد اس کی ملکیت میں چھوٹی، بڑی منقولہ، غیر منقولہ جتنی چیزیں تھیں وہ پانچ حصوں پر تقسیم ہوں گی، دو حصے بھائی کے اور ایک ایک حصہ تینوں بہنوں کا۔

مرحومہ کے مالِ میراث کی تقسیم کس طرح ہوگی جبکہ ورثاء شوہر، ۴ لڑکے، ۳ لڑکیاں ہیں

س..... ایک عورت کا انتقال ہوگیا، متوفیہ نے حسب ذیل ورثاء چھوڑے ہیں، شوہر لڑکے ۴، لڑکیاں ۳، ہر ایک کا حصہ شرعی متعین فرمائیں۔

ج..... متوفیہ کا ترکہ تجہیز و تکفین کرنے، قرضہ ادا کرنے اور وصیت کو پورا کرنے کے بعد درج ذیل طریقے سے تقسیم ہوگا:

شوہر	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکی	لڑکی	لڑکی
۱۱	۶	۶	۶	۶	۳	۳	۳

یعنی متوفیہ کے مال کے چوالیس حصہ کر کے ۱۱ گیارہ حصے شوہر کو ملیں گی اور ہر لڑکے کو ۶ حصے اور ہر لڑکی کو ۳ حصے ملیں گے۔

باپ کی موجودگی میں بہن بھائی وارث نہیں ہوتے

س..... ماں، باپ، چار بھائی (دو شادی شدہ)، پانچ بہنیں (ایک شادی شدہ)

کے حصے میں جائیداد کا کتنا حصہ آئے گا؟ ایک بھائی کے چار بچے اور ایک بہن کے دو بچے ہیں، یعنی کل افراد ۱۷ ہیں۔

ج..... کل مال کا چھٹا حصہ ماں کا ہے اور باقی باپ کا، باپ کی موجودگی میں بہن بھائی وارث نہیں ہوتے۔

وراثت میں لڑکیوں کا حصہ کیوں نہیں دیا جاتا؟

س..... آپ کے صفحے میں وراثت سے متعلق ایک سوال پڑھا تھا، آپ سے پوچھنا یہ ہے جس طرح لڑکوں کو ورثہ دیا جارہا ہے اس طرح لڑکی کا حصہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ عموماً عورتیں بھائیوں سے شرما حضوری میں براہِ راست حصہ نہیں مانگتیں، جبکہ وہ حقیقتاً ضرورت مند ہیں۔

ج..... شریعت نے بہن کا حصہ بھائی سے آدھا، اور بیٹی کا حصہ بیٹے سے آدھا رکھا ہے، اور جو چیز شریعت نے مقرر کی ہے اس میں شرما شرمی کی کوئی بات نہیں، بہنوں اور بیٹیوں کا شرعی حصہ ان کو ضرور ملنا چاہئے۔ جو لوگ اس حکمِ خداوندی کے خلاف کریں گے وہ سزائے آخرت کے مستحق ہوں گے، اور ان کو اس کا معاوضہ قیامت کے دن ادا کرنا پڑے گا۔

وراثت میں لڑکیوں کو محروم کرنا بدترین گناہِ کبیرہ ہے

س..... تقسیم سے پہلے ہمارے نانا کپڑے کا کاروبار کرتے تھے، یہاں درمیان میں کچھ بھی کیا ہو، لیکن مرنے سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے برنس روڈ میں ایک چائے خانہ کھولا ہوا تھا، جس کو بعد میں مٹھائی کی دُکان میں تبدیل کرلیا۔ دُکان پگڑی پر تھی اور بڑے بیٹے کے نام تھی، بعد میں دُکان چل پڑی اور بہت مشہور ہوگئی۔ بڑے بیٹے نے اپنے بھائیوں میں وہ دُکانیں بانٹ لیں، اس طرح نانا کے مرنے پر بچوں نے صرف بھائیوں میں جائیداد تقسیم کردی، لڑکیوں کو کچھ نہیں دیا، کچھ عرصے بعد نانی کا انتقال ہوا، انہوں نے جو رقم چھوڑی تھی، لڑکوں میں تقسیم ہوگئی، لڑکیوں کو کچھ نہیں ملا۔ اب مولانا صاحب! آپ سے عرض ہے کہ آپ صحیح صورتِ حال کا اندازہ لگا کر جواب دیجئے کہ کیا ان لوگوں کا یہ طرزِ عمل

ٹھیک ہے؟ کیا اس سے مرنے والوں کی رُوحیں بے چین نہ ہوں گی؟ ویسے بھی ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حق داروں کا حق کھانے والا کبھی پھلتا پھولتا نہیں۔

ج..... بیٹیوں اور بہنوں کو وراثت سے محروم کرنا بدترین گناہِ کبیرہ ہے، آپ کے نانا، نانی تو اس کی سزا بھگت ہی رہے ہوں گے، جو لوگ اس جائیداد پر اب ناجائز طور پر قابض ہیں وہ بھی اس سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔ لڑکوں کو چاہئے کہ بہنوں کا حصہ نکال کر ان کو دے دیں۔

کیا بچیوں کا بھی وراثت میں حصہ ہے؟

س..... ہم پانچ بہن بھائی ہیں، دو بھائی اور تین بہنیں، سب شادی شدہ ہیں۔ ماں باپ حیات ہیں، ہم بھائی جس مکان میں رہ رہے ہیں وہ ہماری اپنی ملکیت ہے، چونکہ ہم بھائیوں کی بیویاں ایک جگہ رہنا پسند نہیں کرتیں اس لئے ہم نے یہ مکان فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے، مکان کا سودا بھی ہو گیا ہے۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ جب بہنوں کو یہ معلوم ہوا کہ ہم مکان فروخت کر رہے ہیں، انہوں نے بھی مکان میں اپنے حصے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ باپ کی جائیداد میں بیٹیوں کا حصہ نہیں ہوتا، جبکہ بہنیں اپنا حصہ لینے پر اصرار کر رہی ہیں۔ مولانا صاحب! آپ ہی ہماری بہنوں کو سمجھائیں کہ باپ کی جائیداد میں لڑکیوں کا حق نہیں ہوتا۔ اور مولانا صاحب! اگر میں ہی غلطی پر ہوں تو براہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ کیا ہماری بہنیں بھی اس جائیداد میں سے حصے کی حق دار ہیں؟ اور اگر ہیں تو بہنوں کے حصے میں کتنی رقم آئے گی؟ آپ کا احسان مند رہوں گا۔

ج..... یہ تو آپ نے غلط لکھا ہے کہ: ''باپ کی جائیداد میں بیٹیوں کا حصہ نہیں ہوتا'' قرآنِ کریم نے بیٹی کا حصہ بیٹے سے آدھا بتایا ہے، اس لئے یہ کہنا تو جہالت کی بات ہے کہ: ''باپ کی جائیداد میں بیٹیوں کا حصہ نہیں ہوتا'' البتہ جائیداد کے حصے والد کی وفات کے بعد لگا کرتے ہیں، اس کی زندگی میں نہیں۔ اپنی زندگی میں اگر والد دینا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ سب کو برابر دے، لیکن اگر کسی کی ضرورت واحتیاج کی بنا پر زیادہ دے دے تو گنجائش ہے۔ بہرحال آپ کو چاہئے کہ اپنی بہنوں کو بھی دیں، بھائیوں کا دُگنا حصہ اور بہنوں کا اکہرا۔

لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا

س..... آپ نے ''وراثت میں لڑکیوں کو محروم کرنا'' کے جواب میں یہ فرمایا کہ: ''آپ کے نانا، نانی تو اس کی سزا بھگت ہی رہے ہوں گے'' میری سمجھ میں نہ آسکا کہ غلطی کا ارتکاب تو لڑکوں نے کیا ہے، پھر مرحوم والدین کو کس بات کی سزا مل سکتی ہے؟ کیا نانا اور نانی کو اپنی زندگی ہی میں جائیداد شرعی طور پر تقسیم کر دینی چاہئے تھی؟

ج..... چونکہ نانا، نانی سوال کے مطابق قصوروار نظر آرہے تھے، اس بنا پر وہ بھی سزا کے مستحق ہوں گے، لیکن اگر اس معاملے میں ان کی مرضی شامل نہیں تھی، بلکہ بعد کے ورثاء نے لڑکیوں کو محروم کیا تو وہ اس حدیث کی وعید کے مستحق نہیں ہوں گے۔

س..... ایک صاحبِ جائیداد جن کی تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے، لڑکیاں اپنے اپنے گھر خوش وخرم ہیں، اور مال وزر جہیز کی صورت میں دے دیا گیا ہے، لڑکا ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہا ہے، والدین کی خواہش ہے کہ اب تمام جائیداد کا مالک ڈاکٹر بیٹا ہی رہے اور تقسیم نہ ہونے پائے، کیونکہ تقسیم کر دینے سے چاروں کو معمولی رقم میسر آئے گی۔ کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے؟

س..... اسلام میں جہیز کی کوئی قید یا اجازت نہیں ہے، اور آج کل معاشرہ والدین کی بساط سے زیادہ کا خواہاں ہوتا ہے، کیا جہیز کو والدین کی جانب سے وراثت کا تصور نہیں کیا جاسکتا؟

س..... کیا والدین کو شرعی رُو سے اپنی زندگی میں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی اولاد میں کسی ایک یا دو کو ساری جائیداد بخش دیں؟

س..... کیا والدین وصیت نامہ لکھ کر چار اولادوں میں سے کسی ایک کو حق دار مقرر کر سکتے ہیں؟

س..... اگر تینوں اولادیں بخوشی اپنا حصہ چھوٹے بھائی کو دینے کے لئے تیار ہوں، یہ تینوں بالغ ہیں اور والدین کی بھی خوشی ہے، کیا لڑکیوں کو اپنے اپنے شوہر سے

اجازت طلب کرنی ہوگی؟ کیا والدین اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں؟

س..... میرا اہم سوال یہ ہے کہ جہیز کو وراثت مان لیا جائے، ہم اسلام وقرآن کے اَحکام کے پابند ہیں، جہیز کی پابندی معاشرہ کراتا ہے، لہٰذا جہیز کو وراثت کیوں نہ سمجھ لیا جائے یا نیت کرلی جائے؟ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ لڑکیوں کو جہیز میں اتنا دیا جاتا ہے کہ باقی اولاد کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

ج..... وراثت مرنے کے بعد تقسیم ہوتی ہے، زندگی میں والدین اپنی اولاد کو جو کچھ دیتے ہیں، وہ ان کی طرف سے عطیہ ہے، اس کو وراثت سمجھنا صحیح نہیں، اور وارثوں میں کسی وارث کو محروم کرنے کی وصیت کرنا بھی جائز نہیں۔ البتہ اگر وارث سب عاقل و بالغ ہوں تو اپنی خوشی سے ساری وراثت ایک وارث کو دے سکتے ہیں، والدین اپنی اولاد کو جو عطیہ دیں اس میں حتی الوسع برابری کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ پس اگر لڑکیوں کو کافی مقدار میں جہیز دیا جاچکا ہو تو لڑکی کے جہیز سے دُگنا مالیت کا سامان والدین اپنے لڑکے کو عطا کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے آپ کے سارے سوالوں کا جواب ہوگیا ہوگا۔

وراثت سے محروم لڑکی کو طلاق دے کر دُوسرا ظلم نہ کرو

س..... زید کے انتقال کے بعد ان کی جائیداد زید کی بیوی نے فروخت کر کے لڑکوں کی رضامندی سے اپنے مصرف میں لے لی، جبکہ زید کی اولاد میں لڑکی بھی ہے، اس طرح انہوں نے حکومت اور شرعی دونوں قانون کی رُو سے لڑکی کو وراثت کے حق سے محروم کیا جو شرعی اور قانونی جرم ہے۔ اس حق تلفی کے سلسلے میں لڑکی کے شوہر کو کیا اقدام کرنا چاہئے؟ آیا لڑکی کو طلاق دے کر لڑکی والوں کو سبق سکھانا جائز عمل ہوگا؟ جبکہ لڑکی والے ہٹ دھرمی پر آمادہ ہیں اور اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ اس فعل پر نادم ہیں۔

ج..... لڑکی کو محروم کر کے انہوں نے ظلم کیا، اور اگر ''عقل مند'' شوہر اس کو طلاق دے گا تو اس مظلومہ پر دُوسرا ظلم کرے گا، جو عقل وانصاف کے خلاف ہے۔

عورت کی موت پر جہیز ومہر کے حق دار

عورت کے انتقال کے بعد مہر کا وارث کون ہوگا؟

س.....عورت کے انتقال کے بعد مہر کی رقم (جائیداد، زیور یا نقدی کی صورت میں ہو) کا وارث کون ہوتا ہے؟

ج.....عورت کے مرنے کے بعد اس کا مہر بھی اس کے ترکہ میں شامل ہو جاتا ہے، جو اس کے وارثوں میں حصہ رسدی تقسیم ہوگا۔

لاولد متوفیہ کے مہر کا وارث کون ہے؟

س.....شادی کے ایک سال بعد بحکمِ خداوندی لڑکی کا انتقال ہوگیا، کوئی اولاد نہیں ہے صورت میں جہیز میں سامان کی واپسی اور مہر کی رقم کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

ج.....لڑکی کا جہیز اور مہر آدھا شوہر کا ہے، اور باقی آدھا اس کے والدین کا، اس طور پر کہ والد کے دو حصے اور والدہ کا ایک حصہ۔ گویا کل ترکہ کے اگر چھ حصے کر دیئے جائیں تو تین حصے شوہر کے ہیں، دو حصے والد کے، ایک حصہ والدہ کا۔ جتنا والدین کا حق ہے اس کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر اور دیگر سامان کا حق دار کون ہوگا؟

س.....میں نے دو سال پیشتر شادی کی تھی، ایک اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا بچہ ہے جو ۵ ماہ کا ہے، لیکن بیوی اس جہانِ فانی سے رُخصت ہوگئی، یعنی انتقال کر گئی۔ میرا ۵ ماہ کا بچہ ابھی تک زندہ ہے اور اس بچے کی پرورش کی خاطر میں نے بیوی کی چھوٹی بہن سے شادی کر لی، یعنی میری سالی سے شادی ہوگئی۔ پہلے شادی کے وقت نکاح نامہ میں حق مہر کی رقم پچاس ہزار روپے لکھی گئی تھی، اب میرا سسر مجھے بہت تنگ کرتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ بیوی کے مرنیکے بعد پچاس ہزار روپے کا حق دار میں ہوں۔ بیوی کے مرنے کے بعد حق مہر دینا پڑتا ہے؟ اگر دینا ہے تو اس حق مہر کے حق دار کون کون ہیں؟ دُوسری بات یہ ہے کہ میرے پاس

پہلی بیوی کے کچھ زیورات اور کپڑے بھی پڑے ہیں، جن کو ملا کر رقم کی کل تعداد تقریباً ۱۵ ہزار روپے بنتی ہے، ان سب کا حق دار کون ہوگا؟

ج..... آپ کی مرحومہ بیوی کا کل ترکہ (جس میں اس کا مہر اور زیورات، برتن اور کپڑے بھی شامل ہیں) کے بارہ حصے ہوں گے، ان میں سے تین حصے آپ کے (یعنی شوہر کے) ہیں، دو حصے مرحومہ کے باپ کے اور باقی سات حصے مرحومہ کے لڑکے کے ہیں۔

س..... پہلی بیوی کے مرجانے کے بعد میں نے اپنی چھوٹی سالی سے شادی کرلی، اس دُوسری بیوی کے نکاح نامہ میں، میں نے مہر کی رقم ایک لاکھ روپے لکھی، شادی کو تقریباً ایک سال ہوگیا، اب میرا سسر کہتا ہے کہ یہ حق مہر کا روپیہ بھی مجھے دے دیا جائے۔ صاحبِ قدر! اگر مجھے یہ روپیہ دینا ہو تو یہ اتنی بڑی رقم کہاں سے لاؤں؟ یہ کام میرے لئے بہت مشکل ہے۔

ج..... دُوسری بیوی کا مہر جو آپ نے ایک لاکھ رکھا ہے، وہ بیوی کا حق ہے، اس کے باپ کا نہیں، وہ آپ کے ذمہ بیوی کا قرض ہے، وہ وصول کرنا چاہے تو آپ کو ادا کرنا ہوگا، اور اگر معاف کردے، خواہ اس کا پورا یا اس کا کچھ حصہ، تو اس کو اختیار ہے۔

مرحومہ کا جہیز ورثاء میں کیسے تقسیم ہوگا؟

س..... مسماۃ پروین کی شادی تقریباً سوا سال پیشتر ہوئی، اس دوران ان کے ایک بیٹی گل رُخ پیدا ہوئی، جس کی عمر اس وقت تقریباً ۶ ماہ ہے، مسماۃ پروین اپنے خاوند کے گھر آباد رہی، سوا ماہ پیشتر پروین قضائے الٰہی سے وفات پاگئی، مرحومہ پروین کے جہیز کا جو سامان وغیرہ ہے، شرعاً قرآن پاک اور حدیث کی رُو سے کس کی ملکیت ہے؟

ج..... مرحومہ کا کل ترکہ (جس میں شوہر کا مہر بھی شامل ہے، اگر وہ وصول نہ کرچکی ہو) ادائے قرضہ جات اور نفاذِ وصیت از تہائی مال (اگر کوئی وصیت کی ہو) کے بعد تیرہ حصوں میں تقسیم ہوگا، تین شوہر کے، چھ لڑکی کے، دو، دو ماں باپ کے۔ نقشہ حسبِ ذیل ہے:

شوہر	بیٹی	ماں	باپ
۳	۶	۲	۲

مرحومہ کا جہیز، حق مہر وارثوں میں کیسے تقسیم ہوگا؟

س..... میری بیوی تین ماہ قبل یعنی بچی کی ولادت کے موقع پر انتقال کرگئی، لیکن بچی خدا کے فضل سے خیرت سے میرے پاس ہے، اب مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ:

الف:..... مرحومہ جو سامان جہیز میں اپنے میکے سے لائی تھی، اس کے انتقال کے بعد کس کا ہوگا؟

ب:..... میرے سسرال والے مرحومہ کی رقم میں مہر کا مطالبہ کررہے ہیں، حالانکہ مرحومہ نے زبانی طور پر اپنی زندگی میں بغیر کسی دباؤ کے وہ رقم مہر معاف کردی تھی۔

ج..... مرحومہ کا سامان جہیز، حق مہر اور دُوسرا سامان وغیرہ وارثوں میں مندرجہ ذیل طریقے سے تقسیم کیا جائے گا۔

حق مہر معاف کرنے کے سلسلے میں اگر مرحومہ کے والدین منکر ہیں اور حق مہر کا مطالبہ کرتے ہیں اور شوہر کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو معافی کا کچھ اعتبار نہیں ہوگا، اس لئے حق مہر بھی ورثاء میں تقسیم ہوگا، مرحومہ کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ، زیورات وحق مہر وغیرہ کو تیرہ حصوں میں تقسیم کرکے، شوہر کو تین حصے، بیٹی کو چھ حصے، والدہ کو دو حصے، اور والد کو دو حصے ملیں گے۔

حق مہر زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو وراثت میں تقسیم ہوگا

س..... ایک عورت وفات پاگئی، اس کا مہر شوہر نے ادا نہیں کیا، براہِ کرم اس کا حل فرمائیں اور ہماری مشکلات کو آسان فرمائیں۔

۱:..... مہر ایک ہزار ایک روپے کا ہے۔

۲:..... مرحومہ کے والدین حیات ہیں۔

۳:..... مرحومہ کا شوہر زندہ ہے۔

۴:..... مرحومہ کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں یعنی چھ بچے ہیں۔

ج مرحومہ کی دُوسری چیزوں کے ساتھ اس کا مہر بھی ترکہ میں تقسیم ہوگا،

مرحومہ کے ترکہ کے ۲۱۶ حصے ہوں گے، ان میں سے ۵۴ شوہر کے، ۳۶ والد کے، ۳۶ والدہ کے، بیس بیس لڑکوں کے اور دس دس لڑکیوں کے۔

مرحومہ کا زیور بھتیجے کو ملے گا

س..... میرے دادا کی بہن ہمارے پاس رہتی تھیں، اب ان کا انتقال ہو چکا ہے، اور وہ بیوہ تھیں، ان کی کوئی اولاد بھی نہیں تھی، ان کا کچھ زیور جو کہ چاندی کا ہے، ہمارے پاس ہے تو آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اس کا کیا کیا جائے؟ کیونکہ مرحومہ نے اپنی زندگی میں اسے مسجد میں دینے سے بھی انکار کیا تھا اور کسی دُوسرے کو بھی اس کا وارث قرار نہیں دیا تھا، حالانکہ ان کی جو زمین تھی وہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنے بھتیجے کے نام کردی تھی۔ اب مسئلہ زیور کا ہے، جو انہوں نے کسی کو نہیں دیا اور زندگی میں جب بھی ان سے کسی مسجد وغیرہ میں دینے کا کہا تو اس کے لئے بھی انکار کیا، اب وہ زیور ان کے مرنے کے بعد ہمارے پاس ہے۔ اب آپ بتائیں اس کا ہم کیا کریں؟

ج..... اس زیور کا وارث مرحومہ کا بھتیجا ہے، اس کو دے دیا جائے۔

ماں کے دیئے ہوئے زیور میں حقِ ملکیت

س..... میری ماں نے دو شادیاں کیں، پہلے شوہر سے صرف میں، اور دُوسرے شوہر سے ان کے ایک بیٹا ہے، ہم نے اکٹھے پرورش پائی، ان کے پاس کچھ زیور ہے جو انہوں نے دُوسرے شوہر کی کمائی سے بنوایا، آج کل وہ شدید علیل ہیں، انہوں نے اس میں سے ایک زنجیر (غالباً ایک تولے کی) اپنی خوشی سے مجھے دی ہے۔ بتایئے کہ ماں کے زیر استعمال چیزوں میں سے میرا حق بنتا ہے کہ نہیں؟ ب: اور اگر بنتا ہے تو کتنا؟ ج: اور کیا انہیں اور بھائی کو یہ حق دینا چاہئے؟ نیز یہ کہ وہ اب یہ چیز دے کر دوبارہ مانگ رہی ہیں، ایسی صورت میں کیا وہ اپنے حق سے بری الذمہ ہوگئیں اور اب ان کے اس فعل سے حق دار کا حق غصب کرنے کا عذاب کس پر ہوگا؟

ج یہ زیور جو آپ کی والدہ کے زیر استعمال ہے، سوال یہ ہے کہ اس کا مالک

کون ہے؟ اس کی مالک آپ کی والدہ ہیں؟ یا آپ کے سوتیلے والد؟ اگر آپ کی والدہ اس کی مالک ہیں تو وہ آپ کو دینے کی مجاز ہیں، اوران کو چاہئے کہ اتنا ہی زیور اپنے دُوسرے بیٹے کو بھی دیں، اوراگر یہ زیوران کی ملکیت نہیں، بلکہ شوہر کی ملکیت ہے تو وہ کسی کو دینے کی مجاز نہیں۔

پہلی صورت میں آپ کو دینے کے بعد واپس لینے کا اس کو حق نہیں، اور دُوسری صورت میں یہ زیور آپ کو دینا صحیح نہیں تھا، اس لئے آپ اسے واپس کردیں۔

حق مہر میں دیئے ہوئے مکان میں شوہر کا حق وراثت

س..... ہمارے والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہماری والدہ کو مہر کے عوض ایک مکان دے دیا تھا، والدہ صاحبہ ۱۹۷۲ء میں انتقال کرگئیں۔ شہر کے سٹی سروے میں والد صاحب اور ہم چار بھائیوں کو وارث دِکھایا گیا، والد صاحب نے اپنی زندگی میں اپنے بڑے بیٹے کو اپنا حصہ دے دیا، معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا مکان میں والد صاحب کا حصہ بنتا ہے؟ جبکہ انہوں نے وہ مکان مہر میں والدہ کو دیا تھا؟

ج..... جو مکان آپ کے والد مرحوم نے آپ کی والدہ مرحومہ کو مہر میں دیا تھا، وہ مرحومہ کی ملکیت تھا، اور مرحومہ کے انتقال کے بعد آپ کے والد، مرحومہ کے چوتھائی ترکہ کے وارث تھے، اس ترکہ میں یہ مکان بھی شامل تھا۔ لہٰذا اس مکان کا چوتھائی حصہ بھی آپ کے والد مرحوم کو منتقل ہوگیا، گویا مکان کے ۱۶ حصوں میں سے چار حصوں کے وارث آپ کے والد مرحوم ہیں، اور تین، تین حصوں کے وارث چار لڑکے ہوئے، جب والد مرحوم نے اپنا حصہ بڑے بیٹے کو دے دیا تو ۷ حصے بڑے بیٹے کے ہوگئے اور باقی ۹ حصے تینوں بھائیوں کے ہوئے۔

مرحومہ کی چوڑیوں کا کون وارث ہوگا؟

س..... ایک عورت کا انتقال ہوگیا، اس کے ہاتھوں کی چوڑیاں جس پر دو حصے اس کے بیٹے کا حق ہے، اور ایک حصہ بیٹی کا ہے، لیکن بیٹی نے یہ کہہ کر کہ چوڑیاں میں نے بنوائی ہیں، اپنے پاس رکھ لی ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کوئی بھی زیور وغیرہ مرنے کے بعد اس شخص کی ملکیت کی بنا پر تقسیم ہوتا ہے یا اگر کسی نے بنوا کر دیا ہے تو اس کو ہی واپس کردیا جاتا ہے،

جیسا کہ بیٹی نے ماں کی تمام چوڑیاں اپنے پاس رکھ لی ہیں؟

ج..... اگر بیٹی نے یہ چوڑیاں ماں کو صرف پہننے کے لئے دی تھیں، ماں ان چوڑیوں کی مالک نہیں تھی اور بیٹی کے پاس اس کے گواہ موجود ہیں، تب تو یہ چوڑیاں بیٹی ہی کی ہیں، ورنہ مرحومہ کا ترکہ ہے، سب وارثوں پر تقسیم ہوگا۔

مرحومہ کے چھوڑے ہوئے زیورات سے بچوں کی شادیاں کرنا کیسا ہے؟

س..... زید اور اس کی بیوی دونوں حیات تھے، اس وقت انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق دو لڑکیوں کی شادی، زیور، کپڑے اور سامان کے ساتھ کردی۔ زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا، اس نے اپنا زیور طلائی چھوڑا، زید نے اس کو اپنے بھائی کے پاس بازار میں امانتاً رکھ دیا اور کہا یہ یہ زیور بقایا غیر شادی شدہ اولاد کو دیا جائے گا۔ زید نے یہ وعدہ کر کے کہ اس زیور کی قیمت جو بازار میں لگی ہے، اگر ورثاء کو شرع کے موافق دینی پڑی تو میں اپنے پاس سے دُوں گا۔ زید کی زندگی میں چار اولادوں میں سے دو بچیاں شادی کے قابل ہوگئیں، تو زید نے اس زیور میں سے کپڑا، سامان وغیرہ لے کر اپنی حیثیت کے مطابق دو بچیوں کی شادی کرادی۔ اب زید کا انتقال ہوگیا، اس کے انتقال کے بعد یہ دو بچے جو غیر شادی شدہ تھے، ظاہر میں باپ نے چار بچیوں کی شادی کرادی اور دو بچے شادی سے محروم ہوگئے، اب بقایا زیورات جو کہ زید کی وصیت کے مطابق چھوٹے بھائی کے پاس رکھوائے تھے اور جو باقی ہیں، وہ ان دو بچوں کے ہیں جو غیر شادی شدہ ہیں۔ باقی اس سے محروم ہیں، کیونکہ زید نے اس زیور کے بارے میں اقرار کیا تھا کہ اس کی نقد قیمت میں خود ادا کروں گا، مگر وہ ادا نہ کر سکے۔ بصورتِ دیگر اگر بقایا زیور سے یہ دو بچے جو ابھی غیر شادی شدہ ہیں، یہ شرعاً محروم ہوجاتے ہیں، جبکہ دو بھائی جو کہ بالغ ہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ یہ زیور والد صاحب کی وصیت کے مطابق دونوں بچوں کو دے دیا جائے جو کہ غیر شادی شدہ ہیں، اور بقایا زیور کی قیمت ہم اپنے پاس سے شرع کے موافق ورثاء پر ادا کردیں گے، جبکہ تقریباً دس سال پہلے کا زیور کا وزن اور قیمت کا پرچہ موجود ہے۔ بقایا زیور کی قیمت اب

لگوا کر ادا کی جائے یا پہلی قیمت تصوّر کی جائے گی، جو امانت رکھتے وقت اور وصیت کے وقت تھی؟ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

ج..... زید کی بیوی کے انتقال کے بعد بیوی کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ، زیورات وغیرہ سب ترکہ میں شامل ہیں، اس لئے ان زیورات میں سے جو کچھ بچا ہوا ہے اور جو زید نے اپنی زندگی میں لڑکی اور لڑکے کے نکاح کے موقع پر دیا ہے اس کے حق دار ورثاء ہیں، معلوم ہوا کہ زید کی بیوی کے ورثاء میں چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں، اور شوہر زید موجود ہے، تو بیوی کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا:

شوہر	لڑکا	لڑکا	لڑکی	لڑکی	لڑکی
۸	۶	۶	۳	۳	۳

یعنی متوفیہ کے ترکہ کے کل ۳۲ حصے بنا کر، ۸ حصے زید کو اور بقیہ ۲۴ حصے اس کی اولاد کو اکہرا دُہرا کے حساب سے ملیں گے۔ اس لئے زید نے اپنی زندگی میں بیوی کے زیورات میں سے جو لڑکی اور لڑکے کی شادی پر صَرف کیا ہے اگر وہ حصہ چوتھائی سے زیادہ ہے تو وہ زید کے ذمہ پر ورثاء کا قرض ہے، اس لئے زید کے انتقال کے بعد سب سے پہلے ورثاء کا قرضہ ادا کیا جائے اس کے بعد زید کا ترکہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔

وصیت

وصیت کی تعریف نیز وصیت کس کو کی جاسکتی ہے؟

س..... وصیت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا موصی یہ وصیت ہر اس شخص کو کر سکتا ہے جو خاندان کا فرد ہو اور موصی کی وصیت پر عمل درآمد کرا سکے؟ یا وصیت صرف اولاد ہی کو کی جاسکتی ہے؟

ج ''وصی'' ہر اس شخص کو بنایا جاسکتا ہے جو نیک، دیانت دار اور شرعی مسائل سے واقف ہو، خاندان کا فرد ہو یا نہ ہو۔

س.....ایک سرپرست کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ مثال کے طور پر زید ایک مطلقہ عورت سے شادی کرے اور وہ خاتون ایک ڈیڑھ سالہ بچہ بھی اپنے سابقہ شوہر کا ساتھ لائے تو ایسے بچے کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ کیا یہ بچہ اپنی ولدیت میں اپنے اصلی باپ کی جگہ اس سرپرست کا نام استعمال کرسکتا ہے؟ جواب سے مستفید فرمائیں۔

ج.....سوتیلا باپ اعزاز واکرام کا مستحق ہے، اور بچے پر شفقت بھی ضرور باپ ہی کی طرح کرنی چاہئے، لیکن نسب کی نسبت حقیقی باپ کے بجائے اس کی طرف کرنا صحیح نہیں۔

بہنوں کے ہوتے ہوئے مرحوم کا صرف اپنے بھائی کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں

س.....ایک نیک آدمی جو گورنمنٹ ملازم تھا، نو ماہ کی بیماری کے بعد انتقال کرگیا، اس نے شادی نہیں کی تھی اور والدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس کا صرف ایک بھائی ہے اور چار بہنیں ہیں۔ جس میں سے تین بہنیں شادی شدہ ہیں اور ایک بہن کی شادی نہیں ہوسکی۔ مرنے سے پہلے اس آدمی نے اپنی زمین اور دفتر سے واجبات کی ادائیگی کے لئے بھائی کو نامزد کیا ہے، زبانی بھی سب بہنوں کے سامنے کہا اور لکھ کر بھی دیا کہ: ''میری ہر چیز کا مالک میرا چھوٹا بھائی ہے۔'' اب آپ سے فقہ کی روشنی میں یہ پوچھنا ہے کہ اگر حکومت کی طرف سے مرنے والے کی پنشن اور دیگر واجبات مل جائیں تو صرف بھائی اس کا حق دار ہوگا یا بہنوں کو بھی حصہ دیا جائے گا، جبکہ مرنے والے نے صرف بھائی کو ہی نامزد کیا ہے، اور کہا ہے کہ: ''میری ہر چیز کا مالک میرا بھائی ہے۔''

ج.....مرحوم کی وصیت غلط ہے، بہنیں بھی حصہ دار ہوں گی، مرحوم کے ترکہ کے (جس میں واجبات وغیرہ بھی شامل ہیں) چھ حصے ہوں گے، دو بھائی کے اور ایک ایک چاروں بہنوں کا۔

س.....فقہ کی روشنی میں کیا حکومت اور مرنے والے کے دفتر والوں کو اس کی پنشن اور دیگر واجبات جو کہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ بنتے ہیں، اس کے نامزد کردہ بھائی یا بہنوں کو ادا کرنے چاہئیں، جبکہ اس کے بیوی بچے نہیں ہیں، اور والدین بھی نہیں، یا یہ رقم دفتر والے خود رکھلیں،

کیونکہ دفتر والوں نے اس رقم کی ادائیگی سے نامزد کردہ حقیقی بھائی اور بہنوں کو انکار کر دیا ہے یہ کہہ کر کہ مرنے والے کے بیوی بچے نہیں ہیں اور والدین بھی نہیں ہیں، جبکہ فقہ کی روشنی میں اگر سگے بہن بھائی موجود نہ ہوں تو حق دار اور وارث بھتیجے اور بھانجے ہوتے ہیں۔

ج..... پنشن اور دیگر واجبات میں حکومت کا متعلقہ قانون لائقِ اعتبار ہے، اگر قانون یہی ہے کہ جب مرنے والے کے والدین اور بیوی بچے نہ ہوں تو کسی دُوسرے عزیز کو پنشن اور دیگر واجبات نہیں دیئے جائیں گے تو دفتر والوں کی بات صحیح ہے، ورنہ غلط ہے۔

کھانے پینے کے مسائل

کرسیوں اور ٹیبل پر کھانا کھانا

س..... اسلام میں کرسیوں اور ٹیبل کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں کرسیاں اور ٹیبل تھے؟ آج کل لوگوں کے گھروں میں اور خود میرے گھر میں کرسیوں اور ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھایا جاتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟ نیز یہ بتادیجئے کہ ہمارے آقا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر دسترخوان بچھا کر کھاتے تھے، یا نیچے دسترخوان بچھا کر؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر دسترخوان بچھا کر کھاتے تھے، ٹیبل پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں کھایا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ میز کرسی پر کھانا انگریزوں کی ''سنت'' ہے، مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی نقالی نہیں کرنی چاہئے۔

پانچوں اُنگلیوں سے کھانا، آلتی پالتی بیٹھ کر کھانا شرعاً کیسا ہے؟

س..... کیا لیٹ کر یا بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھنا نحس ہے؟ رات کو جھاڑو دینا، اُونچی جگہ بیٹھ کر پیر ہلانا، پانچوں انگلیوں سے کھانا، کھانا کھاتے وقت آلتی پالتی مار کر بیٹھنا،

اُنگلیاں چٹخانا، کیا یہ تمام فعل غلط ہیں؟ اگر غلط ہیں تو ان کی وضاحت فرمائیں۔

ج..... آلتی پالتی بیٹھ کر کھانا اور اُنگلیاں چٹخانا مکروہ ہے، باقی چیزیں مباح ہیں، یعنی جائز ہیں۔

چمچے کے ساتھ کھانا

س..... بڑے لوگوں میں چمچے کے ساتھ کھانے کا رواج ہے، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟

ج..... ہاتھ سے کھانا سنت ہے، چمچے کے ساتھ کھانا جائز ہے۔

سیال کھانے چمچ کے ساتھ کھانا

س..... ایسے تر کھانے (چاول، حلوہ، دلیہ، رائتہ و دیگر نیم مائع قسم کے کھانے) جو ہاتھ سے کھائے جائیں تو ایک تو ہاتھوں کے خراب ہونے کا خطرہ ہو، اور دُوسرے ان میں ہاتھوں کے ناخنوں کی گندگی شامل ہونے کا احتمال ہو (کیونکہ ہاتھ خواہ کتنے ہی اچھی طرح دھو لئے گئے ہوں یا ناخن کسی بھی قدر کیوں نہ تراش لئے گئے ہوں، ان میں کچھ نہ کچھ گندگی کی موجودگی سے انکار نہیں کیا جاسکتا) مکمل پاکیزگی کے اُصول اور نظریے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دھات کے ایسے چمچوں سے کھائے جاسکتے ہیں جن کو استعمال سے قبل گرم پانی اور صابن کی مدد سے اچھی طرح صاف کرلیا گیا ہو؟ کیا اس صورت میں چمچوں کا استعمال خلافِ سنت و شریعت تو نہ ہوگا؟ جبکہ ہم کھانے کو ہاتھ سے کھانے والے ان اَحکامات و سنن پر خلوصِ قلب سے عمل کرتے ہوئے خشک کھانے ہاتھوں سے کھاتے ہوں۔

ج..... ہاتھوں کی گندگی کا جو فلسفہ آپ نے بیان فرمایا ہے، وہ تو لائقِ اعتبار نہیں۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ خوب اچھی طرح دھوئے جائیں، اس کے بعد ان اوہام و وساوس کا کوئی اعتبار نہیں کہ کچھ نہ کچھ گندگی ہاتھوں میں ضرور رہ گئی ہو، اس لئے مکمل پاکیزگی کے اُصول اور نظریے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہاتھ کے بجائے چمچے کے استعمال کو ترجیح دینا محض توہم پرستی ہے۔ تاہم چمچے کے ساتھ کھانا جائز ہے، خصوصاً اگر کھانا ایسا سیال ہو کہ ہاتھ سے کھانا مشکل ہو تو ایک درجے میں مذر بھی ہے، ورنہ اصل سنت یہی ہے کہ

کھانا ہاتھ سے کھایا جائے۔

مرد وعورت کو ایک دُوسرے کا جھوٹا کھانا پینا

س..... مسئلہ یہ ہے کہ بہت عرصے سے یہ بات سنی جارہی ہے کہ صرف بہن بھائی ایک دُوسرے کا جھوٹا دُودھ پی سکتے ہیں، میاں بیوی اور کوئی غیر مرد وعورت ایک دُوسرے کا جھوٹا دُودھ نہیں پی سکتے، کیا یہ بات سچ اور حدیث ہے یا ایسی ہی کہاوت ہے؟

ج..... میاں بیوی کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے، اور محرم مردوں اور عورتوں کا بھی کھانا پینا جائز ہے۔ اجنبی مردوں، عورتوں کا جھوٹا کھانا پینا فتنے کے اندیشے کی بنا پر مکروہ ہے۔

شوہر کے مال سے بلا اِجازت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا

س..... شوہر کے مال میں سے اشیائے خوردنی ان کی اجازت کے بغیر خود یا بچوں کو یا اپنے رشتہ داروں کو کھلانا جائز ہے؟

ج..... ایسی اشیاء جن کے کھانے پینے یا کھلانے پلانے پر عرفِ عام میں اعتراض نہیں کیا جاتا، اس کی اجازت ہے۔ البتہ اگر عورت کو اندازہ ہو کہ شوہر کو یہ بات ناگوار ہوگی تو صریح اجازت کے بغیر ایسا نہ کرے۔ خلاصہ یہ کہ شوہر کی اجازت ضروری ہے، خواہ عرفاً یا صراحتاً۔

لباس، زیب وزینت اور جسمانی وضع قطع

(''پردہ اور خواتین کے بناؤ سنگھار کے شرعی احکام'' کے عنوان سے حضرت شہیدؒ کے تمام مضامین تفصیل کے ساتھ الگ کتابی شکل میں جمع کردیئے گئے ہیں، یہاں چند مسائل درج کئے جاتے ہیں، تفصیل وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ ازمرتب)

انسانی وضع قطع اور اسلام کی تعلیم

اسلام نے وضع قطع کے بارے میں یہ اُصول مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی وضع قطع اختیار کی جائے، اور فاسق و بدکار اور کفار کی وضع قطع سے احتراز کیا

جائے، یہی شکل وصورت میں بھی، لباس کی تراش خراش میں بھی، نشست و برخاست میں بھی، کھانے پینے، ملنے برتنے اور لین دین میں بھی ہے۔

عورتوں کا فیشن کے لئے بال اور بھنویں کٹوانا

س..... کیا شریعت میں جائز ہے کہ عورتیں اپنی بھنویں بنائیں اور دُوسروں کو دِکھائیں اور اصلی بھنویں منڈوا کر سرمہ یا کسی اور کالی چیز سے نقلی بنائیں یا کچھ کم وبیش بال رہنے دیں؟ آج ملک بھر میں کم از کم میرے خیال کے مطابق ۷۵ فیصد پڑھی لکھی عورتیں بال کٹوا کر گھوم رہی ہیں اور ان کے سروں پر دوپٹے نہیں ہوتے، اگر کسی کے پاس دوپٹہ ہو بھی تو گلے میں رَسّی کی مانند ڈالا ہوتا ہے، اور اگر ان سے کہیں کہ یہ اسلام میں جائز نہیں، تو جواب ملتا ہے کہ: ''اب ترقی کا دور ہے، اس میں سب کچھ جائز ہے، اور پھر مرد بھی تو بال کٹواتے ہیں، اور ہم مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں اور مغربی لوگ بھی تو بال کٹواتے ہیں، جو ہم سے زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔''

ج..... اس مسئلے کا حل واضح ہے کہ ایسی عورتوں کو نہ خدا اور رسولؐ کی ضرورت ہے، نہ دِینِ اسلام کی، ان کو ''ترقی'' کی ضرورت ہے، لیکن مرنے کے بعد جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو اس کو ہر کام میں اللہ ورسولؐ کے حکم کو دیکھنا لازم ہے۔

کیا عورت چہرے اور بازوؤں کے بال صاف کرسکتی ہے؟ نیز بھنوؤں کا حکم

س..... میرے چہرے اور بازوؤں پر کافی گھنے بال ہیں، کیا میں ان بالوں کو صاف کرسکتی ہوں، اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

ج..... صاف کرسکتی ہیں۔

س..... میری بھنویں آپس میں ملی ہوئی ہیں، بھنویں تو نہیں بناتی ہوں مگر بھنویں الگ کرنے کے لئے درمیان میں سے بال صاف کردیتی ہیں، کیا میرا یہ عمل دُرست ہے؟

ج..... یہ عمل دُرست نہیں۔

س اکثر جب بال بڑھ جاتے ہیں تو ان کی دونوکیں نکل آتی ہیں، جن کی وجہ

سے بال جھڑنے لگتے ہیں، ایسی صورت میں بالوں کی نوکین کاٹنا کیا گناہ ہے؟

ج.....اس صورت میں نوکیں کاٹنے کی اجازت ہے۔

عورت کو پلکیں بنوانا کیسا ہے؟

س.....لڑکیاں جو آج کل پلکیں بناتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟ اور میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ عورت کو جسم کے ساتھ لوہا لگانا حرام ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج.....پلکیں بنانے کا فعل جائز نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے، بنانے والی پر بھی اور بنوانے والی پر بھی۔

"عن أبي ريحانة قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف .... رواه أبو داؤد والنسائي." (مشکوٰۃ، ص:۳۷۶)

ترجمہ:....."حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے، بالوں کے ساتھ بال جوڑنے سے، جسم پر گدوانے سے اور بال نوچنے سے.....الخ۔"

بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت

س.....ہمارے شہر کراچی میں بیوٹی پارلرز کی بہتات ہے، اسلام میں ان بیوٹی پارلرز کے بارے میں کیا احکام ہیں؟ شہر کے مصروف کاروباری مراکز میں مرد کاروباری حضرات کے ساتھ بیوٹی پارلرز کی دُکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ برائے مہربانی شرع کے لحاظ سے ان بیوٹی پارلرز کے لئے کیا حکم ہے، تحریر کریں؟ کیا مرد اور عورت ساتھ ساتھ کاروبار کر سکتے ہیں؟

س.....کیا خواتین کا بیوٹی پارلرز کا کام سیکھنا اور اس کو بطور پیشہ اپنانا اسلام میں جائز ہے؟

س:۳..... بیوٹی پارلرز میں جس انداز سے خواتین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے، کیا وہ اسلام میں جائز ہے؟ کیونکہ بیوٹی پارلرز سے واپس آنے کے بعد عورت اور مرد میں فرق معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے بیوٹی پارلرز میں خواتین کے بال جس انداز سے کاٹے جاتے ہیں، کیا وہ شرع کے لحاظ سے جائز ہیں؟

س:۴..... بعض بیوٹی پارلرز کی آڑ میں لڑکیاں سپلائی کرنے کا کاروبار بھی ہوتا ہے، شرع کے لحاظ سے ایسے کاروبار کے لئے کیا حکم ہے، جس سے ملک میں فحاشی پھیلنے لگے؟

ج..... خواتین کو آرائش وزیبائش کی تو اِجازت ہے، بشرطیکہ حدود کے اندر ہو، لیکن موجودہ دور میں بیوٹی پارلرز کا جو ''پیشہ'' کیا جاتا ہے اس میں چند در چند قباحتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہ پیشہ حرام ہے اور وہ قباحتیں مختصراً یہ ہیں:

اوّل:..... بعض جگہ مرد اس کام کو کرتے ہیں اور یہ خالصتاً بے حیائی ہے۔

دوم:..... ایسی خواتین بازاروں میں حسن کی نمائش کرتی پھرتی ہیں، یہ بھی بے حیائی ہے۔

سوم:..... جیسا کہ آپ نے نمبر۳ میں لکھا ہے، بیوٹی پارلر سے واپس آنے کے بعد مرد وعورت اور لڑکے اور لڑکی میں امتیاز مشکل ہوتا ہے، حالانکہ مرد کا عورتوں اور عورت کا مردوں کی مشابہت کرنا موجبِ لعنت ہے۔

چہارم:..... جیسا کہ آپ نے نمبر۴ میں لکھا یہ ''مراکزِ حسن'' فحاشی کے خفیہ اَڈّے بھی ہیں۔

پنجم:..... عام تجربہ یہ ہے کہ ایسے کاروبار کرنے والوں کو (خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں) دِین وایمان سے کوئی واسطہ نہیں رہ جاتا ہے، اس لئے یہ ظاہری زیبائش باطنی بگاڑ کا ذریعہ بھی ہے۔

عورتوں کو بال چھوٹے کروانا موجبِ لعنت ہے

س آج کل جو عورتیں اپنے سر کے بال فیشن کے طور پر چھوٹے کرواتی یا

لڑکوں کی طرح بہت چھوٹے رکھتی ہیں، ان کے لئے اسلام میں کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

ج..... حدیث میں ہے: ''اللہ تعالیٰ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔'' (مشکوٰۃ شریف، ص:۳۸۰، بحوالہ بخاری)

یہ حدیث آپ کے سوال کا جواب ہے۔

''عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال.'' (مشکوٰۃ، ص:۳۸۰)

ترجمہ:..... ''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر، اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر۔''

عورتوں کے لئے بلیچ کریم کا استعمال جائز ہے

س..... سوال یہ ہے کہ عورتوں کے منہ پر کالے بال ہوتے ہیں، جس سے منہ کالا لگتا ہے، اور ایسا لگتا ہے جیسے مونچھیں نکلی ہوئی ہوں، اس کے لئے ایک کریم آتی ہے جس کو لگانے سے بال جلد کی رنگت جیسے ہو جاتے ہیں اور لگتا نہیں ہے کہ چہرے پر بال ہوں۔ اس کو ''بلیچ'' کرنا کہتے ہیں، تو کیا اس طرح بال کے رنگ کو بدلنے سے گناہ ہوتا ہے؟ اگر چہرہ سفید ہو اور بال کالے ہوں تو چہرہ بُرا لگتا ہے، اس لئے لڑکیاں اور عورتیں بلیچ کرتی ہیں، تو کیا یہ کرنا گناہ ہے؟

ج..... عورتوں کے لئے چہرے کے بال نوچ کر صاف کرنا یا ان کی حیثیت تبدیل کرنا جائز ہے۔

نیل پالش لگی ہونے سے غسل اور وضو نہیں ہوتا

س.....آج کل خواتین خصوصاً وہ خواتین جو اس دور میں تھوڑی سی یہ کوشش کرتی ہیں کہ دُنیا والوں کے ساتھ چل سکیں، تھوڑا بہت فیشن کر لیتی ہیں، مثلاً: نیل پالش وغیرہ لگا لیتی ہیں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ نیل پالش لگانے سے وضو ہو جاتا ہے؟ نماز اس سے ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ یا وضو کے بعد نیل پالش لگا کر نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ کیونکہ سنا یہ ہے کہ نیل پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا، جب وضو نہیں ہوگا تو انسان پاک کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا اس سوال کا جواب مہربانی فرما کر دیجئے کیونکہ بہت دنوں سے مجھے یہ اُلجھن رہنے لگی ہے کہ نیل پالش لگا کر نماز ادا نہیں کی جاسکتی، یا اس کی وجہ سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے تو وہ کیا وجوہات ہیں کہ جس کی وجہ سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ج.....وضو میں جن اعضاء کا دھونا ضروری ہے، اگر ان پر ایسی چیز لگی ہوئی ہو جو پانی کو جسم کی کھال تک پہنچنے سے روکے، تو وضو نہیں ہوتا، یہی حکم غسل کا ہے۔ نیل پالش لگی ہوئی ہو تو پانی ناخن تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے نیل پالش لگی ہوئی ہونے کی صورت میں وضو اور غسل نہیں ہوتا۔ عورتیں فیشن کے طور پر نیل پالش اور سرخی لگاتی ہیں، حالانکہ ان چیزوں سے عورت کے حسن وزیبائش میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا، بلکہ ذوقِ سلیم کو یہ چیزیں بدمذاقی معلوم ہوتی ہیں، اور جب ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی توفیق بھی سلب ہو جائے تو ان کا استعمال کسی سلیم الفطرت مسلمان کو کب گوارا ہوسکتا ہے؟ عورتوں کو زیب وزینت کی اجازت ہے مگر اس کا بھی کوئی سلیقہ ہونا چاہئے، یہ تو نہیں کہ جس چیز کا بھی فیشن چل نکلے آدمی اس کو کرنے بیٹھ جائے...!

عورتوں کا کان، ناک چھدوانا

س قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیے کہ لڑکیوں کے کان، ناک چھدوانے

کی رسم کہاں تک ثابت ہے؟ یا یہ محض ایک رسم ہے؟

ج.....خواتین کو بالیاں وغیرہ پہننا جائز ہے، اور اس ضرورت کے لئے کان، ناک چھدوانا بھی جائز ہے۔

لباس کے شرعی اَحکام

س.....مردوں اور عورتوں کے لئے بالوں کی تراش خراش میں کوئی پابندی ہے؟ اسی طرح ان کے لباس کے متعلق کیا کوئی خصوصی ہدایات شریعت نے دی ہیں؟

ج.....سر کے بالوں کے لئے کسی خاص وضع یا تراش کی پابندی شریعت نے نہیں لگائی، البتہ کچھ حدود ایسی ضرور مقرر کی ہیں کہ ان کے خلاف کرنا ممنوع ہے، ان حدود میں رہتے ہوئے آدمی جو وضع چاہے اختیار کرسکتا ہے، وہ حدود یہ ہیں:

۱- اگر بال منڈوائیں تو پورے سر کے منڈوائیں کچھ حصے کے منڈوانا اور کچھ کے نہ منڈوانا ممنوع ہے۔

۲- بالوں کی وضع میں کافروں اور فاسقوں کی نقالی اور مشابہت اختیار نہ کی جائے۔

۳- مرد، عورتوں کی وضع کے اور عورتیں مردوں کی وضع کے بال نہ رکھیں۔

۴- بال بڑے رکھے ہوں تو ان کو صاف ستھرا رکھیں، تیل لگایا کریں اور حسبِ ضرورت کنگھا بھی کیا کریں، بال بکھرے ہوئے نہ ہوں، مگر بالوں کو ایسا مشغلہ بھی نہ بنائیں کہ وہ تکلف اور تصنع میں داخل ہوجائے۔

۵- ننگے سر نہ پھریں۔

۶- سفید بالوں پر سیاہ خضاب کرنا ممنوع ہے، کسی اور رنگ کا خضاب کرسکتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول بال رکھنے کا تھا، کبھی کانوں کے نصف تک ہوتے تھے، کبھی کانوں کی لو تک، اور کبھی کاندھوں تک۔

لباس کے متعلق بھی اُصول تو وہی ہے جو بالوں کے بارے میں بیان ہوا کہ کسی

خاص تراش یا وضع کی پابندی شریعت نے نہیں لگائی، البتہ کچھ حدود اس کی بھی مقرر کی ہیں، ان سے تجاوز نہ ہونا چاہئے، وہ حدود یہ ہیں:

۱- مرد شلوار، تہبند اور پائجامہ وغیرہ اتنا نیچا نہ پہنیں کہ ٹخنے یا ٹخنوں کا کچھ حصہ اس میں چھپ جائے۔

۲- لباس اتنا چھوٹا، باریک یا چست نہ ہو کہ وہ اعضاء ظاہر ہو جائیں جن کا چھپانا واجب ہے۔

۳- لباس میں کافروں اور فاسقوں کی نقالی اور مشابہت اختیار نہ کریں۔

۴- مرد زنانہ لباس اور عورتیں مردانہ لباس نہ پہنیں۔

۵- اپنی مالی استطاعت سے زیادہ قیمت کے لباس کا اہتمام نہ کریں۔

۶- مال دار شخص اتنا گھٹیا لباس نہ پہنے کہ دیکھنے والے اسے مفلس سمجھیں۔

۷- فخر و نمائش اور تکلف سے اجتناب کریں۔

۸- لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ پسند کیا گیا ہے۔

۹- مردوں کو اصلی ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔

۱۰- خالص سرخ لباس پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے، کسی اور رنگ کی آمیزش ہو، یا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں، واللہ اعلم!

عورتوں کو مختلف رنگوں کے کپڑے پہننا جائز ہے

س..... ہمارے بزرگ چند رنگوں کے کپڑے، چوڑیاں (مثلاً: کالے، نیلے رنگ) پہننے سے منع کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ فلاں رنگ کے کپڑے پہننے سے مصیبت آجاتی ہے، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج..... مختلف رنگ کی چوڑیاں اور کپڑے پہننا جائز ہے، اور یہ خیال کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئے گی محض توہم پرستی ہے، رنگوں سے کچھ نہیں ہوتا، اعمال سے انسان اللہ کی نظر میں مقبول یا مردود ہوتا ہے، اور اس کے بُرے اعمال سے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔

لباس میں تین چیزیں حرام ہیں

س.....مردوں اور عورتوں کو لباس پہننے میں کیا احتیاط کرنی چاہئے؟

ج.....لباس میں تین چیزیں حرام ہیں:

۱:.....مردوں کو عورتوں، اور عورتوں کو مردوں کی وضع کا لباس پہننا۔

۲:.....وضع قطع اور لباس کی تراش خراش میں فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت کرنا۔

۳:.....فخر و مباہات کے انداز کا لباس پہننا۔

اب یہ خود ہی دیکھ لیجئے کہ آپ کے لباس میں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں...؟

لنڈے کے کپڑے استعمال کرنا

س.....محترم! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ لنڈا کے کپڑے پہننا جائز ہے یا نہیں؟

ج.....ان کو پاک کرلیا جائے اور ان کی غیر اسلامی وضع بدل لی جائے تو پہن سکتے ہیں۔

عورت کا باریک کپڑا استعمال کرنا

س.....کیا اسلام میں باریک کپڑے کا لباس پہننے کی اجازت ہے؟ آج کل یہ رواج عام ہوتا جارہا ہے اور اس بات کو بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل غلط اور اسلام کے اُصولوں کے خلاف بات ہے، مگر مجھ سے کوئی متفق نہیں، کیا میری رائے غلط ہے؟ برائے مہربانی آپ اس بارے میں صحیح معلومات فراہم کریں تاکہ ہم سب کی اصلاح ہو، میں چاہتی ہوں کہ اس مسئلے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے؟

ج.....عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہننا جائز نہیں جس میں سے اندر کا بدن نظر آتا ہو۔ حدیث شریف میں ایسی عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو سے

بھی محروم رہیں گی۔ سر کا ایسا باریک کپڑا جس کے اندر سے بال نظر آتے ہوں، اگر پہن کر نماز پڑھے گی تو نماز بھی نہیں ہوگی۔

موجودہ زمانہ اور خواتین کا لباس

س..... آج کل لڑکیوں کے نت نئے ملبوسات چل رہے ہیں، ہماری بزرگ خواتین ان لباسوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور صرف روایتی ملبوسات مثلاً: شلوار قمیص اور غرارہ وغیرہ پہننے کی اجازت دیتی ہیں۔ کیا فیشن اور دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق لباس پہننا جائز ہے؟ میرا مطلب ہے کہ ایسا لباس جو فیشن میں بھی شامل ہو اور اس سے کسی اسلامی حکم کی خلاف ورزی بھی نہ ہوتی ہو، مثلاً: میکسی، فلیپر، شرٹ وغیرہ اسلام نے لباس کے معاملے میں صرف تن ڈھانکنے کی تنبیہ کی ہے، کوئی لباس مخصوص نہیں کیا، جوں جوں زمانہ گزرتا جارہا ہے اس کی قطع و برید بھی تبدیل ہوتی جارہی ہے، لہٰذا دیگر تغیر پذیر چیزوں کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اگر لباس کی تبدیلیوں کو اپنایا جائے تو اس میں کیا قباحت ہے؟

ج..... لباس جس وضع کا بھی پہنا جائے، جائز ہے، بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل اُمور سے احتراز کیا جائے:

الف:..... اس میں اِسراف وتبذیر نہ ہو۔

ب:..... فخر وتکبر اور دِکھلاوا مقصود نہ ہو۔

ج:..... اس میں کافروں اور فاسقوں کی مشابہت نہ کی جائے۔

د:..... مردوں کا لباس عورتوں کے، اور عورتوں کا مردوں کے مشابہ نہ ہو۔

ہ:..... لباس ایسا تنگ اور اتنا باریک نہ ہو کہ اس سے بدن یا بدن کی بناوٹ نمایاں ہوتی ہو۔

عورتوں کو سونے، چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننا

س..... کیا عورتوں کی انگوٹھی کے بارے میں کوئی خاص حکم ہے؟

ج عورتوں کو سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننا دُرست نہیں۔

شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننا کیسا ہے؟

س..... کیا شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننا جائز نہیں ہے؟ میں نے سنا ہے کہ صرف طوائف اپنی بیٹیوں کو نتھ پہناتی ہیں۔

ج..... یوں تو خواتین کو ناک کے زیور کی بھی اجازت ہے، مگر شریف عورتوں کو بازاری عورتوں کی مشابہت سے پرہیز لازم ہے۔

عورت ہتھیلی پر کس طریقے سے مہندی لگا سکتی ہے؟

س..... مجھے اپنی دوست نے کہا تھا کہ مہندی صرف ہتھیلی پر لگانا چاہئے، ہتھیلی کے نیچے یا ہتھیلی کے پیچھے نہیں لگانا چاہئے کیونکہ اس طرح ہندو لگاتے ہیں۔ براہِ کرم اس مسئلے پر روشنی ڈال کر شکریہ کا موقع دیں۔

پردہ کے شرعی احکام

پردے کا صحیح مفہوم

س..... میں شرعی پردہ کرتی ہوں، کیونکہ دِینی مدرسہ کی طالبہ ہوں، اور مجھے پریشانی جب ہوتی ہے جب میں کسی تقریب وغیرہ میں مجبوراً جاتی ہوں تو اپنا برقع نہیں اُتارتی۔ جس کی وجہ سے لوگ مجھے برقع اُتارنے پر مجبور کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ: ''پردے کا ذکر تو قرآن میں نہیں آیا، بس اوڑھنی کا ذکر آیا ہے۔'' حالانکہ انہوں نے پورا مفہوم اور اس کی تفسیر وغیرہ نہیں پڑھی ہے، بس صرف یہ کہتے ہیں کہ: ''جب اسلام نے چادر کا ذکر کیا ہے تو اتنا پردہ کیوں کرتی ہو؟'' اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ: ''اسلام نے اتنی سختی نہیں رکھی، جتنی آپ کرتی ہیں۔'' وہ کہتے ہیں کہ: ''چہرہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کھلے رہیں'' حالانکہ میں کہتی ہوں ان سے کہ اس کا ذکر تو صرف نماز میں آیا ہے پردے میں نہیں۔ اور آج کل اس فتنے کے دور میں تو عورت پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ مکمل پردہ کرے بلکہ اپنا چہرہ، ہاتھ وغیرہ چھپائے۔ پردے کے متعلق آپ مجھے ذرا تفصیل سے بتا دیجئے تاکہ ان لوگوں کے علم

میں یہ بات آجائے کہ ''شرعی پردہ'' کہتے کسے ہیں؟ اور کتنا کرنا چاہئے؟

ج..... آپ کے خیالات بہت صحیح ہیں، عورت کو چہرے کا پردہ لازم ہے، کیونکہ گندی اور بیماری نظریں اسی پر پڑتی ہیں۔ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں عورت کا ستر نہیں، یعنی نماز میں ان اعضاء کا چھپانا ضروری نہیں، لیکن گندی نظروں سے ان اعضاء کا حتی الوسع چھپانا ضروری ہے۔

س..... آپ نے کیا ایسا مسئلہ بھی اخبار میں دیا تھا کہ اگر لڑکی پردہ کرتی ہے اپنے سسرال میں اور وہاں پردے کا ماحول نہیں ہے، اپنے دیوروں اور دُوسرے رشتہ داروں سے تو کیا آپ نے یہ جواب میں لکھا تھا کہ پردہ اتنا سخت بھی نہیں ہے، اگر وہ پردہ کرتی ہے تو چادر کا گھونگھٹ گرا کر اپنا کام کرسکتی ہے۔ میں یہ نہیں سمجھتی کہ چہرہ چھپانے سے اس کا وجود چھپ جائے، میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ جب لڑکی پردہ کرتی ہے تو گویا وہ اپنے نامحرموں سے اوجھل ہوجاتی ہے، جیسا کہ مرنے کے بعد اس کا وجود نہیں ہوتا دُنیا میں۔ آپ کا یہ مسئلہ میری نظروں سے نہیں گزرا، آپ سے گزارش ہے کہ تفصیل سے ذرا بتادیجئے تاکہ ان لوگوں کے علم میں بھی یہ بات باآسانی آجائے کہ پردے کے متعلق کتنا سخت حکم ہے؟

ج..... میں نے لکھا تھا کہ ایک ایسا مکان جہاں عورت کے لئے نامحرموں سے چاردیواری کا پردہ ممکن نہ ہو، وہاں یہ کرے کہ پورا بدن ڈھک کر اور چہرے پر گھونگھٹ کرکے شرم وحیاء کے ساتھ نامحرموں کے سامنے آجائے (جبکہ اس کے لئے جانا ناگزیر ہو)۔

کیا صرف برقع پہن لینا کافی ہے یا کہ دِل میں شرم وحیا بھی ہو؟

س..... خواتین کے پردے کے بارے میں اسلام کیا حکم دیتا ہے؟ کیا صرف برقع پہن لینا پردے میں شامل ہوجاتا ہے؟ آج کل میرے دوستوں میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ چند دوست کہتے ہیں کہ: ''برقع پہن لینے کے نام کا کہاں حکم ہے؟'' وہ کہتے ہیں: ''صرف حیا کا نام پردہ ہے۔'' میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ پردے کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟ تفصیلاً بتائیں۔

ج آپ کے دوستوں کا یہ ارشاد تو اپنی جگہ صحیح ہے کہ: ''شرم وحیا کا نام پردہ

ہے'' مگر ان کا یہ فقرہ نامکمل اور ادھورا ہے۔ انہیں اس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہئے کہ: ''شرم و حیا کی شکلیں متعین کرنے کے لئے ہم عقلِ سلیم اور وحیٔ آسمانی کے محتاج ہیں۔''

یہ تو ظاہر ہے کہ شرم وحیا ایک اندرونی کیفیت ہے، اس کا ظہور کسی نہ کسی قالب اور شکل میں ہوگا، اگر وہ قالب عقل وفطرت کے مطابق ہے تو شرم وحیا کا مظاہرہ بھی صحیح ہوگا، اور اگر اس قالب کو عقلِ صحیح اور فطرتِ سلیمہ قبول نہیں کرتی تو شصفت سے مذاق تصور ہوگا۔

فرض کیجئے! کوئی صاحب بقائمی ہوش وحواس قیدِ لباس سے آزاد ہوں، بدن کے سارے کپڑے اُتار پھینکیں اور لباسِ عریانی زیبِ تن فرما کر ''شرم وحیا'' کا مظاہرہ کریں تو غالباً آپ کے دوست بھی ان صاحب کے دعویٔ شرم وحیا کو تسلیم کرنے سے قاصر ہوں گے، اور اسے شرم وحیا کے ایسے مظاہرے کا مشورہ دیں گے جو عقل وفطرت سے ہم آہنگ ہو۔

سوال ہوگا کہ عقل وفطرت کے صحیح ہونے کا معیار کیا ہے؟ اور یہ فیصلہ کس طرح ہو کہ شرم وحیا کا فلاں مظاہرہ عقل وفطرت کے مطابق ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں کسی اور قوم کو پریشانی ہو، تو ہو، مگر اہلِ اسلام کو کوئی اُلجھن نہیں۔ ان کے پاس خالقِ فطرت کے عطا کردہ اُصولِ زندگی اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں، جو اُس نے عقل وفطرت کے تمام گوشوں کو سامنے رکھ کر وضع فرمائے ہیں۔ انہی اُصولِ زندگی کا نام ''اسلام'' ہے۔ پس خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم وحیا کے جو مظاہرے تجویز کئے ہیں وہ فطرت کی آواز ہیں، اور عقلِ سلیم ان کی حکمت وگہرائی پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہے۔ آیئے! ذرا دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مقدسہ میں اس سلسلے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں۔

۱:..... صنفِ نازک کی وضع وساخت ہی فطرت نے ایسی بنائی ہے کہ اسے سراپا ستر کہنا چاہئے، یہی وجہ کہ خالقِ فطرت نے بلاضرورت اس کے گھر سے نکلنے کو برداشت نہیں کیا، تاکہ گوہرِ آب دار، ناپاک نظروں کی ہوس سے گرد آلود نہ ہو جائے، قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

"وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْأُوْلٰی." (الاحزاب:۳۳)

ترجمہ:..... "اور ٹکی رہو اپنے گھروں میں اور مت نکلو پہلی جاہلیت کی طرح بن ٹھن کر۔"

"پہلی جاہلیت" سے مراد قبل از اسلام کا دور ہے، جس میں عورتیں بے حجابانہ بازاروں میں اپنی نسوانیت کی نمائش کیا کرتی تھیں۔ "پہلی جاہلیت" کے لفظ سے گویا پیش گوئی کردی گئی کہ انسانیت پر ایک "دوسری جاہلیت" کا دور بھی آنے والا ہے جس میں عورتیں اپنی فطری خصوصیات کے تقاضوں کو "جاہلیتِ جدیدہ" کے سیلاب کی نذر کردیں گی۔

قرآن کی طرح صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صنفِ نازک کو سراپا ستر قرار دے کر بلاضرورت اس کے باہر نکلنے کو ناجائز فرمایا ہے:

"وعنه (عن ابن مسعود رضی الله عنه) عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان. (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص:۲۶۹)

ترجمہ:..... "حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سراپا ستر ہے، پس جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک کرتا ہے۔"

۲:..... اور اگر ضروری حوائج کے لئے اسے گھر سے باہر قدم رکھنا پڑے تو اسے حکم دیا گیا کہ وہ ایسی بڑی چادر اوڑھ کر باہر نکلے جس سے پورا بدن سر سے پاؤں تک ڈھک جائے، سورۂ احزاب آیت:۵۹ میں ارشاد ہے:

"یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ."

ترجمہ:..... "اے نبی! اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ (جب باہر نکلیں تو) اپنے

اُوپر بڑی چادریں جھکالیا کریں۔''

مطلب یہ کہ ان کو بڑی چادر میں لپٹ کر نکلنا چاہئے، اور چہرے پر چادر کا گھونگھٹ ہونا چاہئے۔ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دور میں خواتینِ اسلام کا یہی معمول تھا۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ: ''خواتین، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتھیں تو اپنی چادروں میں اس طرح لپٹی ہوئی ہوتی تھیں کہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔''

مسجد میں حاضری، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننے کی ان کو ممانعت نہیں تھی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو بھی یہ تلقین فرماتے تھے کہ ان کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ان کے لئے بہتر ہے۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص:۹۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دِقتِ نظر اور خواتین کی عزّت وحرمت کا اندازہ کیجئے کہ مسجدِ نبوی، جس میں ادا کی گئی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کے لئے اس کے بجائے اپنے گھر پر نماز پڑھنے کو افضل اور بہتر فرماتے ہیں۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں جو نماز ادا کی جائے، اس کا مقابلہ تو شاید پوری اُمت کی نمازیں بھی نہ کرسکیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اقتدا میں نماز پڑھنے کے بجائے عورتوں کے لئے اپنے گھر پر تنہا نماز پڑھنے کو افضل قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے شرم وحیا اور عفت وعظمت کا وہ بلند ترین مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتینِ اسلام کو عطا کیا تھا اور جو بدقسمتی سے تہذیب جدید کے بازار میں آج ٹکے سیر بک رہا ہے۔

مسجد اور گھر کے درمیان تو پھر بھی فاصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے قانونِ ستر کا یہاں تک لحاظ کیا ہے کہ عورت کے اپنے مکان کے حصوں کو تقسیم کر کے فرمایا کہ: فلاں حصے میں اس کا نماز پڑھنا فلاں حصے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال: صلوٰة المرأة في بيتها افضل من صلوٰتها في حجرتها، وصلوٰتها في مخدعها افضل من صلوٰتها في بيتها." (ابوداؤد، ج:۱،ص:۸۴)

ترجمہ:..... "عورت کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو اپنے گھر کی چاردیواری میں ادا کرے، اوراس کا اپنے مکان کے کمرے میں نماز ادا کرنا اپنے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا آگے کے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔"

بہرحال ارشادِ نبوی یہ ہے کہ عورت حتی الوسع گھر سے باہر نہ جائے، اوراگر جانا پڑے تو بڑی چادر میں اس طرح لپٹ کر جائے کہ پہچانی تک نہ جائے، چونکہ بڑی چادروں کا بار بار سنبھالنا مشکل تھا۔اس لئے شرفاء کے گھرانوں میں چادر کے بجائے برقع کا رواج ہوا، یہ مقصد ڈھیلے ڈھالے قسم کے دیسی برقع سے حاصل ہوسکتا تھا، مگر شیطان نے اس کو فیشن کی بھٹی میں رنگ کرنسوانی نمائش کا ایک ذریعہ بناڈالا۔ میری بہت سی بہنیں ایسے برقعے پہنتی ہیں جن میں ستر سے زیادہ ان کی نمائش نمایاں ہوتی ہے۔

۳:..... عورت گھر سے باہر نکلے تو اسے صرف یہی تاکید نہیں کی گئی کہ چادر یا برقع اوڑھ کر نکلے، بلکہ گوہرِ نایاب، شرم وحیا کو محفوظ رکھنے کے لئے مزید ہدایات بھی دی گئیں۔ مثلاً: مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنی نظریں نیچی اور اپنی عصمت کے پھول کو نظرِ بد کی بادِ سموم سے محفوظ رکھیں، سورۃ النور آیت:۳۰،۳۱ میں ارشاد ہے:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ، اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ."

ترجمہ:..... "اے نبی! مؤمنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس

سے خبردار رہے۔"

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا."

ترجمہ:..... "اور مؤمن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت زینت کا اظہار نہ کریں، مگر یہ کہ مجبوری سے خود کھل جائے.....الخ۔"

ایک ہدایت یہ دی گئی ہے کہ عورتیں اس طرح نہ چلیں جس سے ان کی مخفی زینت کا اظہار نامحرموں کے لئے باعثِ کشش ہو، قرآن کی مندرجہ بالا آیت کے آخر میں فرمایا ہے:

"وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ."

ترجمہ:..... "اور اپنا پاؤں اس طرح نہ رکھیں کہ جس سے ان کی مخفی زینت ظاہر ہو جائے۔"

ایک ہدایت یہ دی گئی ہے کہ اگر اچانک کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو اسے فوراً ہٹالے، اور دوبارہ قصداً دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے علی! اچانک نظر کے بعد دوبارہ نظر مت کرو، پہلی تو (بے اختیار ہونے کی وجہ سے) تمہیں معاف ہے، مگر دوسری کا گناہ ہوگا۔" (مسند احمد، دارمی، ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

بغیر پردہ عورتوں کا سرِ عام گھومنا

س..... بغیر پردے کے مسلمان عورتوں کا سرِ عام گھومنا کہاں تک جائز ہے؟

ج..... آج کل گلی کوچوں میں، بازاروں میں، کالجوں میں اور دفتروں میں بے پردگی کا جو طوفان برپا ہے، اور یہود و نصاریٰ کی تقلید میں ہماری بہو بیٹیاں جس طرح بن ٹھن کر بے حجابانہ گھوم پھر رہی ہیں، قرآنِ کریم نے اس کو "جاہلیت کا برج" فرمایا ہے، اور یہ

انسانی تہذیب، شرافت اور عزت کے منہ پر زناٹے کا طمانچہ ہے۔ ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مستدرک میں بہ سندِ صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ:

"عن ابی الملیح قال: قدم علی عائشة نسوة من أهل حمص فقالت: من این أنتن؟ .... قالت: فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تخلع امرأة ثیابها فی غیر بیت زوجها الا هتکت الستر بینها وبین ربها." (مشکوٰۃ، واللفظ لہٗ، ترمذی ص:۱۰۲)

ترجمہ:..... "جس عورت نے اپنے گھر کے سوا دوسری کسی جگہ کپڑے اُتارے اس نے اپنے درمیان اور اللہ کے درمیان جو پردہ حائل تھا، اسے چاک کردیا۔"

عورت کے سر کا ایک بال بھی ستر ہے، اور نامحرموں کے سامنے ستر کھولنا شرعاً حرام اور طبعاً بے غیرتی ہے۔

عورت کو پردے میں کن کن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے؟

س..... میرے شوہر کا کہنا ہے کہ عورت نام ہی پردہ کا ہے، لہٰذا اس کو ہمہ وقت پردہ کرنا چاہئے، ورنہ معاشرے میں خرابیاں پیدا ہوں گی، حتیٰ کہ وہ باپ بھائی سے بھی پردہ کرے کیونکہ نفس تو سب کے ساتھ ہے، لیکن حرج کی وجہ سے اسلام نے اس کو واجب قرار نہیں دیا، لیکن کرنا چاہئے۔

دوم:..... یہ کہ عورت بازار جائے تو اسلام اس کو مردوں پر فوقیت نہیں دیتا اور "لیڈیز فرسٹ" انگریزی کا مقولہ ہے، مثلاً: چند مردوں کو روٹی لینا ہے، قطار میں کھڑے ہیں، ایک عورت آئی اس کو پہلے روٹی مل گئی تو شوہر کے بقول یہ ان تینوں کے حقوق غصب کرنا ہے۔ لیکن میرا موقف یہ ہے کہ مقولہ اگرچہ انگریز کا ہے لیکن اس میں عورت کا احترام ہے، ایسا ہونا چاہئے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوم:..... یہ کہ عورت اپنے باپ اور سگے بھائی سے بھی زیادہ دیر بات نہ کرے

اور نہ مذاق کرے، بس بقدرِ ضرورت سلام دُعا اور خیریت دریافت کرسکتی ہے۔ جبکہ میرا خیال یہ ہے کہ ان کی یہ بات نامناسب ہے، پردے سے انکار نہیں لیکن ایک حد تک۔

چہارم:..... عورت کا بازار جانا حرام ہے، جبکہ میں نے سنا ہے کہ ''عورت کا وہ سفر جو شرعی سفر ہو وہ محرم کے بغیر کرنا حرام ہے'' تو کیا عورت بقدرِ ضرورت کپڑا وغیرہ خریدنے کے لئے بازار نہیں جاسکتی، جبکہ مردوں اور عورتوں کی پسند میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اب عورت پردے کے ساتھ بازار جائے تو کیا حرج ہے، منہ کا چھپانا واجب نہیں مستحب ہے۔

پنجم:..... کیا عورت کا پردہ جتنا اجنبی غیر محرم سے ضروری ہے اتنا ہی پردہ رشتہ دار نامحرم (مثلاً چچازاد، ماموں زاد وغیرہ) سے بھی ضروری ہے؟ کیا اس میں کوئی فرق ہے؟ حالانکہ ان سے پردے میں کافی مشکل ہوتی ہے۔

ج..... پردے کے مسئلے میں آپ اور آپ کے شوہر دونوں راہِ اعتدال سے ہٹ کر افراط و تفریط کا شکار ہیں۔

۱:..... عورت کی شرم وحیا کا تقاضا تو یہی ہے کہ وہ کسی وقت بھی کھلے سر نہ رہے، لیکن باپ، بھائی، بیٹا، بھتیجا وغیرہ جتنے محرم ہیں ان کے سامنے سر، گردن، بازو اور گھٹنے سے نیچے کا حصہ کھولنا شرعاً جائز ہے، اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کی اجازت دی ہو اس پر ناگواری کا اظہار شوہر کے لئے حرام اور ناجائز ہے۔ البتہ اگر کوئی محرم ایسا بے حیا ہو کہ اس کو عزت و ناموس کی پروا نہ ہو، وہ نامحرم کے حکم میں ہے اور اس سے پردہ کرنا ہی چاہئے۔

۲:..... عورت یا ماں ہے، یا بیٹی ہے، یا بہن ہے، یا بیوی ہے، اور یہ چاروں رشتے نہایت مقدس و محترم ہیں۔ اس لئے اسلام عورت کی بے حرمتی کی تلقین ہرگز نہیں کرتا، بلکہ اس کی عزت و احترام کی تلقین کرتا ہے، معلوم ہوگا کہ حاتم طائی کی لڑکی جب قیدیوں میں برہنہ سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی ردائے مبارک اوڑھنے کے لئے مرحمت فرمائی۔ اسی طرح اگر عورت کی ضرورت کو مردوں سے پہلے نمٹا دیا جائے تو یہ اس کے ضعف و نسوانیت کی رعایت ہے، اس کو انگریزی مقولہ ''لیڈیز فرسٹ'' سے کوئی تعلق نہیں۔ معلوم ہوگا کہ جہاد میں عورتوں اور بچوں کے قتل

سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ البتہ ''لیڈیز فرسٹ'' کے نظریے کے مطابق انگریزی معاشرے میں عورتوں کو جو ہر چیز میں مقدم کیا جاتا ہے اسلام اس کا قائل نہیں۔ چنانچہ نماز میں عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے رکھی گئی ہیں، اس لئے ''لیڈیز فرسٹ'' کا نظریہ بھی غلط ہے، اور آپ کے شوہر کا یہ موقف بھی غلط ہے کہ عورت کا احترام نہ کیا جائے اور اس کے ضعف ونسوانیت کی رعایت کرتے ہوئے اس کو پہلے فارغ نہ کیا جائے۔

۳:.....جن محارِم سے پردہ نہیں، ان سے بلاتکلف گفتگو کی اجازت ہے۔ آپ کے شوہر کا یہ کہنا کہ: ''ان سے زیادہ بات نہ کی جائے'' صحیح نہیں، بلکہ افراط ہے، البتہ ناروا مذاق کرنے کی اپنے محارِم کے ساتھ بھی اجازت نہیں۔

۴:.....عورت کا بغیر ضرورت کے بازاروں میں جانا جائز نہیں، اور غیر مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا بھی جائز نہیں، اس مسئلے میں آپ کی بات غلط ہے اور یہ تفریط ہے، عورت کو اگر بازار جانے کی ضرورت ہو تو گھر سے نکلنے کے بعد گھر آنے تک پردے کی پابندی لازم ہے، جس میں چہرے کا ڈھکنا بھی لازم ہے۔

۵:.....اجنبی نامحرموں سے چار دیواری کا پردہ ہے، اور جو نامحرم رشتہ دار ہوں اور عورت ان کے سامنے جانے پر مجبور ہو ان سے چادر کا پردہ لازم ہے۔ اس کی تفصیل حضرت تھانویؒ کے رسالہ ''تعلیم الطالب'' سے نقل کرتا ہوں، اور وہ یہ ہے:

> ''جو رشتہ دار شرعاً محرم نہیں، مثلاً: خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی یا بہنوئی، یا دیور وغیرہ، جو ان عورت کو ان کے رُوبرو آنا اور بے تکلف باتیں کرنا ہرگز نہ چاہئے۔ جو مکان کی تنگی یا ہر وقت کی آمد ورفت کی وجہ سے گہرا پردہ نہ ہو سکے تو سر سے پاؤں تک تمام بدن کسی میلی چادر سے ڈھانک کر شرم ولحاظ سے بہ ضرورت رُوبرو آجائے، اور کلائی، بازو اور سر کے بال اور پنڈلی ان سب کا ظاہر کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے رُوبرو عطر لگا کر عورتیں اور نہ بجتا ہوا زیور پہنے۔'' (تعلیم الطالب، ص: ۵)

عورت اور پردہ

س..... کیا خواتین کے لئے ہاکی کھیلنا، کرکٹ کھیلنا، بال کٹوانا اور ننگے سر باہر جانا، کلبوں، سینماؤں یا ہوٹلوں اور دفتروں میں مردوں کے ساتھ کام کرنا، غیر مردوں سے ہاتھ ملانا اور بے حجابانہ باتیں کرنا، خواتین کا مردوں کی مجالس میں ننگے سر میلاد میں شامل ہونا، ننگے سر اور نیم برہنہ پوشاک پہن کر نعت خوانی غیر مردوں میں کرنا، اسلامی شریعت میں جائز ہے؟ کیا علمائے کرام پر واجب نہیں کہ وہ ان بدعتوں اور غیر اسلامی کردار ادا کرنے والی خواتین کے برخلاف حکومت کو انسداد پر مجبور کریں؟

ج..... اس سوال کے جواب سے پہلے ایک غیور مسلمان خاتون ہمارے مخدوم حضرتِ اقدس ڈاکٹر عبدالحی عارفی مدظلہٗ کو موصول ہوا، وہ لکھتی ہیں:

> ''لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو کر پختہ ہو گیا ہے کہ حکومتِ پاکستان پردے کے خلاف ہے، یہ خیال اس کوٹ کی وجہ سے ہوا ہے جو حکومت کی طرف سے حج کے موقع پر خواتین کے لئے پہننا ضروری قرار دے دیا گیا ہے، یہ ایک زبردست غلطی ہے، اگر پہچان کے لئے ضروری تھا تو نیلا برقع پہننے کو کہا جاتا۔
>
> حج کی جو کتاب رہنمائی کے لئے حجاج کو دی جاتی ہے اس میں تصویر کے ذریعے مرد، عورت کو اِحرام کی حالت میں دِکھایا گیا ہے، اوّل تو تصویر ہی غیر اسلامی فعل ہے، دُوسرے عورت کی تصویر کے نیچے ایک جملہ لکھ کر ایک طرح سے پردے کی فرضیت سے انکار ہی کر دیا، وہ تکلیف دہ جملہ یہ ہے کہ: ''اگر پردہ کرنا ہو تو منہ پر کوئی آڑ رکھیں تاکہ منہ پر کپڑا نہ لگے'' یہ تو دُرست مسئلہ ہے، لیکن ''اگر پردہ کرنا ہو'' کیوں لکھا گیا؟ پردہ تو فرض ہے؟ پھر کسی کی پسند یا ناپسند کا کیا سوال؟ بلکہ پردہ پہلے فرض ہے حج بعد کو۔ کھلے چہرے ان کی

تصویروں کے ذریعے اخبارات میں نمائش، ٹی وی پر نمائش، یہ سب پردے کے اَحکام کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ فلم کے پردے پر اسلام اور اسلامی شعائر کی اس قدر توہین واستہزاء ہو رہا ہے اور علمائے کرام اسلام تماشائی بنے بیٹھے ہیں، سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور بدی کے خلاف، بدی کو مٹانے کے لئے اللہ کے اَحکام سنا سنا کر پیروی کروانے کا فریضہ ادا نہیں کرتے، خدا کے فضل وکرم سے پاکستان اور تمام مسلم ممالک میں علماء کی تعداد اتنی ہے کہ ملت کی اصلاح کے لئے کوئی دِقت پیش نہیں آسکتی، جب کوئی بُرائی پیدا ہو اس کو پیدا ہوتے ہی کچلنا چاہئے، جب جڑ پکڑ جاتی ہے تو مصیبت بن جاتی ہے۔ علماء ہی کا فرض ہے کہ ملت کو بُرائیوں سے بچائیں، اپنے گھروں کو علماء رائج الوقت بُرائیوں سے بچائیں، اپنی ذات کو بُرائیوں سے دُور رکھیں تاکہ اچھا اثر ہو۔

تعلیمی ادارے جہاں قوم بنتی ہے غیر اسلامی لباس اور غیر زبان میں ابتدائی تعلیم کی وجہ سے قوم کے لئے سودمند ہونے کے بجائے نقصان کا باعث ہیں۔ معلّم اور معلّمات کو اسلامی عقائد اور طریقے اختیار کرنے کی سخت ضرورت ہے، طالبات کے لئے چادر ضروری قرار دی گئی، لیکن گلے میں پڑی ہے، چادر کا مقصد جب ہی پورا ہوسکتا ہے جب معلّمہ خواتین باپردہ ہوں، بچیوں کے ننھے ننھے ذہن چادر کو بار تصوّر کرتے ہیں، جب وہ دیکھتی ہیں معلّمہ اور اس کی اپنی ماں گلی بازاروں میں سر برہنہ، نیم عریاں لباس میں ہیں تو چادر کا بوجھ کچھ زیادہ ہی محسوس ہونے لگتا ہے۔ بے پردگی ذہنوں میں جڑ پکڑ چکی ہے، ضرورت ہے کہ پردے کی فرضیت واضح کی جائے، اور بڑے لفظوں میں پوسٹر چھپوا کر تقسیم بھی کئے جائیں، اور مساجد، طبّی

ادارے، تعلیمی ادارے، مارکیٹ جہاں خواتین ایک وقت میں زیادہ تعداد میں شریک ہوتی ہیں، شادی ہال وغیرہ وہاں پردے کے اَحکام اور پردے کی فرضیت بتائی جائے۔ بے پردگی پر وہی گناہ ہوگا جو کسی فرض کو ترک کرنے پر ہوسکتا ہے۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا، ہمارے معاشرے میں ننانوے فیصد بُرائیاں بے پردگی کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں، اور جب تک بے پردگی ہے بُرائیاں بھی رہیں گی۔

راجہ ظفر الحق صاحب مبارک ہستی ہیں، اللہ پاک ان کو مخالفتوں کے سیلاب میں ثابت قدم رکھیں، آمین! ٹی اشتہار ہٹائے تو شور برپا ہوگیا، ہاکی ٹیم کا دورہ منسوخ ہونے سے ہمارے صحافی اور کالم نویس رنجیدہ ہوگئے ہیں۔

جو اخبار ہاتھ لگے، دیکھئے، جلوۂ رقص ونغمہ، حسن و جمال، رُوح کی غذا کہہ کر موسیقی کی وکالت! کوئی نام نہاد عالم ٹائی اور سوٹ کو بین الاقوامی لباس ثابت کر کے اپنی شناخت کو بھی مٹا رہے ہیں، ننھے ننھے بچے ٹائی کا وبال گلے میں ڈالے اسکول جاتے ہیں، کوئی شعبہ زندگی کا ایسا نہیں جہاں غیروں کی نقل نہ ہو۔

راجہ صاحب کو ایک قابلِ قدر ہستی کی مخالفت کا بھی سامنا ہے، اس معزز ہستی کو اگر پردے کی فرضیت اور افادیت سمجھائی جائے تو ان شاء اللہ مخالفت، موافقت کا رُخ اختیار کرلے گی۔ عورت سرکاری محکموں میں کوئی تعمیری کام اگر اسلام کے اَحکام کی مخالفت کر کے بھی کر رہی ہے تو وہ کام ہمارے مرد بھی انجام دے سکتے ہیں بلکہ سرکار کے سرکاری محکموں میں تقرر مرد طبقے کے لئے تباہ کن ہے، مرد طبقہ بے کاری کی وجہ سے یا تو جرائم کا سہارا لے رہا ہے یا ناجائز

طریقے اختیار کر کے غیر ممالک میں ٹھوکریں کھا رہا ہے۔''

بدقسمتی سے دورِ جدید میں عورتوں کی عریانی و بے حجابی کا جو سیلاب برپا ہے، وہ تمام اہلِ فکر کے لئے پریشانی کا موجب ہے، مغرب اس لعنت کا خمیازہ بھگت رہا ہے، وہاں عائلی نظام تلپٹ ہو چکا ہے، شرم وحیا اور غیرت وحمیت کا لفظ اس کی لغت سے خارج ہو چکا ہے۔ اور حدیثِ پاک میں آخری زمانے میں انسانیت کی جس آخری پستی کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ: ''وہ چوپایوں اور گدھوں کی طرح سرِ بازار شہوت رانی کریں گے'' اس کے مناظر بھی وہاں سامنے آنے لگے ہیں۔ اِبلیسِ مغرب نے صنفِ نازک کو خاتونِ خانہ کے بجائے شمعِ محفل بنانے کے لئے ''آزادیٔ نسواں'' کا خوبصورت نعرہ بلند کیا۔ ناقصات العقل والدِّین کو سمجھایا گیا کہ پردہ ان کی ترقی میں حارج ہے، انہیں گھر کی چار دیواری سے نکل کر زندگی کے ہر میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہئے۔ اس کے لئے تنظیمیں بنائی گئیں، تحریکیں چلائی گئیں، مضامین لکھے گئے، کتابیں لکھی گئیں، اور پردہ جو صنفِ نازک کی شرم وحیا کا نشان، اس کی عفت وآبرو کا محافظ، اور اس کی فطرت کا تقاضا تھا، اس پر ''رجعت پسندی'' کے آوازے کسے گئے، اس مکروہ ترین اِبلیسی پروپیگنڈے کا نتیجہ یہ ہوا کہ حوّا کی بیٹیاں اِبلیس کے دامِ تزویر میں آ گئیں، ان کے چہرے سے نقاب نوچ لی گئی، سر سے دوپٹہ چھین لیا گیا، آنکھوں سے شرم وحیا لوٹ لی گئی، اور اسے بے حجاب و عریاں کر کے تعلیم گاہوں، دفتروں، اسمبلیوں، کلبوں، سڑکوں، بازاروں اور کھیل کے میدانوں میں گھسیٹ لیا گیا، اس مظلوم مخلوق کا سب کچھ لٹ چکا ہے، لیکن اِبلیس کا جذبۂ عریانی وشہوانی ہنوز تشنہ ہے۔

مغرب، مذہب سے آزاد تھا، اس لئے وہاں عورت کو اس کی فطرت سے بغاوت پر آمادہ کر کے مادر پدر آزادی دِلا دینا آسان تھا، لیکن مشرق میں اِبلیس کو دُہری مشکل کا سامنا تھا، ایک عورت کو اس کی فطرت سے لڑائی لڑنے پر آمادہ کرنا، اور دُوسرے تعلیماتِ نبوّت، جو مسلم معاشرے کے رگ وریشہ میں صدیوں سے سرایت کی ہوئی تھیں، عورت اور پورے معاشرے کو ان سے بغاوت پر آمادہ کرنا۔

ہماری بدقسمتی، مسلم ممالک کی نکیل ایسے لوگوں کے ہاتھ میں تھی جو ''ایمان بالمغرب'' میں اہلِ مغرب سے بھی دوقدم آگے تھے، جن کی تعلیم وتربیت اورنشوونما خالص مغربیت کے ماحول میں ہوئی تھی، جن کے نزدیک دِین و مذہب کی پابندی ایک لغواور لایعنی چیز تھی اور جنھیں نہ خدا سے شرم تھی، نہ مخلوق سے۔ یہ لوگ مشرقی روایات سے کٹ کر مغرب کی راہ پر گامزن ہوئے، سب سے پہلے انہوں نے اپنی بہو، بیٹیوں، ماؤں، بہنوں اور بیویوں کو پردۂ عفت سے نکال کر آوارہ نظروں کے لئے وقفِ عام کیا، ان کی دُنیوی وجاہت واقبال مندی کو دیکھ کر متوسط طبقے کی نظریں للچائیں، اور رفتہ رفتہ تعلیم، ملازمت اور ترقی کے بہانے وہ تمام اِبلیسی مناظر سامنے آنے لگے جن کا تماشا مغرب میں دیکھا جاچکا تھا۔ عریانی و بے حجابی کا ایک سیلاب ہے، جولمحہ بہ لمحہ بڑھتمدن کے محلات ڈُوب رہے ہیں، انسانی عظمت وشرافت اورنسوانی عفت وحیا کے پہاڑ بہہ رہے ہیں، خداہی بہتر جانتا ہے کہ یہ سیلاب کہاں جاکر تھمے گا اورانسان، انسانیت کی طرف کب پلٹے گا؟ بظاہر ایسا نظر آتا ہے کہ جب تک خدا کا خفیہ ہاتھ قائدینِ شر کے وجود سے اس زمین کو پاک نہیں کردیتا، اس کے تھمنے کا کوئی امکان نہیں: ''رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا. اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا!''

جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے، عورت کا وجودہ فطرۃً سراپا ستر ہے اور پردہ اس کی فطرت کی آواز ہے۔

حدیث میں ہے:

"المرأة عورة، فاذا خرجت استشرفها الشيطان."

(مشکوٰۃ، ص:۲۶۹ بروایت ترمذی)

ترجمہ:..... ''عورت سراپا ستر ہے، پس جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک کرتا ہے۔''

امام ابونعیم اصفہانیؒ نے حلیۃ الاولیاء میں یہ حدیث نقل کی ہے:

"عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم: ما خير للنساء؟ – فلم ندر ما نقول – فجاء علی رضی الله عنه الٰی فاطمة رضی الله عنها فاخبرها بذٰلک، فقالت: فهلا قلت له خبرٌ لهنّ ان لا يرين الرجال ولا يرونهنّ. فرجع فأخبره بذٰلک، فقال له: من علّمک هٰذا؟ قال: فاطمة! قال: انها بضعة منّی.

سعيد بن المسيّب عن عليّ رضي الله عنه انّه قال لفاطمة: ما خير للنساء؟ قالت: لا يرين الرجال ولا يرونهنّ، فذكر ذٰلک للنبی صلی الله عليه وسلم فقال: انما فاطمة بضعة منی." (حلیۃ الاولیاء، ج:۲،ص:۴۰،۴۱)

ترجمہ:..... "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا: بتاؤ! عورت کے لئے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ ہمیں اس سوال کا جواب نہ سوجھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان سے اسی سوال کا ذکر کیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ لوگوں نے یہ جواب کیوں نہ دیا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ وہ اجنبی مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ان کو کوئی دیکھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس آکر یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جواب تمہیں کس نے بتایا؟ عرض کیا: فاطمہؓ نے! فرمایا: فاطمہ آخر میرے جگر کا ٹکڑا ہے ناں۔

سعید بن مسیبؒ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: عورتوں کے لئے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ فرمانے لگیں یہ کہ وہ مردوں

کو نہ دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو فرمایا: واقعی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اِمام ہیثمیؒ نے ''مجمع الزوائد'' (ج:۹ ص:۲۰۳) میں بھی مسندِ بزار کے حوالے سے نقل کی ہے۔

موجودہ دور کی عریانی اسلام کی نظر میں جاہلیت کا تبرّج ہے، جس سے قرآنِ کریم نے منع فرمایا ہے، اور چونکہ عریانی قلب ونظر کی گندگی کا سبب بنتی ہے، اس لئے ان تمام عورتوں کے لئے بھی جو بے حجابانہ نکلتی ہیں اور ان مردوں کے لئے بھی جن کی ناپاک نظریں ان کا تعاقب کرتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ.''

ترجمہ:..... ''اللہ تعالیٰ کی لعنت دیکھنے والے پر بھی اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی۔''

عورتوں کا بغیر صحیح ضرورت کے گھر سے نکلنا، شرفِ نسوانیت کے منافی ہے، اور اگر انہیں گھر سے باہر قدم رکھنے کی ضرورت پیش ہی آئے تو حکم ہے کہ ان کا پورا بدن مستور ہو۔

پردے سے متعلق چند سوالات کے جوابات

س..... بندہ آپ سے پردے کے بارے میں درج ذیل سوالات کا شرعِ متین کی رُو سے جوابات کا خواہاں ہے۔

س۱:..... ایک مسلمان عورت کو اپنے رشتہ داروں میں سے کن کن مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے؟

س۲:..... مسلمان عورتوں کے لئے پردے کی فرضیت قرآن مجید کی کن آیات سے ہوئی؟

س۳:..... ہمارے موجودہ معاشرے میں عورتوں کا بے پردہ باہر نکلنا اور دفاتر و

فیکٹریوں میں ملازمت کرنا ایک معمول بن چکا ہے اور معیوب نہیں سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ایسے بگڑے ہوئے ماحول میں مرد نگاہ کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟ راستوں اور بسوں میں باوجود کوشش کے بار بار نظر پڑ جانے سے گناہ ہوگا یا نہیں؟

ج ۱:..... ایسے رشتہ دار جن سے عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا، جیسے: باپ، دادا، بھائی، بھتیجے، بھانجے، چچا، ماموں وغیرہ، وہ عورت کے ''محرم'' کہلاتے ہیں، ان سے عورت کا پردہ نہیں، اور وہ تمام لوگ جن سے نکاح ہوسکتا ہے ان سے پردہ لازم ہے، جیسے: ماموں زاد، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد وغیرہ وغیرہ۔

ج ۲:..... پردے کی فرضیت قرآنِ کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہے، مثلاً:

سورۂ اَحزاب کی آیت نمبر: ۳۳ میں ارشادِ خداوندی ہے:

''وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى.''

ترجمہ:..... ''اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اور قدیم زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو۔''

دُوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ اٰبَآئِهِنَّ أَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ اِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِیْ اِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِیْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِی الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ'' (النور:۳۱)

ترجمہ:..... ''اور اپنی زیبائش کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے باپ کے، یا اپنے خاوند کے باپ کے، یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنی ہم جنس عورتوں

کے، یا اپنی باندیوں کے، یا ان ملازموں کے جو عورت کی زیب و زینت سے غرض نہیں رکھتے، یا ان لڑکوں کے جو عورت کے اسرار سے بے خبر ہیں۔''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ.'' (الاحزاب:۳۹)

ترجمہ:..... ''اے نبی! کہہ دیجئے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ نیچے لٹکالیں اپنے اُوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔''

ج۳:..... عورت کا ایسی جگہ ملازمت کرنا حرام ہے، جہاں اس کا اختلاط اجنبی مردوں سے ہوتا ہو۔ اور ایسے گندے ماحول میں، جو کہ ہمارے یہاں پیدا ہو چکا ہے، ایک ایسے شخص کو اپنی نگاہ کی حفاظت نہایت ضروری ہے جو اپنا ایمان سلامت لے جانا چاہتا ہو۔ قصداً کسی نامحرم کی طرف نظر بالکل ہی نہ کی جائے اور اگر اچانک نظر بہک جائے تو فوراً ہٹالی جائے۔

''دیور موت ہے'' کا مطلب!

س..... میں نے اپنے بیٹے سے ایک حدیث سنی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ دیور کو موت قرار دیا گیا ہے، تو کیا یہ حدیث ہے؟ اگر ہے تو اس حدیث کی مراد کیا ہے؟

ج..... اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ دیور سے موت کی طرح ڈرنا اور بچنا چاہئے، اس سے بے تکلفی کی بات نہ کی جائے، تنہائی میں اس کے پاس نہ بیٹھا جائے وغیرہ۔

عورتوں کو تبلیغ کے لئے پردۂ اسکرین پر آنا

س..... عورتوں کے لئے پردے کا حکم بہت شدید ہے، یعنی یہ کہ عورت کو مرد سے اپنے ناخن تک چھپانے چاہئیں، لیکن آج کل کی عورت دفتروں میں، دُکانوں میں (سیلز

گرل) اور سڑکوں پر بے پردہ گھومتی ہے، جو کہ ظاہر ہے غلط ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر عورت ٹیلی ویژن پر آتی ہے تو یقیناً اسے لاکھوں کی تعداد میں مرد دیکھتے ہیں، اور آج کل ٹی وی پر عورتیں تبلیغِ دین کے لئے آتی ہے، کیا اس عمل سے وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کر لیتی ہیں؟

ج..... جو عورتیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَحکام کو توڑ کر پردۂ اسکرین پر اپنی نمائش کرتی ہیں، انہیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کیسے حاصل ہو سکتی ہے...؟ ہاں! اِبلیس اور ذُرِّیتِ اِبلیس ان کے اس عمل سے ضرور خوش ہیں۔

جائز و ناجائز کے بیان میں

تصویر گھر میں رکھنا کیوں منع ہے؟

س..... گھر میں تصویروں کا رکھنا کیوں منع ہے؟ حالانکہ یہ ہر کتاب اور اخبار، ٹیلی ویژن، فلم میں ہوتی ہیں اور اب تو باقاعدہ اس کے کیمرے بھی گھر گھر عام ہو گئے ہیں۔

ج..... میری بہن! کسی بُرائی کے عام ہو جانے سے اس بُرائی کا بُرا پن تو ختم نہیں ہو جاتا، تصویروں کا موجودہ سیلاب بلکہ طوفان، مغربی اور نصرانی تہذیب کا نتیجہ ہے۔ تمام مذاہب میں صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے تصویر سازی اور بت تراشی کو بدترین گناہ قرار دیا ہے، اور ایسے لوگوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ یہی بت تراشی اور تصویر سازی بت پرستی اور شخصیت پرستی کا زینہ ہے، اور اسلام مسلمانوں کو نہ صرف بت پرستی بلکہ اس کے اسباب و ذرائع سے بھی باز رکھنا چاہتا ہے۔ بہر حال تصویر سازی اسلام کی نظر میں بدترین جرم اور گناہ ہے۔ اگر آج مسلمان بدقسمتی سے نصرانی تہذیب کے برپا کئے ہوئے طوفان میں پھنس چکے ہیں تو کم از کم اتنا تو ہونا چاہئے کہ گناہ کو گناہ سمجھا جائے۔

وی سی آر کا گناہ کس پر ہوگا؟

س..... ایک شخص اپنے گھر میں ٹی وی، وی سی آر لاتا ہے اور اس کے بچے،

بیوی، رشتہ دار اور دُوسرے لوگ اس کے گھر ٹی وی یا وی سی آر دیکھتے ہیں، تو کیا ان سب کا گناہ اس لانے والے کو ملے گا؟ اور اگر ملے گا تو کیوں ملے گا جبکہ اس شخص نے ان سب کو ٹی وی، وی سی آر دیکھنے کے لئے نہیں کہا؟

ج.....اس کو بھی گناہ ہوگا، کیونکہ وہ گناہ کا سبب بنا، اور دیکھنے والوں کو بھی ہوگا۔

گڑیوں کا گھر میں رکھنا

س ۱:.....گھر میں گڑیوں کا رکھنا یا سجانا دیواروں پر یا کہیں پر، اسلام میں جائز ہے یا نہیں؟

س ۲:.....اسلام نے جاندار شے کی تصویر بنانا گناہ قرار دیا ہے، تو پھر مصوّر لوگ جاندار شے کی تصویر بناتے ہیں تو کیا یہ گناہ نہیں؟

ج ۱:.....گڑیوں کی اگر شکل وصورت، آنکھ، کان، ناک، وغیرہ بنی ہوئی ہو تو وہ مورتی اور بت کے حکم میں ہیں، ان کا رکھنا اور بچیوں کا ان سے کھیلنا جائیچوں کو ان سے کھیلنے کی اجازت ہے۔

ج ۲:.....جاندار کی تصویر بنانا اور کھینچنا بلاشبہ گناہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر شدید عذاب کی خبر دی ہے، حدیث میں ہے:

"عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: أشد الناس عذابًا عند اللہ المصوّرون. متفق علیہ." (مشکوٰۃ، ص:۳۸۵)

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب دیئے جانے والے لوگ تصویریں بنانے والے ہیں۔"

گھروں میں اپنے بزرگوں اور قرآن پڑھتے بچے یا دُعا مانگتی ہوئی عورت کی تصویر بھی ناجائز ہے

س..... گھروں میں عام طور پر لوگ اپنے بزرگوں یا قرآن مجید پڑھتا ہوا بچہ یا دُعا مانگتی ہوئی خاتون کا فوٹو لگاتے ہیں، اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

ج..... گھروں میں تصویریں آویزاں کرنا گمراہ اُمتوں کا دستور ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ چیز ممنوع قرار دی گئی ہے، حدیث میں فرمایا ہے: جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

جاندار کی اَشکال کے کھلونے گھر میں رکھنا جائز نہیں

س..... آج کل ہمارے گھروں میں بچوں کے کھلونے تقریباً ہر جگہ موجود ہیں، کوئی جانوروں کی شکل کے بنے ہوئے ہیں، کوئی گڑیا وغیرہ مورتی کی صورت میں، وہاں قرآن کی تلاوت، نماز اور سجدے کی ادائیگی کرتے ہیں، بعض اوقات نماز کے لئے وضو کریں یا سلام پھیریں تو نظر پڑ جاتی ہے، یا ذکر میں مصروف ہوں تو بچے کھیلتے ہوئے سامنے آجاتے ہیں، اس صورت پر روشنی ڈالیں۔

ج..... گھروں میں بچیاں جو گڑیا بناتی ہیں اور جن کے نقوش نمایاں نہیں ہوتے، محض ایک ہیولا سا ہوتا ہے، ان کے ساتھ بچیوں کا کھیلنا جائز ہے، اور ان کو گھر میں رکھنا بھی دُرست ہے۔ لیکن پلاسٹک کے جو کھلونے بازار میں ملتے ہیں وہ تو پوری مورتیاں ہوتی ہیں، ان مجسموں کی خرید و فروخت اور ان کا گھر میں رکھنا ناجائز ہے۔ افسوس ہے کہ آج کل ایسے بت گھروں میں رکھنے کا رواج چل نکلا ہے، اور ان کی بدولت ہمارے گھر ''بت خانوں'' کا منظر پیش کر رہے ہیں، گویا شیطان نے کھلونوں کے بہانے بت شکن قوم کو بت فروش اور بت تراش بنا دیا ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس آفت سے بچائے۔

کھلونے رکھنے والی روایت کا جواب

س..... آپ کے پاس کھلونے رکھنے والی روایت کا کیا جواب ہے؟

ج..... جو گڑیاں باقاعدہ مجسمے کی شکل میں ہوں، ان کا رکھنا اوران سے کھیلنا جائز نہیں، معمولی قسم کی گڑیاں جو بچیاں خود ہی سی لیا کرتی ہیں، ان کی اجازت ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں کا یہی محمل ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس وقت تصویر بنانے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی، یہ بعد میں ہوئی ہے۔

میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے لڑکی کو فوٹو بنوانا

س..... میں امسال میڈیکل کالج میں داخلہ لینا چاہتی ہوں، مُاصول کے مطابق میڈیکل کالج کے اُمیدوار کا فوٹو کاغذات کے ساتھ ہونا ضروری ہے، جبکہ اس کی جگہ فنگر پرنٹس سے بھی کام چلایا جاسکتا ہے، مگر ہم حکومت کے اُصول کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اب ملک میں لیڈی ڈاکٹرز کی اہمیت سے بھی انکار نہیں ہوسکتا، اگر خواتین ڈاکٹرز نہ بنیں تو مجبوراً ہمیں ہر بات کے لئے مرد ڈاکٹروں کے پاس جانا پڑے گا، جو طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ اس سلسلے میں قرآن وحدیث کے حوالے سے کوئی حل بتایئے کہ اپنے کہنے سننے والوں کو مطمئن کیا جاسکے اوراس سے زیادہ اپنے آپ کو۔

ج..... فوٹو بنانا شرعاً حرام ہے، لیکن جہاں گورنمنٹ کے قانون کی مجبوری ہو وہاں آدمی معذور ہے، اس کا وبال قانون بنانے والوں کی گردن پر ہوگا۔ جہاں تک لڑکیوں کو ڈاکٹر بنانے کا تعلق ہے، میں اس کی ضرورت کا قائل نہیں۔

خواتین کے لئے ہاکی کھیلنے کے جواز پر فتویٰ کی حیثیت

س..... پچھلے ہفتے کے ''اخبارِ جہاں'' میں ''کتاب وسنت کی روشنی'' میں ایک فتویٰ نظر سے گزرا، جس کا مقصد یہ تھا کہ موجودہ دور میں زنانہ ہاکی ٹیمیں نئے تقاضوں کے مطابق ہیں۔ میں آپ سے اسی فتویٰ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، کیا آپ بھی حافظ

صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟ اگر آپ بھی عورتوں کی ہاکی ٹیموں کو جائز سمجھتے ہیں تو برائے مہربانی حدیث اور فقہائے کرام کے حوالے بھی دیں۔ اگر آپ اسے ناجائز سمجھتے ہیں اور یقیناً سمجھتے ہوں گے تو اَبھی تک آپ لوگوں نے اس کے بارے میں کوئی نوٹس کیوں نہیں لیا؟ کیا یہ اسلام سے ایک مذاق نہیں ہے؟

ج..... ''اسلامی صفحہ'' میں اس پر ہم اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں، اس لئے آپ کا یہ ارشاد تو صحیح نہیں کہ: ''ابھی تک اس کا نوٹس کیوں نہیں لیا؟'' ہماری رائے یہ ہے کہ دورِ جدید میں جس طرح کھیل کو رواج دے دیا گیا کہ پوری قوم کھیل کے لئے پیدا ہوئی ہے، اور اس کھیل ہی کو زندگی کا اہم ترین کارنامہ فرض کرلیا گیا ہے، کھیل کا ایسا مشغلہ تو مردوں کے لئے بھی جائز نہیں، چہ جائیکہ عورتوں کے لئے جائز ہو۔ پھر ہاکی مردانہ کھیل ہے، زنانہ نہیں۔ اس لئے خواتین کو اس میدان میں لانا صنفِ نازک کی اہانت وتذلیل بھی ہے۔ اب اگر مرد مردانگی چھوڑنے پر اور خواتین مردانگی دِکھانے پر ہی اُتر آئیں تو اس کا کیا علاج...؟

کیا اسلام نے لڑکیوں کو کھیل کھیلنے کی اجازت دی ہے؟

س..... کیا اسلام لڑکیوں کو کھیل کھیلنے کی اجازت دیتا ہے؟

ج..... جو کھیل لڑکیوں کے لئے مناسب ہو اور اس میں بے پردگی کا احتمال نہ ہو، اس کی اجازت ہے، ورنہ نہیں۔ اس لئے آپ کو وضاحت کرنی چاہئے کہ آپ کیسے کھیل کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں؟ آج کل بہت سے کھیل بے خدا تہذیبوں اور بے غیرت قوموں نے ایسے بھی رواج کر رکھے ہیں جو نہ صرف اسلامی حدود سے متجاوز ہیں، بلکہ انسانی وقار اور نسوانی حیاء کے بھی خلاف ہیں۔

گانوں کے ذریعہ تبلیغ کرنا

س ایک خاتون ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ وہ گانوں کے ذریعے یعنی ریکارڈ پر اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا چاہتی ہیں، اب آپ بتائیں کہ کیا اسلام کی رُو سے ایسا کرنا

جائز ہے؟

ج..... گانے کو تو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، تو یہ گا کر اللہ کا پیغام کیسے پہنچائیں گی...؟ یہ تو شیطان کا پیغام ہے جو گانے کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔

کیا موسیقی رُوح کی غذا اور ڈانس ورزش ہے؟

س..... کیا یہ دُرست ہے کہ موسیقی رُوح کی غذا ہے؟ کیا رقص و موسیقی کو ''فحاشی'' کہنا دُرست ہے؟ ہم جب بھی رقص و موسیقی کے لئے لفظ ''فحاشی'' استعمال کرتے ہیں تو لوگ یوں گرم ہوتے ہیں جیسے ہم نے کوئی گناہِ کبیرہ کر دیا ہو۔ ۲- کیا لوک رقص اور دُوسرے ڈانس اسلام کی رُو سے جائز ہیں؟ ۳- عموماً لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ اگر ڈانس ورزش کے خیال سے کیا جائے، خواہ وہ کسی بھی قسم کا ڈانس ہو، تو جائز ہے۔ کیا یہ دُرست ہے؟

ج..... یہ تو صحیح ہے کہ موسیقی رُوح کی غذا ہے، مگر شیطانی رُوح کی غذا ہے، اِنسانی رُوح کی نہیں، اِنسانی رُوح کی غذا ذکرِ الٰہی ہے۔ ۲- رقص حرام ہے۔ ۳- یہ لوگ خود بھی جانتے ہیں کہ رقص اور ڈانس کو ''ورزش'' کہہ کر وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کوئی شراب کا نام ''شربت'' رکھ کر اپنے آپ کو فریب دینے کی کوشش کرے۔

سگے بہن بھائی کا اکٹھے ناچنا

س..... ۱- کیا مذہبِ اسلام میں کسی سگے بہن بھائی کا ایک ساتھ ناچنا، گانا جائز ہے؟ اگر کوئی ایسا فعل کرے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور سزا کیا ہے؟ ۲- مذہبِ اسلام میں سگے بہن بھائی کا تصاویر میں قابلِ اعتراض ہونے کی شرعی حیثیت اور سزا کیا ہے؟

ج..... اس پُرفتن دور میں دِینی انحطاط اور اخلاقی پستی کا عالم یہ ہے کہ معاشرے میں جو بھی بُرائی عام ہو جائے اسے حلال سمجھا جاتا ہے، ایک زمانہ وہ تھا کہ جو شخص گانے بجانے کا پیشہ اختیار کرتا وہ ڈوم اور میراثی کہلاتا تھا، اور لوگ اسے بُری نگاہ سے دیکھتے تھے، لیکن آج جو بھی یہ پیشہ اختیار کرتا ہے وہ ''فنکار'' کہلاتا ہے، اور اس کے پیشے کو ''فن و ثقافت''

کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور پھر ستم ظریفی یہ کہ جو بھی ان بُرائیوں کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اسے ''رجعت پسند'' اور ''تنگ نظر'' تصوّر کیا جاتا ہے۔

گانے بجانے کے متعلق ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مبارک ارشادات ذیل میں ملاحظہ ہوں:

ترجمہ:..... ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے۔''

''قال علیه الصلوٰة والسلام: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل.'' (درمنثور، ج:۵،ص:۱۵۹)

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: گانے کی محبت دِل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔''

''عن عمران بن حصین رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: فی هٰذه الأُمّة خسف ومسخ وقذف. فقال رجل من المسلمین: یا رسول الله! ومتٰی ذٰلک؟ قال: اذا ظهرت القیان والمعازف، وشربت الخمور.'' (ترمذی شریف، ج:۲،ص:۴۴)

ترجمہ:..... ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس اُمت میں بھی زمین میں دھنسنے، صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے، اس پر ایک مسلمان مرد نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول! یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہوگا اور کثرت سے

شرابیں پی جائیں گی۔"

اسی طرح تصاویر کا معاملہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانداروں کی عام تصویر کشی کو حرام قرار دے کر تصویر بنانے والوں کو سخت عذاب کا مستحق قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

۱:....."عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: أشد الناس عذابًا عند اللہ المصوّرون. متفق علیہ." (مشکوٰۃ،ص:۳۸۵)

ترجمہ:....."حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرمارہے تھے کہ: لوگوں میں سے زیادہ سخت عذاب میں تصویر بنانے والے ہوں گے۔"

۲:....."عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ..... من صوّر صورةً عذّب و کلّف ان ینفخ فیھا ولیس بنافخ. رواہ البخاری." (مشکوٰۃ،ص:۳۸۶)

ترجمہ:....."حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: جس نے تصویر (جاندار کی) بنائی، اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب میں رکھے گا جب تک وہ اس تصویر میں رُوح نہ پھونکے، حالانکہ وہ کبھی بھی اس میں رُوح نہیں ڈال سکے گا۔"

پس جب اسلام میں اس قسم کی عام تصویر کشی حرام ہے تو فحش قسم کی تصاویر بنا کر شائع کرنا کیونکر جائز ہوگا؟ اور پھر بہن بھائی کا ایک ساتھ کھڑے ہوکر اور کمر میں ہاتھ ڈال کر تصاویر نکلوانا تو بے حیائی کی حد ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بہن بھائی کا رشتہ

بہت ہی عزیز اور بہت ہی نازک ہے، اس لئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں حکم دیا ہے:

"اذا بلغ أولادکم سبع سنین ففرقوا بین فروشهم." (کنز العمال، حدیث نمبر:۴۵۳۲۹)

ترجمہ:..... "جب تمہاری اولاد کی عمریں سات سال ہو جائیں تو ان کے بستر الگ الگ کرلو۔"

نیز فقہائے کرامؒ نے خوفِ فتنہ کے وقت اپنے محارم سے بھی پردہ لازمی قرار دیا ہے۔

الغرض! سوال میں جن حیا سوز واقعات کا ذکر ہے، وہ واقعی ایک غیور مسلمان کے لئے ناقابلِ برداشت ہیں، اور وہ اس پر احتجاج کئے بغیر نہیں چاہئے کہ فی الفور اس بے حیائی اور فحاشی کا سدِ باب کرے اور اس کے ذمہ دار افراد کو تعزیری طور پر سزائیں دِلوائے۔

بیوی کو ٹی وی دیکھنے کی اجازت دینا

س..... ایک شخص کے باپ کے گھر ٹیلی ویژن ہے، گھر کے سارے افراد ہر پروگرام دیکھتے ہیں، لیکن وہ شخص اس سے نفرت کرتا ہے، اس کی بیوی ٹیلی ویژن دیکھنے کی اس سے اجازت چاہتی ہے، مگر وہ شخص اس کو پسند نہیں کرتا، ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنا کیسا ہے؟

ج..... ٹیلی ویژن جس میں کہ فحش تصاویر کی نمائش ہوتی ہے، اور انسان کے لئے ایک اعتبار سے اس میں دعوتِ گناہ ہے، اس کا دیکھنا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ جس طرح غیر محرم عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں، اسی طرح مردوں کی تصاویر بھی دیکھنا جائز نہیں، لہٰذا جناب کو اپنی بیوی کو ٹیلی ویژن دیکھنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

ٹیلی ویژن میں کام کرنے والے سب گناہگار ہیں

س..... ٹیلی ویژن میں عام طور سے گانے اور میوزک کے پروگرام دِکھائے جاتے ہیں، اکثر مخلوط گانے اور پروگرام ہوتے ہیں، اور اس گناہ کے فعل میں ٹیلی ویژن کے ارباب اختیار بھی شامل ہوتے ہیں، اس گناہ کا کفارہ ممکن ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کیا؟

ج:..... ناچ اور گانا حرام ہے اور گناہِ کبیرہ ہے، ٹیلی ویژن دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ناچنے والی، ٹیلی ویژن چلانے والے اور ٹیلی ویژن دیکھنے والے سبھی گناہگار ہیں، اللہ تعالیٰ نیک ہدایت فرمائیں۔

فلمی دُنیا سے معاشرتی بگاڑ

س:..... محترم مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

برائے نوازش مندرجہ سوالات پر اپنا فتویٰ صادر فرمائیں:

پاکستان میں سینماؤں اور ٹیلیویژن پر جو فلمیں دکھائی جاتی ہیں، ان میں جو ایکٹر، ایکٹرس، رقاصائیں، گویے اور موسیقی کے ساز بجانے والے کام کرتے ہیں۔ یہ ایکٹر، ایکٹرس اور رقاصائیں کسی زمانے کے کنجروں اور میراثیوں سے بھی زیادہ بے حیائی اور بے شرمی کے کردار پیش کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔ ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے ہیں، بوس و کنار کرتے ہیں، تیم برہنہ پوشاک پہن کر اداکاری کرتے ہیں، اور فلموں میں فرضی شادیاں بھی کرتے ہیں، کبھی وہی ایکٹرس ان کی ماں کا، کبھی بہن کا، اور کبھی بیوی کا کردار ادا کرتی ہے، یہ لوگ اس معاش سے دولت کما کر حج کرنے بھی جاتے ہیں، اور بعض ان میں میلاد اور قرآن خوانی بھی کراتے ہیں، ظاہر ہے کہ مولوی صاحبان کو بھی مدعو کرتے ہوں گے، ان لوگوں کے ذمہ حکومت کی طرف سے انکم ٹیکس کے لاکھوں ہزاروں روپے واجب الادا بھی ہیں، یہ لوگ حج سے آنے کے بعد بھی وہی کردار پھر اپناتے ہیں۔

س.....۱: یہ ایکٹر، ایکٹرس، رقاصائیں، گویے اور طبلے سارنگیاں بجانے والے وغیرہ جو اس معاش سے دولت کماتے ہیں، کیا ایسی کمائی سے حج اور زکوٰۃ کا فریضہ ادا ہوتا ہے؟ کیا میلاد اور قرآن خوانی کی محفل میں ان معاش کے لوگوں کے ساتھ شامل ہونا، کھانا پینا وغیرہ شریعت اسلامی کی رو سے جائز ہے؟

س.....۲: کیونکہ ان لوگوں کے کردار بے شرمی، بے حیائی کے برملا مناظر فلموں اور ٹیلیویژن پر عام طور پر پیش ہوتے ہیں، کیا شریعت اسلامی کی رو سے ان کے جنازے

پڑھانے اور ان میں شمولیت جائز ہے؟

س.....۳: کیا علمائے کرام پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ حکومت کو مجبور کریں کہ ایسی فلمیں سینماؤں اور ٹیلیویژن پر ایسے لچر اور بے حیائی کے کردار دکھانے بند کئے جائیں؟ اور کیا خواتین کا فلموں میں کام کرنا جائز ہے؟ والسلام

خیر اندیش خاکسار

محمد یوسف-انگلینڈ

ج.....فلمی دُنیا کے جن کارناموں کا خط میں ذکر کیا گیا ہے، ان کا ناجائز وحرام اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہونا کسی تشریح ووضاحت کا محتاج نہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے صحیح فہم اور انسانی حس عطا فرمائی ہو، وہ جانتا ہے کہ ان چیزوں کا رواج انسانیت کے زوال و اِنحطاط کی علامت ہے، بلکہ اخلاقی پستی اور گراوٹ کا یہ آخری نقطہ ہے، جس کے بعد خالص ''حیوانیت'' کا درجہ باقی رہ جاتا ہے:

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیرِ اُمم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

(علامہ اقبالؒ)

جب اس پر غور کیا جائے کہ یہ چیزیں مسلمان معاشرے میں کیسے دَر آئیں؟ اور ان کا رواج کیسے ہوا؟ تو عقل چکرا جاتی ہے۔ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ اور قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کی پاک اور مقدس زندگیاں ہیں اور وہ رشکِ ملائکہ معاشرہ ہے جو اسلام نے تشکیل دیا تھا۔ دُوسری طرف سینماؤں، ریڈیو اور ٹیلیویژن وغیرہ کی بدولت ہمارا آج کا مسلمان معاشرہ ہے۔ دونوں کے تقابلی مطالعے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے آج کے معاشرے کو اسلامی معاشرے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ ہم نے اپنے معاشرے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا اور ایک ایک سنت کو کھرچ کھرچ کر صاف کر دیا ہے، اور اس کی جگہ شیطان کی تعلیم کردہ لادینی حرکات کو ایک ایک کر کے رائج کر لیا ہے، (الحمدللہ! اب بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ہیں جو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر بڑی پامردی ومضبوطی کے ساتھ قائم ہیں، مگر یہاں گفتگو افراد کی نہیں، بلکہ عمومی معاشرے کی ہورہی ہے)۔ شیطان نے مسلم معاشرے کا حلیہ بگاڑنے کے لئے نہ جانے کیا کیا کرتب ایجاد کئے ہوں گے، لیکن شاید راگ رنگ، یہ ریڈیائی نغمے، یہ ٹیلیویژن اور وی سی آر، شیطانی آلات میں سرِفہرست ہیں، جن کے ذریعے اُمتِ مسلمہ کو گمراہ اور ملعون قوموں کے نقشِ قدم پر چلنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہمارا ''مہذب معاشرہ'' ان فلموں کو ''تفریح'' کا نام دیتا ہے، کاش! وہ جانتا کہ یہ ''تفریح'' کن ہولناک نتائج کو جنم دیتی ہے...؟ مسلمان اس ''تفریح'' میں مشغول ہوکر خود اپنی اسلامیت کا کس قدر مذاق اُڑا رہے ہیں اور اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کو کیسے کھلونا بنا رہے ہیں۔

اس فلمی صنعت سے جو لوگ وابستہ ہیں، وہ سب یکساں نہیں، ان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا ضمیر اس کام پر انہیں ملامت کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو قصوروار سمجھتے ہیں اور انہیں احساس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں مبتلا ہیں، اس لئے وہ اس گنہگار زندگی پر نادم ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دِل میں ایمان کی رمق اور انسانیت کی حس ابھی باقی ہے، گو اپنے ضعفِ ایمان کی بنا پر وہ اس گناہ کو چھوڑ نہیں پاتے اور اس آلودہ زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی ہمت نہیں کرتے، تاہم غنیمت ہیکہ وہ اپنی حالت کو اچھی نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا ضمیر ان کھلے گناہوں کو ''گناہ'' تسلیم کرنے سے بھی انکار کرتا ہے، وہ اسے لائقِ فخر آرٹ اور فن سمجھ کر اس پر ناز کرتے ہیں، اور بزعم خود اسے انسانیت کی خدمت تصوّر کرتے ہیں، ان لوگوں کی حالت پہلے فریق سے زیادہ لائقِ رحم ہے، کیونکہ گناہ کو ہنر اور کمال سمجھ لینا بہت ہی خطرناک حالت ہے۔ اس کی مثال ایسے سمجھئے کہ ایک مریض تو وہ ہے جسے یہ احساس ہے کہ وہ مریض ہے، وہ اگرچہ بد پرہیز ہے اور اس کی بد پرہیزی اس کے مرض کو لاعلاج بنا سکتی ہے، تاہم جب تک اس کو مرض کا احساس ہے، توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے علاج کی طرف توجہ کرے گا۔ اس کے برعکس دُوسرا مریض وہ ہے جو کسی ذہنی ودماغی مرض میں مبتلا ہے، وہ اپنے جنون کو عین صحت سمجھ رہا ہے، اور جو لوگ نہایت شفقت ومحبت سے

اسے علاج معالجے کی طرف توجہ دِلاتے ہیں وہ ان کو ''پاگل'' تصوّر کرتا ہے۔ یہ شخص جو اپنی بیماری کو عین صحت تصوّر کرتا ہے اور اپنے سوا دُنیا بھر کے عقلاء کو اَحمق اور دیوانہ سمجھتا ہے، اس کے بارے میں خطرہ ہے کہ یہ اس خوش فہمی کے مرض سے کبھی شفایاب نہیں ہوگا۔

جو لوگ فلمی صنعت سے وابستہ ہیں، ان کے زرق برق لباس، ان کی عیش و عشرت، اور ان کے بلند ترین معیارِ زندگی میں حقیقت ناشناس لوگوں کے لئے بڑی کشش ہے۔ ہمارے نوجوان ان کی طرف حسرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ان جیسا بن جانے کی تمنائیں رکھتے ہیں۔ لباس کی تراش خراش میں ان کی تقلید و نقالی کرتے ہیں۔ لیکن کاش! کوئی ان کے نہاں خانۂ دِل میں جھانک کر دیکھتا کہ وہ کس قدر ویران اور اُجڑا ہوا ہے، انہیں سب کچھ میسر ہے مگر سکونِ قلب کی دولت میسر نہیں، یہ لوگ دِل کا سکون و اطمینان ڈھونڈھنے کے لئے ہزاروں جتن کرتے ہیں، لیکن جس کنجی سے دِل کے تالے کھلتے ہیں وہ ان کے ہاتھ سے گم ہے، ایک ظاہر بین ان کے نعرہ: ''بابر بہ عیش کوش! کہ عالم دوبارہ نیست'' کو لائقِ رشک سمجھتا ہے، مگر ایک حقیقت شناس ان کے دِل کی ویرانی و بے اطمینانی کو دیکھ کر دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سزا کسی دُشمن کو بھی نہ دے۔ جس جرم کی، دُنیا میں یہ سزا ہو، سوچنا چاہئے کہ اس کی سزا مرنے کے بعد کیا ہوگی...؟

ابھی کچھ عرصہ پہلے فلموں کی نمائش سینما ہالوں یا مخصوص جگہوں میں ہوتی تھی، لیکن ٹیلیویژن اور وی سی آر نے اس جنسِ گناہ کو اس قدر عام کر دیا ہے کہ مسلمانوں کا گھر گھر ''سینما ہال'' میں تبدیل ہو چکا ہے۔ بڑے شہروں میں کوئی خوش قسمت گھر ہی ایسا ہوگا جو اس لعنت سے محفوظ ہو۔ بچوں کی فطرت کھیل تماشوں اور اس قسم کے مناظر کی طرف طبعاً راغب ہے، اور ہمارے ''مہذب شہری'' یہ سمجھ کر ٹیلیویژن گھر میں لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر یہ چیز اپنے گھر میں نہ ہوئی تو بچے ہمسایوں کے گھر جائیں گے۔ اس طرح ٹیلیویژن رکھنا فخر و مباہات کا گویا ایک فیشن بن کر رہ گیا ہے۔ اِدھر ''ٹیلیویژن'' کے سوداگروں نے اَز راہِ عنایت قسطوں پر ٹیلیویژن مہیا کرنے کی تدبیر نکالی، جس سے متوسط بلکہ پسماندہ گھرانوں کی بھی حوصلہ افزائی ہوئی اور حکومت نے لوگوں کے اس رُجحان کا ''احترام'' کرتے ہوئے نہ

صرف ٹیلیویژن درآمد کرنے کی اجازت دے رکھی ہے بلکہ جگہ جگہ ٹیلیویژن اسٹیشن قائم کرنے شروع کردیئے ہیں۔ گویا حکومت اور معاشرے کے تمام عوامل اس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں، مگر اس کی حوصلہ شکنی کرنے والا کوئی نہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج ریڈیو اور ٹیلیویژن کے گانوں کی آوازوں سے خانۂ خدا بھی محفوظ نہیں، عام بسوں اور گاڑیوں میں ریکارڈنگ قانوناً ممنوع ہے، مگر قانون کے محافظوں کے سامنے بسوں، گاڑیوں میں ریکارڈنگ ہوتی ہے۔

فلموں کی اس بہتات نے ہماری نوخیز نسل کا کباڑا کردیا ہے، نوجوانوں کا دین و اخلاق اوران کی صحت وتوانائی اس تفریح کے دیوتا کے بھینٹ چڑھ رہی ہے۔ بہت سے بچے قبل اَز وقت جوان ہوجاتے ہیں، ان کے ناپختہ شہوانی جذبات کو تحریک ہوتی ہے جنھیں وہ غیر فطری راستوں اور ناروا طریقوں سے پورا کرکے بے شمار جنسی امراض کا شکار ہوجاتے ہیں، ناپختہ ذہنی اور شرم کی وجہ سے وہ اپنے والدین اور عزیز واقارب کو بھی نہیں بتاسکتے، ان کے والدین ان کو ''معصوم بچہ'' سمجھ کر ان کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ پھر عورتوں کی بے حجابی، آرائش وزیبائش اور مصنوعی حسن کی نمائش ''جلتی پر تیل'' کا کام دیتی ہے۔ پھر مخلوط تعلیم اور لڑکوں اور لڑکیوں کے بے روک ٹوک اختلاط نے رہی سہی کسر بھی پوری کردیہے۔ راقم الحروف کو نوجوانوں کے روزمرّہ بیسیوں خطوط موصول ہوتے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارا معاشرہ نوجوانوں کے لئے آہستہ آہستہ جہنم کدے میں تبدیل ہورہا ہے۔ آج کوئی خوش بخت نوجوان ہی ہوگا، جس کی صحت دُرست ہو، جس کی نشوونما معمول کے مطابق ہو، اور جو ذہنی انتشار اور جنسی انارکی کا شکار نہ ہو۔ انصاف کیجئے کہ ایسی پود سے ذہنی بالیدگی اور اُولوالعزمی کی کیا توقع کی جاسکتی ہے جس کے نوّے فیصد افراد جنسی گرداب میں پھنسے ہوئے ناخدایانِ قوم کو یہ کہہ کر پکار رہے ہیں:

درمیان قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش!

جو شخص بھی اس صورتِ حال پر سلامتی فکر کے ساتھ ٹھنڈے دِل سے غور کرے گا وہ

اس فلمی صنعت اور ٹیلیویژن کی لعنت کو ''نئی نسل کا قاتل'' کا خطاب دینے میں حق بجانب ہوگا۔

یہ تو ہے وہ ہولناک صورتِ حال، جس سے ہمارا پورا معاشرہ بالخصوص نوخیز طبقہ دوچار ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس صورتِ حال کی اصلاح ضروری نہیں؟ کیا نوخیز نسل کو اس طوفانِ بلاخیز سے نجات دِلانا ہمارا دینی و مذہبی اور قومی فرض نہیں؟ اور یہ کہ بچوں کے والدین پر، معاشرے کے بااثر افراد پر اور قومی ناخداؤں پر اس ضمن میں کیا فرائض عائد ہوتے ہیں...؟

میرا خیال ہے کہ بہت سے حضرات کو تو اس عظیم قومی المیہ اور معاشرتی بگاڑ کا احساس ہی نہیں، اس طبقے کے نزدیک لذّتِ نفس کے مقابلے میں کوئی نعمت، نعمت نہیں، نہ کوئی نقصان، نقصان ہے، خواہ وہ کتنا ہی سنگین ہو۔ ان کے خیال میں چشم و گوش اور کام و دہن کے نفسانی تقاضے پورے ہونے چاہئیں، پھر ''سب اچھا'' ہے۔

بعض حضرات کو اس پستی اور بگاڑ کا احساس ہے، لیکن عزم و ہمت کی کمزوری کی وجہ سے وہ نہ صرف یہ کہ اس کا کچھ علاج نہیں کر سکتے، بلکہ وہ اپنے آپ کو زمانے کے بے رحم تھپیڑوں کے سپرد کر دینے میں عافیت سمجھتے ہیں۔ ''صاحب! کیا کیجئے زمانے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے'' کا جو فقرہ اکثر زبانوں سے سننے میں آتا ہے وہ اسی ضعفِ ایمان اور عزم و ہمت کی کمزوری کی چغلی کھاتا ہے۔ ان کے خیال میں گندگی میں ملوّث ہونا تو بہت بُری بات ہے، لیکن اگر معاشرے میں اس کا عام رواج ہو جائے اور گندگی کھانے کو معیارِ شرافت سمجھا جانے لگے تو اپنے آپ کو اہلِ زمانہ کی نظر میں ''شریف'' ثابت کرنے کے لئے خود بھی اسی شغل میں لگنا ضروری ہے۔

بعض حضرات اپنی حد تک اس سے اجتناب کرتے ہیں، لیکن وہ اس معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں، نہ اس کے خلاف لب کشائی کی ضرورت سمجھتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ یہ مرض لاعلاج ہے، اور اس کی اصلاح میں لگنا بے سود ہے۔ ان پر مایوسی کی ایسی کیفیت طاری ہے کہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے؟

بعض حضرات اس کی اصلاح کے لئے آواز اُٹھاتے ہیں، مگر ان کی اصلاحی کوششیں صدا بہ صحرا یا نقار خانے میں طوطی کی آواز کی حیثیت رکھتی ہے۔

راقم الحروف کا خیال ہے کہ اگر چہ پانی ناک سے اُونچا بہنے لگا ہے، اگر چہ پورا معاشرہ سیلابِ مصیبت کی لپیٹ میں آچکا ہے، اگر چہ فساد اور بگاڑ مایوسی کی حد تک پہنچ چکا ہے، لیکن ابھی تک ہمارے معاشرے کی اصلاح ناممکن نہیں، کیونکہ اکثریت اس کا احساس رکھتی ہے کہ اس صورتِ حال کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اس لئے اُوپر سے نیچے تک تمام اہلِ فکر اس کی طرف متوجہ ہوجائیں تو ہم اپنی نوجوان نسل کی بڑی اکثریت کو اس طوفان سے بچانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر کچھ انقلابی اقدامات کرنے ہوں گے، جن کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

۱:..... تمام مسلمان والدین کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے فلمی نغمے سنا کر اور فلمی مناظر دِکھا کر نہ صرف دُنیا و آخرت کی لعنت خرید رہے ہیں، بلکہ خود اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کا مستقبل تباہ کررہے ہیں۔ اگر وہ خدا وہ رسول پر ایمان رکھتے ہیں، اگر انہیں قبر وحشر میں حساب کتاب پر ایمان ہے، اگر انہیں اپنی اولاد سے ہمدردی ہے تو خدارا! اس سامانِ لعنت کو اپنے گھروں سے نکال دیں۔ ورنہ وہ خود تو مرکر قبر میں چلے جائیں گے، لیکن ان کے مرنے کے بعد بھی اس گناہ کا وبال ان کی قبروں میں پہنچتا رہے گا۔

۲:..... معاشرے کے تمام بااثر اور دردمند حضرات اس کے خلاف جہاد کریں، محلے محلے اور قریہ قریہ میں بااثر افراد کی کمیٹیاں بنائی جائیں، وہ اپنے محلے اور اپنی بستی کو اس لعنت سے پاک کرنے کے لئے مؤثر تدابیر سوچیں، اور اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو اس سے بچانے کی کوشش کریں۔ نیز حکومت سے پُرزور مطالبہ کریں کہ ہماری نوجوان نسل پر رحم کیا جائے اور نوجوان نسل کے ''خفیہ قاتل'' کے ان اَڈّوں کو بند کیا جائے۔

۳:..... سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ یہ اُصول طے شدہ ہے کہ حکومت کے اقدام سے اگر کسی نیکی کو رواج ہوگا تو تمام نیکی کرنے والوں کے برابر ارکانِ حکومت کو بھی اَجر وثواب ہوگا۔ اور اگر حکومت کے اقدام یا سرپرستی سے کوئی بُرائی رواج پکڑے گی تو اس بُرائی کا ارتکاب کرنے والوں کے برابر ارکانِ حکومت کو گناہ بھی

ہوگا۔ اگر ریڈیو کے نغمے، ٹیلیویژن کی فلمیں اور راگ رنگ کی محفلیں کوئی ثواب کا کام ہے تو میں ارکانِ حکومت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جتنے لوگ یہ ''نیکی اور ثواب کا کام'' کر رہے ہیں ان سب کے ''اَجر و ثواب'' میں حکومت برابر کی شریک ہے۔ اور اگر یہ بُرائی اور لعنت ہے تو اس میں بھی حکومت کے ارکان کا برابر کا حصہ ہے۔ سینما ہال حکومت کے لائسنس ہی سے کھلتے ہیں، اور ریڈیو اور ٹی وی حکومت کی اجازت ہی سے درآمد ہوتے ہیں، اور حکومت ہی کی سرپرستی میں یہ ادارے چلتے ہیں، جو اپنے نتائج کے اعتبار سے انسانیت کے سفاک اور قاتل ہیں۔ میں اپنے نیک دِل اور اسلام کے علمبردار حکمرانوں سے بصد ادب و احترام اِلتجا کروں گا کہ خدا کے لئے قوم کو ان لعنتوں سے نجات دِلایئے، ورنہ: ''تیرے رَبّ کی پکڑ بڑی سخت ہے...!'' خصوصاً جبکہ ملک میں اسلامی نظام کا سنگِ بنیاد رکھا جا رہا ہے، ضروری ہے کہ معاشرے کو ان غلاظتوں سے پاک کرنے کا اہتمام کیا جائے، ورنہ جو معاشرہ ان لعنتوں میں گلے گلے ڈُوبا ہوا ہو اس میں اسلامی نظام کا پنپنا ممکن نہیں۔

۴:..... حضراتِ علمائے اُمت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خطبات و مواعظ میں اس بلائے بے درماں کی قباحتوں پر روشنی ڈالیں، اور تمام مساجد سے اس مضمون کی قرار دادیں حکومت کو بھیجی جائیں کہ پاکستان کو فلمی لعنت سے پاک کیا جائے۔

الغرض! اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لئے ان تمام لوگوں کو اُٹھ کھڑے ہونا چاہئے جو پاکستان کو قہرِ الٰہی سے بچانا چاہتے ہیں۔

کہا جا سکتا ہے کہ ہزاروں افراد کا روزگار فلمی صنعت اور ٹیلیویژن سے وابستہ ہے، اگر اس کو بند کیا جائے تو یہ ہزاروں انسان بے روزگار نہیں ہو جائیں گے؟ افراد کی بے روزگاری کا مسئلہ بلاشبہ بڑی اہمیت رکھتا ہے، لیکن سب سے پہلے تو دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کیا چند انسانوں کو روزگار مہیا کرنے کے بہانے سے پوری قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلا جا سکتا ہے؟ اُصول یہ ہے کہ اگر کسی فرد کا کاروبار ملت کے اجتماعی مفاد کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کاروبار کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا پیشہ بند کرنے سے بھی بعض لوگوں کا ''روزگار'' متاثر ہوتا ہے، تو کیا ہمیں چوری اور ڈکیتی کی اجازت دے

دینی چاہئے؟ اسمگلنگ بھی ہزاروں افراد کا پیشہ ہے، کیا قوم وملت اس کو برداشت کرے گی؟ شراب کی صنعت اور خرید وفروخت اور منشیات کے کاروبار سے بھی ہزاروں افراد کا روزگار وابستہ ہے، کیا ان کی بھی کھلی چھٹی ہونی چاہئے...؟ ان سوالوں کے جواب میں تمام عقلاء بیک زبان یہی کہیں گے کہ جولوگ اپنے روزگار کے لئے پورے معاشرے کو داؤ پر لگاتے ہیں ان کو کسی دُوسرے جائز کاروبار کا مشورہ دیا جائے گا، لیکن معاشرے سے کھیلنے کی اجازت ان کو نہیں دی جائے گی۔ ٹھیک اسی اُصول کا اطلاق فلمی صنعت پر بھی ہوتا ہے، اگر اس کو معاشرے کے لئے مضر ہی نہیں سمجھا جاتا تو یہ بصیرت وفراست کی کمزوری ہے، اور اگر اس کو معاشرے کے لئے، خصوصاً نوجوان اور نوخیز نسل کے لئے مضر سمجھا جاتا ہے تو اس ضررِ عام کے باوجود اسے برداشت کرنا حکمت ودانائی کے خلاف ہے۔

جولوگ فلمی صنعت سے وابستہ ہیں ان کے لئے کوئی دُوسرا روزگار مہیا کیا جاسکتا ہے، مثلاً: سینما ہالوں کو تجارتی مراکز میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو نظر آئے گا کہ یہ فلمی کھیل تماشے قوم کے اخلاقی ڈھانچے ہی کے لئے تباہ کن نہیں، بلکہ اقتصادی نقطۂ نظر سے بھی ملک کے لئے مہلک ہیں۔ جو افرادی و مادّی قوت ان لایعنی اور بے لذّت گناہوں پر خرچ ہورہی ہے وہ اگر ملک کی زرعی، صنعتی، تجارتی اور سائنسی ترقی پر خرچ ہونے لگے تو ملک ان مفید شعبوں میں مزید ترقی کرسکتا ہے، اس کا مفاد متعلقہ افراد کے علاوہ پوری قوم کو پہنچے گا۔

الغرض! جو حضرات فلمی لائن سے وابستہ ہیں ان کی صلاحیتوں کو کسی ایسے روزگار میں کھپایا جاسکتا ہے جو دینی، معاشرتی اور قومی وجود کے لئے مفید ہو۔

خاندانی منصوبہ بندی

مانع حمل تدابیر کو قتلِ اولاد کا حکم دینا

س ... سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: ''اور تم اپنی اولاد کو مال کے خوف سے قتل نہ

کرو'' کی تفسیر میں مولانا مودودی صاحب نے ''تفہیم القرآن'' میں آج کل کی مانع حمل تدابیر کو بھی قتلِ اولاد میں شامل کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ موجود دور میں جو نامناسب تقسیمِ رزق اور دولت انسان نے خود قائم کی ہے، وہ غاصب کے لئے تو پابندِ مسائل نہیں، لیکن مظلوم اپنے حصے سے محروم ہے۔ اس صورتِ حال میں اگر وہ اپنی انفرادی حیثیت سے صرف مستقبل کے خوف سے مانع حمل تدابیر اختیار کرتا ہے تو کیا یہ خلافِ حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا؟ ذاتِ باری تعالیٰ پر یقینِ کامل اپنی جگہ، اور اسی کی عطا کی ہوئی عقلِ سلیم ہمیں غور وفکر کی دعوت بھی دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم بارش، دُھوپ، آندھی، طوفان سے بچاؤ کی تدابیر کرتے ہیں، نہ کہ ایسے ہی بیٹھے رہتے ہیں کہ یہ سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے، اور یہی اس کی رحمت ہے۔ مقصد کہنے کا یہ کہ جب ایک وجود کو اس نے زندگی دینی ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی، لیکن انسان صرف اپنی مصلحت کی بناء پر اس کے برخلاف تدابیر کرنے کی سعی کرے تو کیا یہ خلافِ حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار ہوگا؟

ج..... منع حمل کی تدابیر کو قتلِ اولاد کا حکم دینا تو مشکل ہے، البتہ فقر کے خوف کی جو علت قرآنِ کریم نے بیان فرمائی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض اندیشۂ فقر کی بنا پر مانع حمل تدابیر اختیار کرنا غیر پسندیدہ فعل ہے، اور آپ کا اس کو دُوسری تدابیر پر قیاس کرنا صحیح نہیں، اس لئے کہ دُوسری جائز تدابیر کی تو نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ان کا حکم فرمایا گیا ہے، جبکہ منع حمل کی تدبیر کو ناپسند فرمایا گیا ہے۔ بہرحال منع محض اندیشۂ فقر ہو، اور اگر دُوسری کوئی ضرورت موجود ہو مثلاً عورت کی صحت متحمل نہیں، یا وہ اُوپر تلے کے بچوں کی پرورش کرنے سے قاصر ہے تو مانع حمل تدبیر میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ضبطِ ولادت کی مختلف اقسام اور ان کا حکم

س۱:..... ضبطِ ولادت اور اسقاطِ حمل میں کیا فرق ہے؟ کونسا حرام ہے اور کونسا جائز؟

س۲:..... ایک لیڈی ڈاکٹر جو ضبطِ ولادت کا کام کرتی ہے اور دوائیں دیتی ہے، اس کی کمائی حلال ہے یا حرام؟

ج ۱:..... ضبطِ تولید کے مختلف انواع ہیں۔ ۱-مانع حمل دوائیاں یا گولیاں استعمال کرنا، ۲-حمل نہ ٹھہرنے کے لئے آپریشن کرانا، ۳-حمل ٹھہر جانے کے بعد اس کو دواؤں سے ضائع کرنا، ۴-اسقاطِ حمل کرانا، ۵-یا مادۂ منویہ اندر جانے سے روکنے کے لئے پلاسٹک کوئل استعمال کرنا، یہ سب اقسام ہیں۔

لہٰذا فقر اور احتیاجی کے خوف سے یا کثرتِ اولاد کو روکنے کے واسطے مذکورہ انواع میں سے جس کو بھی اختیار کیا جائے گا، وہ ضبطِ تولید میں آئے گا، اور ضبطِ تولید کے عمل کرنے اور کرانے والا دونوں گناہگار ہوں گے۔

ج ۲:..... مذکورہ بالا حالات میں ڈاکٹر کے لئے دوائیاں دینا بھی گناہ ہوگا، اِلّا یہ کہ کوئی مریض ایسا ہو کہ حمل کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو اور حمل بھی ایسا کہ اس میں جان پیدا نہ ہوئی ہو، یعنی چار ماہ کی مدّت سے کم ہو، اس سے قبل اسقاط کرا سکتا ہے۔ ایسی خاص صورت میں ڈاکٹر بھی گناہگار نہ ہوگا اور مانع حمل اور اسقاط کی دوائی استعمال کرنے والا بھی گناہگار نہ ہوگا۔

خاندانی منصوبہ بندی کی شرعی حیثیت

س..... خاندانی منصوبہ بندی یا بچوں کی پیدائش کی روک تھام کے کسی بھی طریقے پر عمل کرنا گناہِ صغیرہ ہے؟ گناہِ کبیرہ ہے؟ یا شرک ہے؟

ج..... منع حمل کی تدبیر اگر بطور علاج کے ہو کہ عورت کی صحت متحمل نہیں تو بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے، اور اس نیت سے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا جائے، شرعاً گناہ ہے، گناہِ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟ اس کی مجھے تحقیق نہیں۔

برتھ کنٹرول کی گولیوں کے مضر اثرات

س..... آج سے پندرہ بیس سال قبل بچے کی پیدائش ماں یا باپ کے لئے مسئلہ نہیں بنتی تھی، بلکہ مشترکہ خاندان کی بدولت بچہ ہاتھوں ہاتھ پل جاتا تھا، اس کے علاوہ مسائل کی فراوانی بھی نہیں تھی، نوکر آسانی سے مل جاتے تھے، بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھی

خصوصی توجہ دی جاسکتی تھی، کیونکہ عموماً بچے دادی یا نانی کی سرپرستی میں پرورش پاتے تھے۔ مائیں بھی بچوں پر خصوصی توجہ دے لیتی تھیں، کیونکہ نوکر بآسانی کم تنخواہوں پر مل جاتے تھے، اکثر اوقات تو گھریلو قسم کی عورتیں صرف دو وقت کی روٹی کی خاطر کھاتے پیتے گھرانوں میں کام کرنے لگتی تھیں، ظاہری نمود و نمائش کا نام و نشان نہ تھا، اگر کسی کی تنخواہ کم ہے تو وہ دال روٹی کھا کر اپنے بچوں کی پرورش کر لیتا تھا، اور کبھی بھی کسی بھی جوڑے کو ''کم بچے خوش حال گھرانہ'' کا خیال تک نہیں آیا۔ لیکن آج کا دور جبکہ مسائل نے پریشانیوں کی صورت اختیار کر لی ہے، مشترکہ خاندان کا تصور خال خال نظر آتا ہے، دادی یا نانی اپنے بچوں کی اولادوں سے بیزار نظر آتی ہیں، ظاہری نمود و نمائش کا ایک طوفان برپا ہے، ہر شخص دولت کی ہوس میں اندھا ہو رہا ہے، بیوی اور شوہر دونوں ملازمت کر کے اپنے معیارِ زندگی کو اعلیٰ سے اعلیٰ کرنے کی تگ و دو میں کوشاں ہیں، ہر شخص کی فکر اپنی حد تک محدود ہے، رنگین ٹی وی، فرج، قالین، صوفے، عمدہ کراکری، گاڑی ہر شخص کے اعصاب پر سوار ہیں، ہر شخص اس بات کی فکر میں ہے کہ وہ خاندان کا امیر ترین آدمی کہلائے، معاشرے کے یہ ناسور اس پر طرہ ٹی وی، ریڈیو پر ''کم بچے خوش حال گھرانہ'' کے پروپیگنڈے نے ہزاروں عورتوں کو ذہنی مریض، جسمانی مریض اور پھر موت کی گھاٹ اُتار دیا۔ آج کا مرد، عورت کو برتھ کنٹرول کی گولیاں کھلا کر اپنے معیارِ زندگی کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، اور عورت جو مرد کا دایاں بازو کہلاتی ہے، آج ہمارے معاشرے کا بیمار اور روگی عضو بنتی جا رہی ہے، ان گولیوں نے نامعلوم کتنی زندگیاں تباہ و برباد کی ہوں گی، ہمارے معاشرے میں کسی کا نام لکھنا اور مشتہر کرنا باعثِ رُسوائی ہے۔ بہرحال یہ گولیاں عورت کے سر درد پیدا کرتی ہیں، ماہانہ نظام میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، بعض عورتیں بے پناہ موٹی اور بعض عورتیں دُبلی اور کمزور ہو جاتی ہیں، بینائی پر اثر پڑتا ہے، سر کے بال سفید ہو جاتے ہیں، مختلف قسم کی اندرونی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں، بعض عورتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ماں بننے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ مانع حمل گولیوں کے استعمال کرنے والی عورتوں سے اس کے مضر اثرات کے متعلق پوچھا تو ہر عورت کو سر درد کی شدید تکلیف میں مبتلا پایا، جو ہفتے عشرے میں ضرور اُٹھتا

ہے، اور جس کو روکنے کے لئے وہ اسپرین کی گولیاں استعمال کرتی ہیں، یہ سر درد تقریباً دو تین روز رہتا ہے۔ عموماً عورتوں کے پیروں کے پٹھے اکڑنے کی بھی شکایت ہو جاتی ہے، پیر سن ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ان کو حرکت تک نہیں دے سکتیں۔ ایک صاحبہ جو شادی سے قبل بہت اسمارٹ ہوا کرتی تھیں، ان گولیوں کے استعمال کے بعد بے پناہ موٹی ہو کر ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو گئیں۔ بہر حال اگر سروے کیا جائے تو ہر پڑھی لکھی عورت اس لعنت سے پریشان ہے، لیکن وہ اس کے استعمال کو بند کرنے کے لئے بھی تیار نہیں، کیونکہ ان کے مسائل اتنے ہیں کہ وہ تیزی سے اپنی صحت کو داؤ پر لگا رہی ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کا باقاعدہ طور پر سروے کر کے عورتوں کو اس کے مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے، اور ان گولیوں کے استعمال پر سختی سے گورنمنٹ کو پابندی عائد کرنی چاہئے، جبکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہمارے لئے گناہِ عظیم بھی ہے۔

ج..... خدا کرے کہ حکومت اور عورتیں آپ کے مشورے پر دونوں عمل کریں۔ اور جیسا کہ آپ نے اشارہ کیا ہے یہ تمام نحوستیں اس وجہ سے ہیں کہ اس زندگی کو اصل زندگی سمجھ لیا گیا ہے، موت اور موت کے بعد کی زندگی کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے جس سادگی اور کم تر آسائشِ زندگی حاصل کرنے کی تعلیم دی تھی، اس کے بجائے سامانِ تعیش کو مقصد بنا لیا گیا ہے، یہ معیارِ زندگی کو بلند کرنے کا بھوت پوری قوم پر سوار ہے دونوں کو غارت کر دیا ہے، ان تمام بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں میں آخرت کے یقین کو زندہ کیا جائے۔

حکومت ضبطِ تولید پر کروڑوں روپیہ ضائع کر رہی ہے، لیکن اس کے باوجود آبادی کو محدود کرنے کا ہدف حاصل کرنے میں ناکام ہے، البتہ اس سے چند خرابیاں رُونما ہو رہی ہیں:

اوّل: عورت کا بچے پیدا کرنا ایک فطری عمل ہے، جو عورتیں اس فطری عمل کو روکنے کے لئے غیر فطری تدابیر اختیار کرتی ہیں وہ اپنی صحت کو برباد کر لیتی ہیں، اور بلڈ پریشر سے لے کر کینسر تک کے روگ ان کی زندگی بھر کے ساتھ ہو جاتے ہیں، اور وہ جلد سے جلد قبر میں پہنچنے کی تیاری کر لیتی ہیں، گویا ضبطِ تولید کی گولیاں اور دُوسری غیر فطری

تدابیر ایک زہر ہے جو ان کے جسم میں اُتارا جارہا ہے۔

دوم:..... اس زہر کا اثر ان کی اولاد پر بھی ظاہر ہوتا ہے، چونکہ ایسی خواتین کی اپنی سوچ گھٹیا ہے، اس لئے ان کی اولاد بھی ذہنی وجسمانی طور پر تندرست نہیں ہوتی، بلکہ یا تو جسمانی طور پر معذور ہوتی ہے، یا ذہنی بلندی سے عاری۔ کام چور، کھیل کود کی شوقین، والدین کی نافرمان، اور جوان ہونے کے بعد نفسانی وجنسی امراض کی مریض۔ اس طرح ضبطِ تولید کی یہ تحریک، جس پر حکومت قوم کا کروڑوں، اربوں روپیہ غارت کرچکی ہے، اور کر رہی ہے، درحقیقت ایک معذور اور ذہنی طور پر اپاہج معاشرہ وجود میں لانے کی تحریک ہے۔

سوم:..... ہمارے معاشرے میں مرد وزن کے اختلاط پر کوئی پابندی نہیں، تعلیم گاہوں میں (جن کو نئی نسل کی قتل گاہیں کہنا زیادہ صحیح ہوگا) نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں، عقل ناپختہ اور جذبات فراواں، اس ماحول میں نوجوان نسل بجائے فنی تعلیم کے عشق لڑانے کی مشق کرتی ہے، اور جنسی ملاپ کو منتہائے محبت تصور کرتی ہے، اس راستے میں سب سے بڑی رُکاوٹ یہ ہے کہ اگر جنسی ملاپ کا نتیجہ ظاہر ہوگیا تو دُنیا میں رُسوائی ہوجائے گی، اس برتھ کنٹرول کی تحریک نے ان کے راستے کی یہ مشکل حل کردی، اب لڑکیاں اس غلط روی کے خوفناک انجام سے بےفکر ہوگئی ہیں، اور اگر برتھ کنٹرول کے باوجود ''نتیجہ بد'' ظاہر ہی ہوجائے تو ہسپتال میں جاکر صفائی کرالی جاتی ہے۔

الغرض! حکومت کی یہ تحریک صرف اسلام ہی کے خلاف نہیں، بلکہ پورے معاشرے کے خلاف ایک ہولناک سازش ہے۔

جائز وناجائز

کیا اُلٹی مانگ نکالنے والے کا دِین ٹیڑھا ہوتا ہے؟

س ... کیا واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس کی مانگ ٹیڑھی ہو اس کا دِین ٹیڑھا ہے؟ اور کیا اُلٹی کنگھی کرنا گناہ کبیرہ ہے؟

ج..... اس میں فاسق و فاجر اور کفار کی مشابہت ہے، اور یہ علامت ہے دِل کے ٹیڑھا ہونے کی، اور دِل کے ٹیڑھا ہونے سے پناہ مانگی گئی ہے۔

اَحکامِ شریعت کے خلاف جلوس نکالنے والی عورتوں کا شرعی حکم

س..... بات یہ ہے کہ ایک گروہ کے لوگ اللہ کی کتاب کو اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، فقط آخری نبی نہیں مانتے جس کی بنا پر ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ اخباروں کے ذریعہ آپ کو اور عوام کو بھی معلوم ہو چکا ہے کہ چند خواتین نے لاہور میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے خلاف جلوس نکالا اور اسلامی اَحکام کو ماننے سے انکار کیا، تو کیا یہ خواتین ایمان سے خارج اور مرتد نہیں ہوئیں؟ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نام نہاد مسلمان کا یہودی کے حق میں ہمارے پیارے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہ کرنے پر سر گردن سے جدا کر دیا تھا، اس طرح نوح علیہ السلام کی اہلیہ کو اپنے نبی اور شوہر کی اطاعت نہ کرنے پر جہنم میں ڈال دیا، اور فرعون کافر کی اہلیہ حضرت آسیہ کو جنت میں ایمان کی بدولت اعلیٰ مقام عطا کر دیا جس کی شہادت قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن عورتوں نے اللہ اور رسولِ خدا کے خلاف احتجاج کیا ہے، مندرجہ بالا کی روشنی میں مرتد ہو گئیں یا نہیں؟ ان کا نکاح اپنے مسلمان شوہروں سے باقی رہا ہے یا از خود فسخ ہو گیا؟ اگر وہ مر جائیں تو مسلمانوں کی قبروں میں کیا دفن کی اجازت ہے؟ ان کی اولاد سے مسلمان شادی بیاہ کا رشتہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟

یہ بات قابلِ ستائش اور مبارک بادی ہے کہ لاہور کی نرسوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کی اور مغرب زدہ و دریدہ دہن اور اسلام دُشمن جلوس خواتین سے بیزاری کا برملا اظہار کیا، جس کے صلے میں جنت کی خواتین بی بی آسیہ اور رابعہ خاتون اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہم نشینی کی سعادت حاصل کریں گی۔ اس ضمن میں ایک بات عرض کرنا ہے کہ علمائے دِین کو حضرت امامِ اعظمؒ اور دیگر علمائے حق کا کردار ادا کرنے میں کیا رُکاوٹ ہے؟ شریعت عدالت سے ملحدہ او دریدہ دہن عورتوں کے خلاف رٹ کی درخواست پر ان عورتوں

کے کافرانہ احتجاج پر ان کی حیثیت کو متعین کرالیا جائے کہ یہ مؤمنہ ہیں یا نوح علیہ السلام کی اہلیہ اور لوط علیہ السلام کی اہلیہ کی فہرست میں شامل ہیں، جن کا انجام قرآن نے بتادیا ہے۔

مکرر عرض ہے کہ ایک حدیث کے مفہوم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جن کے ہاتھ میں اقتدار ہے اگر وہ اَوامر کے فروغ میں مدد نہ کریں اور بُرائی کو اپنی طاقت سے نہ روکیں تو مبادا کوئی ظالم ملک پر اللہ تعالیٰ مسلط نہ کردے، جو بوڑھے اور بچوں پر رحم نہ کرے۔ اور ظلم سے نجات کی دُعا مانگی جائے اور اللہ تعالیٰ دُعا قبول نہ کریں، میں ہوا اور حاجیوں کی دُعا رَد کردی گئی۔

اس لئے پاکستان کے حکمران اور خدا کی دی ہوئی زمامِ اقتدار کے مالک ملک سے اگر فحاشی، بدکاری اور سنگین جرائم کو نہیں روک سکتا تو اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوگی، اس لئے چند روزہ عیش کو شیطان کا سبز باغ سمجھ کر فوراً تائب ہوجائیں تاکہ زلزلہ کا آنا بند ہوجائے، فاعتبروا یا اولی الأبصار!

ج..... کوئی مسلمان جو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اسلام اور اسلامی اَحکام کے خلاف کیسے احتجاج کرسکتا ہے؟ جن خواتین نے اسلامی اَحکام کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا، میرا قیاس یہ ہے کہ وہ جلوس سے پہلے بھی مسلمان نہیں تھیں، اور اگر تھیں تو اس احتجاج کے بعد اسلام سے خارج ہوگئیں۔ اگر انہیں آخرت کی نجات کی کچھ بھی فکر ہے تو اپنے اس فعل پر ندامت کے ساتھ توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں، لیکن اندازہ یہ ہے کہ مرنے سے پہلے ان کو اپنے کئے پر ندامت نہیں ہوگی، بلکہ وہ مسئلہ بتانے والوں کو گالیاں دیں گی۔

کنواری عورت کا اپنے آپ کو کسی کی بیوی ظاہر کرکے ووٹ ڈالنا

س..... ہمارے معاشرے میں جس طرح کی دُوسری اخلاقی بیماریاں پھیل رہی ہیں، اس سے زیادہ جعلی ووٹ ڈالنے کی بیماری سرطان کی طرح پھیل رہی ہے۔ خصوصاً خواتین میں تو یہ بیماری عام ہے۔ ایک عورت خواہ مخواہ دُوسرے مرد کی زوجہ اپنے آپ کو ظاہر کرکے ووٹ ڈالتی ہے۔ اب تصفیہ طلب دو اُمور ہیں۔ اوّلاً: شرعی نقطۂ نظر

سے اس کی حیثیت کیا ہے؟ آیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اگر کسی اسلام پسند فرد کے لئے کیا جائے؟ ثانیاً: اگر کوئی کنواری لڑکی پولنگ عملے کے سامنے کسی شخص کی زوجہ اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے اور وہ فرد اگر قاضی کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے کہ فلاں میری زوجہ ہے اور پولنگ عملہ گواہی بھی دے دیتا ہے تو کیا وہ لڑکی جس نے جعلی ووٹ ڈالنے کے لئے اپنے آپ کو شادی شدہ ظاہر کیا تھا اس مذکورہ شخص کی بیوی ہو جائے گی؟ شریعت اس بات میں کیا فرماتی ہے؟

نوٹ:..... یاد رہے کہ ووٹ ڈالتے وقت اپنا اصلی نام نہیں بتاتی بلکہ انتخابی فہرست والا نام بتاتی ہے۔

ج..... ووٹ کی حیثیت، جیسا کہ حضرتِ اقدس مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، شہادت کی ہے اور جھوٹی گواہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اکبر کبائر'' میں شمار فرمایا۔ یعنی سات بڑے گناہ جو تمام گناہوں میں بدتر ہیں اور آدمی کے دِین و دُنیا دونوں کو برباد کرنے والے ہیں، اس سے معلوم ہوا ہوگا کہ ووٹ میں جعل سازی کتنا بڑا گناہ ہے؟ اور جو شخص اتنے بڑے گناہ کو حلال سمجھے وہ نہ اسلام پسند ہے اور نہ شرافت پسند۔

۲:..... جو عورت جعل سازی سے اپنے آپ کو کسی کی بیوی ظاہر کرے اس اظہار سے اس کا نکاح اس مرد سے منعقد نہیں ہوتا، اور جب نکاح ہوا ہی نہیں تو عدالت میں اس کو ثابت بھی نہیں کیا جا سکتا، البتہ یہ شخص اگر چاہے تو ایسی عورت کو جعل سازی کی سزا عدالت سے دِلوا سکتا ہے۔

کہانی کی کتابیں، رسالے، ڈائجسٹ پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

س کہانی کی کتابیں، رسالے، ڈائجسٹ اور دُوسری فحش کتابیں پڑھنی چاہئیں کہ نہیں؟ اگر پڑھے تو گناہ ہے یا نہیں؟

ج اخلاقی، اصلاحی اور سبق آموز کہانیاں پڑھنا جائز ہے، فحش اور گندی کہانیاں جن سے اخلاق تباہ ہوں، پڑھنا حرام ہے۔

عصمت پر حملے کے خطرے سے کس طرح بچے؟

س..... کسی مسلمان کی بیوی، بیٹی، بہن یا ماں کی عصمت کو خطرہ لاحق ہے، بچاؤ کی کوئی صورت نہیں، تو کیا مسلمان مرد کو یہ جائز ہے کہ وہ عزّت پر حملہ ہونے سے پہلے چاروں میں سے کسی کو قتل کر دے؟

ج..... ان چاروں کو قتل کرنے کے بجائے حملہ آور کو قتل کر دے یا خود شہید ہو جائے۔

عصمت کے خطرے کے پیشِ نظر لڑکی کا خودکشی کرنا

س..... اسلام نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے اور خودکشی کرنے والے زندگی میں بعض مرتبہ ایسے سنگین حالات پیش آتے ہیں کہ لڑکیاں اپنی زندگی کو قربان کر کے موت کو گلے لگانا پسند کرتی ہیں، دُوسرے الفاظ میں وہ خودکشی کر لیتی ہیں۔ مثلاً: اگر کسی لڑکی کی عصمت کو خطرہ لاحق ہو اور بچاؤ کا کوئی بھی راستہ نہ ہو تو وہ اپنی عصمت کی خاطر خودکشی کر لیتی ہے، اس کا عظیم مظاہرہ تقسیمِ ہند کے وقت دیکھنے میں آیا، جب بے شمار مسلمان خواتین نے ہندوؤں اور سکھوں سے اپنی عزّت محفوظ رکھنے کی خاطر خودکشی کر لی، باپ اپنی بیٹیوں کو اور بھائی اپنی بہنوں کو تاکید کرتے تھے کہ وہ کنویں میں کود کر مر جائیں لیکن ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھ نہ لگیں۔ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں براہِ کرم یہ بتائیں کہ مندرجہ بالا حالات میں لڑکیوں اور خواتین کا خودکشی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... قانون تو وہی ہے جو آپ نے ذکر کیا۔ باقی جن لڑکیوں کا آپ نے ذکر کیا ہے توقع ہے کہ ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ ہوگا۔

کسی پر بغیر تحقیق کے الزامات لگانا

س..... زید نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی ایک لڑکی بھی ہے، جس کی عمر تقریباً ۱۳ سال ہے، نکاح کے تقریباً ۴ ماہ بعد کچھ ایسے واقعات رُونما ہوئے جس کی وجہ سے زید نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ طلاق دینے کے بعد اس نے زید کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران اس عورت نے زید پر الزام لگایا کہ میری

لڑکی کہتی ہے کہ زید نے مجھ کو مختلف طریقوں سے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھ سے چھیڑ چھاڑ کی ہے اور یہ واقعات اس زمانے کے بیان کرتی ہے جبکہ اس کی ماں زید کے نکاح میں تھی۔ جبکہ زید کہتا ہے کہ یہ الزام قطعاً غلط ہے اور زید کی سابقہ زندگی جس حسن و خوبی سے گزری ہے اس سے عوام الناس بخوبی واقف ہیں۔ اب یہ الزام جو زید پر لگا کر بدنام کیا گیا ہے اس سے لوگوں کو تعجب ہے۔ اس سلسلے میں کچھ لوگوں نے زید کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور مخالفت کے درپے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بغیر تحقیق یہ الزام جس کا کوئی گواہ بھی نہیں ہے کہاں تک معتبر ہے؟

ج..... کسی کو بدنام کرنا، جھوٹے الزامات لگانا، اسی طرح جھوٹے الزامات کو صحیح تسلیم کر لینا اور کسی کی آبرو پر حملہ کرنا سخت گناہ ہے، اور یہ بدترین کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اسلام میں اس قسم کے اُمور کے لئے نہایت سخت اَحکام ہیں، مسلمانوں کو قرآنِ کریم میں ہدایت دی گئی ہے کہ جس امر کی تم کو تحقیق نہ ہو اس کے پیچھے نہ چلو، لہٰذا لوگوں کا بغیر تحقیق کئے ہوئے زید کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دینا نہایت غلط ہے، زید کو حسبِ سابق امام برقرار رکھا جائے۔

عورت کا عورت کو بوسہ دینا

س..... محترم کی خدمت میں اس سے پہلے بھی یہ سوال پوچھ چکی ہوں کہ کیا اسلام میں دوست کی کِس (Kiss) (بوسہ لینا) لینا جائز ہے یا ناجائز؟ مگر جناب نے میری اس بات کا کوئی نوٹس ہی نہ لیا، کیا وجہ ہے؟ کیا ہماری اس پریشانی کو حل نہیں کر سکتے؟ پلیز جلد از جلد میرے اس سوال کا جواب دیں، کیونکہ ہم جب بھی دو دوست آپس میں Kiss کرنے لگتی ہیں تو فوراً اس عمل سے کنارہ کشی اختیار کرنا پڑتی ہے حالانکہ قرآن و حدیث کی رُو سے تو ایک دُوسرے کو پاک بوسہ دینا چاہئے۔

ج ..... مرد کا مرد کو اور عورت کا عورت کو بوسہ دینا جائز ہے، بشرطیکہ شہوت اور فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ (درمختار)

پردے کی مخالفت کرنے والے والدین کا حکم ماننا

س..... میرے والدین پردہ کرنے کے خلاف ہیں، میں کیا کروں؟

ج..... اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے پردگی کے خلاف ہیں، آپ کے والدین کا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ ہے، آپ کو چاہئے کہ اس مقابلے میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں۔ والدین اگر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے جہنم میں جانا چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ نہ جائیں۔

شعائرِ اسلام کی توہین اور اس کی سزا

س..... اسلام آباد میں گزشتہ دنوں دو روزہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس برائے خواتین منعقد ہوئی، جس میں عالمِ اسلام کی جید عالمِ دین خواتین نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں جہاں اسلام کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کام ہوا وہاں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو توجہ طلب ہیں۔ ٹیلی ویژن کی ایک ادیبہ نے کہا کہ: ''مردوں میں کوئی نہ کوئی کجی رکھی گئی ہے، یہ قدرت کی مصلحت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹا نہیں تھا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ نہیں۔''

(بحوالہ رپورٹ روزنامہ ''جسارت'' صفحہ نمبر: ۲ مؤرخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۶ء)

آپ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیے کہ ایسا کیوں تھا؟ اور ایک اسلامی حکومت میں ایسی خواتین کے لئے کیا سزا ہے؟ برائے کرم آپ اخبار ''جنگ'' کے توسط سے جواب دیجئے تاکہ عام مسلمان بھی فائدہ اُٹھا سکیں۔

ج..... حدیث شریف میں ہے کہ: ''عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اس کو سیدھا کرنا ممکن نہیں، اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اس کا ٹوٹنا طلاق ہے۔'' (مشکوٰۃ شریف، ص: ۲۸۰)

ادیبہ صاحبہ نے (جو شاید اس اجتماع کے شرکاء میں سب سے بڑی عالمِ دین کی حیثیت میں پیش ہوئی تھیں) اپنے اس مصرعے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ

بالا ارشاد کے مقابلے کی کوشش کی ہے۔

ادیبہ کی عقل و دانش کا عالم یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادوں کے عمر نہ پانے کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو نقص اور کجی سے تعبیر کرتی ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ! حالانکہ اہلِ فہم جانتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں نقص نہیں، کمال ہیں، جس کی تشریح کا یہ موقع نہیں۔

رہا یہ کہ ایک اسلامی حکومت میں ایسی دریدہ دہن عورتوں کی کیا سزا ہے؟ اس کی سزا تو خود ''اسلامی حکومت'' نے تجویز کردی ہے کہ اس محترمہ کو ٹیلی ویژن کی ادیبہ بنادیا ہے، کسی پردہ نشین کے لئے اس سے بڑھ کیا سزا ہوسکتی ہے کہ وہ ٹی وی کی اسکرین پر اپنی آبرو کی عام نمائش کرانے پر مجبور ہو۔

بچی کو جہیز میں ٹی وی دینے والا گناہ میں برابر کا شریک ہے

س..... گزارش ہے کہ میری دو بیٹیاں ہیں، بڑی بیٹی کی شادی میں نے کردی ہے، اس کی شادی پر میں نے ٹی وی جہیز میں دیا تھا، یہ خیال تھا کہ ٹی وی ناجائز تو ہے لیکن رسمِ دُنیا اور بیوی اور بچوں کے اصرار پر دے دیا۔ اب پتا چلا کہ ٹی وی تو اس کے استعمال کی وجہ سے حرام ہے، اپنی غلطی کا بہت افسوس ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرتا رہا۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں اس وقت دُوسری بیٹی کی شادی کر رہا ہوں، میں نے بیوی اور بچوں کو کہا ہے کہ ٹی وی کی جگہ پر سونے کا سیٹ دے دیں یا کوئی چیز اسی قیمت کی دے دیں، لیکن سب لوگ میری مخالفت کر رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ کسی کی پسند ناپسند سے شرعی اَحکام تبدیل نہیں ہوسکتے، براہِ مہربانی پوری تفصیل سے اس مسئلے پر روشنی ڈالیں، میں بہت پریشان ہوں۔

ج..... جزاکم اللہ احسن الجزاء! اللہ تعالیٰ نے آپ کو دِین کا فہم نصیب فرمایا ہے، جس طرح پسند و ناپسند سے اَحکام نہیں بدلتے، اسی طرح بیوی بچے آپ کی قبر میں اور آپ ان کی قبر میں نہیں جائیں گے۔ جس بچی کی شادی کرنی ہے اس کو کہہ دیا جائے کہ ''ٹی

وی تو میں لے کر دوں گا نہیں، زیورات کا سیٹ بنوالو، یا نقد پیسے لے لو، اوران پیسوں سے جنت خرید و یا دوزخ خرید و، میں بری الذمہ ہوں، میں خود اژدہا خرید کر اس کو تمہارے گلے کا طوق نہیں بناؤں گا۔''

نامحرَم مردوں سے چوڑیاں پہننا

س..... ہماری مائیں بہنیں جو کہ برقع کا اہتمام کرتی ہیں لیکن عید وغیرہ کے موقع پر جب چوڑیاں پہنتی ہیں اور اپنا ہاتھ نامحرَم انسان کے ہاتھ میں دیتی ہیں تو ایسے پردے کا فائدہ ہے یا معذوری ہے؟

ج..... عورتوں کا نامحرَم مردوں سے چوڑیاں پہننا حرام ہے، حدیث میں اس کو خنزیر کا گوشت چھونے سے بھی بدتر فرمایا ہے۔

ایام کے چیتھڑوں کو کھلا پھینکنا

س..... مخصوص ایام میں خواتین جو کپڑا استعمال کرتی ہیں اس کو پھینکنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ ان پر کسی کی نگاہ پڑے تو اس کپڑے کا سارا عرق قیامت کے دن اس کو پلایا جائے گا جس نے یہ پھینکا ہے۔ عام طور پر خواتین انہیں کاغذ میں لپیٹ کر پھینکتی ہیں، کیا یہ طریقہ دُرست ہے؟ آپ اس کی شرعی حیثیت بتا کر میری پریشانی کو دُور فرمادیں۔

ج..... مستورات کے استعمال شدہ چیتھڑوں کو کھلا پھینکنا تو بے ہودگی ہے، مگر قیامت کے دن عرق پلانے کی جو بات آپ نے سنی ہے، میں نے کہیں نہیں پڑھی۔

متفرق مسائل

''انسان کا ضمیر مطمئن ہونا چاہئے'' کسے کہتے ہیں؟

س ایک لفظ ''ضمیر'' گفتگو میں کافی استعمال ہوتا ہے، اس لفظ کو مختلف طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ''میرا ضمیر جاگ گیا ہے'' بعض کو کہتے سنا ہے کہ:

''فلاں آدمی کا ضمیر مر گیا ہے''، ''آدمی کا ضمیر مطمئن ہونا چاہئے''، ضمیر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج..... اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے دِل میں نیکی اور بدی کو پہچاننے کی ایک قوت رکھی ہے، جس طرح ظاہری آنکھیں اگر اندھی نہ ہوں تو سیاہ وسفید کے فرق کو پہچانتی ہیں، اسی طرح دِل کی وہ قوت، جس کو ''بصیرت'' کہا جاتا ہے، صحیح کام کرتی ہو تو وہ بھی نیکی اور بدی کے فرق کو پہچانتی ہے۔ اگر آدمی کوئی غلط کام کرے تو آدمی کا دِل اس کو ملامت کرتا ہے اسی کو ''ضمیر'' کہا جاتا ہے، لیکن جب آدمی مسلسل غلط کام کرتا رہے تو رفتہ رفتہ اس کا دِل اندھا ہو جاتا ہے اور وہ نیکی و بدی کے درمیان فرق کرنا چھوڑ دیتا ہے، اسی کا نام ''ضمیر کا مر جانا'' ہے۔ جن لوگوں کا ضمیر زندہ اور قلب کی بصیرت تابندہ اور روشن ہو ان کو بعض اوقات فتویٰ دیا جاتا ہے کہ فلاں چیز جائز ہے، مگر ان کا ضمیر اس پر مطمئن نہیں ہوتا، اس لئے ایسے اربابِ بصیرت ایسی چیز سے پرہیز کرتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا گیا ہے: ''اپنے دِل سے فتویٰ پوچھو، خواہ فتویٰ دینے والے تمہیں جواز کا فتویٰ دیں''۔

س..... کیا کسی معاملے میں ضمیر کا مطمئن ہونا کافی ہے جبکہ وہ کام خلافِ شرع بھی ہو؟

ج..... جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے دِل میں نیکی اور بدی کو پہچاننے کی قوت رکھی ہے، جس کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی نیکی اور بدی کی پہچان اور صحیح اور غلط کی شناخت کے لئے بو بیشتر حرص، ہوئی اور خواہشات کا غلبہ رہتا ہے، جو اس کی بصیرت کو اندھا اور اس کے ضمیر کو مردہ کر دیتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے بھیجی ہوئی شریعت کو حق و باطل اور صحیح و غلط کے پہچاننے کا اصل معیار ٹھہرایا ہے، پس کسی شخص کے ضمیر کے زندہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ''معیارِ شریعت'' پر مطمئن ہو، اور ضمیر کے مردہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کو خلافِ شرع کاموں پر تو اطمینان ہو، مگر احکامِ شرعی پر اطمینان نہ ہو، اس لئے جو کام خلافِ شرع ہو اس پر کسی کے ضمیر کا مطمئن ہونا کافی نہیں بلکہ یہ اس کے دِل

کے اندھا اور ضمیر کے مردہ ہونے کی علامت ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: ''بے شک بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دِل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔''

اِستخارے کی حقیقت

س..... حدیث شریف میں ہے کہ اِستخارہ کرنا مؤمن کی خوش بختی ہے اور نہ کرنے والا بد بخت ہے۔ اور طریقہ اِستخارے کا یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی دو رکعت نماز نفل پڑھے اور پھر دُعائے اِستخارہ پڑھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ نفل پڑھنے اور دُعائے اِستخارہ کے بعد کیا آدمی اس مقصد کے لئے نکل کھڑا ہو جس کے لئے اِستخارہ کیا ہو؟ مثلاً: ایک شخص کوئی مکان خریدنا چاہتا ہے، کیا وہ اِستخارے کے بعد جا کر مکان کی بابت بات کرلے یا کہ اللہ تعالیٰ اسے اِستخارہ کرنے کے بعد خواب میں کچھ اشارہ دیں گے یا دِل میں ایسا خیال پیدا کریں گے کہ وہ بعد میں مکان خریدنے کے لئے نکلے۔ بہت سے علماء کہتے ہیں کہ جو کام یا مقصد ہو، آدمی تین یا سات دن اِستخارہ کرے، اس عرصے میں یا تو اسے خواب آجائے گا یا پھر اللہ تعالیٰ دِل میں ایسا خیال پیدا کردے گا کہ کام کرو یا نہ کرو، لیکن اگر ایسا ہے تو پھر خواب وغیرہ کا ذکر حدیث پاک میں کیوں نہیں ہے؟ مجھ سے ایک جماعت کے شخص نے کہا ہے کہ خواب وغیرہ کچھ نہیں آتا، پس تم اپنے مقصد کے لئے اِستخارہ کرو اور پھر اس مقصد کے لئے روانہ ہو جاؤ، اللہ نے بہتر کرنا ہوگا تو وہ مقصد تمہیں فوراً حاصل ہو جائے گا ورنہ ایسی رُکاوٹ ڈال دے گا کہ تم سمجھ جاؤ گے کہ اللہ کو تمہارے لئے یہی منظور ہے کہ یہ کام نہ ہو، بہر حال آپ بتایئے، شکریہ۔

ج..... اِستخارے کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب کرنا اور اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا کہ اگر یہ بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ میسر فرمادیں، بہتر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ہٹادیں۔ اِستخارے کے بعد خواب کا آنا ضروری نہیں، بلکہ دِل کا رُجحان کافی ہے۔ اِستخارے کے بعد جس طرف دِل کا رُجحان ہو اس کو اختیار کرلیا جائے۔ اگر خدانخواستہ کام

کرنے کے بعد محسوس ہو کہ یہ اچھا نہیں ہوا، تو یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں اسی میں بہتری ہوگی کیونکہ بعض چیزیں بظاہر اچھی نظر آتی ہیں مگر وہ ہمارے حق میں بہتر نہیں ہوتیں، اور بعض ناگوار ہوتی ہیں مگر ہمارے لئے انہی میں بہتری ہوتی ہے۔

الغرض! اِستخارے کی حقیقت کامل تفویض وتوکل اور قضا وقدر کے فیصلوں پر رضامند ہوجانا ہے۔

اہم اُمور سے متعلق اِستخارہ

س..... زندگی کے تمام اہم اُمور کے متعلق فیصلے کرنے سے قبل کیا اِستخارہ کرنا واجب ہے؟

ج..... اِستخارہ واجب نہیں، البتہ اہم اُمور پر اِستخارہ کرنا مستحب ہے، حدیث میں ہے:

"عن سعد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له، ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى الله له." (مشکوٰۃ، ص:۴۵۳)

ترجمہ:..... "ابنِ آدم کی سعادت میں سے ہے اس کا راضی ہونا اس چیز کے ساتھ جس کا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے فیصلہ فرمایا، اور ابنِ آدم کی بدبختی سے ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے استخارے کو ترک کردینا، اور ابنِ آدم کی بدبختی میں سے ہے اس کا اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے ناراض ہونا۔" (مشکوٰۃ، ص:۴۵۳ بروایت مسند احمد وترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے:

"من سعادة ابن آدم استخارته الى الله ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله."

(مستدرک حاکم، ج:۱،ص:۵۱۸)

ترجمہ:..... ''اللہ سے اِستخارہ کرنا ابنِ آدم کی سعادت میں داخل ہے، اور اس کا اللہ تعالیٰ سے اِستخارہ کرنے کو ترک کر دینا اس کی شقاوت میں داخل ہے۔''

گناہوں کا کفارہ کیا ہے؟

س..... انسان گناہ کا پتلا ہے، بدقسمتی سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ اور یہ کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

ج..... چھوٹے موٹے گناہ (جن کو صغیرہ گناہ کہا جاتا ہے) ان کے لئے تو نماز، روزہ کفارہ بن جاتے ہیں، اور کبیرہ گناہوں سے ندامت کے ساتھ توبہ کرنا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنا ضروری ہے۔ کبیرہ گناہ بہت سے ہیں اور لوگ ان کو معمولی سمجھ کر بے دھڑک کرتے ہیں، نہ ان کو گناہ سمجھتے ہیں، نہ ان سے توبہ کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں، یہ بڑی غفلت ہے۔ کبیرہ گناہوں کی فہرست کے لئے عربی دان حضرات شیخ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الزواجر عن اقتراف الکبائر'' یا امام ذہبی رحمہ اللہ کا رسالہ ''الکبائر'' ضرور پڑھیں۔ اور اُردو خوان حضرات، مولانا احمد سعید دہلویؒ کا رسالہ ''دوزخ کا کھٹکا'' غور سے پڑھیں۔ توبہ کے علاوہ شریعت نے بعض گناہوں کا کفارہ بھی رکھا ہے، یہاں اس کی تفصیل مشکل ہے۔

ماں کے پیٹ میں بچہ یا بچی بتا دینا آیتِ قرآنی کے خلاف نہیں

س..... بحیثیت ایک مسلمان کے میرا ایمان اللہ تبارک وتعالیٰ، اس کے انبیائے کرام علیہم السلام، ملائکہ، روزِ قیامت اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر الحمدللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزمان ہونے پر ہے۔ ان شاء اللہ مرتے دم بھی کلمہ طیبہ اپنی تمام ظاہری و باطنی معنوی لحاظ سے زبان پر ہوگا۔ ایک معمولی سی پریشانی لاحق ہوگئی ہے، از رُوئے قرآنِ کریم شکم مادر میں لڑکی یا لڑکے کے وجود کے بارے میں صرف اور صرف اللہ

تبارک وتعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے، لیکن سنا ہے یورپ میں خاص طور پر جرمنی (مغربی جرمنی) میں ڈاکٹروں نے ایسی ٹیکنالوجی دریافت کی ہے جس کے ذریعے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ شکمِ مادر میں پلنے والی رُوح مذکر ہے یا مؤنث؟ حقائق وشواہد کی رُو سے سائنس اور اسلام کا ٹکراؤ علمائے دِین مسلمان اور سائنس دانوں کے علم کے مطابق کہیں بھی نہیں ہے، بلکہ دورِ موجودہ میں بہت سی ایسی اسلامی تھیوریاں ہیں جن کا ذکر کلامِ ربانی میں برسہابرس قبل سے موجود ہے، اور حاضر کی سائنس اس کو دُرست اور حق بجانب قرار دے رہی ہے۔ ہمارا علم نامکمل ہے، آپ اس معاملے میں ہماری راہ نمائی فرمائیں کہ شکمِ مادر میں مذکر و مؤنث کے موجود ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیا ہدایات ہیں؟ اور کیا جرمنی والوں نے جو میڈیکل سائنس میں اس بات کا پتا چلالیا ہے تو کیا وہ معاذ اللہ اسلامی تعلیمات کی اس ضمن میں نفی تو نہیں کرتی؟

ج..... پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جرمنی کے مسکینوں نے تو اَب ایسی ٹیکنالوجی ایجاد کی ہوگی جس کے ذریعہ جنین (رحم کے بچے) کے نر و مادہ ہونے کا علم ہو سکے، مسلمان تو اس سے بہت پہلے اس کے قائل ہیں، کشف کے ذریعہ بہت سے اکابر نے بچے کے نر و مادہ ہونے کی اطلاع دی، ہمارے پُرانے اطباء حاملہ کی نبض دیکھ کر نر و مادہ کی تعیین کر دیا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم میں جو فرمایا ہے: ''اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے'' یہ سب کچھ اس کے خلاف نہیں، کیونکہ جو کچھ ''رحموں میں ہے'' کا لفظ بڑی وسعت رکھتا ہے، جنین کے نر و مادہ ہونے تک اس کو محدود رکھنا غلط ہے۔ جنین کے اوّل سے آخر تک کے تمام حالات کو یہ لفظ شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور نر و مادہ جاننے کے جتنے ذرائع اب تک دریافت ہوئے ہیں وہ بھی ظنی ہیں، قطعی نہیں۔ جرمنی کے سائنس دانوں کی سعیِ مشکور سے اتنا ثابت ہو گیا ہے کہ بچے کے نر و مادہ ہونے کا علم بھی فی الجملہ آدمی کو عطا کیا جا سکتا ہے۔ پس بطور کشف اکابرِ اُمت جو کچھ فرماتے تھے اور جس کا ہمارا جدید طبقہ بڑی شد و مد سے انکار کیا کرتا تھا، اس کی صحت ثابت بھی اپنی جگہ صحیح رہی کہ پیٹ میں بچے کے حالات کا علم محیط صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو ہے۔

شکمِ مادر میں لڑکا یا لڑکی معلوم کرنا

س..... کیا انسان بتلا سکتا ہے کہ شکمِ مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ ٹی وی پروگرام ''تفہیمِ دین'' میں مولانا نے کہا کہ لوگوں نے قرآنِ کریم کو صحیح سمجھ کر نہیں پڑھا، اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی اور مقصد ہے، اور اگر انسان کوشش اور تحقیق کرے تو بتلا سکتا ہے کہ شکمِ مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ آپ اس بات کو قرآن وسنت کی روشنی میں بتلائیں کہ کیا انسان یہ بتلا سکتا ہے کہ شکمِ مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں مخفی رکھی ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو بھی نہیں ہونا چاہئے۔

ج..... شکمِ مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ اس کا قطعی علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ بغیر اسباب کے قطعی طور پر یہ بتلا سکے کہ شکمِ مادر میں لڑکی ہے یا لڑکا؟ باقی اگر یہ کہا جائے کہ انسان اگر کوشش کرے تو بتلا سکتا ہے کہ شکمِ مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ بلکہ آج کل بعض ایسی ایکسرے مشینیں ایجاد ہوگئی ہیں جن کے ذریعے سے اس وقت لڑکا یا لڑکی ہونا بتلایا جا سکتا ہے جبکہ حملِ شکمِ مادر میں انسانی اعضاء میں ڈھل چکا ہو، یا بعض اولیاء اور نجومی وغیرہ بھی بتلا دیتے ہیں، اور ان کی بات کبھی صحیح بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ بہر کیف! انسان کا یہ علم قرآنِ کریم کی یہ آیت: ''وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ'' یعنی وہی اللہ جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے (سورۂ لقمان آیت: ۳۴) کے منافی نہیں ہے، اور انسان اس سے اللہ کے مخفی علم میں شریک نہیں بنتا، اس لئے کہ غیب درحقیقت اس علم کو کہا جاتا ہے جو سبب قطعی سے واسطے سے نہ ہو، بلکہ بلاواسطہ خود بخود ہو، اگر ڈاکٹرز یا نجومی وغیرہ شکمِ مادر میں لڑکی ہے یا لڑکا، اس کی اطلاع دیتے ہیں تو اسباب کے ذریعے سے جبکہ اس آیت کا مصداق ہے اسباب کے بغیر خود بخود علم ہو جانا، اور یہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ اسی طرح اس آیت: ''يعلم ما في الأرحام'' سے مراد قطعی علم ہے جبکہ انسان جس قدر بھی کوشش کرے وہ قطعی طور پر نہیں بتلا سکتا، بلکہ گمان غالب کے درجے میں اور اس میں بھی اکثر غلطی کا احتمال رہتا ہے۔

دُوسری بات یہ ہے کہ اس آیت میں "مَا فِی الْأَرْحَام" کہا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بھی رحم میں ہے اس کے تمام حالات و کیفیات کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، یعنی یہ کہ وہ بچہ نر ہے یا مادہ؟ اور پھر یہ کہ بچہ صحیح سالم پیدا ہوگا یا مریض و ناقص؟ ولادت طبعی طور پر پورے دنوں میں ہوگی یا غیر طبعی طور پر اس مدّت سے قبل یا بعد میں؟ اور اگر ہوگی تو ٹھیک کس دن اور کس وقت؟ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بچے کی قسمت کیا ہوگی؟ بچہ سعید (نیک بخت) ہوگا یا شقی (بد بخت) ہوگا؟ گویا ان سب چیزوں کا علم اللہ کو ہے جبکہ وہ حمل ابھی شکمِ مادر میں ہے۔ اس کے برخلاف آج کل ڈاکٹرز یا سائنس دان اپنی کوشش اور اسباب کے سہارے گمان غالب کے درجے میں صرف اتنا بتلا سکتے ہیں کہ رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی اور وہ بھی حمل ٹھہرنے کی ایک خاصی مدّت کے بعد۔ لہٰذا "مَا فِی الْأَرْحَام" کے علم کو صرف نر اور مادہ تک محدود نہ کیا جائے بلکہ اس کا علم "مَا فِی الْأَرْحَام" میں نر اور مادہ کے علم کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں داخل ہیں جن کا علم کسی انسان کو نہیں ہوسکتا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس آیتِ مبارکہ میں "مَا فِی الْأَرْحَام" کہا گیا ہے، "مَنْ فِی الْأَرْحَام" نہیں کہا گیا۔ "مَنْ" عربی زبان میں ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، جبکہ "ما" غیر ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، مقصد یہ ہے کہ وہ حمل جو کہ ابھی خون کا ایک لوتھڑا ہے، ابھی انسانی اعضاء میں ڈھلا بھی نہیں اور اس کی کوئی انسانی شکل شکمِ مادر میں واضح نہیں ہوئی وہ ابھی غیر ذوی العقول میں ہے اس وقت بھی اللہ کو علم ہے کہ یہ کیا ہے اور کون ہے؟ جبکہ آج کل ڈاکٹرز اور سائنس دانوں کو اس وقت نر یا مادہ کا پتا چلتا ہے جبکہ حمل، انسانی اعضاء میں ڈھل جائے اور انسانی شکل وصورت اختیار کر لے، اس وقت یہ حمل ذوی العقول میں "مَنْ" کے تحت آجاتا ہے اور قرآن نے یہ نہیں کہا کہ: "وَیَعْلَمُ مَنْ فی الْأَرْحام" بلکہ یہ کہا کہ: "ویعلم ما فی الْأَرْحام"۔

بہرکیف! شکمِ مادر کا اگر ایک مدّت کے بعد جزئی علم کسی انسان تو اللہ کے "علم ما فی الارحام" کے منافی نہیں۔

عریانی کا علاج عریانی سے

س..... ''عریانی لعنت ہے، ایک کینسر ہے، ملک وملت کے لئے نقصان دہ ہے'' اس قسم کے بیانات پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں، چنانچہ جناب راجہ ظفرالحق وزیر اطلاعات ونشریات کا بیان ہے:

> ''عریانی ایک کینسر کی طرح قوم کے جسم میں پھیلی ہوئی ہے، اسے اگر نہ روکا گیا تو اس کی پتلی دھار، ایک بڑا دھارا بن سکتی ہے، حکومت اس لعنت کو ختم کرنے کا تہیہ کرچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں نظامِ اسلام کے نفاذ میں ملک کے نوجوانوں کو عظیم کردار ادا کرنا ہے۔'' (''جنگ'' کراچی، ۱۳؍فروری ۱۹۸۲ء)

مگر اس کا علاج کوئی نہیں بتاتا، کوئی نہیں بتاتا، آپ جناب سے درخواست ہے اس کا علاج تجویز فرمادیں۔

ج..... عریانی بلاشبہ ایک لعنت ہے، اور کوئی شک نہیں کہ یہ قوم کے مزاج میں کینسر کی طرح سرایت کرچکی ہے۔ راجہ صاحب کے بقول حکومت اس لعنت کو ختم کرنے اور قوم کو اس کینسر سے نجات دِلانے کا تہیہ کرچکی ہے۔ لیکن حکومت نے اپنے اس تہیہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو لائحۂ عمل مرتب فرمایا ہے، وہ بھی راجہ صاحب ہی کی زبانی سن لیجئے:

> ''اطلاعات ونشریات کے وفاقی وزیر راجہ ظفرالحق نے خواتین کو بہترین تعلیم دینے پر زور دیا ہے تاکہ وہ معاشرے میں فعال کردار ادا کرسکیں، وقار النساء گرلز ہائی اسکول راولپنڈی کے سالانہ یوم اسپورٹس اور جوبلی تقریبات میں بطورِ مہمان خصوصی تقریر کرتے ہوئے راجہ ظفرالحق نے کہا کہ حکومت خواتین کو ایسی تعلیم و تربیت دینے کے سلسلے میں عملی کردار ادا کررہی ہے کہ قوم کی بیٹیاں ہر شعبۂ حیات میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا

کہ ہماری آبادی کا نصف حصہ خواتین پر مشتمل ہے، اور اس اعتبار
سے انہیں ہر شعبۂ حیات میں مثالی طور پر آگے آنے اور اپنی لیاقت
اور صلاحیت کے اظہار کے مساوی حقوق ملنے چاہئیں۔''

(''نوائے وقت'' کراچی، ۱۴؍فروری ۱۹۸۲ء)

گویا عریانی کی لعنت کو ختم کرنے اور اس کینسر سے قوم کو نجات دِلانے کے لئے حکومت نے جو عملی خاکہ مرتب کیا ہے وہ یہ ہے کہ قوم کی بیٹیوں کو گھروں سے نکالا جائے، اور ہر شعبۂ زندگی میں مردوں کے برابر ان کی بھرتی کی جائے، فوج اور پولیس میں آدھے آدمی ہوں، آدھی عورتیں، دفاتر میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مساوی ہو، کابینہ اور شوریٰ میں دونوں کی تعداد نصف ونصف ہو، اسکولوں، کالجوں اور دانش گاہوں میں آدھے لڑکے ہوں اور آدھی لڑکیاں، یہ ہے حکومت کا وہ تیر بہدف علاج جس کے ذریعہ عریانی کا خاتمہ ہوگا اور قوم کو عریانی کے عفریت سے نجات ملے گی...! اس طریقۂ علاج کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ حکومت مردون اور عورتوں کی امتیازی علامات ہی مٹا دینا چاہتی ہے، تاکہ ایک صنف کو دُوسری صنف سے جو حجاب ہے، اور جس سے عریانی کا تصوّر اُبھرتا ہے، وہ ختم ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ جب دونوں کے حدودِ عمل کی تفریق مٹ جائے گی تو عریانی آپ سے آپ ختم ہو جائے گی، اور قوم کو اس لعنت کے گرداب سے نجات مل جائے گی، بقول اقبال:

شیخ صاحب بھی تو پردہ کے کوئی حامی نہیں
مفت میں کالج کے لڑکے ان سے بدظن ہو گئے!
وعظ میں فرمادیا تھا آپ نے کل صاف صاف
پردہ آخر کس سے ہو؟ جب مرد ہی زَن ہو گئے!

پاکی کے لئے ٹشو پیپر کا استعمال

س کیا پیشاب خشک کرنے کے لئے یا دُوسری نجاست کو صاف کرنے کے

لئے ڈھیلوں کی جگہ آج کل بازار میں عام طور پر Toilet Tissue Paper کو استعمال کیا جاتا ہے، جائز ہے؟ اگر کاغذ کے استعمال کے بعد پانی سے صفائی کرلی جائے تو صفائی مکمل ہوگی یا نہیں؟

ج..... جو کاغذ خاص اسی مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے اس کا استعمال دُرست ہے، اور اس سے صفائی ہوجائے گی۔

چار شادیوں پر پابندی اور مساوات کا مطالبہ

س..... گزشتہ دنوں کراچی میں عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر مختلف سماجی تنظیموں کی جانب سے تقاریب منعقد ہوئیں، جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ:

''ایک سے زیادہ شادیوں پر پابندی عائد کی جائے اور عورتوں کو مردوں کے مساوی وراثت کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ اسی طرح شادی اور طلاق میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔''

۱:..... اسلامی نقطۂ نگاہ سے ان مطالبات کی کیا اہمیت ہے؟

۲:..... ایسے مطالبے کرنے والے شرعی نقطۂ نگاہ سے کیا اب تک دائرۂ اسلام میں داخل ہیں؟

۳:..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَحکامات کا مذاق اُڑانے والوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَحکامات کے خلاف آواز اُٹھانے والوں کی اسلام میں کیا سزا ہے؟

ج..... ان بے چاری خواتین نے جن کے مطالبات آپ نے نقل کئے ہیں، یہ دعویٰ کب کیا ہے کہ وہ اسلام کی ترجمانی کررہی ہیں، تاکہ آپ یہ سوال کریں کہ وہ دائرۂ اسلام میں رہیں یا نہیں؟ رہا یہ کہ اسلامی نقطۂ نظر سے ان مطالبات کی کیا اہمیت ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر مسلمان کو معلوم ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مرد کو بشرطِ عدل چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے، عورت کو چار شوہر کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے تو کجا؟ کسی ادنیٰ عقل وفہم کے شخص نے بھی نہیں دی۔ اور یہ بھی سب

جانتے ہیں کہ قرآنِ کریم نے وراثت اور شہادت میں عورت کا حصہ مرد سے نصف رکھا ہے، اور طلاق کا اختیار مرد کو دیا ہے، جبکہ عورت کو طلاق مانگنے کا اختیار دیا ہے، طلاق دینے کا نہیں۔ اب فرمانِ الٰہی سے بڑھ کر اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مسلم معاشرے میں بڑی بھاری اکثریت ایسی باعفت، سلیقہ منداور اطاعت شعار خواتین کی رہی ہے جنھوں نے اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا رکھا ہے، واقعتاً حورانِ بہشتی کو بھی ان کی جنت پر رشک آتا ہے، اور یہ پاکباز خواتین اپنے گھر کی جنت کی حکمران ہیں، اور اپنی اولاد اور شوہروں کے دِلوں پر حکومت کر رہی ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض گھروں میں مرد بڑے ظالم ہوتے ہیں اور ان کی خواتین ان سے بڑھ کر بے سلیقہ اور آدابِ زندگی سے ناآشنا۔ ایسے گھروں میں میاں بیوی کی ''جنگِ اَنا'' ہمیشہ برپا رہتی ہے اور اس کے شور شرابے سے ان کے آس پڑوس کے ہمسایوں کی زندگی بھی اجیرن ہوجاتی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ''عورتوں کے عالمی دن'' کے موقع پر جن بیگمات نے اپنے مطالبات کی فہرست پیش کی ہے، ان کا تعلق بھی خواتین کے اسی طبقے سے ہے جن کا گھر جہنم کا نمونہ پیش کر رہا ہے، اور اس کے جگر شگاف شعلے اخبارات کی سطح تک بلند ہو رہے ہیں، اور وہ غالباً اپنے ظالم شوہروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہی ہیں، اور چونکہ یہ انسانی فطرت کی کمزوری ہے کہ وہ دُوسروں کو بھی اپنے جیسا سمجھتا کرتا ہے اس لئے اپنے گھروں کو جہنم کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھ کر یہ بیگمات سمجھتی ہوں گی کہ جس طرح وہ خود مظلوم و مقہور ہیں، اور اپنے ظالم شوہروں کے ظلم سے تنگ آچکی ہیں، کچھ یہی کیفیت مسلمانوں کے دُوسرے گھروں میں بھی ہوگی، اس لئے وہ بزعم خود تمام مسلم خواتین کی طبیش کر رہی ہیں۔ حالانکہ یہ ان کی ''آپ بیتی'' ہے، ''جگ بیتی'' نہیں۔ سو ایسی خواتین واقعی لائقِ رحم ہیں، ہر نیک دِل انسان کو ان سے ہمدردی ہونی چاہئے، اور حکومت سے مطالبہ کیا جانا چاہئے کہ ان مظلوم بیگمات کو ان کے درندہ صفت شوہروں کے چنگل سے فوراً نجات دِلائے۔

میں ایسے مطالبے کرنے والی خواتین کو مشورہ دُوں گا کہ وہ اپنی برادری کی خواتین میں یہ تحریک چلائیں کہ جس شخص کی ایک بیوی موجود ہو اس کے حبالہ عقد میں آنے کو کسی

قیمت پر بھی منظور نہ کیا کریں، ظاہر ہے کہ اس صورت میں مردوں کی ایک سے زیادہ شادی پر خود بخود پابندی لگ جائے گی اور ان محترم بیگمات کو حکومت سے مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

رہا طلاق کا اختیار تو اس کا حل پہلے سے موجود ہے کہ جب بھی میاں بیوی کے درمیان اَن بن ہو فوراً خلع کا مطالبہ کر دیا جائے، ظالم شوہر خلع نہ دے تو عدالت خلع دِلوادے گی، بہرحال اس کے لئے حکومت سے مطالبے کی ضرورت نہیں۔ رہا مرد وعورت کی برابری کا مسئلہ! تو آج کل امریکہ بہادر اس مساوات کا سب سے بڑا علمبردار بھی ہے اور ساری دُنیا کا اکیلا چودھری بھی، یہ مطالبہ کرنے والی خواتین امریکی ایوانِ صدر کا گھیراؤ کریں اور مطالبہ کریں کہ جب سے امریکہ مہذب دُنیا کی برادری میں شامل ہوا ہے آج تک اس نے ایک خاتونِ خانہ کو بھی امریکی صدارت کا منصب مرحمت نہیں فرمایا، لہٰذا فی الفور امریکہ کے صدر کلنٹن صدارت کے منصب سے اپنی اہلیہ محترمہ کے حق میں دستبردار ہو جائیں، اسی طرح امریکی حکومت کے وزراء اور ارکانِ دولت بھی اپنی اپنی بیگمات کے حق میں دستبردار ہو کر گھروں میں جا بیٹھیں، پھر یہ خواتین فوراً یہ قانون وضع کریں کہ جتنا عرصہ مردوں نے امریکہ پر راج کیا ہے اتنے عرصے کے لئے خواتین حکومت کریں گی، اور اتنے عرصہ تک کسی مرد کو امریکی حکومت کے کسی منصب پر نہیں لیا جائے گا، تاکہ مرد وزن کی مساوات کی ابتدا امریکہ بہادر سے ہو۔ اگر ان معزز خواتین نے اس معرکے کو سر کر لیا تو دُنیا میں عورت اور مرد کی برابری کی ایسی ہوا چلے گی کہ ان خواتین کو اخبارات کے اوراق سیاہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی، اللہ تعالیٰ ان خواتین کے حالِ زار پر رحم فرمائیں۔

مذہب سے باغی ذہن والے کا خواب اور اس کی تعبیر

س..... ایک بچی نے اپنا ایک طویل اور عجیب وغریب خواب ذکر کیا تھا، جس میں طبیعت کی جذباتیت کی بنا پر تشکیک، الحاد اور اعمالِ صالحہ سے بے رغبتی کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک خواب بیان کیا، جس میں عالم برزخ میں رُوحوں کی آپس میں ملاقات، ملائکہ

سے گفتگو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی تجلیات کے نورانی پَردوں میں زیارت اور اللہ رَبّ رحیم کی مہربان ذات سے شرفِ ہم کلامی کا حسین وجمیل منظر پیش کیا گیا تھا، اس پر چند حروف رقم کرتا ہوں تا کہ خواب کی دُنیا کا کچھ خاکہ بھی سامنے آجائے اور مذکورہ خواب کے کچھ تعبیری پہلوؤں کا تذکرہ بھی ہوجائے۔

ج..... بیٹی! میرے پاس اتنے لمبے خط پڑھنے کی فرصت نہیں ہوتی، مگر تمہارا خط اس کے باوجود اوّل سے آخر تک پورا پڑھا۔ پہلے یہ سمجھ لو کہ خواب میں آدمی کے خیالات جو اس کے تحت الشعور اور لاشعور میں دبے ہوئے ہوتے ہیں، مختلف صورتوں میں متشکل ہوجاتے ہیں، اس لئے یہ پتہ چلانا کہ خواب کے کون سے اجزاء اصل واقعہ ہیں اور کون سے ذہنی خیالات کی پیداوار، بڑا مشکل ہوتا ہے۔

دُوسری بات یہ ملحوظ رکھنی چاہئے کہ خواب کے جو اجزاء آدمی کے ذہنی خیالات سے ماوراہوں، وہ بھی تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں، ان کے ظاہری مفہوم مراد نہیں ہوتے۔

تیسری بات یہ یاد رہنی چاہئے کہ مابعد الموت (قبر اور حشر) کے حالات اس دُنیا میں کامل ومکمل ظاہر نہیں ہوسکتے، نہ بیداری میں اور نہ خواب میں، اس لئے کہ ہماری اس زندگی کا پیمانہ ان کا متحمل ہی نہیں ہوسکتا، اس لئے خواب میں مابعد الموت کے جو مناظر دِکھائے جاتے ہیں، وہ ایک ہلکی سی جھلک ہوتی ہے۔

ان تین باتوں کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد اب اپنے خواب پر غور کیجئے، آپ کا ذہن مذہب سے باغی اور خدا کا منکر تھا، موت کے بعد کی زندگی تعالیٰ شانہ نے آپ کو خواب میں اس زندگی کے بارے میں (آپ کی قوتِ برداشت کی رعایت رکھتے ہوئے) چند ہلکے پھلکے مناظر دِکھائے، نانی اماں نے جس پوسٹ آفس کی بات کی تھی، اس سے مراد دُعا و استغفار اور ایصالِ ثواب ہے، جو زندوں کی طرف سے مرحومین کو کیا جاتا ہے، اور ارواح کا آپس میں خوش گپیوں میں مشغول دیکھنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ مسلمان ارواح کی وہاں ملاقات ہوتی ہے، اور فرشتوں کے ساتھ آپ کی گفتگو اور آپ کو رب العالمین سے

ملاقات کے لئے جانا اس طرف اشارہ تھا کہ اہلِ ایمان کے ساتھ بہت رحمت وشفقت کا معاملہ کیا جاتا ہے، اور نماز، روزہ اور تلاوت کے بارے میں سوالات اس بات پر تنبیہ تھی کہ وہاں یہی چیزیں کام آتی ہیں جن کو یہاں ہم لوگ ''شغلِ بے کاری'' سمجھا کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کہا جانا کہ ''کیسی ہو تم؟'' اس پر آپ کے ان الفاظ سے مجھے تو وجد آ گیا کہ ''میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ اس آواز میں کتنی نرمی اور محبت ہوتی ہے، آہ! وہ میٹھی مہربان اور شفقت بھری آواز''۔ واقعی حق تعالیٰ شانہ کے کلام کی شیرینی اور مٹھاس اور اس کی لذّت اور سحر آفرینی کی کیفیت سے الفاظ کا ناطقہ بند ہے، یہ آپ کو ذرا سی جھلک دِکھائی گئی کہ کلامِ الٰہی میں کیا لذّت، تأثیر ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں کا کیا عالم ہوگا جن کو حق تعالیٰ شانہ اپنی ہم کلامی کا شرف عطا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف سے، محض اپنے فضل سے اپنی ذاتِ عالی کے طفیل ہمیں بھی یہ دولتِ کبریٰ نصیب فرمائیں۔

حق تعالیٰ شانہ کے دیدار کی جو کیفیت آپ نے قلمبند کی ہے، وہ محض ایک ہلکی پھلکی سی تمثیل ہے، ورنہ ساری دُنیا کی ماؤں کی ممتا بھی یکجا کر لی جائے اور پوری کائنات کا حسن و جمال بھی کسی ایک چیز میں مرتکز ہو جائے تو وہ اس پاک ذات کی ادنیٰ مخلوق ہوگی، مخلوق کو خالق سے کیا نسبت؟ اور اس بے مثال ذاتِ عالی کی کیا مثال؟ بہر حال یہ سارے مناظر آپ کے ذہنی پیمانے کے مطابق تھے اور آپ کی ''انکارِ خدا کی آگ'' پر نشتر لگانا تھا کہ کیا یہ سب کچھ دیکھ کر بھی خدا کا انکار کرو گی؟ اب میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ کا یہ خواب مبارک ہے اور اس میں آپ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنی زندگی کی لائن تبدیل کریں اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری میں مشغول ہو جائیں۔ جوان ہونے کے بعد آپ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں جو جو کوتاہیاں ہوئی ہیں، عبادات میں سستی ہوئی ہے، اس سے توبہ کریں اور ان تمام چیزوں کی تلافی کریں۔ ہاں! یہ بات بھی یاد رکھیں کہ خوابوں سے نہ کوئی ولی بنتا ہے اور نہ یہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس لئے خواب کو کوئی اہمیت نہ دی جائے بلکہ بیداری کے اعمال، اخلاق، عقائد کو درست کرنے اور اللہ و رسولؐ کے مطابق بنانے پر پوری توجہ اور ہمت لگانی چاہئے۔ میری معروضات کا خلاصہ یہ ہے کہ مابعد

الموت کے یہ تمام مناظر جو آپ کو دِکھائے گئے ہیں ان کی حقیقت اتنی ہی نہیں جو آپ کو دِکھائی گئی، وہاں کے جتنے حالات سمجھ میں آسکتے ہیں وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما چکے ہیں، اس سے زیادہ وہاں کے حالات سمجھ میں نہیں آسکتے جب تک کہ وہاں جا کر ان کا مشاہدہ نہ ہوجائے۔ بہرحال آپ کا فرض ہے کہ اب آپ زندگی کی لائن کو بدلیں تا کہ جب آپ یہاں سے جائیں تو آپ کا شمار ''مؤمنات قانتات'' میں ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی شیخ متبعِ سنت سے اصلاحی تعلق قائم کرلیں اور ان کی ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں، واللہ الموفق!

مرد اور عورت سے متعلق مسائل

عورت پر تہمت لگانے، مار پیٹ کرنے والے پڑھے لکھے پاگل کے متعلق شرعی حکم

س.....ایک آدمی پڑھا لکھا ہے، اسلامیات میں ایم اے کیا ہوا ہے، بیوی کو کوئی عزت نہیں دیتا، بیوی پر طرح طرح کے الزامات لگاتا ہے، ہر کام میں نقص نکالتا ہے، ہر نقصان کا ذمہ دار بیوی کو ٹھہراتا ہے، گندی گندی گالیاں بکتا ہے، بیوی کی پاک دامنی پر الزامات لگاتا ہے، بیوی کے رشتہ داروں کی پاک دامنی پر بھی الزامات لگاتا ہے، بیوی کو اس کے رشتہ داروں کے گھر جانے نہیں دیتا، بیوی کا دِل اگر چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنے میکے میں کہیں جائے تو ڈر کی وجہ سے اجازت طلب نہیں کرتی، کیونکہ شوہر اس کے گھر والوں کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہوجاتا ہے اور چلّا چلّا کر اس کے گھر والوں کو گندی گندی گالیاں بکتا ہے، بیوی بے چاری مہینوں مہینوں اپنے گھر والوں کی صورت کو بھی ترس جاتی ہے، بے بس ہے، جب زیادہ یاد آتی ہے تو چپکے چپکے رو لیتی ہے، اور صبر و شکر کر کے خاموش ہوجاتی ہے۔ بیوی کے گھر والے اگر بلائیں تو (شوہر جو کہ شکی مزاج ہے) بیوی اور اس کے میکے والوں پر گندے گندے الزامات لگاتا ہے، کہتا ہے: ''تجھے بلا کر تیرے ماں باپ تجھ سے گندہ دھندہ کرواتے ہیں اور پیسہ خود کھاتے ہیں'' بات بات پر گالیاں دینا، پاک دامنی پر الزام لگانا، زیادہ غصہ آئے تو چہرے پر تھپڑوں کی بھرمار کرنا، گھر سے نکل جانے کی دھمکی دینا، شوہر کے

نزدیک بیوی کا حق روٹی، کپڑا اور مکان سے زیادہ نہیں ہے۔ جب شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو وہ بیوی سے معافی مانگتا ہے کہ ''میں نے غصے میں جو کچھ بھی کیا، تم معاف کردو'' عورت بے چاری مجبور ہوکر معاف کردیتی ہے۔ کچھ عرصے کی بات ہے کہ شوہر نے اپنی بیوی کو گالیاں دیں اور بہت سے مردوں کے نام لے کر اس کی پاک دامنی پر الزام لگایا، یہاں تک کہ بیوی کے بھانجوں اور بھتیجوں تک کے ساتھ الزام لگانے سے باز نہ آیا، اس کے میکے والوں پر بھی گندے گندے الزامات لگائے، تین چار روز بعد بیوی سے کہا کہ: ''مجھے معاف کردو'' بیوی نے کہا کہ: ''اب تو میں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی، کیونکہ آپ ہر بار معافی مانگنے کے بعد بھی یہی کرتے ہیں'' لیکن شوہر بار ہا معافی مانگتا رہا اور اس نے یہاں تک وعدہ کیا کہ: ''دیکھو میں کعبۃ اللہ کی طرف ہاتھ اُٹھا کر حلفیہ تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اب میں کبھی بھی تم پر اور تمہارے گھر والوں پر کوئی الزام نہیں لگاؤں گا'' بیوی نے معاف کردیا، مگر ابھی اس معافی کو بمشکل دو ماہ بھی نہ گزرے تھے کہ شوہر صاحب پھر وعدہ بھلا کر اپنی پُرانی رَوِش پر اُتر آئے، اب تو بیوی بالکل بھی معاف نہیں کرتی، شوہر جب بھی اس کی پاک دامنی پر الزامات لگاتا ہے تو بیوی چار بار آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھا کر چار گواہوں کی طرف سے اللہ کو گواہ بناتی ہے اور پانچویں بار اللہ کو گواہ بنا کر اپنی پاک دامنی پر لگائے ہوئے الزامات کا بدلہ اللہ کو سونپ دیتی ہے، کیونکہ کہتے ہیں کہ عورت کی پاک دامنی پر الزام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے الزام لگانے والے پر ۸۰ دُرّوں کی سزا رکھی ہے، اب بیوی اپنے شوہر کی ہر بات صبر اور شکر سے سنتی ہے، اور خاموش رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو کہتی ہے کہ: ''اے اللہ! تو ہی انصاف سے میرے ساتھ کی جانے والی تمام حق تلفیوں کا بدلہ دُنیا اور آخرت میں لے لینا'' مولانا صاحب! اسلام کی بیٹی کیا اتنی گھٹیا اور حقیر ہے کہ جو ایک مرد کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حلال کی گئی ہو اور وہ مرد اس کے اُوپر جیسا چاہے الزام لگائے اور اس کے میکے والوں کو یہ کہہ کر حقیر جانے کہ میں ان کی بیٹی بیاہ کر لایا ہوں اس لئے میری عزت اور رتبہ زیادہ ہے، اور بیٹی اور اس کے گھر والے مرد سے کم تر ہیں، ان کی کوئی عزت نہیں، جس کے سامنے جو چاہے ان کو کہہ دیا جائے۔ کیا اسلام نے بیٹی

والوں کو اتنا حقیر بنادیا ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ سنتِ رسول کو ادا کر کے ایک بیٹی اللہ اور اس کے رسول کے نام پر ایک مرد کے لئے حلال کردیں اور پھر بیٹی والے اور بیٹی زندگی بھران کے آگے جھکیں؟ کیا عورت کو (خاص کر اس کے منہ پر) زوردار تھپڑوں کی مار سے ناک اا جازت ہے؟ جبکہ عورت اللہ کو حاضر اور ناظر جان کر اپنے تمام فرائض ایمان داری سے ادا کرتی ہو، اور وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر بھی نہ جاتی ہو، کیا ایسے شوہر کی عبادت قبول ہوسکتی ہے؟ کیا یومِ حساب اللہ تعالیٰ صابر بیوی کو اس کے شوہر سے تمام حقوق ادا کروائے گا جو کہ دُنیا میں اسے نہ ملے ہوں؟ کیونکہ اب بیوی یہی کہتی ہے کہ اب تو قیامت کے دن ہی حساب بے باق ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں ہوگا۔

ج.....اس شخص کے جو حالات آپ نے لکھے ہیں، ان کے نفسیاتی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ''پڑھا لکھا پاگل'' ہے، گالیاں بکنا، تہمتیں دھرنا، مار پیٹ کرنا، وعدوں سے پھر جانا، اور قسمیں کھا کھا کر توڑ دینا، کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔ جو شخص کسی پاک دامن پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس پر چار گواہ پیش نہ کرسکے، اس کی سزا قرآنِ کریم نے ۸۰ دُرّے تجویز فرمائی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے، اور جو شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے، بیوی اس کے خلاف عدالت میں لعان کا دعویٰ کرسکتی ہے، نکاح ختم کرنے کا دعویٰ کرسکتی ہے، جس کی تفصیل یہاں ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ اب اگر آپ اپنا معاملہ یوم الحساب پر چھوڑتی ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کو ان تمام زیادتیوں کا بدلہ دِلائیں گے، اور اگر آپ دُنیا میں اس کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہیں تو آپ کو عدالت سے رُجوع کرنا ہوگا کہ مظلوم لوگوں کے حقوق دِلانا عدالت کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ آپ یہ بھی کرسکتی ہیں کہ دو چار شریف آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر اس سے طلاق لے لیں اور کسی دُوسری جگہ عقد کر کے شریفانہ زندگی بسر کریں۔ بہرحال اس پاگل کے فعل کو اسلام کی طرف منسوب کرنا اور یہ کہنا کہ ''اسلام کی بیٹی کیا اتنی گھٹیا اور حقیر ہے'' بالکل غلط ہے، اسلام کی تعلیم تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ارشاد میں ذکر فرمائی:

"خیر کم خیر کم لأهله وأنا خیر کم لأهلی."

(مشکوٰۃ ص:۲۸۱)

ترجمہ:..... "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب سے اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بڑھ کر اچھا ہوں۔"

بیوی کو خرچہ نہ دینا اور بیوی کا ردِّ عمل نیز گھر میں سودی پیسے کا استعمال

س..... میرے میاں اپنا پیسہ سودی بینک میں مختلف اسکیموں پر لگاتے ہیں اور اس کا منافع ہر مہینے جو ہوتا ہے اس کو بھی گھر کے خرچ میں لگا دیتے ہیں۔ والد صاحب کے سائے سے بچپن سے محروم ہو گئے اور اس زمانے میں لڑکیوں کی شادی ایک مسئلہ ہے، تو پھر میرے گھر والوں نے یہ شادی کر دی، میرے میاں کی ملازمت حبیب بینک میں بہ حیثیت آڈٹ آفیسر ہے، ایک تو بینک کی نوکری اور اُوپر سے سود کی اسکیموں میں لگایا ہوا پیسہ، یہ تمام پیسہ مجھ پر اور میرے بچوں پر خرچ ہوتا ہے۔ ۱- اس پیسے کے کھانے سے میری نماز، میرا کھانا دُرست ہے؟ ۲- اسی پیسے سے میں اپنے زیور کی زکوٰۃ ادا کرتی ہوں، کیا وہ دُرست ہے؟

ج..... سود تو حرام ہے، آپ ایسا کیا کریں، ہر مہینے کسی غیر مسلم سے قرض لے کر گھر کا خرچ چلایا کریں اور آپ کے میاں اپنی رقم سے غیر مسلم کا وہ قرض ادا کر دیا کریں۔

مقروض شوہر کی بیوی کا اپنی رقم خیرات کرنا

س..... ایک شخص پانچ ہزار روپے کا مقروض ہے، اور یہ قرضِ حسنہ لیا ہوا ہے، اس کی بیوی کے پاس تقریباً تین ہزار روپے کا زیور ہے، اب بیوی چاہتی ہے کہ ۱۵۰۰ روپے کے زیورات بیچ کر گاؤں میں ایک کنواں کھدوائے، لیکن اس کے میاں کا اصرار ہے کہ یہ پندرہ سو روپے کنویں پر خرچ کرنے کے بجائے میرا قرض ادا کر دو، بیوی کہتی ہے کہ یہ میرا حق ہے، میں جہاں چاہوں خرچ کر سکتی ہوں، اس کا ثواب مجھے ضرور ملے گا، اور خاوند کہتا ہے کہ میاں اگر مقروض ہو تو اس کی بیوی کو خیرات کا کوئی ثواب نہیں ملتا۔ اب دریافت

طلب یہ بات ہے کہ کیا بیوی اپنے زیورات کو فروخت کر کے اس رقم کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر سکتی ہے یا خاوند کی اطاعت اس کے لئے ضروری ہے؟

ج..... اگر زیور بیوی کی ملکیت ہے تو وہ جس طرح چاہے اور جہاں چاہے خیرات کر سکتی ہے، شوہر کا اس پر کوئی حق نہیں۔ لیکن حدیثِ پاک میں ہے کہ عورت کے لئے بہتر صدقہ یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر اور بال بچوں پر خرچ کرے۔ اس لئے میں اس نیک بی بی کو جو پندرہ سو روپے خرچ کرنا چاہتی ہے، مشورہ دُوں گا کہ وہ اپنے سارے زیور سے اپنے شوہر کا قرضہ ادا کر دے، اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں گے اور اس کو جنت میں بہترین زیور عطا کریں گے۔

مرد اور عورت کی حیثیت میں فرق

س..... کیا اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے غم کم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے؟ جیسے مرد حضرات کا دعویٰ ہے کہ عورت کی کوئی حیثیت نہیں، اسے اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے پیدا کیا ہے۔

ج..... اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی کی بقا کے لئے انسانی جوڑا بنایا ہے، اور دونوں کے دِل میں ایک دُوسرے کا اُنس ڈالا ہے اور دونوں کو ایک دُوسرے کا محتاج بنایا ہے، میاں بیوی ایک دُوسرے کے بہترین مونس وغم خوار بھی ہیں، رفیق وہم سفر بھی ہیں، یار و مددگار بھی ہیں۔ عورت مظہرِ جمال ہے، اور مرد مظہرِ جلال، اور جمال وجلال کا یہ آمیزہ کائنات کی بہار ہے، دُنیا میں مسرتوں کے پھول بھی کھلاتا ہے، ایک دُوسرے کے دُکھ درد بھی بٹاتا ہے، اور دونوں کو آخرت کی تیاری میں مدد بھی دیتا ہے۔ فطرت نے ایک کے نقص کو دُوسرے کے ذریعے پورا کیا ہے، ایک کو دُوسرے کا معاون بنایا ہے، عورت کے بغیر مرد کی ذات کی تکمیل نہیں ہوتی، اور مرد کے بغیر عورت کا حسن زندگی نہیں نکھرتا۔ اس لئے یک طرفہ طور پر یہ کہنا کہ عورت کو صرف مرد کے لئے پیدا کیا، ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہیں، غلط ہے۔ ہاں! یہ کہنا

صحیح ہے کہ دونوں کو ایک دُوسرے کا غم خوار و مددگار بنایا ہے۔

س..... میں نے اکثر جگہ پڑھا ہے کہ مرد اچھی عورت کی طلب کرتے ہیں اور نیک بیوی چاہتے ہیں، اکثر اپنی پسند کی شادی بھی کرتے ہیں، کیونکہ وہ مرد ہیں، کیا یہ ٹھیک کرتے ہیں؟

ج..... نیک اور اچھے جوڑے کی خواہش دونوں کو ہے، اور پسند کی شادی بھی دونوں کرتے ہیں، میں تو اس کا قائل ہوں کہ اپنے بزرگوں کی پسند کی شادی کی جائے۔

س..... کیا عورت اپنے لئے اچھے، نیک شوہر کی خواہش نہ کر پسند کرتی ہے اور اس سے عزّت سے شادی کرنے کی خواہش رکھتی ہے، تو اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کیونکہ ہمارے معاشرے میں ایسی حرکت عورت کو زیب نہیں دیتی، جبکہ مرد اپنی خواہش پوری کرسکتا ہے۔

ج..... اُوپر لکھ چکا ہوں، اکثر لڑکیاں کسی شخص کو پسند کرنے میں دھوکا کھالیتی ہیں، اپنے خاندان اور کنبے سے پہلے کٹ جاتی ہیں، ان کی محبت کا ملمع چند دنوں میں اُتر جاتا ہے، پھر نہ وہ گھر کی رہتی ہیں، نہ گھاٹ کی۔ اس لئے میں تمام بچیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ شادی دستور کے مطابق اپنے والدین کے ذریعے کیا کریں۔

س..... میں نے اکثر جگہ کتابوں میں پڑھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی خواہش کی تھی جو کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرلی تھی۔

ج..... صحیح ہے۔

س..... اگر آج ایک نیک مؤمن عورت کسی نیک شخص سے شادی کی خواہش کرے تو اس میں کوئی بُرائی تو نہیں ہے، جبکہ عورت اپنی خواہش بیان نہ کرسکتی ہو تو کیا کرے؟ کیونکہ اگر بیان کرتی ہے تو والدین کی، بھائیوں کی عزّت کا مسئلہ بن جاتا ہے، اگر والدین کی بات مانے تو اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنا ہوگا۔

ج.....اس کی صورت یہ ہے کہ خود یا اپنی سہیلیوں کے ذریعے اپنی والدہ تک اپنی خواہش پہنچادے، اور یہ بھی کہہ دے کہ میں کسی بے دِین سے شادی کرنے کے بجائے شادی نہ کرنے کو ترجیح دُوں گی، اور اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کرتی رہے۔

س.....اگر عورت اپنی خواہش سے شادی کر بھی لے تو یہ مرد حضرات طعنہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں، جبکہ عورت کم ہی ایسا کرتی ہوگی، ایسے حضرات کے بارے میں آپ کیا جواب دیں گے؟

ج.....جی نہیں! شریف مرد کبھی اپنی بیوی کو طعنہ نہیں دے گا، اسی لئے تو میں نے اُوپر عرض کیا کہ آج کل کچی عمر اور کچی عقل کی لڑکیاں محبت کے جال میں پھنس کر اپنی زندگی برباد کرلیتی ہیں، نہ کسی کا حسب ونسب دیکھتی ہیں، نہ اخلاق وشرافت کا امتحان کرتی ہیں، جبکہ لڑکی کے والدین زندگی کے نشیب وفراز سے بھی واقف ہوتے ہیں، اور یہ بھی اکثر جانتے ہیں کہ لڑکی ایسے شخص کے ساتھ نباہ کرسکتی ہے یا نہیں؟ اس لئے لڑکی کو چاہئے کہ والدین کی تجویز پر اعتماد کرے، اپنی ناتجربہ کاری کے ہاتھوں دھوکا نہ کھائے۔

شوہر کی تسخیر کے لئے ایک عجیب عمل

س.....میری شادی کو دو سال ہوئے ہیں، مجھے شادی سے پہلے کچھ سورتیں، کچھ دُعائیں اور آیات وغیرہ پڑھنے کی عادت تھی، اب وہ ایسی عادت ہوگئی ہے کہ پاکی، ناپاکی، کا کچھ خیال نہیں رہتا اور وہ زبان پر ہوتی ہیں۔ خیال آنے پر رُک جاتی ہوں، مگر پھر وہی۔ اس لئے آپ سے یہ بات پوچھ رہی ہوں کہ اگر کسی گناہ کی مرتکب ہو رہی ہوں تو آگاہی ہوجائے۔ اس کے علاوہ میں اپنے شوہر کی طرف سے بہت پریشان ہوں، مجھے بہت پریشان کرتے ہیں، کوئی توجہ نہیں دیتے، ہم دونوں میں آپس میں ذہنی ہم آہنگی کسی طور نہیں ہے، بہت کوشش کرتی ہوں، لیکن بے انتہا شکی ہیں۔

ج ناپاکی کی حالت میں قرآنی دُعائیں تو جائز ہیں، مگر تلاوت جائز نہیں، اگر بھول کر پڑھ لیں تو کوئی گناہ نہیں، یاد آنے پر فوراً بند کردیں۔

شوہر کے ساتھ ناموافقت بڑا عذاب ہے، لیکن یہ عذاب آدمی خود اپنے اُوپر مسلط کر لیتا ہے، خلافِ طبع چیزیں تو پیش آتی ہی رہتی ہیں، لیکن آدمی کو چاہئے کہ صبر وتحمل کے ساتھ خلافِ طبع باتوں کو برداشت کرے، سب سے اچھا وظیفہ یہ ہے کہ خدمت کو اپنا نصب العین بنایا جائے، شوہر کی بات کا لوٹ کر جواب نہ دیا جائے، نہ کوئی چبھتی ہوئی بات کی جائے، اگر اپنی غلطی ہو تو اس کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی جائے۔ الغرض! خدمت و اطاعت، صبر وتحمل اور خوش اخلاقی سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ یہی عملِ تسخیر ہے، جس کے ذریعے شوہر کو رام کیا جاسکتا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی عملِ تسخیر مجھے معلوم نہیں۔ اگر بالفرض شوہر ساری عمر بھی سیدھا ہو کر نہ چلے تو بھی عورت کو دُنیا وآخرت میں اپنی نیکی کا بدلہ دیر، سویر ضرور ملے گا، اور اس کے واقعات میرے سامنے ہیں۔ اور جو عورتیں بولتی ہیں ان کی زندگی دُنیا میں بھی جہنم ہے، آخرت کا عذاب تو اَبھی آنے والا ہے۔ بہن بھائیوں کے لئے روزانہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر دُعا کیا کیجئے۔

شوہر کا ظالمانہ طرزِ عمل

س..... آٹھ برس قبل ایک متشدد شوہر نے بہت زیادہ مار پیٹ کر اپنی بیوی کو آدھی رات کو گھر سے باہر گلی میں پھینک دیا، جہاں اسے پڑوس کی بزرگ عورتوں نے گالی گلوچ کی آوازیں سن کر پناہ دی، اور اس کے (عورت کے) ماں باپ کے گھر خبر بھیجی بڑے بھائی اور بڑی بہن کو ساتھ لے کر عورت کو اس کے چار چھوٹے بچوں سمیت اس کے نانا کے گھر پہنچا دیا، ایک بچی اس وقت پیٹ میں تھی، بہر حال یہ مظلوم عورت ننھیال سے اپنے ماں باپ کے پاس پہنچ گئی، عورت کے خاندان کی طرف سے مصالحت کی درخواستیں بلا شنوائی شوہر کے خاندان نے رَدّ کر دیں، اور دو تین برس بعد شوہر نے دو طلاقیں اپنی بیوی کو دے دیں، اس وقت اس کے پانچ بچے بھی ننھیال یعنی عورت کے ماں باپ کے پاس رہتے تھے۔ عدّت شوہر نے گزار دی اور بچوں کا خرچہ (بہت ہی معمولی) بھجوانا شروع کر دیا، کبھی نہ شوہر (بچوں کا باپ) ملنے یا بچوں کو دیکھنے آیا، نہ ہی اس کے خاندان کا کوئی رحم دِل فرد یا بزرگ

آیا، یہ لوگ عجیب روایتی لڑکی والوں کونفرت سے دیکھنے والا خاندان ثابت ہوئے، اب صورتِ حال یہ ہے کہ بچوں کے لئے باپ خرچہ کبھی بھیجتا تھا، کبھی نہیں، لہٰذا بڑے بچے نے ڈاکیے سے کہہ کرواپس کردیا، اور پھر بالکل ہی بند ہوگیا۔ نکاح پر بطور مہر معجّل دیا ہوا ہار (تین ہزار مالیت کا) گھر سے نکالتے وقت شوہر نے چھین لیا تھا، اسی طرح اس کے جہیز کی تمام چیزیں جو بوقتِ شادی شوہر کی بہنوں نے دیکھ دیکھ کر پوری لی تھیں، ان میں سے کچھ بھی واپس تک نہیں کیا ہے۔ کہتے ہیں: ''ہم نے تین طلاق نہیں دی، لہٰذا معاملہ ہماری طرف سے بند نہیں ہوا، مطلقہ خلع لے۔'' آپ جانتے ہیں عدالتوں میں شرفاء اور دِین دار نہیں جانا چاہتے، اس مرد نے دُوسری شادی کی ہوئی ہے اور وہاں سے اس کی بچی بھی ہے (بچوں کو اس کا کارڈ آیا تھا) اب آپ ہی مشورہ دیں کہ یہ مطلقہ مظلوم عورت کو کیا کرنا چاہئے؟

ج..... شرعی حکم: ''امساک بمعروف أو تسریح باِحسان'' کا ہے، یعنی عورت کو رکھو تو دستور کے مطابق رکھو، اور اگر نہیں رکھنا چاہتے تو اسے خوش اُسلوبی کے ساتھ چھوڑ دو۔ آپ نے جو المناک کہانی درج کی ہے، وہ اس حکمِ شرعی کے خلاف ہے، یہ تو ظاہر ہے کہ شوہر کو عورت کی کسی غلطی پر غصہ آیا ہوگا، لیکن شوہر نے غصّے کے اظہار کا جو انداز اختیار کیا ہے، وہ فرعونیت کا مظہر ہے۔

۱:..... آدھی رات کو مار پیٹ کر اور گالم گلوچ کر کے گھر سے باہر پھینک دینا، دورِ جاہلیت کی یادگار ہے، اسلام ایسے غیر انسانی اور ایسے غیر شریفانہ فعل کی اجازت نہیں دیتا۔

۲:..... عورت کو بغیر طلاق کے اس کے چار پانچ بچوں سمیت اس کے نانا کے گھر بٹھا دینا بھی اُوپر کے درج کردہ شرعی حکم کے خلاف ہے۔

۳:..... عورت کے میکے والوں کی مصالحانہ کوشش کے باوجود نہ مصالحت کے لئے آمادہ ہونا، اور نہ طلاق دے کر فارغ کرنا بھی حکمِ شرعی کے خلاف تھا۔

۴: عورت کو دیا ہوا مہر ضبط کر لینا اور اس کے جہیز کے سامان کو روک لینا بھی صریحاً ظلم وعدوان ہے، حالانکہ دو تین سال بعد شوہر نے طلاق بھی دے دی، اس کے بعد اس کے مہر اور جہیز کو روکنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

۵:..... بچے تو شوہر کے تھے اور ان کا نان نفقہ ان کے باپ کے ذمے تھا، مگر طویل عرصے تک بچوں کی خبر تک نہ لینا، نہ ان کے ضروری اِخراجات کی کفالت اُٹھانا بھی غیر انسانی فعل ہے۔ یہ مظلوم عورت اگر عدالت سے رُجوع نہیں کرنا چاہتی تو اس معاملے کو حق تعالیٰ کے سپرد کردے، اس سے بہتر انصاف کرنے والا کون ہے؟ حق تعالیٰ اس کی مظلومیت کا بدلہ قیامت کے دن دِلائیں گے اور یہ غاصب اور ظالم دُنیا میں بھی اپنے ظلم و عدوان کا خمیازہ بھگت کر جائے گا، حدیث شریف میں ہے کہ:

"ان اللہ لیملی الظالم حتّٰی اذا أخذہ لم یفلتہٗ."

(متفق علیہ، مشکوٰۃ، ص:۴۳۵)

ترجمہ:..... "اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے ہیں، لیکن جب پکڑتے ہیں تو پھر چھوڑتے نہیں۔"

شوہر اگر زندہ ہو اور یہ تحریر اس کی نظر سے گزرے، تو میں اس کو مشورہ دُوں گا کہ اس سے قبل کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا اس پر برسنا شروع ہو، اس کو ان مظالم کا تدارک کرلینا چاہئے۔

گناہوں سے توبہ کیسے کریں؟

توبہ کی حقیقت:

توبہ کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے چند باتیں ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہیں، اوّل یہ کہ توبہ کے معنی لوٹ کے آنے کے ہیں، بندہ جب گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دُور جا پڑتا ہے، اور جب توبہ کرتا ہے تو گویا لوٹ کر واپس آجاتا ہے۔

توبہ کی شرائط:

۱:..... توبہ کے لئے سب سے پہلی بات تو یہ ضروری ہے کہ آدمی کے دِل میں یہ مضمون پیدا ہوجائے کہ گناہ کرکے میں اللہ تعالیٰ سے دُور ہوگیا ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں جرم کا ارتکاب کیا ہے، میں مجرم ہوں، اس احساس کے ساتھ اس کے دِل

میں ندامت پیدا ہوگی اور اس کی علامت دِل میں شرمسار اور شرمندہ ہوجانا اور آنکھیں اُوپر نہ اُٹھا سکنا ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب خطا کا صدور ہوا تھا، اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ زمین پر اُتر جاؤ، تو یوں کہتے ہیں کہ سو سال تک انہوں نے نظر اُوپر اُٹھا کر نہیں دیکھا، اپنے آپ کو قصوروار سمجھتے تھے، اور قرآنِ کریم میں ان کی توبہ کی دُعا نقل کی ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوّا علیہما الصلوٰۃ والسلام دونوں نے کہا:

''رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔'' (الاعراف:۲۳)

ترجمہ:... ''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے، (اپنا نقصان کرلیا ہے) اور اگر آپ ہماری بخشش نہیں فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہیں فرمائیں گے تو کوئی شبہ نہیں کہ ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔''

تو پہلی چیز یہ کہ ہمیں واقعتاً احساس ہوجائے کہ ہم گناہ کرکے مجرم کی حیثیت اختیار کرچکے ہیں، اور ہمارے دِل میں ندامت پیدا ہوجائے کہ واقعی ہم سے قصور ہوا ہے، حدیث شریف میں فرمایا ہے: ''اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ'' (ترغیب وترہیب ج:۴ ص:۴۸، بحوالہ حاکم) توبہ ندامت کا نام ہے، کسی شخص کے دِل میں ندامت ہی پیدا نہ ہو، اور زبان سے توبہ کرتا رہے، یہ توبہ نہیں، تو جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ توبہ کا پہلا قدم یہ ہے کہ آدمی کے دِل میں ندامت پیدا ہو، اور وہ اپنے آپ کو قصوروار سمجھے۔

۲:... دُوسری شرط یہ ہے کہ گناہوں کا علم ہو، جو آدمی گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا، اس کے دِل میں ندامت پیدا نہیں ہوگی، وہ یہ کہے گا کہ: ''میں نے کونسا قصور کیا ہے کہ توبہ کروں؟'' بے شمار لوگ ایسے ہیں جو گناہ سے واقف ہی نہیں، یعنی یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم گناہ کررہے ہیں، اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو بیان کرنے کا اہتمام فرمایا ہے تاکہ اُمت کو معلوم ہوجائے کہ یہ چیزیں گناہ ہیں۔

صغیرہ گناہوں کو تو ضبط کرنا ہی مشکل ہے، لیکن کبیرہ گناہوں کی بعض اکابر نے

فہرست مرتب کردی ہے، اوراس کے لئے مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں شیخ ابنِ حجر مکی رحمہ اللہ کی کتاب ''الزواجر عن الکبائر'' اچھی کتاب ہے، اس موضوع پر حافظ شمس الدین رحمہ اللہ کا بھی ایک مختصر سا رسالہ ہے، اس میں بھی کبیرہ گناہوں کی فہرست جمع ہے، حضرت حکیم الأمت مجدّد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ نے بھی کبیرہ گناہوں پر ''جزاء الاعمال'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے، اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمہ اللہ کا بھی ایک رسالہ ہے ''گناہِ بے لذّت''، اس میں بھی کبیرہ گناہوں کو جمع کیا ہے، حضرت مولانا احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ کا ایک رسالہ ہے ''دوزخ کا کھٹکا'' اس میں بھی اچھا مجموعہ گناہوں کا جمع کردیا گیا ہے۔

کبیرہ گناہ بہت سے ایسے ہیں جو اِنسان کے دِل سے تعلق رکھتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو زبان سے تعلق رکھتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو کان سے تعلق رکھتے ہیں، بہت سے ہاتھ سے تعلق رکھتے ہیں، بہت سے پیٹ سے تعلق رکھتے ہیں، بہت سے شرم گاہ سے تعلق رکھتے ہیں، تو ان گناہوں کا ہمیں علم اور اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گناہوں پر جو وعیدیں سنائی ہیں کہ ایسا کرنے والے کو یہ سزا ملے گی، وہ بھی ہمارے سامنے ہوں، اور اس بات کا یقین ہو کہ یہ سزائیں جو ذکر فرمائی گئی ہیں، اگر اللہ تعالیٰ نے معافی عطا نہ فرمائی تو پھر ان سزاؤں کا ہم سے تحمل نہیں ہوسکے گا۔ تو یہ دُوسری چیز ہوئی یعنی ہم کو گناہوں کا اور ان پر ملنے والی سزاؤں کا علم ہو، تاکہ اس پر ندامت کا مضمون پیدا ہو۔

۳:... اور تیسری چیز کہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ میں مجرم ہوں، اور مجھ سے قصور ہوا ہے، تو دِل کے ساتھ اور زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواست گار ہو، صرف زبان سے نہیں بلکہ یوں سمجھے کہ مجرم کو حاکم کے سامنے پکڑ کر لایا گیا ہے، یا کسی بھگوڑے غلام کو آقا کے سامنے لایا گیا ہے، اس وقت وہ دِل سے بھی شرمندہ ہوگا اور زبان سے بھی معافی کا خواست گار ہوگا، اگر کوئی غلام یا کوئی مجرم حاکم کے سامنے لایا جائے اور وہ زبان سے کچھ نہ کہے، لوگ اس کو کہا کرتے ہیں کہ ارے معافی مانگ لے، کہہ دے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، معاف کردیجئے، لیکن اگر وہ نہیں بولتا اور اپنے قصور کا اِقرار کر کے معافی کا طالب نہیں ہوتا تو

حاکم کو غصہ آنا ہی چاہئے، لیکن اس پر دیکھنے والوں کو بھی غصہ آتا ہے کہ بدبخت کے منہ سے اتنا بھی نہیں نکلتا ہے کہ مجھے معاف کردو، بھول ہوگئی ہے، غلطی ہوگئی ہے، معاف کردیں، تو تیسری چیز ہے زبان اور دِل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا۔

۴:... چوتھی بات یہ کہ سچے دِل سے توبہ کرتے ہوئے اس بات کا بھی یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ تواب ہیں، توبہ قبول کرنے والے ہیں، ضرور قبول فرمائیں گے میری توبہ، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو بڑے سے بڑے گناہگار کو معاف کرسکتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔ یہاں پر آکر شیطان دھوکا دیتا ہے اور وہ بندے سے کہتا ہے کہ: ''تو نے اتنے گناہ کئے ہیں، اتنے گناہ کئے ہیں، اب تو معافی کے لائق نہیں رہا، تیرے گناہوں کو کیسے معاف کیا جاسکتا ہے؟ دیکھ تو سہی کہ تو نے کتنے جرائم کئے ہیں؟'' شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ رحمت سے مایوس ہوجائے، توبہ نہ کرے، اسی مقصد کے لئے شیطان اس کے گناہوں کو اتنا بڑا کرکے پیش کرتا ہے کہ اس کو یقین ہوجائے کہ میری کسی طرح بھی معافی نہیں ہوسکتی، میں ایسا گناہگار ہوں کہ لائقِ رحمت ہی نہیں رہا۔ اس کو کہتے ہیں کہ مایوسی کفر ہے، شیطان گناہ کو بڑا دِکھا کر مایوس کرنا چاہتا ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگے، نعوذ باللہ! تو چوتھی چیز یہ ہے کہ آدمی شیطان کے اس مکر کو سمجھے، وہ گناہ کرتے وقت تو کہتا ہے کہ گناہ کرلے، اللہ بڑا غفور ورحیم ہے، معافی مانگ لینا۔ اور جب بندے نے حماقت سے گناہ کرلیا تو اس کو رحمت سے مایوس کرتا ہے کہ تیری بخشش نہیں ہوسکتی، بندے کو شیطان کے اس مکر میں نہیں آنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ چاہیں تو معاف کردیں اور وہ سچے دِل سے توبہ کرنے والوں کو ضرور معاف فرمادیتے ہیں۔

اللہ کی شانِ کریمی

حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

''اِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ! فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِیْ اِنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِهٖ، غَفَرْتُ

لِعَبْدِیْ! ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ! فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِیْ اِنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِہٖ، غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ! ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰہُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ، فَاغْفِرْہُ لِیْ! فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِیْ اِنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِہٖ، غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ۔"

(متفق علیہ، مشکوٰۃ، ص:۲۰۳،۲۰۴)

یعنی بندے نے گناہ کیا، اس سے یہ حماقت ہوئی کہ اس سے گناہ صادر ہوگیا، بعد میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ: ''یا اللہ! مجھے معاف فرمادیں، مجھ سے قصور ہوا ہے، مجھے معاف فرمادیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ''میرے بندے نے گناہ کیا، اس کے بعد وہ توبہ کے لئے میرے پاس آیا، اور میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رَبّ ہے جو گناہوں کو معاف فرمادیا کرتا ہے، سو میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف فرمادیا۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: اس نے دوبارہ گناہ کا ارتکاب کیا اور گناہ کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ: ''یا اللہ! مجھ سے غلطی ہوئی، جرم ہوا ہے، اپنی رحمت سے اس کو معاف فرمادیجئے!'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندے نے قصور کیا ہے اور وہ تائب ہوکر میرے پاس آیا ہے، اور میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ کو معاف نہیں کرتا، میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا۔'' تیسری بار پھر بندہ گناہ کرتا ہے، پھر اسی طرح تائب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندے سے غلطی ہوئی، اور اَب یہ تائب ہوکر میرے پاس آیا ہے، اور یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رَبّ ہے جو گناہوں کو معاف کردیا کرتا ہے، اور اس کے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو معاف کرسکے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا اور آئندہ یہ جو کچھ بھی کرتا رہے، میں نے معاف کردیا۔''

اللہ اکبر! کیا شانِ کریمی ہے! یہ نہیں فرماتے کہ: ''میں دوبار اس کو معاف کرچکا

ہوں، لیکن یہ پھر گناہ کرتا ہے، تیسری بار پھر معافی مانگنے آیا ہے، اب اس کو معاف نہیں کروں گا'' نہیں! بلکہ اس کے بجائے یہ فرماتے ہیں کہ: ''میرا بندہ جتنی بار بھی گناہ کرے میں معاف کرتا جاؤں گا!'' قربان جایئے اس رحمت اور اس شانِ کریمی پر یہ مطلب نہیں کہ آئندہ گناہ تو کرتا رہے لیکن توبہ نہ کرے تو تب بھی معافی کا وعدہ ہے، نہیں! بلکہ یہ مطلب ہے کہ سو مرتبہ بھی گناہ کر کے آئے اور معافی کا طالب ہو، تب بھی میں معاف کرتا رہوں گا، گویا اس حدیث میں گناہ کرتے رہنے کی چھوٹ نہیں دی گئی، بلکہ بار بار توبہ کی ترغیب دی گئی ہے، کہ خواہ کتنی ہی بار توبہ ٹوٹ گئی ہو تب بھی بندہ مایوس نہ ہو، بلکہ فوراً توبہ کی تجدید کر کے معافی کا مستحق ہوسکتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

''لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ.''

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ، ص:۲۰۳)

ترجمہ:... ''اگر تم لوگ گناہ کر کے معافی کے طالب نہ ہوا کرتے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جاتا، تمہاری جگہ کسی دُوسری مخلوق کو لاتا جو گناہ کرتے، معافی مانگتے اور اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرماتے۔''

اللہ تعالیٰ کس کو سزا دیتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ مجرموں کو سزا بھی دیتے ہیں، لیکن ایسے سرکشوں اور مجرموں کو سزا دیتے ہیں جو باغی ہوں، اور جو لوگ اپنی جہالت و نادانی کی وجہ سے، اپنے ضعف و کمزوری کی وجہ سے یا اپنی نفسانی خواہشات کی وجہ سے گناہوں کا اِرتکاب کر لیتے ہیں، لیکن اِرتکاب کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تائب ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے کے بجائے معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ کو معاف کر دینا اتنا محبوب ہے کہ سزا دینا اتنا محبوب نہیں ہے، اس غفور و رحیم کو بخشش فرمانا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت عذاب دینے

کے۔اور میں نے ایک حدیث شریف کا حوالہ دیا تھا اور اس کا ایک ٹکڑا ذکر کیا تھا، اس کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"..... يَا ابْنَ اٰدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عِنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِیْ!"

(مشکوٰۃ، ص:۲۰۴)

اے ابنِ آدم! اگر تم سارے کے سارے ایک میدان میں جمع ہو جاؤ اور تمہارے گناہ اتنے زیادہ ہو جائیں کہ آسمان سے لے کر زمین تک، زمین سے لے کر آسمان تک، پورا خلا ان گناہوں سے بھر جائے، اور تم آ کر میری بارگاہ میں توبہ کرو اور معافی کے طالب ہو جاؤ تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تمہارے استقبال کو آؤں گا جتنے تمہارے گناہ ہیں۔

گناہوں کی نقدی پر مغفرت:

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یہ عالم ہے کہ قیامت کے دن کچھ بندے ایسے ہوں گے، جو گناہوں کی نقدی کے ذریعے اللہ کی مغفرت کے خریدار بن جائیں گے، نیکیوں کی نقدی کے ذریعے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت خریدی ہی جاتی ہے، لیکن گناہوں کے ذریعے بھی جبکہ آدمی ان کے ساتھ توبہ کو لگا دے اللہ تعالیٰ کی مغفرت خریدی جاتی ہے۔

تو آدمی کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو، اس کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی بخشش نہیں ہوگی، بلکہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ ہمارے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی مغفرت وقدرت کے احاطے سے باہر نہیں، جب چاہیں بخش دیں۔اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ہمارے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں، لیکن وہ ہماری صفت ہیں، ہمارے افعال ہیں، ہمارے اقوال ہیں، ہماری صفات ہیں، ہم بھی مخلوق، ہماری صفات بھی مخلوق، اور حق تعالیٰ شانہٗ کی مغفرت اور بخشش اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، بندوں کی صفت اللہ کی صفت سے کیسے بڑھ سکتی ہے؟ بندے کی صفت بھی اتنی ہی چھوٹی ہے جتنا یہ خود چھوٹا ہے، اتنا چھوٹا جتنا چیونٹی کا انڈا ہوتا ہے، اتنا تو ہے بے چارہ کل، ایک ذرّۂ بے مقدار کی تو اس کی حیثیت

ہے، آخر اس کے گناہوں کا رحمتِ خداوندی سے کیا مقابلہ؟ ارے! تمہارے تمام گناہوں کو دھونے کے لئے اس کی رحمت کا ایک چھینٹا کافی ہے، بس ضرورت اس کی ہے کہ تم سچے دِل سے تائب ہوکر آؤ۔ تو یہ چوتھا نمبر ہوا۔

۵:... پانچویں شرط یہ ہے کہ مجرم جب جرم سے توبہ کرتا ہے، معافی مانگتا ہے، تو یہ کہا کرتا ہے کہ آئندہ نہیں کروں گا۔ ایک شخص مجرم کو ڈانٹ رہا ہے اور پوچھتا ہے کہ: ''پھر کرو گے؟'' وہ کہتا ہے: ''میری توبہ! پھر نہیں کروں گا'' اور اگر یہ کہے کہ آئندہ بھی کروں گا، تو وہ معافی نہیں مانگ رہا، مذاق اُڑا رہا ہے، لہٰذا توبہ کے توبہ ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ توبہ کرتے وقت آدمی یہ عزم رکھے اور پختہ ارادہ رکھے کہ آج کے بعد کوئی گناہ نہیں کروں گا، بس آج تک جو ہونا تھا ہوگیا، یہ آخری گناہ ہے، اِن شاء اللہ اس کے بعد گناہ نہیں ہوگا۔ ہمیں معلوم ہے کہ اگرچہ یہ پھر گناہ کریں گے، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ بندے پھر گناہ کریں گے، اس لئے کہ یہ ہماری کمزوری ہے، لیکن بھئی! جس وقت کہ ہم توبہ کریں، اس وقت یہی عزم ہو کہ آج کے بعد پھر نہیں کریں گے، بس ختم۔ جیسے کوئی نشہ چھوڑ دیتا ہے تو چھوڑنے کے معنی یہ نہیں کہ آج کے بعد نہیں ہوگا، بس ختم۔ کوئی بُری عادت چھوڑ دیتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ آج کے بعد نہیں کریں گے، ہم بھی جب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں تو یہ عزم لے کر کریں کہ اِن شاء اللہ آج کے بعد مجھے یہ کام نہیں کرنا ہے، بس اللہ تعالیٰ سے صلح ہوگئی، لیکن اگر خدانخواستہ پھر گناہ ہوجائے تو یہ نہ سوچو کہ ''چونکہ میری توبہ ٹوٹ گئی، لہٰذا توبہ تو بنتی نہیں ہے، تو اَب توبہ ہی کیا کرنی ہے'' اگر یہ سوچ کر آئندہ توبہ کرنا چھوڑ دو گے تو یہ غلط ہے، نہیں! بلکہ اگر بار بار توبہ ٹوٹ جائے تو بار بار اس کی تجدید کرو۔

توبہ ٹوٹنے پر مایوس نہیں ہونا چاہئے:

اس کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں، فرض کیجئے ایک شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا تھا، بڑی مشکل سے مرض قابو میں آیا، علاج معالجہ اس کا ہوتا رہا، طبیب نے اس سے کہا کہ: ''اس شرط پر علاج کرتا ہوں کہ آئندہ بدپرہیزی نہیں کرو گے'' اس نے کہا کہ: ''جی بالکل

نہیں کروں گا!'' طبیب نے توجہ سے علاج کیا، مرض قابو میں آ گیا، الحمدللہ طبیعت بڑی حد تک بحال ہوگئی، لیکن اس نے پھر بد پرہیزی کر لی اور طبیعت پھر بگڑ گئی، بیماری بے قابو ہوگئی تو اَب کیا یہ عقل کی بات ہوگی کہ چونکہ میں پرہیز نہیں کرسکتا تو اس لئے مرنے دو مجھے؟ کبھی دُنیا میں کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو یہ کہے کہ مجھے مرنے دو، مجھ سے پرہیز تو ہوتا نہیں، علاج کا کیا فائدہ؟ نہیں! بلکہ اس کے بجائے یہ ہوتا ہے کہ طبیب نے اس سے کہا کہ: ''تم نے بد پرہیزی کی ہے؟'' کہا: ''جی بس ہوگئی، حکیم صاحب! آپ ذرا مہربانی کر کے توجہ کے ساتھ علاج کریں، اِن شاء اللہ پھر بد پرہیزی نہیں کروں گا''، مطلب یہ کہ بد پرہیزی کو چھوڑنا چاہئے، علاج کو تو نہیں چھوڑا جاتا کہ چونکہ میں نے بد پرہیزی کی ہے لہٰذا میرا علاج نہ کراؤ، بس چھوڑ دو، مجھے اس طرح مرنے دو، خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ جب ہم نے توبہ کر لی تو آئندہ بد پرہیزی سے تو ضرور بچنا چاہئے، اپنی توبہ پر قائم رہنا چاہئے۔ ارے عزم یہی ہونا چاہئے کہ آئندہ مجھے یہ گناہ نہیں کرنا ہے، لیکن اگر خدانہ کرے گناہ پھر ہو جائے تو ہمت ہار کر اور مایوس ہو کر نہ بیٹھ جائے، اور یہ نہ سوچے کہ مجھے توبہ پر اِستقامت تو نصیب ہوئی نہیں، اب کیا توبہ کریں، بس توبہ کا خیال چھوڑ دینا چاہئے اور بے دھڑک گناہ کرتے رہو، نہیں! تم نے بد پرہیزی کر لی تو پھر توبہ کرلو، پھر بد پرہیزی کر لی، پھر توبہ کرلو، حتیٰ کہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر ایک دن میں سو مرتبہ توڑ دی ہو تو سو مرتبہ اس کو جوڑ لو، اگر نفس اور شیطان اتنے حاوی ہیں کہ توبہ پر قائم نہیں رہنے دیتے تو اتنا تو کرو کہ جب بھی توبہ کرو تو یہ نیت کر لیا کرو کہ اب نہیں کروں گا۔

توبہ توڑنے اور پھر جوڑنے کا فائدہ؟

یہ ذہن میں رکھو کہ اگر توبہ توڑتے رہے، جوڑتے رہے، توڑتے رہے، جوڑتے رہے، تو کیا بعید ہے کہ توبہ توڑنے کے بعد جب تم نے جوڑ لی تھی تو اس حالت میں تمہارا انتقال ہو، تم توبہ جوڑتے رہے، اور توبہ ٹوٹتی رہی، لیکن آخری جو عمل ہوا وہ تھا توبہ کا جوڑنا،

توبہ کرلی، اس کے بعد پھر گناہ کا ارتکاب نہیں کیا، بلکہ اس حالت میں موت آگئی اور اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا تو دُنیا سے تائب ہوکر گیا، اب یہ شخص اگرچہ روزانہ سومرتبہ توبہ توڑتا تھا، جوڑتا تھا، توڑتا تھا، جوڑتا تھا، لیکن اس کا آخری عمل تو توبہ ہی رہا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ." (مسند احمد، ج:۵،ص:۳۳۵)

ترجمہ:..."اعمال کا مدار خاتمے پر ہے۔"

جب اعمال کا مدار خاتمے پر ہے تو اگر آخری عمل توبہ کر کے تمہارا اللہ کی بارگاہ میں پہنچنا ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کا اِرتکاب نہیں کیا تو تمہاری توبہ مکمل ہوگئی، تم تائب ہوکر اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گئے اور خاتمہ بالخیر ہوا۔ اس لئے توبہ کرتے وقت تم عزم یہ رکھو کہ آج کے بعد اِن شاءاللہ گناہ نہیں کروں گا، لیکن اگر فرض کرو کہ پھر گناہ کا اِرتکاب ہوجائے تو دِل شکستہ ہوکر توبہ سے نہ ہٹو، بلکہ پھر توبہ کرو، بلکہ پہلے سے زیادہ پکی توبہ کرو اور کہو کہ: "یااللہ! مجھ سے پھر غلطی ہوگئی ہے، میں ایسا رذیل آدمی ہوں، اتنا کمینہ ہوں کہ آپ سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ دوبارہ گناہ نہیں کروں گا، اس وعدے کو بھی پورا نہ کرسکا، یااللہ! مجھے معاف فرمادیجئے، میں اب نہیں کروں گا۔"

کپڑے کا گندا ہوجانا بُرا نہیں، اس کو صاف نہ کرنا بُرا ہے:

بھئی! کپڑے کو گندا کرنے سے تو پرہیز کرنا چاہئے، اس سے بچنا چاہئے، لیکن اگر گندا ہوجائے تو اس کو صابن لگا کر دھونے سے پرہیز کرنا تو عقل کی بات نہیں ہے، ایک مرتبہ تم نے کپڑے کو دھولیا، صاف کرلیا، صابن لگا کر اچھی طرح تمام کے تمام داغ، دھبے خوب اُتار دیئے، اب کیا کرنا چاہئے؟ یہ کہ آئندہ ملوّث نہ ہوں، لیکن بچوں کی طرح اگر نادانی کا دور ہے، پھر کپڑے خراب ہوجاتے ہیں تو کپڑوں کو گندا کرنے سے بچانا چاہئے تھا، لیکن جب گندے ہوجائیں تو صابن لگا کر دھونے سے تو نہیں بچنا چاہئے، خوب یاد رکھو! کہ گناہوں کے اِرتکاب سے ہمارے ایمان کا جامہ گندا ہوجاتا ہے، بدبودار اور متعفن

ہو جاتا ہے، میلا ہو جاتا ہے، قابلِ نفرت ہو جاتا ہے، اور خوب اچھی طرح جم کر توبہ کرنے سے وہ ایمان کا جامہ صاف ہو جاتا ہے اور پھر نکھر آتا ہے۔ توبہ کر کے آئندہ گناہ کرنے سے ضرور بچو، لیکن پھر اگر کوئی داغ دھبہ لگ گیا تو فوراً توبہ کرو، فوراً صابن لیکر مَلو، اِن شاء اللہ جب تم بار بار توبہ کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے اِستقامت کی دُعا کرو گے کہ: ''یا اللہ! اب مجھے بچا لیجئے، میں اپنی اِستعداد و قوت کے ساتھ، اپنی طاقت کے ساتھ گناہ سے نہیں بچ سکتا، جب تک آپ مجھ پر رحم نہ فرمائیں، اور میری مدد نہ فرمائیں، مجھے آئندہ گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیجئے''، اگر ایسا کرتے رہو گے تو اِن شاء اللہ رفتہ رفتہ یہ کیفیت ہو جائے گی کہ توبہ کرو گے، لیکن گناہ نہیں ہوگا، اِن شاء اللہ!

تو یہ پانچواں نمبر ہوا، یعنی توبہ کرتے وقت ارادہ رکھو کہ آئندہ گناہ نہیں ہوگا، اب مستقل طور پر ہمارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دُرست ہو گیا، اب ہم ٹھیک چلیں گے، اور پھر ہمت سے کام لو، گناہ کا کتنا ہی تقاضا ہو، گناہ نہ کرو، کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد کیا ہے، اس کو پورا کریں اور آئندہ گناہ کے ساتھ اپنے دامن کو آلودہ نہ کریں، لیکن اگر ہو جائے تو فوراً توبہ کرو، بس اس کو ہمیشہ کا دستور العمل بنا لو کہ گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کی جائے۔

۶:... چھٹی بات یہ کہ جتنی کوتاہیاں ہو گئی ہیں، ان کی تلافی کرو، نمازیں قضا ہوتی رہیں، اب تم نے سچے دِل سے توبہ کر لی، لیکن توبہ کرنے سے نمازیں معاف نہیں ہو گئیں، بلکہ نمازیں تمہارے ذمے اب بھی باقی ہیں، جیسے کہ آج ایک ظہر کی نماز ہمارے ذمے فرض تھی (اور وہ ہم نے ادا کی) پوری زندگی کی ظہر کی نمازیں ہمارے ذمے فرض ہیں، اور یہ فرض ہمارے ذمے باقی ہے، ان تمام نمازوں کا ادا کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ آج کی نماز کا اَدا کرنا فرض تھا۔ رہا یہ سوال کہ پھر توبہ کرنے کا فائدہ کیا ہوا؟ توبہ کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ تاخیر کی وجہ سے تم نے جو کوتاہی کی کہ وقت پر اَدا نہیں کی، اس کی معافی مل جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسے سمجھو کہ کسی شخص نے پلاٹ خریدا تھا، اس کی قسطیں بہت آسان سی رکھی ہوئی تھیں، اس نے بے پروائی کی، ادا نہیں کیں۔ متعلقہ محکمے نے اس کا پلاٹ ہی منسوخ کر دیا، اور جو پیسے دیئے تھے وہ بھی ضبط کر لئے، اب یہ بڑے افسر کے پاس جا کر کہتا

ہے کہ جی مجھ سے بڑی کوتاہی ہوئی ہے، میں آئندہ سستی نہیں کروں گا، اور وہ افسر اس کی بات سن کر لکھ دیتا ہے کہ اس کا پلاٹ بحال کر دیا جائے۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جو پُرانی قسطیں رہ گئی ہیں، وہ بھی معاف ہو گئیں؟ نہیں! پلاٹ کی منسوخی تو اس نے اَز راہِ ترحم ختم کر دی، لہٰذا پلاٹ تو بحال ہو گیا، لیکن جو قسطیں تمہارے ذمے تھیں وہ تو بدستور واجب الادا رہیں گی، بلکہ دُنیا کا حکم اوّل تو ایسے منسوخ شدہ پلاٹ کو بحال ہی نہیں کرے گا، اور اگر کوئی رحم دِل ایسا کر بھی دے تو وہ حاکم یہ کہے گا کہ تمام گزشتہ قسطیں یک مشت یہاں لا کر رکھ دو، تب میں بحالی کا حکم جاری کرتا ہوں۔ تو جتنی زندگی میں ہم نے نمازیں قضا کی ہیں، اگر عزم رکھتے ہو کہ میں ان کو اَدا کروں گا، تب تو توبہ صحیح ہوئی، اور گزشتہ نمازیں قضا کرنے کا اگر عزم نہیں تو توبہ ہی نہیں، مذاق اُڑاتے ہو توبہ کا...!

اسی طرح کسی شخص کے ذمے روزے باقی ہیں، اس نے روزے چھوڑ دیئے تھے، یا توڑ دیئے تھے رمضان المبارک کے، بعض چھوڑ دیتے ہیں، بعض توڑ دیتے ہیں، اگر کسی نے روزہ چھوڑ دیا تو اس کے بدلے ایک روزہ اس کے ذمے ہے، اور اگر کوئی شخص روزہ توڑ دے تو اِکسٹھ روزے اس کے ذمے ہیں، ایک روزہ تو توڑے ہوئے روزے کی جگہ، اور ساٹھ روزے کفارے کے، اور یہ ساٹھ روزے لگاتار ہوں کہ درمیان میں وقفہ نہ ہو، درمیان میں ناغہ نہ ہو، اگر ناغہ ہو جائے تو پھر نئے سرے سے شروع کرے، یہاں تک کہ لگاتار کفارے کے ساٹھ روزے پورے ہو جائیں، رمضان کا ایک روزہ توڑ دینے کا اتنا بڑا گناہ ہے۔

اسی طرح کسی شخص نے کسی کو قتل کیا ہو اور یہ قتل جان بوجھ کر نہیں، بلکہ غلطی سے ہوا ہو، خطا سے ہوا ہو، تو اس کا کفارہ قرآنِ کریم نے یہ ذکر کیا ہے کہ غلام آزاد کرے، اگر غلام نہیں ملتا تو دو مہینے پے در پے روزے رکھے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے لئے، بس اس کی توبہ قبول ہونے کی شرط یہ ہے کہ دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے، اگر روزے رکھنے شروع کر دیئے تھے کہ درمیان میں بیمار ہو گیا اور روزے کا ناغہ ہو گیا تو جتنے روزے رکھے تھے، وہ ختم، اب نئے سرے سے شروع کر کے ساٹھ پورے کرے۔ البتہ عورت کو جو اس کے خاص اَیام کی وجہ سے روزے قضا کرنے پڑتے ہیں، وہ اس تسلسل میں رُکاوٹ نہیں ڈالتے، لیکن

شرط یہ ہے کہ پاک ہونے کے بعد فوراً شروع کردے۔ الغرض! جس نے روزے نہیں رکھے تھے، وہ قضا کرے، یا اگر توڑ دیئے تھے تو توڑے ہوئے روزوں کا کفارہ ادا کرے۔

اسی طرح اگر کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی تھی تو گزشتہ سالوں کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرے، جتنے سال سے اس کے پاس مال تھا اس کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرے۔

اسی طرح حقوق اس نے دبائے ہوئے ہیں تو جو حقوق ادا کرنے کے لائق ہیں، ان کو اَدا کرے، اور اگر ان کا ادا کرنا ممکن نہیں، یعنی ان کا معاوضہ ادا نہیں کیا جاسکتا، تو صاحبِ حق سے معافی مانگے، مثلاً: ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ظلم اور زیادتی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اس کی معافی کی شرط یہ ہے کہ اس سے معافی مانگے، اسی طرح اگر کسی عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ زیادتی کی ہے تو توبہ کے لئے شرط یہ ہے کہ اس سے معافی مانگے، اگر کسی کا کسی کے ذمے قرض ہے، اس کو اَدا کرے اور اَدا کرنے میں جو تاخیر کی، اس کی معافی مانگے، اگر کسی کی چوری کی ہے، کسی سے رِشوت لی ہے، کسی کا مال ناجائز کھایا ہے اس کو واپس کردے۔

سچی توبہ پر نصرتِ اِلٰہی:

حضرت حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے پاس ایک آدمی آیا کہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں، پوچھا: کیا کام کرتے ہو؟ کہا کہ: ڈاکے ڈالتا تھا، لیکن اب میں تائب ہو کر آیا ہوں۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ: تمہیں بیعت ضرور کریں گے، لیکن جب سے تم نے یہ کاروبار شروع کیا تھا، اس کی فہرست بنا کر لاؤ کہ کتنے ڈاکے ڈالے، کس کس کا گھر لوٹا تھا۔ حضرتؒ فرماتے ہیں کہ آدمی سچا تھا، چند دن کی محنت کے بعد اس نے یاد کر کے جتنے ڈاکے ڈالے تھے، جتنی چوریاں کی تھیں، ان سب کی فہرست بنالی اور حضرتؒ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ: اب دُوسرا کام یہ کرو کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس جاؤ کہ فلاں وقت میں نے تمہاری چوری کی تھی، ڈاکا ڈالا تھا اور اب میں تائب ہو گیا ہوں، تمہارا مال میرے ذمے قرض ہے، یہ قرض مجھے فوراً ادا کرنا چاہئے تھا مگر اتنی گنجائش میرے پاس نہیں کہ اس کو فوراً ادا کردوں، اب اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک

تو یہ کہ آپ معاف کردیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بدلہ قیامت کے دن عطا فرمائیں گے، دُوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ یہ میرے ذمے ہے، میں وعدہ کرتا ہوں کہ اِن شاءاللہ، اللہ تعالیٰ توفیق دیں گے تو میں فوراً اَدا کردوں گا، بہرحال آپ کو اس کی وجہ سے جو اَذیت پہنچی، اس پر مجھ کو معاف کردیں۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ ہر ایک کے پاس جاؤ اور ہر ایک سے لکھوا کر لاؤ کہ میں نے معاف کردیا، یا میں مہلت دیتا ہوں ادا کرنے کی کہ جب تم چاہو، جب تمہیں سہولت ہو تم ادا کردینا۔ اس شخص کے دِل میں سچی طلب تھی، ہمارا نفس تو کہے گا کہ: ''میاں! اگر اس کے سامنے جاکر اِقرار کروگے تو تمہیں پکڑوادیں گے، پکڑے جائیں گے۔'' جب تم نے کسی سے رِشوت لی ہے، جب تم نے کسی کی چوری کی ہے، جب تم نے ڈاکا ڈالا ہے تو بھئی! پکڑ تو لازماً ہوگی، اگر یہاں نہیں پکڑے جاؤ گے تو وہاں پکڑے جاؤ گے، تم پکڑ سے بچ نہیں سکتے، اگر یہاں کی پولیس نہیں پکڑے گی تو وہاں کی پولیس پکڑے گی۔ حضرتؒ فرماتے ہیں کہ: یہ شخص ہر ایک کے پاس گیا اور اللہ کی شان کہ اس نے سب سے ایسی بات کی، اللہ جانے کتنے اِخلاص کے ساتھ بات کی کہ ہر ایک نے لکھ دیا کہ میں نے اللہ کے لئے معاف کیا، حتیٰ کہ ایک ہندو کی چوری کی تھی اس ہندو نے یہ لکھ دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے معاف کردیا، یہاں تک کہ ایک ہندو نے لکھا: ''میں نے حسبۃً للہ معاف کردیا'' تب حضرتؒ نے اس کو بیعت فرمایا، یہ ہوئی نا سچی توبہ...!

تو حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد ہوں، ان کو اَدا کرنا اور جب تک ادا نہ ہوں، اپنے ذمے قرض سمجھنا لازم ہے، کسی کی دُکان غصب کی ہوئی ہے، کسی کی زمین غصب کی ہوئی ہے، کسی کی املاک پر قبضہ کیا ہوا ہے، کرائے کے مکان میں رہتے تھے، مالک کو کہہ دیا کہ: ''جاؤ کرلو جو تم سے ہوسکتا ہے، مکان نہیں چھوڑیں گے!'' اگر کوئی شخص لوگوں کی املاک پر غاصبانہ قبضہ جمالے اور پھر خانۂ کعبہ میں جاکر غلافِ کعبہ پکڑ کر توبہ کرے گا، تب بھی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، جب تک کہ اس غصب سے توبہ کرکے اس کے مالک کو واپس نہیں کردیتا۔

تم مخلوق کو عاجز کرسکتے ہو، مگر اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے، مخلوق کو دھوکا دے سکتے ہو، تمہارے تسبیح پڑھنے سے، تمہارے بار بار حج وعمرہ کرنے سے مخلوق دھوکا کھاسکتی ہے، لیکن

اللہ کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا، تم غلافِ کعبہ پکڑ کر اللہ سے توبہ کرو، لیکن تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی، جب تک کہ اَربابِ حقوق کے حقوق ادا نہیں کرتے یا ان سے معاف نہیں کرواتے۔

یہ چھ نمبر میں نے ذکر کردیئے ہیں، ان چھ نمبروں کو مکمل کرلیا جائے تو توبہ ہے، اور اگر یہ نہ ہو تو پھر توبہ نہیں ہے، صرف توبہ کے الفاظ ہیں۔ سارا دن ''روٹی، روٹی'' کا وظیفہ پڑھتے رہو، تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا، جب تک کہ روٹی عملاً کھا نہیں لیتے، اور نہ تمہیں روٹی کا ذائقہ آئے گا، پیٹ تب بھرے گا جبکہ روٹی کو حلق سے نیچے اُتاروگے، تب قوت بھی حاصل ہوگی اور پیٹ بھی بھرے گا۔ اَستغفراللہ العظیم، اَستغفراللہ العظیم، پوری تسبیح پڑھ دو، لیکن دِل میں معافی مانگنے کا مضمون نہیں ہے، نہ گناہ کو گناہ سمجھا، نہ آئندہ گناہ سے بچنے کا عزم کیا، نہ گزشتہ گناہوں پر افسوس ہوا، نہ ان کا تدارک کیا، نہ حقوق اللہ ادا کئے، نہ حقوق العباد ادا کئے، نہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ دُرست کیا، نہ بندوں سے معاملہ دُرست کیا، پھر چاہتے ہو کہ توبہ قبول ہوجائے، کیسے ہوگی...؟ اس کا نام تو توبہ نہیں ہے۔

سبحہ در کف، توبہ بر لب، دِل پُر از ذوقِ گناہ
معصیت را خندہ می آید بر اِستغفارِ ما

بزرگ فرماتے ہیں کہ ہاتھ میں تسبیح ہے، دانے پر دانہ پھینک رہا ہے، ٹھک ٹھک تسبیح چل رہی ہے، لیکن دِل گناہوں کی لذّت سے بھرا ہوا ہے، دِل میں گناہ سے کراہیت پیدا نہیں ہوئی، بلکہ دِل گناہوں کی لذّت سے بھرا ہوا ہے، ایسا اَستغفراللہ پڑھنے پر گناہ ہنستا ہے، ایسے اِستغفار پر معصیت کو ہنسی آتی ہے، اور سچی بات یہ ہے کہ اگر صحیح توبہ ہوجائے تو آدمی کی زندگی کی لائن بدل جاتی ہے، جو معاملات ہم شریعت کے خلاف کرتے ہیں، توبہ کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان غلط کاموں کو چھوڑ دیں، ہمارا کاروبار، ہماری دُکان، ہمارا کارخانہ اور ہمارا لین دین جو شرع کے خلاف ہے اس کی کل دُرست ہوجائے، اس کی لائن دُرست ہوجائے، یہ ہے توبہ، اگر وہی بے ڈھنگی چال ہے جو پہلے سے تھی تو پھر صحیح توبہ نہیں کی، زبان پر توبہ کے الفاظ ہیں، حقیقت توبہ کی نصیب نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ ہمیں سچی

توبہ کی توفیق عطا فرمائیں، میں توبہ کے فضائل بیان کر چکا ہوں، توبہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے، ارشاد ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ."

(البقرہ:۲۲۲)

ترجمہ:... "اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں کو، اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں خوب پاک صاف رہنے والوں کو۔"

خلاصہ:

خلاصہ اس سارے مضمون کا اتنا ہے کہ گناہ ایک گندگی ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب ایک گندگی ہے، چونکہ ہماری ناک یہ بدبو نہیں سونگھتی، اس لئے ہمیں گناہوں سے بدبو نہیں آتی۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ جب یہ بندہ ایک لفظ جھوٹ کا زبان سے نکالتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جتنے بھی گناہ ہیں، یوں سمجھو کہ بدن کے اندر کوڑھ کی بیماری ہے، اور اس سے بدبودار مادّہ رِس رہا ہے، اس بدبودار مادّے کے ساتھ تم عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرّب ہو جاؤ، یہ کیسے ممکن ہے؟

تو میں نے کہا کہ خلاصہ ساری بات کا اتنا ہے کہ گناہ ایک نجاست ہے، اور ایسا تعفن کہ اگر ہم پر پردہ نہ ڈالا ہوتا تو اس کی بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہمارے دِماغ پھٹ جاتے، اس گندگی سے صفائی صرف اس صورت میں ممکن ہے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور آئندہ گناہ سے بچنے کا اور گزشتہ گناہوں کا تدارک کرنے کا فیصلہ کر لیں اور اللہ رَبّ العزّت سے عہد کر لیں تو اِن شاء اللہ فوراً معافی مل جائے گی، اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائیں۔

اپنے گناہوں کی سزا کی دعا کے بجائے معافی کی دعا مانگیں

س..... مجھ پر اپنے گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے جب بھی رقت طاری ہو جاتی ہے بے اختیار دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے اس کی سزا دے دے، مجھے سزا دے دے۔ کیا مجھے

ایسی دعا کرنا چاہئے یا یہ غلط ہے؟

ج.....ایسی دعا ہرگز نہیں کرنی چاہئے، بلکہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ خواہ میں کتنی ہی گناہ گار ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ ان کی رحمت کا ایک چھینٹا دنیا بھر کے گناہوں کو دھونے کے لئے کافی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ وہ مجھے گناہوں کی سزا دے، اس کے معنی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سزا کو برداشت کر سکتے ہیں۔ توبہ! توبہ! ہم تو اتنے کمزور ہیں کہ معمولی تکلیف بھی نہیں سہار سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت مانگنی چاہئے۔

نماز، روزوں کی پابند مگر شوہر اور بچوں سے لڑنے والی بیوی کا انجام

س.....ایک عورت جو بہت ہی نماز، روزہ کی پابند ہے، کسی حالت میں بھی روزہ نماز نہیں چھوڑتی ہے، یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں روزہ رکھتی ہے اور صبح شام قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہے۔ اس کے سات بچے ہیں، جو کہ سب ہی اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں مگر وہ عورت بہت ہی غصے والی ہے اور ضدی بھی، بعض موقع پر بچوں اور شوہر سے لڑ پڑتی ہے یہاں تک کہ غصہ کی وجہ سے ان لوگوں سے ماہ دو ماہ تک بولنا ترک کر دیتی ہے، یہاں تک کہ شوہر اور بچوں کو مرنے کی بد دعائیں دیتی رہتی ہے، مگر اپنی نماز بدستور پڑھتی ہے، غصہ اتنا زیادہ ہے کہ شوہر اور بچوں کی ہر بات پر جو صحیح بھی ہوتی ہے تو بھی غصہ میں آجاتی ہے، اس کی مرضی کے خلاف اگر کوئی بات ہو جاتی ہے قیامت برپا کر دیتی ہے، جبکہ مسلمان کو تین روز سے زیادہ غصہ رکھنا حرام ہوتا ہے تو کیا ڈیڑھ دو ماہ غصہ رکھ کر نماز، روزہ اور کوئی عبادت قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اور ایسی حالت میں نماز، روزہ ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ جبکہ ایک مسئلہ میں آپ فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے مسجد اور جماعت کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے، یہاں تو غصہ حرام ہے اور اس حرام کے ساتھ نماز روزہ اور کسی عبادت کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے؟

ج نماز روزہ تو اس خاتون کا ہو جاتا ہے اور کرنا بھی چاہئے، لیکن اتنا زیادہ

غصہ اس کی نیکی کو برباد کر دیتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ: ایک عورت نماز روزہ بہت کرتی ہے مگر ہمسائے اس سے نالاں ہیں۔

فرمایا: ''وہ دوزخ میں ہے۔'' عرض کیا گیا کہ: ایک عورت فرائض کے علاوہ نفلی نماز تو زیادہ نہیں پڑھتی مگر اس کے ہمسائے اس سے بہت خوش ہیں۔ فرمایا: ''وہ جنت میں ہے۔''

خصوصاً کسی خاتون کی اپنے شوہر اور اپنے بچوں سے بدمزاجی تو سو عیبوں کا ایک عیب ہے، ایسی عورت کا آخرت میں تو انجام ہوگا سو ہوگا اس کی دنیا بھی اس کے لئے جہنم سے کم نہیں اور اگر اس کے شوہر صاحب اور بچے (جو بالغ ہوں) نماز روزے کے پابند نہیں تو جو انجام اس عورت کا ہوگا وہی ان کا بھی ہوگا۔

مَعارفِ نبوی ﷺ احادیث نبویہ کا آسان اور عام فہم ترجمہ و تشریح ۷ جلدیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، اسوہ حسنہ اور ارشادات کی روشنی میں زندگی گزارنے کا طریقہ عقائد و نظریات، زہد و تقویٰ، اخلاقیات، حسن سلوک، طہارت و پاکیزگی، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و عمرہ، آدابِ معاشرت، کھانے پینے کے آداب، لباس اور زیب و زینت، علاج معالجہ، نکاح و طلاق، خرید و فروخت، فضائل جہاد و شہید اور دیگر موضوعات سے متعلق احادیث مبارکہ کی سادہ اور دلنشیں انداز میں تشریح و توضیح۔

علماء، طلبا اور عام مسلمانوں کے لئے بیش بہا خزینہ

اپنے قریبی مکتبہ سے طلب فرمائیں یا براہِ راست ہم سے منگوائیں

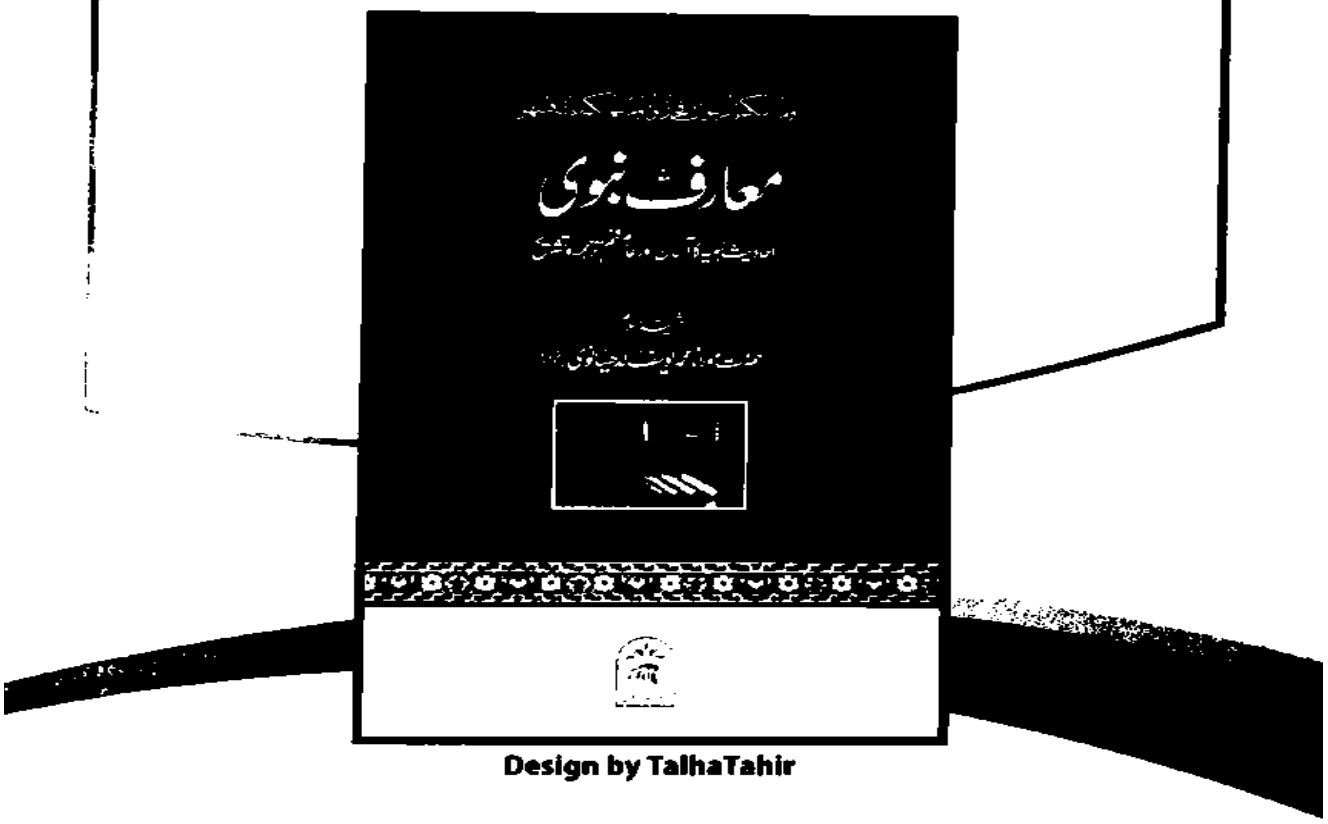

Design by TalhaTahir

مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

021-34130020-0321-2115595-0321-2115502